بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنن ابوداؤد شریف

مصنفہ:

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ

ترجمہ وتحشیہ:

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

امام ابوداؤد

امام بخاری اور مسلم کے بعد جو امام حدیث سب سے زیادہ مرتبہ اور مقام کے مالک ہیں وہ امام ابوداؤد سجستانی ہیں جس زمانے میں امام ابوداؤد نے تصنیف و تالیف کا آغاز کیا اس وقت عام طور پر علم حدیث میں جوامع اور مسانید کی تالیف کی جاتی تھی انہوں نے سب سے پہلے کتاب السنن لکھ کر علم حدیث میں ایک نئی راہ دکھلائی اور اس کے بعد متعدد آئمہ حدیث نے ان کے چراغ سے چراغ جلانے شروع کر دیے اور فن حدیث میں کتب سنن کا ایک قابل قدر ذخیرہ جمع ہو گیا۔

امام ابوداؤد علم و حکمت میں جس طرح بے مثال تھے اسی طرح عبادت و ریاضت میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ علماء اور فضلاء ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اولیاء کرام ان کی زیارت کے لیے آتے اور حکام وقت ملاقات کے لیے پہروں ان کے دروازے پر کھڑے رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ شہرت اور مقبولیت عطا فرمائی تھی وہ جس قدر دین کی خدمت کی لگن رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اتنا ہی اونچا کر دیا۔

ولادت و سلسلہ نسب

امام ابوداؤد کے نسب میں اختلاف ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے آپ کا نسب ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن شداد بن عمرو بن عامر بیان کیا ہے بعض لوگوں نے عامر کی جگہ عمران بھی لکھا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمران جنگ صفین میں حضرت علی کی رفاقت میں شہید ہو گئے تھے اور ابن داسہ اور آجری نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے

حافظ ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد سجستانی [1]

امام ابوداؤد ۲۰۲ھ کو سجستان میں خاندان ازد کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے یہ سال ولادت خود امام ابوداؤد کا بیان کردہ ہے

وطن مالوف

اس بات پر مورخین کا اتفاق ہے کہ امام ابوداؤد کا وطن سجستان ہے البتہ سجستان کے تعین میں مورخین کا اختلاف ہے ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ سجستانی نسبت سجستان کی طرف ہے جو بصرہ کی ایک بستی ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اس پر تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس نسبت کی تحقیق میں ابن خلکان نے مغالطہ کھایا ہے اور ان جیسے شخص سے اس مغالطہ پر حیرت ہے کیونکہ انہیں تاریخ اور تعیین انساب میں کمال حاصل ہے چنانچہ امام تاج الدین سبکی نے بھی ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ ابن خلکان کا وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ سجستانی کی نسبت سجستان کی طرف ہے اور وہ سندھ اور ہرات کے درمیان قندھار سے متصل ایک مشہور ملک ہے جو ہند کے حلقوں میں واقع ہے اور بزرگان چشت کا مشہور شہر چشت بھی اسی ملک میں ہے۔ زمانہ قدیم میں نسبت اس ملک کا پایہ تخت تھا اہل عرب اس ملک کی طرف نسبت کرتے ہوئے سجزی بھی کہہ دیتے ہیں۔ [2]

تحصیل علم حدیث

ابتدائی تعلیم کے بعد امام ابوداؤد نے علم حدیث کی طرف رغبت کی اور اپنے وقت کے مشہور اور جید اساتذہ اور جلیل القدر آئمہ حدیث سے اس علم کو حاصل کیا۔ علم حدیث کی تحصیل کی خاطر انہوں نے

ا۔ حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۶۹

۲۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی المتوفی ۱۲۳۹ھ — بستان المحدثین ص ۲۸۳

متعدد اسلامی شہروں کا سفر کیا خاص طور پر مصر، شام، حجاز، عراق اور خراسان وغیرہ میں کثرت کے ساتھ قیام کرکے علم حدیث حاصل کیا۔
سنن ابوداؤد میں انہوں نے اپنے ایک سفر کا واقعہ لکھا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے مصر میں ایک لمبی ککڑی دیکھی جب اس کی پیمائش کی تو وہ تیرہ بالشت نکلی، نیز میں نے ایک بہت بڑا ترنج دیکھا جب اس کو کاٹ کر اونٹ پر لادا تو اس کے دونوں حصے بڑے تھالوں کی مانند معلوم ہوتے تھے۔[1]

خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ امام ابوداؤد بصرہ میں سکونت رکھتے تھے اور تحصیل علم کے دوران ان گنت مرتبہ بغداد گئے اور وہیں بیٹھ کر طلبہ کو اپنی کتاب السنن لکھی۔ امام ابوداؤد نے اپنے بصرہ کے سفر کا ایک واقعہ لکھا کہ میں عثمان مؤذن سے سماع کے لیے بصرہ گیا جس دن بصرہ پہنچا اسی دن ان کا انتقال ہو گیا۔[2]

سادگی

امام ابوداؤد حفظ حدیث، اتقان روایت اور عبادت و ریاضت میں جس قدر بلند درجہ پر فائز تھے طبیعت کے اعتبار سے بھی اسی قدر سادہ اور منکسر المزاج تھے ان کی سادگی اور بے نفسی کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی ایک آستین فراخ اور دوسری آستین تنگ رکھا کرتے تھے جب ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا ایک آستین کشادہ اس لیے رکھتا ہوں کہ اس میں اپنی کتاب کے کچھ اجزاء رکھ سکوں اور دوسری آستین بلا ضرورت کشادہ رکھنا اسراف میں داخل سمجھتا ہوں۔[3]

اساتذہ

جن مشاہیر اور اعاظم اساتذہ حدیث سے امام ابوداؤد نے روایت حدیث کی ہے ان کی پوری فہرست تو بے حد طویل ہے چند اسماء یہ ہیں:۔ ابو سلمہ تبوذکی، ابو الولید طیالسی، محمد بن کثیر العبدی، مسلم بن ابراہیم، ابو عمر حوضی، ابو توبہ حلبی، سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی، سعید بن سلیمان واسطی، صفوان بن صالح دمشقی، ابو جعفر نفیلی، احمد، علی، یحییٰ، اسحق، قطن بن نسیر وغیرہ علامہ ابن حجرؒ نے ذکر کیے ہیں ان کے علاوہ حافظ ذہبی نے ابو عمرو ضریر، قعنبی، عبداللہ بن رجاء، احمد بن یونس اور سلیمان بن حرب کا بھی امام ابوداؤد کے اساتذہ میں تذکرہ کیا ہے۔[4]

امام ابوداؤد خود اپنے مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو ضریر سے ایک مجلس میں سماع کیا ایک مجلس کے بعد دوسرے سے سماع کیا اسی طرح عاصم بن علی سے بھی ایک مجلس میں سماع کیا۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں عمر بن حفص کے پیچھے ان کے گھر گیا لیکن ان سے کسی چیز کا سماع نہ کر سکا۔ آجری لکھتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے ابن حمانی، سوید، ابن کاسب، ابن حمید اور ابن وکیع سے کوئی حدیث روایت نہیں کی اور خلال بیان کرتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل سے بھی ایک حدیث کا سماع کیا تھا اور وہ اس بات پر بے حد فخر کیا کرتے تھے۔[5]

تلامذہ:۔ امام ابوداؤد کے تلامذہ کا حلقہ بھی بے حد وسیع تھا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے آپ کے تلامذہ میں ان حضرات

---

[1] الحافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۲
[2] الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۱
[3] الحافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۷۱
[4] الحافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۶۹
[5] امام شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۱
[6] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۱

کا ذکر کیا ہے:۔ ابو علی محمد بن عمرو اللؤلؤی، ابو الطیب، احمد بن ابراہیم بن عبد الرحمن اشنانی، ابو عمرو احمد بن علی بن الحسن البصری، ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی، ابو بکر محمد بن عبد الرزاق بن داسہ، ابو الحسن علی بن الحسن بن العبد الانصاری، ابو عیسیٰ بن اسحٰق بن موسیٰ بن سعید رملی وراق، ابو اسامہ محمد بن عبد الملک بن یزید رواس یہ وہ خوش نصیب حضرات ہیں جنہوں نے امام ابو داؤد سے سنن ابو داؤد کو روایت کیا ہے ان کے علاوہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن یعقوب البصری ہیں جنہوں نے امام ابو داؤد سے کتاب الرد علی اہل القدر کو روایت کیا ہے اور ابو بکر احمد بن سلیمان النجاد ہیں جنہوں نے امام ابو داؤد سے کتاب الناسخ والمنسوخ کو روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبید محمد بن علی بن عثمان آجری ہیں انہوں نے امام ابو داؤد سے کتاب المسائل کو روایت کیا ہے اور اسمٰعیل بن محمد صفار ہیں انہوں نے امام ابو داؤد سے مسند مالک کو روایت کیا ہے ان کے علاوہ امام ابو عبد الرحمن نسائی، امام ابو عیسیٰ ترمذی، حرب بن اسمٰعیل کرمانی، زکریا ساجی، ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون الخلال الحنبلی، عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ عبدان الاہوازی، ابو بشر محمد بن احمد الدولابی، ابو عوانہ یعقوب بن اسحٰق الاسفرائنی، ابو بکر بن ابی داؤد، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا، ابراہیم بن حمید بن ابراہیم بن یونس حاقولی، ابو حامد بن جعفر اصبہانی، احمد بن معلی بن یزید دمشقی، احمد بن محمد بن یاسین ہروی، حسن بن صاحب الشاشی، حسین بن ادریس انصاری، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم رازی، علی بن عبد الصمد، محمد بن مخلد دوری، محمد بن جعفر بن مستفاض فریابی اور ابو بکر محمد بن یحییٰ صولی ہیں ان کے علاوہ امام ابو عیسیٰ ترمذی صاحب الجامع اور امام ابو عبد الرحمن نسائی صاحب السنن کو بھی امام ابو داؤد سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

کلمات استناد امام ابو داؤد کی علم حدیث میں بے نظیر مہارت اور ان کی عظیم خدمات پر ان کے اساتذہ، معاصرین اور دیگر علماء نے ان کی بے حد تعریف اور تحسین کی ہے نیز ان کی خدا خوفی، پاک دامنی اور عبادت اور ریاضت کی بھی لوگوں نے بے حد قدر کی ہے چنانچہ احمد بن محمد بن یاسین ہروی کہتے ہیں کہ وہ حافظ حدیث تھے اور سند حدیث اور اس کی علل کے ماہر تھے خدا سے بے حد ڈرتے تھے اور بے حد عبادت گزار تھے۔ محمد بن اسحٰق صغانی اور ابراہیم حربی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امام ابو داؤد کے لیے علم حدیث اس طرح سہل کر دیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو ملائم کر دیا تھا اور موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابو داؤد کو دنیا میں خدمت حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کیا تھا اور ابو حاتم بن حبان نے کہا کہ ابو داؤد علم حدیث، علم فقہ اور تقویٰ اور خدا خوفی میں دنیا والوں کے امام تھے اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے کہا کہ جن لوگوں نے احادیث کا اخراج کیا اور حدیث معلول کو غیر معلول اور صواب کو خطا سے متمیز کیا وہ دنیا میں صرف چار شخص تھے امام بخاری امام مسلم اور ان کے بعد ابو داؤد اور نسائی[2]

حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ امام ابو داؤد عالم باعمل تھے۔ حاکم نے کہا کہ وہ اپنے زمانہ میں تمام اصحاب حدیث کے امام تھے اور بعض ائمہ نے بیان کیا ہے کہ ابو داؤد اپنے خصائل میں امام احمد بن حنبل کے مشابہ تھے اور امام احمد اپنی سیرت میں امام وکیع کے مشابہ تھے اور وکیع سفیان کے اور سفیان، منصور کے مشابہ تھے اور منصور ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم نخعی، علقمہ کے مشابہ تھے اور علقمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے اور ان مشائخ اور اساتذہ کے واسطوں

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۱

[2] " " ص ۱۷۲

سے امام ابوداؤد کی سیرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مشابہ تھی۔[1]

رجوع خلائق

امام ابوداؤد کے پاس ہر قسم کے لوگ آتے تھے۔ عقیدت مندوں کا ہر وقت ہجوم رہتا تھا۔ تشنگان علوم حدیث دور دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ معاصرین علماء آپ کی مجلس میں مختلف علمی موضوعات پر مذاکرات کرتے۔ عمر رسیدہ اور بزرگ صفت ہر رنگ آکر آپ کی زیارت کرتے اور بسا اوقات شاہان وقت بھی آکر آپ کے در دولت پر دستک دیا کرتے تھے۔

قاضی ابو محمد احمد بن محمد بن لیث بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشہور عارف باللہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری امام ابوداؤد سے ملاقات کے لیے آئے جب امام ابوداؤد کو معلوم ہوا تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے حضرت سہل کو خوش آمدید کہا۔ حضرت سہل نے کہا اے امام مجھے اپنی وہ مبارک زبان دکھائیں جس سے آپ احادیث رسول بیان کرتے ہیں تاکہ میں اس مقدس زبان کو بوسہ دوں امام ابوداؤد نے زبان منہ سے باہر نکالی اور حضرت سہل نے اس کی انتہائی عقیدت کے ساتھ بوسہ دیا۔[2]

عبداللہ بن محمد سبکی کہتے ہیں کہ مجھ سے امام ابوداؤد کے ایک خادم ابو بکر بن جابر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں امام ابوداؤد کے ساتھ بغداد میں تھا ہم مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے تو کسی شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے جا کر دروازہ کھولا تو دروازہ پر امیر ابو احمد موفق کھڑا ہوا تھا میں نے جا کر امام کو خبر دی انہوں نے امیر کو بلا لیا اور پوچھا کہ اس وقت کون سی ضرورت امیر کو یہاں لے آئی ہے امیر نے کہا میں تین سوال لے کر آیا ہوں پوچھا کون کون سے امیر نے کہا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ یہاں سے بصرہ تشریف لے چلیں اور اس کو اپنا وطن بنالیں تاکہ وہاں زیادہ طلباء آپ سے فیض یاب ہو سکیں آپ نے پوچھا دوسرا سوال کونسا ہے امیر نے کہا دوسری درخواست یہ ہے کہ آپ میری اولاد کے لیے کتاب السنن کی روایت کریں۔ آپ نے اس سے پھر تیسرا سوال پوچھا امیر نے کہا تیسری درخواست یہ ہے کہ میری اولاد کو باقی طلباء سے علیحدہ پڑھائیں کیونکہ خلیفہ کی اولاد کے لیے عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنا مشکل ہے آپ نے فرمایا تمہاری پہلی دو خواہشیں تو پوری ہو سکتی ہیں لیکن تیسری خواہش پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ حصول علم میں عام طلباء اور خلیفہ کی اولاد کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ امام ابوداؤد نے بصرہ میں درس قائم کر دیا جہاں پر خلیفہ کے صاحبزادے بھی عام طلباء کے ساتھ بیٹھ کر کتاب علم کیا کرتے تھے۔

تصانیف

امام ابوداؤد کی زندگی طلب حدیث میں مختلف علاقوں کے سفر اور درس و تدریس کی بے پناہ مشغولیات میں گذری ہے اس کے باوجود مندرجہ ذیل تصانیف آپ سے یادگار ہیں۔

(۱) کتاب السنن (۲) کتاب المراسیل (۳) کتاب المسائل (۴) کتاب الرد علی القدریۃ (۵) کتاب الناسخ والمنسوخ (۶) کتاب التفرد (۷) کتاب فضائل الانصار (۸) مسند مالک بن انس (۹) کتاب الزہد (۱۰) دلائل النبوۃ (۱۱) کتاب المعاد (۱۲) کتاب بدء الوحی (۱۳) اخبار الخوارج (۱۴) کتاب شریعۃ التفسیر (۱۵) فضائل الاعمال (۱۶) کتاب التفسیر (۱۷) کتاب نظم القرآن (۱۸) کتاب فضائل القرآن (۱۹) کتاب البعث والنشور (۲۰) کتاب شریعۃ المقاری

---

[1] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۲۹

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۲

وصال | ستر سال کی قابل رشک اور مطابق تقلید زندگی گزار کر امام ابوداؤد ۱۶ شوال ۲۷۵ھ کو جمعہ کے دن وصال فرما گئے[1] آپ نے وصیت کی تھی کہ حسین بن مثنیٰ سے آپ کو غسل دلایا جائے اور اگر وہ نہ ہوں تو حماد بن زید کی روایت کے مطابق آپ کو غسل دے دیا جائے چنانچہ آپ کی اس وصیت پر عمل کیا گیا۔[2]

---

[1] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۳
[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۳

سنن ابوداؤد

سنن ابوداؤد کی تصنیف سے پہلے کتب احادیث میں مسانید اور جوامع کا رواج تھا جن میں سنن اور احکام، اخبار اور قصص اور مواعظ اور آداب سب قسم کی احادیث شامل ہوتی تھیں۔ امام ابوداؤد نے سب سے پہلے خالص سنن میں یہ کتاب تالیف کی۔ جب یہ کتاب لکھ کر امام احمد بن حنبل پر پیش کی تو انہوں نے بے حد تحسین کی۔ شیخ زکریا ساجی نے کہا اسلام کی بنیاد قرآن کریم ہے اور اس کا ستون سنن ابوداؤد ہے۔ ابن عربی نے کہا کہ دین کے عقائد کا علم حاصل کرنے کے لیے کتاب اللہ اور سنن ابوداؤد کافی ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ علم حدیث میں اجتہاد کرنے کے لیے سنن ابوداؤد میں کافی سرمایہ ہے۔

حسن قبول

اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی اور تمام طبقات فقہاء میں باوجود اختلاف مذاہب کے یہ کتاب یکساں مقبول رہی ہے۔ مصر، عراق، بلاد مغرب بلکہ مسلمانوں کے ہر علاقہ میں اس کتاب کا درس دیا جاتا ہے۔ حسن بن محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک بار انہیں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا جو شخص سنن کا علم حاصل کرنا چاہتا ہو وہ سنن ابوداؤد کا علم حاصل کرے۔[1] حضور کے اس فرمان سے ظاہر ہوا کہ یہ کتاب بارگاہ رسالت میں مقبول ہے اور غالباً اسی سبب سے اس کتاب کو قبول خاص و عام حاصل ہوا۔

کلمات ستائش

سنن ابوداؤد کی حسن افادیت، جامعیت اور احکام فقہیہ کے جامع ہونے کے لحاظ سے اس کو ہر دور کے علماء اور محققین نے بے حد پسند کیا اور تقریباً ہر دور کے علماء اس کو اپنے تعریفی کلمات سے نوازتے رہے ہیں۔ امام حافظ ابو جعفر بن زبیر غرناطی صحاح ستہ کی خصوصیات پر تبصرہ کے ضمن میں لکھتے ہیں۔ احادیث فقہیہ کے حصر و استقصاء میں ابوداؤد کو جو خصوصیت حاصل ہے وہ صحاح ستہ کے باقی مصنفین میں سے کسی کو حاصل نہیں ہے۔[2] امام غزالی فرماتے ہیں علم حدیث میں صرف یہی ایک کتاب مجتہد کے لیے کافی ہے۔[3] ایک مرتبہ حافظ سعید بن سکن کی خدمت میں طلبہ حدیث کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ہمارے سامنے حدیث کی بہت سی کتابیں ہیں بہتر ہوگا کہ شیخ ہماری ایسی کتابوں کی طرف رہنمائی کریں جن پر ہم کفایت کر سکیں۔ حافظ ابن سکن نے یہ سن کر کچھ جواب نہیں دیا بلکہ اٹھ کر سیدھے گھر چلے گئے اور کتابوں کے چار بستے لا کر اوپر تلے رکھ دیئے پھر فرمانے لگے ہذا قواعد الاسلام کتاب مسلم و کتاب بخاری و کتاب ابی داؤد و کتاب نسائی۔ یہ وہ کتابیں ہیں جو اسلام کی بنیاد ہیں۔ کتاب مسلم، کتاب بخاری، کتاب ابوداؤد اور کتاب نسائی۔[4]

ابو سلیمان خطابی لکھتے ہیں امام ابوداؤد کی کتاب السنن بلا ریب ایسی نفیس کتاب ہے کہ اس جیسی کتاب علم دین میں آج تک تصنیف نہیں

---

۱ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ — بستان المحدثین ص ۲۸۷

۲ حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ — تدریب الراوی ص ۵۶

۳ حافظ شمس الدین سخاوی — فتح المغیث ص ۲۸

۴ حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی — شروط الائمۃ الستۃ ص ۱۲

ہوئی اس کتاب کو ہر قسم کے لوگوں نے پسند کیا اور یہ کتاب علماء کے سب فرقوں اور فقہاء کے تمام طبقات میں باوجود اختلاف مذاہب کے حکم مانی جاتی ہے سب لوگ اسی گھاٹ پر آتے ہیں اور یہیں سے سیراب ہوتے ہیں، اسی کتاب پر اہل عراق، اہل مصر، بلاد مغرب اور روئے زمین کے اکثر رہنے والوں کا اعتماد ہے البتہ خراسان میں بہت سے لوگ محمد بن اسماعیل، مسلم بن حجاج اور ان لوگوں کی کتابوں کے پسند کرنے والے ہیں جو جمع صحیح میں ان دونوں حضرات کے تابع اور ان کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوں لیکن ابوداؤد کی کتاب ترتیب کے اعتبار سے بہت عمدہ اور فقہ کے لحاظ سے ان سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔[1]

امام نووی فرماتے ہیں جو شخص فقہ میں اشتغال رکھتا ہو اس کو سنن ابوداؤد کا خوب غور سے مطالعہ کرنا چاہیے کیونکہ عام احکام جن احادیث سے ثابت ہوتے ہیں وہ تمام احادیث اس کتاب میں آگئی ہیں اور امام ابوداؤد نے ان احادیث کو اس طرح تلخیص اور تہذیب کے ساتھ پیش کیا ہے کہ ان سے احکام کو حاصل کرنا سہل ہو گیا ہے۔

اسلوب | امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں احادیث کو جمع کرنے اور ترتیب دینے میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ بہت سی خوبیوں اور نکات پر مشتمل ہے چند خوبیاں ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں یہ التزام کیا ہے کہ اس میں صرف احکام سے متعلق احادیث لائیں گے چنانچہ اہل مکہ کے نام مکتوب میں انہوں نے خود لکھا ہے ولم اصنف في الزهد وفضائل الاعمال وغيرها فهذه اربعة الاف وثمان مائة كلها في الاحكام۔ یعنی میں نے زہد اور فضائل اعمال وغیرہا کے اثبات میں روایات جمع نہیں کی ہیں میری اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں اور وہ سب احکام سے متعلق ہیں۔

۲۔ اس کتاب میں امام ابوداؤد نے اپنے علم کے مطابق زیادہ تر صحیح ترین روایات ذکر کی ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں: فان سالتموني ان اذكر لكم الاحاديث التي في كتاب السنن اهي اصح ما عرفت في الباب فاعلموا انه كذلك اور جن روایات میں کوئی ضعف یا علت ہوتی امام ابوداؤد اس کو بیان کر دیتے ہیں جیسا کہ عنقریب آئے گا۔

۳۔ اگر کوئی حدیث دو صحیح طریقوں سے مروی ہو اور ان میں سے ایک طریقہ کا راوی اسناد میں مقدم ہو یعنی اس کی سند عالی ہو اور دوسرے طریقہ کا راوی حفظ میں بڑھا ہوا ہو تو امام ابوداؤد ایسی صورت میں پہلے طریقہ کا ذکر کر دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ قد روي من وجهين احدهما اقوى اسنادا والاخر صاحبه اقدم في الحفظ ۔

۴۔ بسا اوقات ایک حدیث کو دو تین سندوں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں بشرطیکہ بعض سے متن میں کچھ زیادتی ہو چنانچہ مکتوب میں فرماتے ہیں: واذا اعدت الحديث في الباب من وجهين او ثلاثة مع زيادة كلام فيه ۔

۵۔ بسا اوقات ایک حدیث بہت طویل ہوتی ہے اور اس کو بتمامہ ذکر کر دینے سے یہ خوف ہوتا ہے کہ بعض سامعین اس کی غرض کو نہ سمجھ سکیں گے ایسی صورت میں امام ابوداؤد حدیث کا اختصار کر دیتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں وربما فيه كلمة زائدة على الحديث الطويل لاني لو كتبته بطوله لم يعلم بعض من سمعه ولا يفهم موضع الفقه منه فاختصرته لذلك ۔

۶۔ جن احادیث کی اسانید میں کوئی ضعف ہو اور کوئی علت خفیہ ہو اس کو امام ابوداؤد بیان کر دیتے ہیں اور جس حدیث کی سند کے بارے میں امام ابوداؤد کوئی کلام نہیں کرتے وہ عام طور پر صالح للعمل ہوتی ہے چنانچہ امام ابوداؤد مکتوب میں فرماتے ہیں - مالم اذكر فيه شيئا فهو صالح ۔

---

[1] امام ابوسلیمان احمد بن محمد خطابی متوفی ۳۸۸ھ   معالم السنن ج ۱ ص ۶

۷۔ اس کتاب میں امام ابوداؤد نے عام طور پر مشہور روایات ذکر کی ہیں انہوں نے شاذ اور غریب روایات اس کتاب میں بہت کم درج کی ہیں لکھتے ہیں والاحادیث التی وضعتها فی کتاب السنن اکثرها مشاهیر۔[1]

۸۔ امام ابوداؤد نے اپنی اس کتاب میں متروک الحدیث راوی سے کوئی روایت نہیں کی لکھتے ہیں ولیس فی کتاب السنن الذی صنفته عن رجل متروک الحدیث۔[2]

۹۔ ایک حدیث اگر متعدد اسانید سے مروی ہو تو بسا اوقات امام ابوداؤد وہ تمام اسانید ایک جگہ ذکر فرما دیتے ہیں مثلاً امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں حدثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد ح وحدثنا مسدد وقتیبة عن حماد بن زید عن سنان بن ربیعة عن شهر بن حوشب عن ابی امامة ذکر وضوء النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث[3]

۱۰۔ کسی حدیث میں اگر مرفوع یا موقوف کا اختلاف ہو تو اس کا ذکر کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ابوداؤد ابوامامہ سے روایت کرتے ہیں۔ قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح المأقین قال وقال الاذنان من الرأس قال سلیمان بن حرب یقولها ابوامامة قال قتیبة قال حماد لا ادری اهو من قول النبی صلی الله علیه وسلم او ابی امامة یعنی قصة الاذنین[4]

۱۱۔ اگر کوئی حدیث معلول ہو تو اس کی علت بیان کر دیتے ہیں مثلاً باب کراہیة الکلام عند الخلاء کے تحت انہوں نے ابوسعید خدری سے ایک روایت اس بارے میں ذکر کی ہے اس کے بعد لکھتے ہیں قال ابوداؤد هذا لم یسنده الا عکرمة بن عمار[5] یعنی یہ حدیث مرفوعاً صرف عکرمہ بن عمار نے اس کو مسنداً روایت کیا ہے اس لیے یہ حدیث معلل قرار پائی۔

۱۲۔ جو روایت منکر ہو اس کی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً باب الخاتم یکون فیہ ذکر اللہ تعالیٰ کے تحت ہمام کی سند سے ایک روایت ذکر کی کہ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو آپ اپنی انگوٹھی اتار دیتے اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد امام ابوداؤد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور معروف روایت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی اور پھر اس کو پھینک دیا اور یہ کہ پہلی روایت میں ہمام کو وہم ہوا ہے[6] اب یہ بات الگ ہے کہ محدثین نے اس معروف روایت کو بھی زہری کا وہم قرار دیا ہے اور بتایا کہ وہ انگوٹھی سونے کی تھی۔

۱۳۔ جو روایت ضعیف ہو اس کی بھی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً باب کیف التکشف عند الحاجة کے تحت ایک حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں قال ابوداؤد رواه عبد السلام بن حرب عن الاعمش عن انس بن مالک وهو ضعیف۔

۱۴۔ بعض اوقات احادیث کے راویوں کے اسماء، کنی اور القاب کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں ابن ربیعہ کنیتہ ابن یزید

۱۵۔ امام ابوداؤد نے اپنی اس کتاب میں تکرار سے حتی الامکان گریز کیا ہے اگر کہیں کسی حدیث کو دوبارہ ذکر کرتے بھی ہیں تو اس میں اسناد یا متن حدیث میں کوئی مزید فائدہ پیش نظر ہوتا ہے۔

---

[1] امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابوداؤد ص ۸

[2] ایضاً " " " "

[3] " " " " ص ۳

[4] " " " " ص ۴

[5] " " " " ص ۳

شرائط

حافظ ابو عبداللہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ امام ابوداؤد نے اپنی کتاب میں احادیث درج کرنے کے لیے شرط مقرر کی ہے کہ وہ احادیث متصل السند اور صحیح ہوں اور وہ احادیث ایسے راویوں سے مروی ہوں جن کے ترک پر اجماع نہ ہوا ہو اور علامہ خطابی لکھتے ہیں کہ ابوداؤد کی کتاب صحیح اور حسن دونوں قسم کی احادیث کی جامع ہے اور ان کی اس کتاب میں احادیث سقیمہ میں سے مقلوب اور مجہول روایات اصلاً نہیں ہیں[1]

امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں چونکہ ان احادیث کو جمع کرنے کا قصد کیا ہے جن سے فقہاء استدلال کرتے ہیں اور جن احادیث کو عام طور پر احکام کا مبنیٰ قرار دیا جاتا ہے اس لیے امام ابوداؤد نے اپنی شرائط میں وسعت رکھی ہے اور اس کتاب میں صحیح اور حسن سے لے کر لین صالح العمل تک احادیث کی گنجائش رکھی ہے البتہ اس کتاب میں وہ ایسی کوئی حدیث نہیں لائے جس کے ترک پر لوگوں کا اجماع ہو چکا ہو۔

شیخ ابوبکر حازمی نے تصریح کی ہے کہ امام ابوداؤد راویوں کے پہلے تین طبقوں سے استیعاب کرتے ہیں اور چوتھے طبقہ سے انتخاب کرتے ہیں یعنی کامل الضبط والاتقان اور کثیر الملازمۃ مع الشیخ، کامل الضبط والاتقان اور قلیل الملازمۃ اور کثیر الملازمۃ ان تین طبقوں سے امام ابوداؤد استیعاب کرتے ہیں اور ناقص الضبط اور قلیل الملازمۃ کے چوتھے طبقہ سے انتخاب کرتے ہیں۔

چار جامع حدیثیں

امام ابوداؤد خود فرماتے ہیں کہ سنن ابوداؤد میں چار حدیثیں ایسی ہیں جو مرد عاقل کے لیے اس کے دین میں کافی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے[2]

(۱) انما الاعمال بالنیات	اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔
(۲) من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔	کسی شخص کے اچھے مسلمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔
(۳) لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔	کوئی شخص اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔
(۴) الحلال بین والحرام بین و بینہما مشتبہات فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ۔	حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں پس جو شخص مشتبہات سے بچتا ہے اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا۔

شاہ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ ان احادیث کے دین میں کفایت کے معنی یہ ہیں کہ ان میں شریعت کے قواعد کلیہ مشہورہ بیان کیے گئے ہیں اور شریعت کے قواعد کلیہ مشہورہ معلوم ہو جانے کے بعد جزئیات مسائل میں کسی مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہیں رہتی اس لیے فقط ان چار احادیث کا جان لینا ہی انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ صحت عبادات کے لیے پہلی حدیث کافی ہے اور عمر عزیز کی حفاظت کے لیے دوسری حدیث ضامن ہے اور ہمسائیگان، خویش و اقارب اور دوسرے اہل معاملہ سے حسن سلوک کے لیے تیسری حدیث کفایت کرتی ہے اور اختلاف علماء یا اختلاف دلائل سے جو شکوک پیدا ہوتے ہیں ان کے ازالہ کے لیے چوتھی حدیث کافی ہے گویا مرد عاقل کے لیے یہ چاروں حدیثیں

---

[1] فخر الحسن — مقدمہ التعلیق المحمود ص ۴

[2] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ — کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۰۴

کو چھوڑ دو۔

کتاب السنن میں مراسیل بھی ذکر کی گئی ہیں اور ائمہ حدیث کے نزدیک یہ معروف ہے کہ جب متصل حدیث نہ ملے تو مرسل بھی متصل کے حکم میں ہوتی ہے جیسے عن جابر والحسن عن ابی ھریرۃ یا عن الحکم عن المقسم عن ابن عباس یہ متصل نہیں ہے علاوہ حکم نے مقسم سے جن چار حدیثوں کا سماع کیا ہے سنن کی روایات ان میں سے نہیں ہیں اور رہی یہ مسند ابو اسحاق عن الحارث عن علی تو اس میں ابو اسحاق نے حارث سے صرف چار حدیثوں کا سماع کیا ہے جن میں سے ایک بھی متصل نہیں ہے اور کتاب السنن میں اس قسم کی احادیث بہت کم ہیں اور حارث کی تو اس میں صرف ایک روایت ہے بعض دفعہ حدیث کی کوئی علت مجھ پر مخفی رہ جاتی ہے ایسی صورت میں کبھی میں اس حدیث کو ذکر کر دیتا ہوں اور کبھی نہیں کرتا کیونکہ یہ چیز عام لوگوں کے حق میں نقصان دہ ہے۔

کتاب السنن مع مراسیل بمعیت اٹھارہ اجزاء پر مشتمل ہے جن میں سے ایک جزء مراسیل کا ہے اور مراسیل میں سے بعض غیر صحیح ہیں اور بعض وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کے نزدیک متصل اور صحیح ہیں کتاب السنن کی کل احادیث کی تعداد چار ہزار آٹھ سو ہے بعض احادیث فی نفسہ مرسل ہوتی ہیں اور بعض دوسری اسانید سے وہ متصل معلوم ہوتی ہیں لیکن درحقیقت وہ احادیث معلول ہوتی ہیں۔

میں نے کتاب السنن میں صرف احکام ہی کو تصنیف کیا ہے زہد اور فضائل اعمال سے متعلق احادیث نہیں لایا لہذا یہ چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں جو سب احکام سے متعلق ہیں ان کے علاوہ زہد اور فضائل سے متعلق بہت سی احادیث صحیحہ تھیں جن کا میں نے اس کتاب میں اخراج نہیں کیا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔"

تساہل

امام ابو داؤد کا سنن ابو داؤد میں ایک نام تساہل یہ ہے کہ وہ حدیث کے متابعات کی کامل تحقیق نہیں کرتے اور محض سرسری نظر سے اس پر تفرد کا حکم لگا دیتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ہے حدثنا عبید اللہ بن عمر بن میسرۃ ثنا ابن مہدی ثنا عکرمۃ ابن عمار عن یحیی بن ابی کثیر عن ھلال بن عیاض قال حدثنی ابو سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان فان اللہ عزوجل یمقت علی ذلک۔

اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد امام ابو داؤد لکھتے ہیں قال ابو داؤد ھذا لم یسندہ الا عکرمۃ بن عمار[1] صورت یہ ہے کہ امام ابو داؤد نے اس روایت پر اس لیے تفرد کا حکم لگایا ہے کہ اس روایت کو صرف عکرمہ بن عمار نے موصولاً بیان کیا ہے حالانکہ امام ابن دقیق العید نے بیان کیا ہے کہ ابان بن یزید نے بھی عکرمہ کی متابعت کرکے اس کو موصولاً بیان کیا ہے[2] لہذا اس روایت میں عکرمہ کا تفرد نہ رہا۔

اسی طرح ایک اور روایت کے بارے میں امام ابو داؤد نے تفرد کا قول کیا ہے وہ یہ ہے حدثنا نصر بن علی عن ابی علی الحنفی عن ھمام عن ابن جریج عن الزھری عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمہ
اس حدیث کے بارے میں امام ابو داؤد لکھتے ہیں والوھم فیہ من ھمام ولم یروہ الا ھمام[3] اس روایت کے بارے میں امام ابو داؤد ھمام کے تفرد کا قول کرتے ہیں حالانکہ امام دارقطنی نے کتاب العلل میں بیان کیا ہے کہ یحیی بن متوکل اور یحیی بن ضریس نے بھی اس حدیث کی ابن جریج سے روایت کرنے میں ھمام کی متابعت کی ہے لہذا اس حدیث کی ابن جریج سے روایت میں تفرد نہ رہا۔ ابن قیم نے یحیی بن متوکل پر

---

[1] امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابو داؤد ص ۳

[2] علامہ علاؤ الدین بن علی بن عثمان الماردینی الشہیر بابن ترکمانی المتوفی ۷۴۵ھ — الجوہر النقی فی ذیل البیہقی ج ۱ ص ۱۰۰

[3] امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ — سنن ابو داؤد ص ۱۰۹

جرح کی ہے لیکن ابوالطیب شمس الحق نے عبداللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی کی تصریحات سے ثابت کر دیا ہے کہ جو شخص مجروح ہے وہ یحییٰ بن متوکل نام کا ایک اور راوی ہے اس کی کنیت ابو عقیل ہے مزی اور امام ذہبی کا بھی یہی قول ہے نیز ایک طویل بحث کے بعد حاکم نے تصریح کر دی ہے کہ عباس القطان کے یہ دونوں ثقہ راوی ہیں اور جبکہ یہ دو ثقہ راوی اس حدیث میں ہمام کی متابعت کرتے ہیں تو اس حدیث کی روایت میں ہمام کا تفرد نہ رہا۔

اسی طرح ایک اور حدیث امام ابوداؤد نے روایت کی ہے حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا شريك عن يزيد بن ابي زياد عن عبدالرحمن بن ابي ليلى عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم لا يعود۔ اس روایت کے بعد امام ابوداؤد لکھتے ہیں قال ابوداؤد روى هذا الحديث هشيم وخالد وابن ادريس عن يزيد لم يذكروا ثم لا يعود۔ یعنی شریک نے یزید بن ابی زیاد سے ثم لا یعود کی اس روایت میں جو تفرد کیا ہے کیونکہ یزید بن ابی زیاد کے دوسرے شاگرد اس حدیث میں ثم لا یعود کے الفاظ کی روایت نہیں کرتے لیکن یہاں بھی حسب سابق امام داؤد نے تساہل سے کام لیا ہے اور تتبع نہیں فرمایا کیونکہ امام ابن عدی نے کامل میں بیان کیا ہے کہ ہشیم، شریک اور ان کے ساتھ ایک جماعت نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس میں ثم لا یعود کے الفاظ موجود ہیں لہذا ثم لا یعود کی روایت میں یزید سے شریک کا تفرد نہ رہا نیز خیال رہے کہ ثم لا یعود کی روایت میں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے یزید بھی منفرد نہیں ہے کیونکہ امام طحاوی نے بیان کیا ہے کہ عیسیٰ بن عبدالرحمن نے بھی اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے رہا امام ابوداؤد کا یہ کہنا کہ ہشیم اور خالد وغیرہ نے اس حدیث کو یزید سے ثم لا یعود کے بغیر روایت کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ممکن ہے کہ یزید نے پہلے اس حدیث کے صرف بعض حصہ کو روایت کیا ہو اور بعد میں مکمل حدیث بیان کی ہو۔ بہر حال ثم لا یعود کی زیادتی کے ساتھ اس روایت میں نہ یزید سے شریک منفرد ہے اور نہ ابن ابی لیلیٰ سے یزید منفرد ہے اور امام ابوداؤد کا اس روایت کے بارے میں تفرد کا قول کرنا تساہل کے سوا کچھ نہیں۔

شروحات

سنن ابوداؤد کی افادیت اور مقبولیت کے پیش نظر اس کی متعدد شروح تصنیف کی گئی ہیں چند شروح کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ **معالم السنن**۔ یہ شرح ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی المتوفی ۳۸۸ھ کی تصنیف ہے یہ ایک مبسوط شرح ہے حافظ شہاب الدین ابو محمود احمد بن محمد مقدسی متوفی ۷۶۵ھ نے اس شرح کا اختصار لکھا ہے اور اس کا نام عجالۃ العالم من کتاب المعالم رکھا ہے۔

۲۔ **شرح سنن ابوداؤد**۔ یہ شرح قطب الدین ابوبکر بن احمد الشافعی ۷۵۲ھ کی تالیف ہے اور چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ **شرح سنن ابوداؤد**۔ یہ شرح حافظ علاء الدین مغلطائی متوفی ۷۶۲ھ کی تصنیف ہے اور نامکمل ہے۔

۴۔ **شرح الزوائد علی الصحیحین**۔ یہ شرح شیخ سراج الدین عمر بن علی الشافعی المتوفی ۸۰۴ھ کی تالیف ہے۔

۵۔ **شرح سنن ابوداؤد**۔ یہ شرح ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم عراقی متوفی ۸۲۶ھ کی شرح ہے اور نامکمل ہے یہ شرح بہت مبسوط انداز پر لکھنی شروع کی گئی تھی صرف سجدہ سہو تک کی شرح سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ شمس الحق عظیم آبادی — غایۃ المقصود ج ۱ ص ۴۱

۲۔ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ — سنن ابوداؤد ص ۱۰۹

۳۔ حافظ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۵ ص ۲۷۳

۶۔ شرح سنن ابوداؤد۔ یہ شرح حافظ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ کی تالیف ہے۔

۷۔ مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد۔ یہ شرح حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

۸۔ غایت المقصود۔ یہ شرح علامہ ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی کی ایک مبسوط تالیف ہے جس کا صرف ایک جزو دستیاب ہے۔

مختصرات

سنن ابوداؤد کا اختصار بھی کیا گیا ہے اور اس مختصر کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مختصر سنن ابی داؤد۔ یہ مختصر الحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ کی تالیف ہے علامہ جلال الدین سیوطی نے اس مختصر کی شرح لکھی اور اس کا نام زہر الربی علی المجتبیٰ رکھا۔

۲۔ تہذیب السنن۔ ابن قیم محمد بن ابی بکر الجوزی المتوفی ۷۵۱ھ نے سنن ابوداؤد کی تہذیب کی اور اس کی شرح لکھی جس کا نام تہذیب السنن رکھا ہے۔

ٓ۱ شروح اور مختصرات کی یہ تمام تفصیل حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ کی کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۰۴ تا ۱۰۰۵ سے لی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مترجم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد، جب سے اردو زبان متحدہ ہندوستان کے اندر معرض وجود میں آئی تو دیگر علوم و فنون کی طرح اس زبان میں دینی کتابوں کے بھی انبار لگتے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آ رہی ہیں۔ یہ ہماری دین سے وابستگی کا ایک ثبوت ہے اور علوم دینیہ کی نشر و اشاعت کا بہت بڑا ذریعہ میدانِ تصنیف و تالیف ہے۔ تقریر کے الفاظ ہوا میں اڑ جاتے ہیں جبکہ تحریریں تاریخ کا ایک حصہ بن کر باقی رہتی ہیں :۔

کب کیا، کیونکر کیا، یہ پوچھتا کوئی نہیں
بلکہ یہ پوچھتے ہیں کہ کیا، کیسا کیا

کس کو یہ معلوم نہیں کہ دین متین کی پوری عمارت اللہ تعالیٰ کے آخری کلام معجز نظام یعنی قرآن مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور جاری تا قیامت کلام الٰہی کو سمجھنے کے لیے مجبور ہے کہ احادیث رسول کا سہارا لے۔ یوں قرآن کریم متن اور سنت رسول اس کی شرح ہے۔ ان ہی حالات سے نیاز مند کو کتاب و سنت پر ہونا چاہیے تھا اور یہ ہونا بھی شایان شان ہونا چاہیے تھا۔ اب حالات کی ستم ظریفی کے سوا اور کیا کہا جائے کہ ہم قرآن کریم ہی کے چلے اردو تراجم اگر کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اس کا دماغ چکرا جائے اور وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے علمبردار مبلغ حبیب خدا کی شانِ خداوندی اور مقام مصطفوی پر ہی متفق نہیں تو دین کی اور کس بات پر متفق ہوں گے اور ان کا دین ہے کس چیز کا نام؟

آج اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہونا چاہے تو ان حضرات میں سے کس کے پیچھے چلے گا؟ کس کو سچا اور کسے جھوٹا قرار دے؟ جدھر نظر دوڑائے گا تو ہر نظریہ کے علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کا ایک لشکر نظر آئے گا۔ جدید حالات کیا ان میں سے کسی اسلام کے نزدیک بھی پھٹکنے کی جرأت کرے گا جبکہ موجودہ علمبردار ابھی یہ فیصلہ کرنے میں مصروف ہیں کہ اس کائنات کے خالق و مالک کی شان کیا ہے اور اس کے سب سے آخری اور سب سے چہیتے پیغمبر کا مقام کیا ہے؟

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

تراجم احادیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کارفرما رہی ہے۔ یہ غیر مسلموں اور اسلام کے بدخواہوں کی وہ سازش ہے جس کا ہم شکار ہو کر رہ گئے۔ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے، ایک ہی نبی کے امتی کہلانے والے، ایک ہی قرآن کریم کو اپنا ضابطہ حیات قرار دینے والے اور ایک ہی قبلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے والے جماعت جماعت کی بولیاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈفلی اور اپنا راگ ہے۔ یوں ایک اسلام کے دو جنگل اسلام اور ایک امت مرحومہ کی کتنی ہی جماعتیں اور فرقے بنا دیے جن کے علمبردار اور محافظ شب و روز تقریر و تحریر کے ہر میدان میں ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں۔ غیر مسلم بھی آپس میں جھگڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں کہ انہوں نے کیسی ہوشیاری اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا رخ کفر دشمنی سے ہٹا کر باہمی دشمنی کی جانب پھیر دیا۔ کبھی ہم کافروں کو زیر کیا کرتے تھے لیکن اب ایک دوسرے فرقے کو زیر کرتے ہیں۔ پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے

میں لایا کرتے تھے لیکن اب ہر ایک اس کوشش میں سرگرداں ہے کہ دوسرے فرقے والوں کو اپنا ہم نوا بنا کر اپنے فرقے کی تعداد بڑھائی جائے گویا۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات کے اندر کتب احادیث کے ترجمے ہونے لگا ظاہر ہے کہ ان کے اندر بھی اسی ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہوگا بہرحال کتب احادیث کے اردو زبان میں بھی ترجمے ہو رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس کام کی دو لہریں آئیں۔ دوسری لہر کو آئے تو ابھی تقریباً تین سال ہوئے ہیں جبکہ پہلی لہر آج سے ایک صدی پہلے آئی تھی۔

پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی تھی کہ متحدہ ہندوستان میں ایک تازہ اسلام ایجاد ہوا تھا اسے اپنے زندہ رہنے کے لیے سرمایہ ملت پر قبضہ جمانے کی ضرورت تھی۔ تراجم کی ابتدا یوں ہوئی کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزمان خاں حیدر آبادی (المتوفی ۲۳ ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء) متحدہ ہندوستان سے ہجرت کرکے مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی قنوجی (المتوفی ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۳۰۹ء) نے اپنے نوزائیدہ فرقے کو تقویت پہنچانے، حدیث رسول سے اپنا تعلق جتانے اور کتب احادیث کے اندر من مانی کاروائی کرنے کی غرض سے موصوف کو کتب احادیث اور خصوصاً صحاح ستہ کا اردو ترجمہ کرنے کی فرمائش کی اور پچاس روپیہ ماہانہ ان کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی دو اڑھائی من گندم اور ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل جاتا تھا گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپیہ ماہوار گھر بیٹھے مل جاتے تھے جس کے باعث فکر معاش سے مطمئن ہو کر موصوف ترجمہ احادیث میں مصروف ہوگئے اور حدیث کی چھ سات کتابوں کا اردو میں ترجمہ کر دیا۔

ترجمہ خواہ کسی مقصد کے تحت کیا اور جیسا بھی کیا لیکن اس میدان میں انہوں نے کافی کام کیا جس کے باعث اردو زبان کا دامن کتب احادیث کے ترجموں سے خالی نہ رہا۔ موصوف نے اپنے ہجرت کرنے اور مذکورہ وظیفہ پانے کا ذکر کرتے ہوئے خود بھی یوں تصریح فرمائی ہے۔

> بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزمان عفا عنہ المنان خدمت میں برادران دین اور متبعان شریعت حسین کے عرض کرتا ہے کہ ۱۲۹۰ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا آخر میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدر آباد دکن سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا۔ جس وقت شہر کوئٹہ میں وارد ہوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر والا اقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض مآب، قاطع بدعت، محی سنت نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خاں بہادر دام اقبالہٗ ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گزر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خیر و مسرت اثر کے سننے سے نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا۔ [1]

مولوی وحید الزمان خاں صاحب اگرچہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے مسلمانوں کے ناجی گروہ اور ملت اسلامیہ کے سواد اعظم کو خیرباد کہہ کر ایک نومولود فرقے میں شامل ہوگئے تھے جو ان دنوں اپنی کم سنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ امام موصوف سے داد پانے کی پوری امید رکھتے تھے۔ علامہ حیدر آبادی صاحب کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر امام کی مہر لگا کر یہاں تک لکھ گئے۔

---

[1] وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۷

کیا عجیب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول بہا کسی زمانہ میں یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانہ مہدی علیہ السلام میں جواب بلحاظ کیفیت اور حالت احوال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر جھکا کر عالم خلوت میں تصور ذات الٰہی میں مصروف تھا کہ دفعتاً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہوگا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک مستند حکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو اور مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوں گے اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرمائیں گے۔[1]

علامہ وحید الزماں حیدرآبادی کے بعد ترجمۂ احادیث کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہ ہوا بلکہ جس عالم سے ہو سکا اس نے ایک آدھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا ترجمہ دیوبندی حضرات کی جانب سے بھی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ترجمان السنۃ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے بھی چار جلدوں میں کافی قابل ستائش اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنت وجماعت کی جانب سے علامہ محمود احمد رضوی مدظلہ فیوض الباری کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے جو تیس پاروں یعنی جلدوں میں مکمل ہوتی لیکن دس گیارہ پاروں کے بعد علامہ موصوف شاید بارہ تک کر کے چھوڑ بیٹھے۔ تفہیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہ بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں جن کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور باقی کام جاری ہے جناب قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۹۷۱ء) نے مرآۃ کے نام سے مشکوٰۃ شریف کی بے حد جامع اور ایمان افروز شرح لکھی جو اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں عام دستیاب ہے۔ بہرحال باقی علمائے اہلسنت نے اپنی ذمہ داری کو کما حقہٗ محسوس نہیں کیا اور جتنا کام ہونا چاہیے تھا اتنا ہوا انہیں بلکہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوا اور یہ میدان بھی گمراہ گروں کے لیے خالی چھوڑا ہوا تھا۔

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں کو بھیڑیوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ ملت اسلامیہ کی کشتی تلاطم خیز طوفانوں میں گھر کر بے رحم موجوں کے تھپیڑے کھا رہی ہے ان حالات میں کشتی ملت کے ان ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خواب خرگوش کے مزے لینا کہاں تک زیب دیتا ہے یہ تو وہ خود ہی بتا سکتے ہیں یا کل صبح قیامت کو سوال کیا جائے گا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ منظم طریقے پر گلشن اسلام کی اپنے خون پسینے سے آبیاری کرتے تاکہ یہ بہاروں سے مہکتا رہتا۔ اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے حق وصداقت کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کے سامنے اسلاف کی طرح سد سکندری بن کر کھڑے ہو جاتے۔ یوں ملت اسلامیہ کی خیرخواہی کا فریضہ ادا کرتے رہتے اور ہر دور میں اور ہر میدان میں اپنے جوہر اور کارناموں کی لاج رکھتے۔

موجودہ علمائے کرام نے اہلسنت وجماعت کے بھولے بھالے اور بے خبر مسلمانوں کو دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی کے باعث مایوسی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دیا تھا لیکن اہل حق کی اس بے کسی اور بے بسی پر خدائے ذوالمنن کو رحم آ گیا کیونکہ یہ بھولی بھالی بھیڑیں جنہیں چاروں طرف سے بھیڑیئے گھسیٹ رہے ہیں آخر کار یہ بھیڑیں حبیب پروردگار کی ہیں۔ اسی لیے اہلسنت وجماعت کے اندر چند سالوں سے بیداری کی کچھ لہر سی دوڑ گئی ہے جس کے باعث ہر میدان میں کام ہونا شروع ہو گیا ہے اگرچہ زیادہ تر کام وہ حضرات کر رہے ہیں جنہیں موجودہ علمائے اہلسنت اپنی صف میں شامل کرتے ہوئے عار محسوس کرتے ہیں۔

---

[1] وحید الزماں خاں، علامہ دیباچہ سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۲۱

بہر حال ترجمہ احادیث کے میدان میں بھی کام شروع ہوا اور جہاں پہلی کڑی لاہور کے دو سید برادران اس کام کا عزم بالجزم کر کے اس طرح میدان میں کود پڑے کہ اپنا سارا اثاثہ داؤ پر لگا دیا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ دوڑ کر بیت جانے اور اس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پر تول رہا تھا۔ ترجمہ احادیث کی دوسری لہر سے میری مراد یہی مبارک موقع ہے۔

فرید بک سٹال لاہور والے سید اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سید حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اردو ترجمے کروانے شروع کر دیے تاکہ انہیں شایان شان طریقے سے منظر عام پر لایا جائے۔ نصف درجن کتابیں منظر عام پر آ گئیں اتنی ہی تیاری کے جملہ مراحل طے کر کے پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار بیٹھی ہیں اور کتنی ہی کتابوں کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ کام بھی حوصلہ افزا طریقے پر چل پڑا ہے۔ میرے جیسا ناکارہ انسان دعائے خیر کے سوا اس مبارک میدان میں ان حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے۔ پروردگار عالم انہیں مزید ہمت و استقامت اور دینی و دنیاوی وسائل دے کر اس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین۔

آج سے تقریباً سو سال پہلے حدیث کی چھ سات کتابوں کے اردو ترجمے علامہ وحید الزماں خاں صاحب کی معرفت منظر عام پر آئے کتنی ہی کتابوں کے ترجمے ان سو سالوں میں ہوئے اور منظر عام پر آئے جبکہ بعض کتابوں کے ترجمے ابھی ماضی قریب میں شائع ہوئے ہیں۔ احقر نے مذاہب و مسالک کے اختلاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے احادیث کے ان قدیم و جدید ترجموں کو دیکھ کر ان میں بعض ایسی غلطیاں محسوس کی ہیں جو ترجمہ کرنے والوں سے دانستہ یا نادانستہ سرزد ہو گئی ہیں۔ اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کے پیش نظر ایسی بعض فروگذاشتوں کی جانب اشارہ کر دینا مجھے ضروری نظر آیا تاکہ متعلقہ حضرات اگر واقعی انہیں غلطیاں سمجھیں تو اپنی اور مسلمانوں کی بھلائی کے پیش نظر وقت آنے پر ان کی اصلاح کر سکیں اور احادیث رسول کا تقدس برقرار رہ سکے۔

خدائے علیم و خبیر شاہد ہے کہ میرا مقصد کسی کی پگڑی اچھالنا ہے اور نہ اپنی علامگی رکھانا بلکہ صرف اور صرف خیر خواہی کا فریضہ ادا کر رہا ہوں کہ احادیث مطہرہ کے مقدس دامن پر اگر اپنے ہاتھوں دانستہ یا نادانستہ طور پر کوئی دھبہ لگ گیا ہے تو کیوں نہ اسے پہلی فرصت میں اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی بھلائی کے پیش نظر مٹا دیا جائے اور خوب سے خوب تر کی جانب گامزن ہونے کی کوشش کی جائے۔ یہی میرا مقصود ہے اور یہی مراد بھی۔ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۔ یہ ناچیز اپنی بے بضاعتی کے باوجود جن ترجموں کو حاصل کر کے دیکھ سکا وہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ تیسیر الباری، مکمل چھ جلدیں، از علامہ وحید الزماں حیدرآبادی صاحب، مطبوعہ لاہور
۲۔ بخاری شریف مکمل تین جلدیں، ترجمہ چار مولوی صاحبان، مطبوعہ کراچی
۳۔ بخاری شریف " " ، ترجمہ قاری محمد عادل و قاری محمد فاضل صاحبان، مطبوعہ لاہور
۴۔ تفہیم البخاری، پانچ جلدیں، از علامہ غلام رسول رضوی صاحب، مطبوعہ لاہور
۵۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، مکمل چھ جلدیں، ترجمہ علامہ وحید الزماں خاں صاحب، مطبوعہ کراچی
۶۔ مؤطا امام مالک، مکمل دو جلدیں، " " "
۷۔ سنن ابو داؤد، مکمل تین جلدیں، " " "
۸۔ سنن نسائی، " ، ترجمہ دوست محمد شاکر و ملک عبد الستار صاحبان، مطبوعہ لاہور

۹- سنن ابن ماجہ، مکمل دو جلدیں، ترجمہ مولوی حبیب الرحمٰن کاندھلوی صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۰- " موضوعات کبیر مکمل " "
۱۱- مشکوٰۃ المصابیح، مکمل تین جلدیں، ترجمہ ناظم مترجمین، مطبوعہ لاہور
۱۲- مرآۃ شرح مشکوٰۃ، مکمل آٹھ جلدیں، از مفتی احمد یار خان بدایونی گجراتی صاحب، مطبوعہ لاہور
۱۳- اشعۃ اللمعات، جلد اول، ترجمہ مولوی سعید احمد نقشبندی صاحب، "
۱۴- مسند امام اعظم، ترجمہ و تحشیہ مولوی سعد حسن صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۵- " ترجمہ و تحشیہ دوست محمد شاکر صاحب مطبوعہ لاہور
۱۶- کتاب الآثار، ترجمہ و تحشیہ مولوی محمد صغیر الدین صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۷- موطا امام محمد، ترجمہ و تحشیہ خواجہ عبد الوحید صاحب، "
۱۸- ترجمان السنۃ، مکمل چار جلدیں، از مولوی بدر عالم میرٹھی صاحب مطبوعہ

یہ لفظا مجرا شمار اور حقیقت میں پچپن ضخیم جلدیں ہیں۔ اختصار کے پیش نظر ہم نے بعض قسم کی اغلاط میں سے صرف چند غلطیوں کی جانب اشارے کیے ہیں جبکہ وہ ہر جلد میں سینکڑوں موجود ہیں تاکہ انہیں اگر غلطیاں محسوس کریں تو ترجمہ کرنے والے حضرات خود ایسی تمام فرو گذاشتوں کو اپنی اپنی کتابوں سے نکال دینے کی ضرورت ہے۔

چند باتوں جو حاصل شد فراغ
ما علینا الا البلاغ!

عظمت خداوندی:- پروردگار عالم ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ انبیائے کرام و اولیائے عظام بھی اسی کے بندے ہیں اور اپنی فضل و کمال بندگی کے دائرے سے سر مو باہر نہیں ہوتے بلکہ وہ حضرات علی قدر مراتب دوسرے لوگوں سے بارگاہ خداوندی کے زیادہ ادب شناس تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر لحاظ سے ساری کائنات میں افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہیں نیز ذات و صفات باری تعالیٰ کے سب سے بڑے عارف ہیں۔ قارئین کرام! حسب ذیل چند سطروں کے آئینے میں ملاحظہ تو فرمائیں کہ احادیث مطہرہ کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجمین حضرات نے کہاں تک عظمت خداوندی اور مقام الوہیت کو محفوظ رکھا ہے:-

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کے واسطے تو فرماتے:- یا اللہ! پانی پلا اپنے بندوں کو۔[1]
۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے، یوں فرماتے تھے:- اے اللہ! پیدا کرنے والے صبح کے اور رات کے۔[2]
۳- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کی تکلیف اور بھوک دیکھ کر ارشاد فرمایا:- اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا بہتر ہے۔[3]
۴- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کے تکلیف کی جگہ ہاتھ پھیرتے اور فرماتے:- اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما اور شفا دے۔[4]

---

[1] وحید الزمان خان، علامہ، موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۲۲
[2] " " " " ص ۲۲۸
[3] محمد داؤد محمد فاضل مولوی، صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ مسعود پبلشرز لاہور، ص ۵۵۹
[4] " " صحیح بخاری، جلد سوم " ، ص ۲۸۹

۵۔ پھر فرمایا :۔ اے اللہ ! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا ۔ یہ دو تین بار آپ نے فرمایا ۔ [5]

۶۔ ایک ران پر مجھے (حضرت اسامہ کو) اور دوسری پر حسن کو بٹھلاتے تھے ۔ پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے :۔ اے اللہ ! دونوں پر رحم فرما ۔ [6]

۷۔ اور فرمایا :۔ یا اللہ ! اس کو ثابت قدم فرما ۔ [7]

۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے :۔ غفرانک یعنی چاہتا ہوں بخشش تیری ۔ [8]

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لے جاتے فرماتے :۔ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے جو بڑا ہے ۔ [9]

۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے :۔ یا اللہ ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال ۔ [10]

۱۱۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو فرماتے ۔ اللھم لک رکعت وبک آمنت ۔ [11]

۱۲۔ پھر میں نے تلاش کیا تو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ملے اور آپ فرما رہے تھے :۔ اے میرے پروردگار ! میرے چھپے اور کھلے گناہوں کو بخش دے ۔ [12]

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد تین بار استغفار پڑھتے اور پھر فرماتے :۔ اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذوالجلال والاکرام ۔ [13]

۱۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ اللھم حوالینا ولا علینا ۔ [14]

۱۵۔ آپ منبر پر چڑھے اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا :۔ اللھم اسقنا غیثا مغیثا ۔ [15]

۱۶۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا اور فرمایا :۔ اللھم اغفرلی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ ۔ [16]

۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے :۔ اللھم ربنا لک الحمد ۔ [17]

---

[5] محمد عادل ، محمد فاضل مولوی : صحیح بخاری ، جلد سوم ، شائع کردہ فرید بکڈپو لاہور ، ص ۳۹۰

[6] 〃 〃 〃 〃 〃 ، ص ۳۴۲

[7] 〃 〃 〃 〃 〃 ، ص ۴۴۷

[8] وحید الزمان خاں ، علامہ : سنن ابو داؤد ، جلد اول ، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ، ص ۵۰

[9] 〃 〃 〃 〃 〃 ، ص ۳۰۳

[10] دوست محمد شاکر و حافظ عبد الستار : سنن نسائی ، جلد اول ، مطبوعہ کمپائن پرنٹرز لاہور ، ص ۱۰۳

[11] 〃 〃 〃 〃 〃 ، ص ۳۲۴

[12] 〃 〃 〃 〃 〃 ، ص ۳۴۵

[13] حبیب الرحمٰن کاندھلوی ، مولوی : سنن ابن ماجہ ، جلد اول ، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ، ص ۲۹۰

[14] 〃 〃 〃 〃 〃 ، ص ۳۴۹

[15] 〃 〃 〃 〃 〃 ، ص ۳۴۹

[16] 〃 〃 〃 〃 〃 ، ص ۴۷۲

[17] نامعلوم مترجمین : مشکوٰۃ المصابیح ، جلد اول ، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور ، ص ۲۰۹

۱۸۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے :۔ اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما فیھا۔ [۱۸]

۱۹۔ جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ جاتے اور فرماتے :۔ اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا۔ [۱۹]

۲۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل گرجنے کی آواز اور بجلی کڑکنے کی آواز سنتے تو فرماتے :۔ اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا۔ [۲۰]

۲۱۔ جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سیدھا ہاتھ اس پر پھیرتے اور فرماتے :۔ اذھب الباس رب الناس۔ [۲۱]

۲۲۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا :۔ اللھم اغفرلی لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین۔ [۲۲]

مترجمین حضرات نے تو الٰہ سطور پر عظمت الوہیت کو مدنظر نہیں رکھا ورنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بارگاہ خداوندی میں دعا، عرض اور التجا ہی کیا کرتے تھے۔ بھلا اللہ تعالیٰ سے فرمانے کی کس کو مجال ہے؟ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب کوئی بڑے سے کچھ کہے تو اسے عرض کرنا کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جب بڑا اس سے کچھ کہے جو اس کی نسبت چھوٹا ہو تو اسے فرمانا کہتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ خدا سے بڑا کون ہے جو اس سے کچھ فرما سکے؟ ہرگز ایسا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ اس بارگاہ میں تو ہر کوئی دعا کرتا، عرض کرتا، التجا کرتا اور مانگتا ہے اگر ہمارے یہ ترجمہ کرنے والے تو حید سے آشنا ہوتے یا عظمت الوہیت ان کے ذہن اور ضمائر میں سمائی ہوئی ہوتی تو ایسے الفاظ کبھی نوک قلم پر نہ لاتے جس سے مقام الوہیت کی تنقیص ہوتی ہے۔

۲۳۔ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کی استطاعت نہیں رکھے گی۔ [۲۳]

یہ واقعہ معراج اور نمازوں میں کمی کروانے کا ذکر ہے۔ مترجمین کے نزدیک گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں۔ استغفر اللہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صحیح ترجمانی نہیں کی گئی وہ ہرگز ایسے الفاظ اپنی مبارک زبان پر نہیں لاسکتے تھے جن میں شان الوہیت کی تنقیص ہو۔ تنقیص کی وجہ اس طرح سے سنیے۔ کلیہ ہے کہ جب کوئی بڑا اپنے سے چھوٹے کے پاس آئے تو اسے تشریف لانا کہتے ہیں اور جب کوئی اپنے سے بڑے کے پاس جائے تو اسے حاضر ہونا کہتے ہیں۔ اب غور فرمائیے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اردو زبان میں گفتگو کرتے تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مشورہ دیتے کہ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں۔ اگر طبع مبارک پر گراں نہ گزرے تو دوسرا کلیہ بھی ملاحظہ ہو کہ تشریف لانا اس کے آنے کو کہتے ہیں جس کے آنے سے میزبان کو شرف ملے۔ کیا خدا کو کسی سے شرف مل سکتا ہے ہرگز نہیں۔ لہٰذا یاد رکھیے کہ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے تھے تشریف نہیں لے گئے تھے :۔

من ہمچہ شرط بلاغ است با تو می گویم
تو از سخنم خواہ پند گیر خواہ ملال

مقام مصطفےٰ :۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق میں افضل واعلیٰ اور بلند وبالا ہیں۔ بعض مترجمین احادیث نے ترجمہ کرتے

[۱۸] تا علوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۳۶۱
[۱۹] 〃 〃 〃 〃 ص ۳۶۳
[۲۰] 〃 〃 〃 〃 ص 〃
[۲۱] 〃 〃 〃 〃 ص ۳۶۷
[۲۲] 〃 〃 〃 〃 ص ۳۸۷، ۳۸۸
[۲۳] دوست محمد شاکر، عبدالستار، مولوی، سنن نسائی، جلد اول، اسلامیہ کتب خانہ، لاہور، ص ۱۳۷

وقت سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے جابجا ٹھوکریں کھائی ہیں۔ ہم ایسی سینکڑوں عبارتوں میں سے یہاں نمونے کے طور پر چند عبارتیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ آنحضرت نے ابو بکر سے حضرت عائشہ کی درخواست کی۔ [۲۴]

ترجمہ کرنے والے حضرات نے مسلمان کہلاتے ہوئے جس عامیانہ طریقے سے ان ہستیوں کے نام لیے ہیں یہاں کا ہی دل گردہ ہے علاوہ ازیں درخواست کرنا اسے کہتے ہیں جبکہ مطالبہ کرنے والا اپنی سے بڑی اور عظیم ہستی سے کوئی سوال کرے۔ کیا پروردگارِ عالم کے سوا کوئی اور ہستی ایسی ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درخواست کرتے یا کریں گے؟

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور اپنا منہ بنا لیا۔ پھر دوزخ کا تذکرہ کیا اور اپنا منہ بنا لیا۔ [۲۵]

منہ بنا لینا ایسا محاورہ ہے جو اچھے اور برے دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسا محاورہ استعمال کرنا قرینِ ادب نہیں۔ مترجمین کو رعنا اور انظرنا والے حکم سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور غور کرنا چاہیے تھا کہ یہ الفاظ کس ہستی کی شان میں لکھے جا رہے ہیں جبکہ بزرگوں نے کائناتِ ارضی و سماوی کی اس سب سے عظیم الشان بارگاہ کی رفعت کا حال یوں بیان کیا ہے:

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا!

۳۔ پھر جناب جبرائیل دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو دو طرح پڑھا کرے۔ [۲۶]

ترجمے کے ان چند لفظوں میں تین باتیں قابلِ غور اور محلِ نظر ہیں:

۱۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا حبیبِ پروردگار کی بارگاہ میں آنا اور اسے تشریف لانے سے تعبیر کرنا۔
۲۔ حضرت جبرائیل کا حضورِ جانِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ کہنا اور اسے فرمایا بتانا۔
۳۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کے لیے آپ کا لفظ استعمال کرنا۔

۴۔ پھر جناب جبرائیل تیسری دفعہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ جل جلالہٗ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو تین طرح پڑھا کرے۔ [۲۷]

۵۔ پھر چوتھی دفعہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ اللہ جل جلالہٗ کا حکم ہے کہ آپ کی امت قرآن کو سات طرح پر پڑھا کرے۔ [۲۸]

کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آنا تشریف لانا تھا یا حاضر ہونا؟ نیز ان تینوں عبارتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے "تشریف لائے اور فرمانے لگے"۔ جنابِ والا! بھلا اس کائنات میں کوئی ایک فرد بھی ایسا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ فرمانے کا مجاز ہو؟ حضور والا! بڑا جب اپنے سے چھوٹے سے کچھ کہے تو اسے فرمانا کہتے ہیں۔ کیا رحمتِ دو عالم

---

۲۴ محمد داؤد و محمد فاضل، مولوی، صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید برادرز لاہور، ص ۴۲
۲۵ 〃 〃 〃 ، ص ۳۶۷
۲۶ دوست محمد و حید الستار، سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کیپٹل پرنٹرز لاہور، ص ۲۹۷
۲۷ 〃 〃 〃 ، ص 〃
۲۸ 〃 〃 〃 ، ص 〃

سے حضرت جبرائیل کا رتبہ بڑا ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ بڑا جب اپنے سے چھوٹے کے پاس آئے تو اسے تشریف لانا کہتے ہیں ۔ کیا حضرت روح الامین شان میں سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بلند و بالا ہیں کہ بارگاہ رسالت میں ان کے آنے کو تشریف لانا قرار دیا گیا ؟ کیا حضرت جبرائیل کے آنے سے رحمتِ دو عالم کو شرف ملتا تھا کہ ان کے یہاں آنے کو تشریف لانا قرار دیا گیا ؟

۶۔ پھر سیدنا بلال تشریف لائے اور آپ کو نماز کے لیے جگایا ۔ [illegible]

اس انگلو ہیکس پناہ میں حضرت بلال تشریف لایا کرتے تھے ؟ اچھا حضور والا !

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

۷۔ جس دن میں نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں اب انہیں آپ اور آپ کی امت ادا کرے گی ۔ [illegible]

طرفہ تماشا ہے کہ ایک ہی جملے میں ضمائر کی ایسی کھچڑی ! آدھے جملے میں تو اور آپ شانہ بشانہ ۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے " تجھ پر اور تیری امت پر " اور پھر ارشاد ہوتا ہے " آپ اور آپ کی امت ۔ حضور والا کیا پروردگار کو بدل قبول منوانے کا ارادہ ہے ؟ پہلے خطاب میں تفریط اور دوسرے میں افراط ہے ۔ خوب خدا کی ترجمانی فرمائی ۔ کاش ! ترجمہ کرنے سے پہلے کنز الایمان سے خطاب کا ایمان افروز سلیقہ سیکھ لیا جاتا تو قلم یوں لغزش نہ کھاتا جبکہ حبیبِ خدا کا معاملہ بڑا ہی نازک مرحلہ اور ایسا دشوار گزار راستہ ہے جیسے پل صراط ۔

۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ ابھی ابھی حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور آپ نے فرمایا یا رسول اللہ آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت سے جو شخص ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجوں گا اور تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلامتی بھیجوں گا ۔ [illegible]

عجیب طرز گزید والا معاملہ ہے کہ ساتھ عبارت میں اللہ تعالیٰ سے صوری مدد فرمائی اور اس عبارت میں تنزلی مدد شروع کروائی یعنی وہاں تیری امت کہنے کے بعد آپ کی امت کہلوایا اور یہاں آپ کی امت کہنے کے بعد تیری امت کہا ۔ کتنے نازک مرحلے پر بے احتیاطی ! حضور والا یہ اللہ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول کا معاملہ ہے ۔ اگر عظمت خداوندی اور مقام مصطفیٰ نبی کریم سے طور نا طرفہ کیا گیا تو یہ دین میں اس سے نازک بات اور اہم ترین امر اور ہے کون سا جس کو پیش نظر رکھنے سے بات بن جائے گی ۔ سارے دین کی بنیاد اور روح رواں یہی دونوں باتیں ہیں جن کا کلمہ طیبہ پڑھ کر حلف اٹھایا جاتا ہے ۔ مزید اس ادا پر بھی غور فرما لیجیے جو حضور کی زبان سے یہ کہلوایا ہے ۔ " حضرت جبرائیل نے مجھ سے فرمایا " کیا خدا کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمانے کا کوئی مجاز ہے ؟

کھنچ گئے کان سے کمر ، ہاتھوں حالی دل مگر
ڈر ہے کہ شانِ ناز پر شکوہ گراں نہ ہو

۹۔ پھر ارشاد فرمایا تو نے تو نماز نہیں پڑھی ۔ دوبارہ نماز پڑھیے ۔ اس نے دوسری بار عرض کیا اس ذات گرامی کی قسم جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا میں تھک گیا ہوں ، آپ مجھے سکھلائیں اور بتائیں ۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو اچھی طرح وضو

[illegible] دوست محمد عبد الستار ، مولوی : سنن نسائی ، جلد اول ، مطبوعہ کیانی پرنٹرز لاہور ، ص ۳۴۳

[illegible] " " " " ، ص ۱۳۸

[illegible] " " " " ، ص ۱۴۸

کرو، پھر کھڑے ہو قبلہ رخ اور تکبیر کہیے پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے پھر اچھی طرح اطمینان سے رکوع کیجیے۔ بعد ازاں سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیے اور پھر اچھی طرح اطمینان سے سجدہ کیجیے۔ پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جائیے۔ بعد ازاں تسلی سے سجدہ کرو جب آپ ہر رکعت میں ایسا کریں گے تو نماز کو ادا کریں گے اور جتنی اس میں کمی کی تو اپنی نماز میں کمی کریں گے۔" ۳۱

قارئین کرام خط کشیدہ الفاظ کو ایک مرتبہ پھر بغور دیکھیے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اردو میں کلام فرماتے تو ترجمہ کرنے والوں نے تو یہ تصویر دکھائی ہے اس قابلیت کے پیش نظر تو حضور کو مڈل پاس کا سرٹیفکیٹ بھی نہ ملتا حالانکہ وہ معلم کائنات اور دنیا کے سب سے بڑے صاحب علم ہیں اور ہر علم و فضل میں کائنات کے ہر فرد سے فائق و فائق۔ لہٰذا:۔

کلام کرنے کے لیے یارو سلیقہ چاہیے

۱۰۔ جب میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا۔ تو نے کیا کیا؟ میں نے بیان کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو درست کرنے کی بڑی کوشش کی اور تمہاری امت اس قدر نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ تو آپ دوبارہ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ۳۲

اللہ اللہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی امتی یہ کہہ سکتا ہے کہ تو نے کیا کیا؟ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سر اس طرز تکلم کی تہمت کہاں تک درست قرار پائے گی؟ پھر مترجم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب سے یہ ترجمانی دکھانا کہ وہ اپنے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ کو اس عبارت میں چار دفعہ مخاطب کر رہے ہیں لیکن ان لفظوں میں "تو نے کیا کیا؟ ——— تم سے زیادہ ——— تمہاری امت ——— آپ دوبارہ ——— کیا ترجمانی کرنے والوں کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی مڈل فیل تھے؟

۱۱۔ حضور نے اسے اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا۔ ۳۳

جناب عالی! غور فرمائیے کہ اگر کوئی سوال کرے کہ حضور نے کس کے خاوند کی طرف سے اختیار دیا؟ بتائیے تو سہی کہ مذکورہ بالا عبارت کے آئینے میں اس سوال کا جواب کیا ہوگا؟ حضور والا! غور تو فرمایا ہوتا کہ یہ شان مصطفوی کا معاملہ ہے۔ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملے میں تو ذرا سی بے احتیاطی بھی دین و ایمان کی تباہی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ جب اللہ اور اس کے سب سے برگزیدہ رسول رب جلیل جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے معاملے میں ہم احتیاط نہیں کریں گے تو باقی تو احساس دین کو بھی سر پیا ٹھائے پھریں یا سینے سے لگائے رکھیں وہ ایک مردہ لاش کے سوا کیا ہوگا؟ ؎

وائے ناکامی نہ ہو کہ تجھیں پیاس کی
دار سجدہ تو بکو ارج محبت نہ بنا

۱۲۔ اس کتاب (مصنف ابن ابی شیبہ) کی ایک عام خصوصیت یہ ہے کہ ہر حدیث رسول کے پہلو بہ پہلو صحابہ و تابعین کے اقوال و فتاویٰ بھی درج ہیں جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر حدیث کے متعلق یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس حدیث پر اسلاف کا عمل رہا ہے یا نہیں اور صحابہ و تابعین نے اس حدیث کو شرف قبولیت بخشا ہے۔ ۳۵

---

۳۲ دوست محمد شاکر، عبد الستار، مولوی: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کیلانی پرنٹرز لاہور، ص ۳۲۵

۳۳ " " " " ، ص ۱۳۶

۳۴ " " " " ، ص ۲۶۹

۳۵ حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۳

صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سب قابل تعظیم اور امت مرحومہ کے پیشوا ہیں ان حضرات کا مقام اپنی جگہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام اپنی جگہ۔ دریں حالات یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ و تابعین کیا حضور کے ارشادات کو قبولیت کا شرف بخشتے تھے شرف بخشنے پر غور فرمایا جائے کہیں اس میں فرامین مصطفویہ کی تنقیص تو نہیں؟

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے۔ اس وقت آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور فرمایا کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے۔ [۲۱]

حضور والا! حضرت جبرئیل علیہ السلام واقعی قابل تعظیم و لائق تکریم ہیں لیکن وہ بھی حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہنے آئے تو آنے فرمایا کہاں تک کہنا درست ہے۔ بس اس بات پر غور کر لیا جائے کہ بارگاہ رسالت میں سوائے خدا کے سرا فرمانے کا کوئی دوسرا مجاز ہی نہیں باقی تو کہتے تھے یا عرض گزار ہوتے تھے اور بس۔

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل اور میکائیل تشریف لائے۔ [۲۲]

حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل علیہما السلام واقعی قابل تعظیم لیکن جب فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تو آنے یا حاضر ہونے سے ہی تعبیر کیا جائے گا تشریف لانا قرار دینے میں ——— بارگاہ مصطفوی کی تنقیص ہے اور اس تنقیص کا الزام خود حضور پر رکھنا اور بھی بات۔

۱۵۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وادی عقیق میں یہ سنا ہے آج کی رات ایک آنے والا میرے پروردگار کی طرف سے آیا اور کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو۔ [۲۳]

حضور والا! پروردگار عالم کی طرف سے آنے والا خواہ کتنا ہی معظم ہی لیکن پروردگار سے وہ یہ عرض کر سکتا تھا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے یا پڑھ لیجیے لیکن حضور سے یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا تھا کہ نماز پڑھو، کیونکہ مخلوق کا ہر فرد خواہ وہ کتنا ہی معظم کیوں نہ ہو بہر حال حبیب خدا کا ادب کرنا اس کے لیے ضروری ہے۔

منصب نبوت: نبوت کا منصب انسانوں کے لیے انتہائی شرف کا مقام ہے جس کا انحصار فضل خداوندی پر ہے اور یہ مقام کسب و محنت سے نہیں ملتا۔ بہر حال اب تو نبوت کا دروازہ ہی بند ہے اور اس سلسلے کی آخری کڑی اور اس عمارت کی آخری اینٹ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ جو حتی ایک اعلیٰ پائے کا معلم ہوتا تھا جو عام انسانوں سے اپنی خوبیوں کے لحاظ سے انتہائی ممتاز ہوتا تھا۔ گفتگو میں تہذیب و شائستگی کے وہ اعلیٰ معیار پر فائز ہوتے تھے لیکن ہمارے بعض مترجمین احادیث نے اس حقیقت کو مد نظر نہیں رکھا اور ان کی انتہائی خوش نما اخلاقی تعبیر میں گفتگو کا بہت ہی بد نما رنگ بھر دیا ہے اور یہ سب کچھ نادانستہ اور بے خبری میں کیا ہے۔

۱۶۔ حضرت موسیٰ نے کہا آپ وہ آدم ہیں جسے اللہ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا اور تجھے جنت میں سکونت عطا کی پھر تو اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتار لایا۔ [۲۴]

۲۱۔ علامہ وحید الزماں: مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۲۲۰

۲۲۔ 〃 〃 〃 〃 ص ۵۳۴

۲۳۔ 〃 〃 〃 〃 ص ۹۸۰

۲۴۔ سعید احمد نقشبندی، مولانا، اشعۃ اللمعات، جلد اول، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، ۳۲۴

حضرت آدم نے فرمایا تو وہ موسیٰ ہے جسے اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھے تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور تجھے مناجات اور اپنی رازداری کے ساتھ اپنا قرب عطا ۔[۴۰]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس طرح آدم مناظرہ میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔[۴۱]

تینوں عبارتوں کے خط کشیدہ الفاظ دیکھے جائیں تو ایک عام قاری کو یہی تاثر ملے گا کہ حضرات انبیائے کرام کو تہذیب اور شائستگی کے ساتھ کلام کرنے کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ اگر غیر مسلم ایسی تحریروں کو دیکھیں تو کیا وہ یہ سوچنے پر مجبور نہیں ہوں گے کہ جن حضرات کو دنیا کا معلم اور انسانیت کا درس دینے والے بتایا جاتا ہے انہیں تو گفتگو کرنے کا سلیقہ بھی نہیں تھا۔ غور فرمائیے کہ ایسی تحریروں کی موجودگی میں ان لوگوں کو کس طرح مطمئن کیا جائے گا؟ معاملہ در حقیقت یہ ہے وہ حضرات تو واقعی انسانیت کے معلم تھے لیکن ہمیں ان کی ترجمانی کا سلیقہ نہیں آیا۔

۴۔ حضرت عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ سے آیت کے بارے میں سوال کیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا بیشک اللہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اس کی پشت پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا۔[۴۲]

عبارت ۳ اور ۴ میں مترجم نے اس ہستی کی گفتگو کا انداز پیش کیا ہے جنہیں اخلاق عالیہ کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا گیا تھا جبکہ ان عبارتوں کی روشنی میں ایک عام قاری کو وہ معلم کائنات مکتب اخلاقیات کے طالب علم بھی نظر نہیں آئیں گے کہ اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر کیسے لفظوں میں کیا ہے ایسے لفظوں میں ایک عام آدمی بھی اپنے باپ دادا کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا۔

۵۔ لہٰذا محمد (حضور) کو ان (والد ماجد) پر شفقت کی وجہ سے رونا آ گیا اور مسلمان آپ پر شفقت کرتے ہوئے رو پڑے۔[۴۳]

جب کوئی اپنے سے چھوٹے پر اظہار محبت کرے تو اسے شفقت کرنا کہتے ہیں معلوم نہیں مترجم کے نزدیک مسلمانوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو والہانہ محبت اور بے پناہ تعلق خاطر کا اظہار کیا اسے شفقت کا نام کس وجہ سے دیا گیا۔

منصب صحابیت

نبوت کے بعد صحابیت سب سے بلند ترین مرتبہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ساری امت محمدیہ کے سردار اور سب بزرگوں کے بزرگ ہیں۔ مصنفین حضرات جب اپنے فرزند و اور اساتذہ کرام کا نام لکھنے جاتے ہیں تو اسے القاب کے ساتھ کہ اکیلا نام ہی مشکل سے تین سطروں میں سماتا ہے اس کے برعکس یہ ستم ظریفی ملاحظہ فرمائی جائے کہ احادیث مطہرہ کے ترجمہ کرنے والے بعض حضرات کے قلم کی سیاہی صحابہ کرام کے القاب و آداب لکھتے وقت کس طرح خشک ہوتی رہی اور عقیدت کا رشتہ کتنا ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

۱۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ روزہ کسی شخص کا درست نہیں جب تک نیت نہ کرے قبل صبح صادق کے۔[۴۴]

---

[۴۰] سید احمد نقشبندی، مولانا، اشعۃ اللمعات، جلد اول، مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور، ص ۳۲۴

[۴۱] " " " ، ص ۳۲۵

[۴۲] " " " ، ص ۳۵۲

[۴۳]

[۴۴] وحید الزماں خاں، علامہ، موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۸۲

۲- عمرو بن عمرو اسلمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں روزہ رکھا کرتا ہوں تو کیا روزہ رکھوں سفر میں۔[45]

۳- ابوہریرہ نے کہا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔[46]

۴- ابوسعید خدری سے روایت ہے۔[47]

۵- سفیان بن عبداللہ کو عمر بن خطاب نے مستدق کر کے بھیجا۔[48]

۶- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال۔ انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا۔[49]

۷- انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے۔[50]

۸- ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے سنا ان سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا۔[51]

۹- طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے نجد والوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔[52]

۱۰- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی بنایا۔[53]

۱۱- عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا گیا۔[54]

۱۲- بریدہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا۔[55]

۱۳- ابوامامہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ظہر پڑھی۔ پھر انس بن مالک کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔[56]

۱۴- ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔[57]

---

[45] وحید الزماں خاں، علامہ، مؤطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ مجاہدیہ پریس کراچی، ص ۲۹۰

[46] 〃 〃 〃 ، ص ۳۰۹

[47] 〃 〃 〃 ، ص ۳۲۳

[48] 〃 〃 〃 ، ص ۳۲۷

[49] 〃 : تیسیر الباری، جلد سوم، مطبوعہ مالک پریس لاہور ، ص ۴۴

[50] 〃 〃 〃 ، ص ۹۱

[51] 〃 〃 ، جلد چہارم 〃 ، ص ۱۰۹

[52] 〃 : صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ سپرآرٹ پریس کراچی ، ص ۸۳

[53] 〃 〃 〃 ، ص ۲۵۲

[54] 〃 : صحیح مسلم جلد دوم 〃 ، ص ۱۵۱

[55] 〃 〃 〃 ، ص 〃

[56] 〃 〃 〃 ، ص ۲۵۲

[57] 〃 : سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ، ص ۵۲

۱۵۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب جماعت جنوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ [58]

۱۶۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں گئے۔ [59]

۱۷۔ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ [60]

۱۸۔ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائشی سنتوں سے کلی کرنا ہے۔ [61]

۱۹۔ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے۔ [62]

۲۰۔ ثوبان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ [63]

۲۱۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے۔ [64]

۲۲۔ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چھوڑ کر۔ [65]

۲۳۔ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ [66]

۲۴۔ عائشہ سے روایت ہے کہ ام سلیم جو ماں ہیں انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہ نہیں شرم کرتا حق سے۔ [67]

۲۵۔ اس سند سے بھی یہ روایت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ [68]

۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے روز ارشاد فرمایا ہمارے پاس قوم (کفار) کی خبر کون لائے گا؟ زبیر نے عرض کیا میں اس کے بعد دوبارہ آپ نے فرمایا ہمارے پاس قوم کی خبر کون لائے گا۔ پھر زبیر نے عرض کیا میں۔ [69]

۲۷۔ جب فاطمہ کو اس کا علم ہوا تو وہ حضور کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں آپ کو اپنی بیٹیوں کے متعلق کسی بات پر غصہ نہیں آتا۔ علی نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا ہے۔ [70]

---

[58] وحید الزمان خان، علامہ، سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۲

[59] " " " ، ص ۵۵

[60] " " " ، ص "

[61] " " " ، ص ۵۷

[62] " " " ، ص ۵۸

[63] " " " ، ص ۴۹

[64] " " " ، ص ۷۰

[65] " " " ، ص ۸۹

[66] " " " ، ص ۱۱۶

[67] " " " ، ص ۱۲۰

[68] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی، سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۵

[69] " " " ، ص ۷۷

[70] " " " ، ص ۵۶۹

۲۸- حضور کی خدمت میں آئے یہ جھگڑا زمعہ کی ایک باندی کے لڑکے کے بارے میں تھا۔ سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب تم جاؤ تو زمعہ کی باندی کے لڑکے پر قبضہ کر لینا کیونکہ یہ اس کے نطفے سے تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا بیٹا ہے [۷۱]

۲۹- اس کے بعد ابن عباس نے فرمایا کہ جب آدمی ان تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے۔ [۷۲]

۳۰- ام ہانی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [۷۳]

۳۱- حضرت شریح نے عائشہ سے پوچھا۔ [۷۴]

۳۲- مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ [۷۵]

۳۳- عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوان سفید پوش انسان کی شکل میں آئے۔ [۷۶]

۳۴- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ [۷۷]

۳۵- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ [۷۸]

۳۶- طحاوی اور دارقطنی نے عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ [۷۹]

۳۷- ایک روایت میں ہے کہ علی نے پانی منگوایا۔ [۸۰]

۳۸- حضرت شریح نے عائشہ سے پوچھا۔ [۸۱]

۳۹- مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں نکلا۔ [۸۲]

---

[۷۱] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۱۷

[۷۲] نامعلوم مترجمین: مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ، ص ۴۴

[۷۳] سعید حسن، مولوی: مسند امام اعظم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۶۹

[۷۴] " " " ، ص ۸۶

[۷۵] " " " ، ص ۹۰

[۷۶] دوست محمد شاکر، علامہ: " ، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۵

[۷۷] " " " ، ص ۴۳

[۷۸] " " " ، ص ۴۴

[۷۹] " " " ، ص ۴۸

[۸۰] " " " ، ص ۵۱

[۸۱] " " " ، ص ۵۵

[۸۲] " " " ، ص ۵۷

۴۰۔ ابن عمر نے کہا کہ میں غزوہ جلولاء میں شمولیت کی غرض سے عراق پہنچا۔[83]

۴۱۔ خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کی مدت[84]

۴۲۔ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی یا بوریا طلب فرمایا۔[85]

۴۳۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[86]

۴۴۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[87]

۴۵۔ انس بن مالک نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے۔[88]

۴۶۔ ابوہریرہ نے کہا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے۔[89]

۴۷۔ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے بکری کا گوشت کھا کر نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔[90]

۴۸۔ عبداللہ بن عمر کوفہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے۔[91]

۴۹۔ ابوسعید خدری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔[92]

۵۰۔ جس نے جریر بن عبداللہ کو ایک دن وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔[93]

۵۱۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص ایک شخص کے پاس سے گزرے۔[94]

۵۲۔ ابن عمر نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا۔[95]

۵۳۔ عمرو بن میمون ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔[96]

---

[83] یوسف محمود شاکر، علامہ: مسند امام اعظم، مطبوعہ مدنی پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۶۰

[84] 〃 〃 〃 〃، ص ۶۳

[85] 〃 〃 〃 〃، ص ۶۴

[86] 〃 〃 〃 〃، ص ۶۹

[87] 〃 〃 〃 〃، ص ۷۱

[88] عبدالوحید، خواجہ: موطا امام محمد، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۱۹

[89] 〃 〃 〃، ص ۲۰

[90] 〃 〃 〃، ص ۲۵

[91] 〃 〃 〃، ص ۳۳

[92] محمد بشیر الدین، مولوی: کتاب الآثار 〃، ص ۳۳

[93] 〃 〃 〃، ص ۳۷

[94] 〃 〃 〃، ص ۴۲

[95] 〃 〃 〃، ص ۱۲۳

[96] 〃 〃 〃، ص ۱۲۵

۵۷۔ مسروق، عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ [۵۷]

سینکڑوں میں سے نمونے کے طور پر صرف چند عبارتیں پیش کی ہیں جن کے اندر مترجمین حضرات نے صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی ایسے عامیانہ طریقہ پر لکھے ہیں کہ ان کے ساتھ کسی تعظیمی لفظ کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی ہے۔ ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ ان حضرات نے اپنے جماعتی بزرگوں کے نام کہیں اپنی تصانیف میں یوں لکھے ہوں ——— محمود حسن کہتے ہیں ——— اشرف علی کہتے ہیں ——— نذیر حسین کہتے ہیں۔

بلکہ جب اپنے جماعتی اور بزرگوں کا نام لکھنے پر آتے ہیں تو القاب و آداب کی اس کے ساتھ اتنی فوج ہوتی ہے کہ تین تین سطروں میں پھیلا نام بھی سمانا معلوم نہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے گرامی لکھتے وقت ان کے قلموں کی سیاہی کیوں خشک ہو جاتی ہے، حالانکہ یہ حضرات تو بالاتفاق تمام بزرگوں کے بھی بزرگ، اور ملت اسلامیہ کی بنیاد اور ساری امت محمدیہ کے سرتاج ہیں ان کے متعلق تو غیروں نے بھی یوں برملا اعتراف کیا ہے: ؎

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

تابعین پر الزام مترجمین حضرات نے جہاں کسی تعظیمی لفظ کے بغیر صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی عامیانہ طریقے پر لکھے ہیں وہاں نادانستہ طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش بھی کی ہے کہ گویا تابعین حضرات بھی اپنی ان علمی و روحانی پرورش کرنے والی ہستیوں کے نام اسی طرح لیا کرتے تھے۔ چند ایسی عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا۔ [۵۸]

۲۔ خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ایک روز افطار کیا رمضان میں۔ [۵۹]

۳۔ امام مالک کو پہنچا کہ انس بن مالک بوڑھے ہو گئے تھے۔ [۶۰]

۴۔ طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے تیس گایوں میں سے ایک گائے ایک برس کی لی۔ [۶۱]

۵۔ شام کے لوگوں نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا۔ [۶۲]

۶۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ پہنچا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن خطاب نے جزیہ لیا فارس کے مجوس سے اور عثمان بن عفان نے جزیہ لیا بربر سے۔ [۶۳]

---

[۵۷] محمد صغیر الدین، مولوی، کتاب الآثار، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۱۳۵

[۵۸] وحید الزماں خاں، علامہ، موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۹۵

[۵۹] 〃 〃 〃، ص ۳۰۰

[۶۰] 〃 〃 〃، ص ۳۰۵

[۶۱] 〃 〃 〃، ص ۳۲۱

[۶۲] 〃 〃 〃، ص ۳۶۰

[۶۳] 〃 〃 〃، ص ۳۶۱

۷۔ اسلم عدوی سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب سے سنا کہتے تھے۔[104]

۸۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر صدقہ نکالتے اپنے غلاموں کی طرف سے۔[105]

۹۔ ثابت نے کہا انس بن مالک (نماز میں) ایک شی کرتے تھے۔[106]

۱۰۔ سعید بن حارث نے کہا کہ ہم کو ابوسعید نے نماز پڑھائی۔[107]

۱۱۔ صنابحی سے روایت ہے کہ میں عبادہ بن صامت کے پاس گیا۔[108]

۱۲۔ دونوں مسوروں سے جو دمشقی تھے مغیرہ کے سنا کر لکھا معاویہ نے مغیرہ کو۔[109]

۱۳۔ ابی الزبیر نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر۔[110]

۱۴۔ علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا۔[111]

۱۵۔ ابوجعفر الباقر کہتے ہیں ابن عمر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتے۔[112]

۱۶۔ عبداللہ بن الزبیر فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے زبیر بن عوام سے حضور کے سامنے کھیتوں کے پانی کے بارے میں کچھ تنازع کیا۔[113]

۱۷۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں، میں ابن مسعود کی خدمت میں ہر جمعرات کی شام کو جاتا۔[114]

۱۸۔ شعبہ کہتے ہیں میں ابن عمر کے ساتھ ایک سال تک اٹھتا بیٹھتا رہا۔[115]

۱۹۔ طاؤس بن کیسان کہتے ہیں ابن عباس فرمایا کرتے تھے۔[116]

۲۰۔ سائب بن یزید کہتے ہیں میں مدینے سے مکہ تک سعد بن ابی وقاص کے ساتھ رہا۔[117]

---

[104] وحید الزمان خاں، علامہ، موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ مطبع جاوید پریس کراچی، ص ۵۹۳

[105] " " " ، ص ۳۹۲

[106] غلام رسول رضوی، علامہ، تفہیم البخاری، جلد دوم، مطبوعہ صابری پرنٹرز لاہور، ص ۵

[107] " " " " ، ص ۷

[108] وحید الزمان خاں، علامہ، صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ میر آرٹ پریس کراچی، ص ۵۱۱

[109] " صحیح مسلم، جلد دوم " ، ص ۱۳۸

[110] " " " ، ص ۱۳۹

[111] " سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۸

[112] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی، سنن ابن ماجہ، جلد اول " ، ص ۳۹

[113] " " " ، ص ۴۳

[114] " " " ، ص ۴۵

[115] " " " ، ص ۴۶

[116] " " " ، ص ۴۶

[117] " " " ، ص ۴۷

۲۱۔ عبداللہ بن الزبیر فرماتے ہیں میں نے اپنے والد زبیر سے عرض کیا۔[118]

۲۲۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو ایک رات دیکھا کہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔[119]

۲۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کعب کی موت کا وقت قریب آیا۔[120]

۲۴۔ سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف روزہ سے تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا۔[121]

۲۵۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔[122]

۲۶۔ حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا۔[123]

۲۷۔ ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔[124]

۲۸۔ عمرو بن حریث کہتے ہیں کہ میں علی کے پاس آیا۔[125]

۲۹۔ سالم بن عبداللہ بن عمر کے بیٹے کہتے ہیں کہ مسح خفین کے بارے میں سعد بن ابی وقاص اور میرے والد کے درمیان اختلاف رائے ہوا۔[126]

۳۰۔ حضرت ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے دریافت کیا۔[127]

۳۱۔ حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کی خدمت میں آیا۔[128]

۳۲۔ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔[129]

۳۳۔ ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔[130]

۳۴۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے بازار میں پیشاب کیا۔[131]

---

[118] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی، سنن ابن ماجہ جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۸

[119] ،، ،، ،، ،، ص ۱۹۱

[120] نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۲۲۵

[121] ،، ،، ،، ،، ص ۳۹۸

[122] ،، ،، ،، ،، ص ۴۰۰

[123] سعد حسن، مولوی، مسند امام اعظم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۴

[124] ،، ،، ،، ،، ص ۸۲

[125] ،، ،، ،، ،، ص ۸۶

[126] ،، ،، ،، ،، ص ۹۲

[127] دوست محمد شاکر، علامہ ،، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۱۱

[128] ،، ،، ،، ،، ص ۱۲

[129] ،، ،، ،، ،، ص ۳۳

[130] ،، ،، ،، ،، ص ۵۰

[131] عبدالوحید، خواجہ، موطا امام محمد، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۳۴

۳۵- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم بنت ملحان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورت کے متعلق پوچھنے کو آئی۔[۱۳۲]

۳۶- ابراہیم نے کہا کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔[۱۳۳]

یقین نہیں آتا کہ تابعین عظام اگر اردو میں کلام فرماتے تو حضرات صحابہ کرام کے اسمائے گرامی اس عامیانہ طریقے سے لیتے جیسے ہمارے مذکورہ مترجمین نے بتائے ہیں۔ تابعین حضرات تو ان بزرگوں کو اپنی عقیدت کا مرکز قرار دیا کرتے تھے کیونکہ سب کچھ ان کی وساطت ہی سے پایا تھا۔ لہٰذا ان کی خاک پا کو سرمۂ بصیرت سمجھتے اور ان کے راستوں میں دیدہ و دل کا فرش بچھا دیا کرتے تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ وہ حضرات اس احترام کے پوری طرح مستحق تھے کیونکہ ان کے نقوش قدم ہی امت محمدیہ کا سرمایۂ حیات اور ان کی پیروی ہی دارین کی سربلندی و نجات ہے ورنہ حالات ہمارے مترجمین حضرات نے اس حقیقت کو قطعاً سامنے نہیں رکھا۔

نرالی تہذیب

اس عنوان کے تحت ہم چند ایسی افسوسناک عبارتیں پیش کرنے لگے ہیں جن کے اندر حضرات صحابہ کرام کا ذکر ایسے لفظوں میں کیا گیا ہے جن پر شرافت اور تہذیب اپنا سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ عالم کہلانے والے اور انبیائے کرام کے وارث بننے والے تو در کنار ایک عام مسلمان بھی اتنے بڑے بزرگوں کا ذکر ایسے گھٹیا لفظوں میں نہیں کر سکتے۔ مذکورہ حالات صحابہ کرام کے متعلق علماء کہلانے والوں کے لیے ایسے الفاظ زبان یا نوک قلم پر لانا بایں ہمہ ورع و تقویٰ کب زیب دیتا ہے؟ کاش ان مایۂ ناز ہستیوں کی عظمت اور احادیث مطہرہ کے تقدس کو ملحوظ رکھا ہوتا۔

۱- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں۔[۱۳۴]

حضور والا! کیا بارگاہ رسالت کے تربیت یافتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے مایۂ ناز والد محترم کا نام اس عامیانہ طریقے سے لے سکتے تھے۔

۲- ان آیات سے اللہ جل جلالہ نے عتاب فرمایا اپنے رسول پر اس واسطے کہ رسول نے اندھے کی طرف خیال نہ کیا جو صدق دل سے آیا تھا اور ہدایت کا خواستگار تھا اور متوجہ ہوئے ایک دنیادار کی طرف جو دل سے طالب اور شائق ہدایت کا نہ تھا اگرچہ غرض رسول کی اس سے یہی کہ اندھے کی ہدایت بعد اس کے بھی ممکن ہے اور دنیادار کو اگر ہدایت ہو جائے تو اس کے سبب سے دین کو بڑی ترقی ہوگی۔[۱۳۵]

حضور والا! ایک جلیل القدر اور بارگاہ رسالت کے لاڈلے اور خاص تربیت یافتہ صحابی کے لیے اندھے کا لفظ دو بار استعمال کرنا اور القاب و آداب تو دور رہے ان کے نام تک کو نوک قلم پر نہ آنے دینا معلوم نہیں ذوق سلیم کا کونسا درجہ ہے؟ غور فرمائیے کہ مترجم کو بزرگ جاننے والے حضرات ان کی پیروی میں صحابہ کرام کا ادب کس درجہ ملحوظ رکھ سکیں گے؟

۳- اس وقت حضرت عمر نے دل میں کہا کاش تو مر گیا ہوتا اے عمر تین بار تو نے گڑگڑا کر پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی بار آپ نے جواب نہ دیا۔[۱۳۶]

---

[۱۳۲] محمد صغیر الدین، مولوی: کتاب الآثار، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۹۔

[۱۳۳] " " " ، ص ۱۲۵

[۱۳۴] وحید الزمان خان، علامہ، موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ مجاہد پریس کراچی، ص ۵۸۳

[۱۳۵] " " " ، ص ۲۳۹

[۱۳۶] " " " ، ص ۲۴۰

حضور والا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرکٹ کر پوچھنے کا کوئی مجاز ہے ؟ کیا آپ کے نزدیک لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی پر اکابر اسی طرح عمل کرتے تھے۔

۴۔ ہم آپ کی عیادت کے واسطے آئے تو دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کے بنگلے میں تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ [۱۳۶]
ممکن ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بنگلہ علامہ وحید آبادی نے دیکھا ہو۔

۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پھسکی مارے کوئی تم میں سے نماز میں تو چاہیے کہ لوٹے اور وضو کرے اور اعادہ کرے نماز کا۔ [۱۳۸]

۶۔ عمرو بن سلمہ سے اسی حدیث میں روایت ہے کہ میں ان کی امامت کیا کرتا تھا ایک چادر سے جس میں جوڑ لگا تھا اور پھٹی ہوئی تھی۔ جب میں سجدہ کرتا تو میری گانڈ کھل جاتی۔ [۱۳۹]

کاش ایسا لفظ لکھنے سے پہلے علامہ صاحب کا قلم ٹوٹ گیا ہوتا یا اس کی سیاہی خشک ہو جاتی کیا اس لفظ کا مفہوم تہذیب اور شائستگی کے پیرائے میں تحریر نہیں کیا جا سکتا تھا ؟ اگر صحابی کی عظمت دل میں نہیں تھی تو کم از کم احادیث کے تقدس ہی کو مدنظر رکھ لیا ہوتا۔ اگر ان دونوں سعادتوں سے محروم تھے تو حدیثوں کا ترجمہ کرنا ہی بے سود تھا۔

۷۔ سیدنا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو اپنی بخشش کو برقرار رکھوں ؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے سب بیٹوں کو عطیہ دیا ہے اس نے عرض کیا۔ [۱۴۰]

اس عبارت کے آئینے میں اگر بنگاہ عمیق دیکھا جائے تو قاری یہی تاثر لے گا کہ حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام نیچا اور ترجمہ کرنے والوں کا اونچا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو انہیں آپ کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں اور ترجمہ کرنے والے حضرات ان کی جانب لفظ اس سے اشارہ کر رہے ہیں۔ ایسی حالت غور کرنا ہوگا کہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ترجمہ کرنے والے کس مقام پر لے گئے اگر ڈاکٹر اقبال مرحوم آج زندہ ہوتے تو ان حضرات کے ترجمے کو دیکھ کر یہ کہہ اٹھتے۔

چہ بے خبر ز مقام محمد عربی ست

۸۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے ؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ [۱۴۱]

۹۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اور بھی بچے ہیں اس کے علاوہ اس نے عرض کیا ہاں۔ [۱۴۲]

۱۰۔ مجھے میرے والد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں جو آپ نے مجھے دیا تھا آپ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے اس کے سوا اور بھی بیٹے ہیں یا کہ نہیں۔ [۱۴۳]

---

[۱۳۶] وحید الزمان خاں، علامہ، سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۵۴
[۱۳۸] " " " " "
[۱۳۹] " " " ، ص ۲۲۸
[۱۴۰] دوست محمد عبد الستار، مولوی، سنن نسائی، جلد سوم، مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۲
[۱۴۱] " " " ، ص ۳
[۱۴۲] " " " ، ص ۵
[۱۴۳] " " " ، ص ۶

قارئین کرام ذرا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ترجمہ کرنے والوں کے یہ الفاظ تو ملاحظہ فرمائیں ۔ــــــــ اس نے عرض کیا ــــــــ اس سے پوچھا ــــــــ عبارت ۸ تا ۱۰ میں تینوں جگہ اس نے عرض کیا کے الفاظ ہیں اور عبارت ۱۱ میں ہے کہ اس سے پوچھا حدیں حالات عبارت ۸ میں لفظ سیدنا اور حضرت لکھنے کا فائدہ کیا ہوا ؟ کیا جس ہستی کو سیدنا اور حضرت سمجھا اور کہا جائے اس کی جانب کوئی لفظ اس کے ساتھ اشارہ کرتا ہے ، دور کیوں جائیں مفتی احمد یار خاں یا قبلہ ابو البرکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا ذکر کر کے ترجمہ کرنے والے ان کی جانب لفظ اس کے ساتھ اشارہ کرنے کی جرأت فرمائیں گے ؟ کبھی نہیں ۔ حالانکہ کہاں یہ حضرات اور کہاں ایک صحابی کا مقام ؟

۱۱۔ حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ نے نعمان کے والد کو ان کے اس بیٹے کو عطیہ پر فرمایا کہ آپ نے جو عطیہ دیا ہے ۔[۱۴۴]

ترجمہ کرنے والوں کے نزدیک گویا حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی اہلیہ محترمہ نے فرمایا تھا ، دریں حالات مترجمین کے نزدیک قرآن کریم میں الرجال قوامون علی النساء کی جگہ النساء قوامون علی الرجال ہونا چاہیے تھا ۔ کہیں ان حضرات کی اپنی گھریلو حالت تو اس عبارت کے اندر کارفرما نہ ہو ۔ ایسے ہی حالات کے اندر تو اکبر الہ آبادی نے کہا ہے ۔ ؎

اکبر ڈرا نہیں کبھی دشمن کی فوج سے

لیکن شہید ہو گیا بیوی کی نوج سے

من گھڑت اضافے ۔ اگر ترجمے میں وضاحت کی غرض سے کچھ الفاظ بڑھانے جائیں تو انہیں قوسین میں لکھا جاتا ہے ورنہ انہیں ترجمہ ہی کہا جائے گا اور متن میں ایسے الفاظ نہ ہوں جن کا وہ ترجمہ ہوں تو ایسی عبارت کو اضافہ ہی شمار کیا جاتا ہے اور ایسا کرنا مناسب نہیں ہے اضافے کی چند عبارتیں ملاحظہ ہوں ۔

۱۔ ہم نے کنوئیں کو پانی سے بھرا ہوا دیکھا ۔[۱۴۵]

۲۔ ان سے دوسری نے ملاقات کی ۔[۱۴۶]

۳۔ ظہر اور عصر دونوں بدر میں شریک تھے ۔[۱۴۷]

۴۔ تاکہ آپ اس کے پھل سے گزر کریں ۔ الی آخرہ ۔[۱۴۸]

۵۔ مگر عائشہ نے مجھے روک دیا ۔[۱۴۹]

۶۔ جان کے بدلے جان ۔[۱۵۰]

۷۔ انہوں نے فوج کا امتحان لینے ۔ ۔ ۔ ۔ (تین سطریں) ۔[۱۵۱]

---

[۱۴۴] دوست محمد شاکر و وحید الستار ، مولوی : سنن نسائی ، جلد سوم ، مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور ، ص ۲

[۱۴۵] محمد عادل خاں و محمد فاضل ، مولوی : صحیح بخاری ، جلد دوم ، شائع کردہ فرید بک سٹال لاہور ، ص ۵۱۳ سطر ۱۰

[۱۴۶] ״ ״ ״ ״ ، ص ۵۱۹ سطر پہلی

[۱۴۷] ״ ״ ״ ״ ، ص ۵۱۹ سطر ۱۱

[۱۴۸] ״ ״ ״ ״ ، ص ۵۲۵ سطر ۱۲

[۱۴۹] چار مولوی صاحبان ״ مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ، ص ۵۸۳ ، سطر ۴

[۱۵۰] محمد عادل و محمد فاضل ״ شائع کردہ فرید بک سٹال لاہور ، ص ۶۲۱ ، سطر ۱۱

[۱۵۱] ״ ״ ״ ، ص ۶۲۱ ، سطر ۲۲

من گھڑت ترجمہ کرنا — بعض مقامات ایسے بھی دیکھے کہ متن میں کچھ ہے لیکن ترجمہ میں بات کچھ اور بنا دی۔ ایسی چند عبارتیں بھی پیش کی جاتی ہیں:-

۸- وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ (ترجمہ) قسم کھا کر کہنے لگیں کہ اگر میں اپنی بے گناہی بیان کروں تو بھی تم کو یقین نہیں آئے گا اب تو میرا اور تمہارا حال ایسا ہے جیسا یعقوب اور ان کے بیٹوں کا۔ [152]

۹- حتیٰ بمسیرۃ شہر (ترجمہ) میرا رعب تیرے مہینے مسافت کے برابر ہے۔ [153]

۱۰- فقال ان اختی نذرت ان تحج (ترجمہ) عرض کیا کہ میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی۔ [154]

۱۱- (نوٹ) حضرت ابن عباس کو کرسیبا کا مولیٰ بنا دیا ہے۔ (دیکھیے) [155]

۱۲- قبل ان تخرج من المسجد (ترجمہ) قبل اس کے کہ میں مسجد سے جاؤں۔ [156]

۱۳- نوٹ:- حدیث ۱۷ ۹ کا من گھڑت ترجمہ کیا ہے (دیکھیے)۔ [157]

۱۴- حتیٰ یدخلوا فی الاسلام (ترجمہ) اور ان کو کفر و شرک سے دور کریں۔ [158]

۱۵- واللہ لیقول یا ایہا الرسول الی آخرہ (من گھڑت ترجمہ کیا ہے)۔ [159]

۱۶- واذ ہم نجویٰ مصدر من ناجیت (ترجمہ) نجویٰ کے معنی ہیں آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ [160]

۱۷- فرت سفینۃ (ترجمہ) ایک کشتی نظر آئی۔ [161]

۱۸- لا یبقی الاسلم (ترجمہ) سوائے علم کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ [162]

۱۹- کل عام مرۃ (ترجمہ) ہر سال میں دو بار پیش کرتے تھے۔ [163]

---

[152] چاروں مولوی صاحبان، صحیح بخاری، جلد دوم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۸۲۵، سطر ۱۰

[153] " صحیح بخاری، جلد سوم " " ص ۵۵۳، سطر ۱۴

[154] " " " ص ۵۹۲، سطر ۲۱

[155] محمد عادل و محمد فاضل، مولوی، صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ مقبول سعید برادرز لاہور، ص ۹۲۵، سطر ۱۱

[156] " " " ص ۷۰۹، سطر ۱۱

[157] " " " ص ۷۲۱، سطر ۲۰

[158] " " " ص ۷۴۴، سطر آخری

[159] " " " ص ۷۷۴، سطر

[160] " " " ص ۸۲۹، سطر

[161] " " " ص ۸۳۰، سطر پہلی

[162] " " " ص ۹۱۵، سطر ۴

[163] " " " ص ۹۹۵، سطر ۱۷

۲۰۔ قال ابن عبید اللہ مثل ما مجد (پوری عبارت کا ترجمہ من گھڑت کیا ہے)۔[۱۴۴]

۲۱۔ مسیلمۃ الکذاب صاحب الیمامۃ (ترجمہ) دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ کذاب ہے۔[۱۴۵]

نوٹ :۔ متن اور ترجمہ دونوں میں یمامہ کو قیامہ بنا رکھا ہے۔

۲۲۔ وکان لیعرف منہ (ترجمہ) دوسرے لوگوں کو کبھی یہ ناگوار محسوس ہوتا۔[۱۴۶]

۲۳۔ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ (ترجمہ) میرے باپ نے ایک جگہ میرا نکاح کر دیا اور میں ثیبہ تھی اور یہ نکاح منظور نہ تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فسخ کر دیا۔[۱۴۷]

۲۴۔ نوٹ :۔ حدیث ۱۵۵ کے سامنے حدیث ۱۵۶ کا اور حدیث ۱۵۶ کے سامنے حدیث ۱۵۵ کا ترجمہ لکھا ہوا ہے۔[۱۴۸]

۲۵۔ القعنت لترات من الخیل (ترجمہ) ایک پیمانے میں آنحضرت کو گھوڑوں کا قصہ بتایا ہے۔[۱۴۹]

۲۶۔ وبوا الخلیط من المعاشرۃ (ترجمہ) خلیط یعنی ساتھی ہے۔[۱۵۰]

۲۷۔ ثمانیۃ رماتہ (ترجمہ) ایک سو بیس۔[۱۵۱]

۲۸۔ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى (ترجمہ) تم نے سرگوشی کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح سنا ہے۔[۱۵۲]

۲۹۔ بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَاِيْثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْاَرَامِلِ حِيْنَ سَاَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ اِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى اَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا اِلَى اللّٰهِ (ترجمہ) رسول اللہ اور مسکینوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ادائے خمس کی دلیلوں اور مسئلہ کا حضرت فاطمہ کی چکی پیسنے کی شکایت پر آپ کو لونڈی نہ دینا اور ان کی ضروریات کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حوالے کر کے اہل صفہ اور بیوہ عورتوں کے لیے ایثار کرنے کے حکم کی وضاحت۔[۱۵۳]

۱۴۴۔ محمد داؤد محمد فاضل، مولوی، صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ فرید بک سٹال لاہور، ص ۳۲۱، سطر ۱۶

۱۴۵۔ 〃 〃 〃 ، ص ۳۶۸، سطر ۷

۱۴۶۔ 〃 ، صحیح بخاری، جلد سوم، 〃 ، ص ۹۰، سطر آخری

۱۴۷۔ 〃 〃 〃 ، ص ۹۲، سطر ۱۹

۱۴۸۔ 〃 〃 〃 ، ص ۱۰۲، سطر ۲۰

۱۴۹۔ 〃 〃 〃 ، ص ۱۰۹، سطر ۱۱

۱۵۰۔ 〃 〃 〃 ، ص ۱۱۳، سطر ۱۷

۱۵۱۔ 〃 〃 〃 ، ص ۱۱۷، سطر ۱۵/۲۲

۱۵۲۔ 〃 〃 〃 ، ص ۳۸۲، سطر ۲۲

۱۵۳۔ 〃 〃 〃 ، ص ۱۹۹، سطر ۱۵

۳۰۔ فان للہ خمسہ یعنی للرسول (ترجمہ) مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ [۱۷۴]

۳۱ شعبہ نے کہا میں اس لڑکے کو سرورِ عالم کی خدمت میں لے گیا۔ [۱۷۵]

نوٹ:۔ اس عبارت میں شعبہ راوی کو صحابی بنا کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

۳۲۔ بَابُ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ (ترجمہ) جو کوئی مقتول کافروں کے سازو سامان میں خمس نہ نکالے اور جو کوئی کسی کافر کو قتل کر دے تو مقتول کافروں کا مال و اسباب خمس نکالے یا امام کا حکم حاصل کیے بغیر اسی کا ہے۔ [۱۷۶]

۳۳۔ لیکن نعمان بن ثابت سپہ سالارِ فوج۔ [۱۷۷]

نوٹ:۔ لیکن صفحہ ۱۹۲ سطر ۱ اور ۱۰ میں ان کا اسم گرامی نعمان بن مقرن لکھا ہوا موجود ہے۔

۳۴۔ ثنا سعید بن میناء عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ) سعید بن میناء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ [۱۷۸]

نوٹ:۔ یہاں سعید بن میناء کو صحابی بنا دیا اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہی خارج کر دیا۔

۳۵۔ ہشام ابن عروہ عن ابیہ (ترجمہ) ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ [۱۷۹]

نوٹ:۔ کیا ہشام بن عروہ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت عروہ نہیں ہوتا بلکہ ہیں۔

۳۶۔ عن الزہری قال اخبرنی ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ ان عبادۃ بن الصامت کان شہد بدرا (ترجمہ) حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ جو کہ بدر میں شریک تھے۔ [۱۸۰]

نوٹ:۔ یہاں عائذ اللہ بن عبد اللہ کو غزوہ بدر میں شامل کر کے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی خارج کر دیا۔

۳۷۔ ائذن لنا فلنترک لابن اختنا عباس فداءہ (ترجمہ) ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم اپنے بھتیجے حضرت عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ [۱۸۱]

نوٹ:۔ معلوم نہیں مترجمین کے نزدیک بھانجے اور بھتیجے میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

۳۸۔ اللہم ان ابراہیم حرم مکۃ وانی حرمت ما بین لابتیہا۔ (ترجمہ) یا اللہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مکہ کو دو پتھریلے علاقوں کے درمیان حرم بناتا ہوں۔ [۱۸۲]

---

۱۷۴ محمد داؤد و محمد فاضل، مولوی، تیسیر البخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۱۰۰، سطر ۱۱

۱۷۵ 〃 〃 〃 〃

۱۷۶ 〃 〃 〃 〃، ص ۱۴۰، سطر ۲۴

۱۷۷ 〃 〃 جلد دوم 〃، ص ۱۸۳، سطر ۱۲

۱۷۸ 〃 〃 〃، ص ۱۹۵، سطر ۲

۱۷۹ 〃 〃 〃، ص ۲۷۴، سطر ۲

۱۸۰ 〃 〃 〃، ص

۱۸۱ 〃 〃 〃، ص ۵۱۴، سطر ۲۷

۱۸۲ 〃 〃 〃، ص ۵۲۰، سطر ۱۲

〃 〃، ص ۵۵۱

نوٹ :- یہاں دو پتھریلے علاقوں کی درمیانی جگہ سے مکہ مراد نہیں بلکہ مدینہ منورہ مراد ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے جس پر سب کا اتفاق ہے۔ ہم نے موطا امام مالک کے حاشی میں اس موضوع پر تفصیلی نوٹ بھی لکھ دیا ہے۔

۳۹ - قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ (ترجمہ) حضرت عائشہ سے دریافت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا ہے[183]

۴۰ - لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ - (ترجمہ) تم برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو اللہ پھوٹ ڈال دے گا تمہارے ارادوں میں۔[184]

۴۱ - تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا - (ترجمہ) وہ نماز جس کے لیے مسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کے لیے مسواک نہیں کی گئی ستر درجے فضیلت رکھتی ہے[185]

ایسے سینکڑوں مقامات سامنے آئے کہ ایک دو لفظوں سے لے کر سطروں تک کے ترجمے غائب ہیں یہ تو خدا ہی بہتر جانتا

نرالی دیانت :- ہے کہ وہ ترجمہ کرنے والوں کی فروگذاشت ہے یا کتابت کرنے والوں کی سہل پسندی۔ یہاں نمونے کے طور پر چند فروگذاشتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے :-

۱- سطر ۲ - انما علیہا حرامات مالخ ابا بکر من الفداء تک تقریباً نو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[186]

۲- سطر ماقبل آخر ولم یجد بیکاحر اما واهل الکتاب الیهودیة والنصرانیة کا ترجمہ غائب ہے۔[187]

۳- سطر ۱-۲ اِذَا دَعَتْهُ سے فَلَا يَعْرِفُ أَنَّهُ مِنْهُ تک کا ترجمہ غائب ہے۔[188]

۴- سطر ۴ اور سطر ۵ دونوں کا ترجمہ غائب ہے۔[189]

۵- سطر ۹ - ان حق المکاتب سے دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[190]

۶- صفحہ ۴۴ سطر ۱ سے صفحہ ۴۴ سطر ۵ تک تقریباً سو اسطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[191]

۷- آخری سطر کا ترجمہ غائب ہے۔[192]

---

[183] محمد داؤد، محمد فاضل ، مولوی ، صحیح بخاری ، جلد سوم ، شائع کردہ قرآن محل ، سعید پبلشرز لاہور ، ص ۱۸۸۔

[184] وحید الزماں خان ، علامہ ، سنن ابو داؤد ، جلد اول ، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ، ص ۲۶۲

[185] نامعلوم مترجمین ، مشکوٰۃ المصابیح ، جلد اول ، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور ، ص ۱۰۹

[186] وحید الزماں خان ، علامہ ، موطا امام مالک ، جلد دوم ، مطبوعہ مجاہد پریس کراچی ، ص ۲۵

[187] " " " ، ص ۳۱

[188] " " " ، ص ۹۱

[189] " " " ، ص ۱۰۱

[190] " " " ، ص ۱۴۳

[191] " " " ، ص ۱۴۴

[192] " " " ، ص ۱۵۱

۸۔ سطر گیارہ سے تقریباً ڈھائی سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[193]

۹۔ سطر ۱۰ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[194]

۱۰۔ سطر ۱۰ سے تقریباً دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[195]

۱۱۔ سطر ۶ نظر الی قیمتہ سے امر الناس تک کا ترجمہ غائب ہے۔[196]

۱۲۔ سطر ۱۵ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[197]

۱۳۔ سطر ۱۴ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[198]

۱۴۔ سطر ۱۰ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[199]

۱۵۔ سطر ۱۴ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[200]

۱۶۔ سطر ۵ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[201]

۱۷۔ سطر ۱۰ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[202]

۱۸۔ سطر ۲۳ فقذف فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث کا ترجمہ غائب ہے۔[203]

۱۹۔ سطر ۱۱ ولیس بدلیل داؤد یف کا ترجمہ غائب ہے۔[204]

۲۰۔ سطر ۲۲ ثم اقبل الناس نحوہ کا ترجمہ غائب ہے۔[205]

۲۱۔ سطر ۲۳ بایع تحت الشجرۃ کا ترجمہ غائب ہے۔[206]

---

[193] وحید الزمان، علامہ، موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۹۰

[194] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۶۴

[195] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۶۹

[196] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۸۴

[197] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۸۹

[198] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۹۳

[199] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۹۹

[200] 〃 〃 〃 〃، ص ۲۰۶

[201] 〃 〃 〃 〃، ص ۲۲۵

[202] 〃 〃 〃 〃، ص ۲۸۸

[203] چار مولوی صاحبان، صحیح بخاری، جلد دوم، مطبوعہ مطبع سعیدی، ص ۵۰۵

[204] 〃 〃 〃 ۵۲۵

[205] 〃 〃 〃 ۵۸۵

[206] 〃 〃 〃 ۵۹۶

۲۲- سطر پہلی۔ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَہٗ قَدْ جُعِلَتْ يَدَاهُ اِلَىٰ عُنُقِهِ کا ترجمہ غائب ہے۔ [۸۷]

۲۳- سطر ۳۔ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا کا ترجمہ غائب ہے۔ [۸۸]

۲۴- سطر ۲۲۔ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔ [۸۹]

۲۵- سطر ۲۔ وَرَاْسُہٗ عَلٰى فَخِذِ عَائِشَةَ کا ترجمہ غائب ہے۔ [۹۰]

۲۶- سطر ۲۲۔ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ بَيْنَ نَحْرِیْ وَسَحْرِیْ کا ترجمہ غائب ہے۔ [۹۱]

۲۷- سطر ۲۲۔ فَاِذَا رَاَيْتَ رَبِّیْ کا ترجمہ غائب ہے۔ [۹۲]

۲۸- بَابٌ کا ترجمہ نہیں کیا۔ [۹۳]

۲۹- سطر ۵۔ دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۹۴]

۳۰- سطر ۴۔ كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا سے تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۹۵]

۳۱- سطر ۱۔ لم ینزل من الفجر کا ترجمہ غائب ہے۔ [۹۶]

۳۲- سطر ۲۲۔ فنزلت فلا تعضلوہن آیت کا ترجمہ غائب ہے۔ [۹۷]

۳۳- سطر ۱۔ والذین یتوفون۔ آیت کا ترجمہ غائب ہے۔ [۹۸]

۳۴- سطر ۱۔ تَكُوْنُ فِیْ نَحْرِ بِلِيْتِهَا کا ترجمہ غائب ہے۔ [۹۹]

۳۵- سطر ۱۔ فَهُمْ اَحَقُّ بِهَا مِنْ اَهْلِهَا کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۰۰]

---

[۸۷] چاردوی صاحبان: صحیح بخاری، جلد دوم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۵۳

[۸۸] 〃 〃 جلد سوم 〃 ، ص ۲۸۸

[۸۹] 〃 〃 〃 〃 ، ص ۳۲۵

[۹۰] محمد عادل، محمد فاضل، مترجمین: صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قرآن سعید پبلشرز لاہور، ص ۲۹۷

[۹۱] 〃 〃 〃 ، ص ۴۰۳

[۹۲] 〃 〃 〃 ، ص ۴۱۰

[۹۳] 〃 〃 〃 ، ص ۴۱۲

[۹۴] 〃 〃 〃 ، ص ۴۱۵

[۹۵] 〃 〃 〃 ، ص ۴۱۷

[۹۶] 〃 〃 〃 ، ص ۴۲۵

[۹۷] 〃 〃 〃 ، ص ۴۳۱

[۹۸] 〃 〃 〃 ، ص ۴۳۲

[۹۹] 〃 〃 〃 ، ص ۴۵۹

[۱۰۰] 〃 〃 〃 ، ص ۴۵۸

۳۶۔ سطر ۲۳۔ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ کا ترجمہ غائب ہے۔[31]
۳۷۔ سطر ۲۲۔ قَالَ یَحْیٰی بَعْضُ الْحَدِیْثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[32]
۳۸۔ ماقبل آخر۔ وَیَجْزُوْا دَلِیْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْعَیْمِ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[33]
۳۹۔ سطر پہلی مَالَا تَاوِیْلَ لَہٗ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[34]
۴۰۔ سطر ۱۰ تَحَسَّسُوْا تَحْجِیْرُوْا کا ترجمہ غائب ہے۔[35]
۴۱۔ سطر ۷۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ کا ترجمہ غائب ہے۔[36]
۴۲۔ سطر ۲۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ کا ترجمہ غائب ہے۔[37]
۴۳۔ سطر ۱۲،۱۱۔ فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۔۔۔ مِثْلُ الطَّاقِ کا ترجمہ غائب ہے۔[38]
۴۴۔ سطر پہلی۔ یَا مُوْسٰی اِنِّیْ عَلٰی عِلْمٍ ۔۔۔ لَا تَعْلَمُهٗ تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[39]
۴۵۔ سطر ۱۵۔ اَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِیْ جَنْبِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ کا ترجمہ غائب ہے۔[40]
۴۶۔ سطر ۲۔ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ اُمُّ مِسْطَحٍ ۔۔۔ مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[41]
۴۷۔ سطر ۱۲۔ وَکَانَتْ اُمُّ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ فَطِّ ذٰلِکَ الرَّجُلُ کا ترجمہ غائب ہے۔[42]
۴۸۔ سطر ۱۸۔ حَتّٰی اسْتَقْطَعُوْا نِهَايَةَ کا ترجمہ غائب ہے۔[43]
۴۹۔ سطر ۳۔ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ کا ترجمہ غائب ہے۔[44]

---

[31]	محمد داؤد، محمد فاضل، مترجم، صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ فرید بک سٹال لاہور، ص ۷۵۹			
[32]	"	"	"	۷۶۰
[33]	"	"	"	۷۸۹
[34]	"	"	"	۸۱۷
[35]	"	"	"	"
[36]	"	"	"	۸۲۲
[37]	"	"	"	۸۲۷
[38]	"	"	"	۸۲۹
[39]	"	"	"	۸۳۰
[40]	"	"	"	۸۵۵
[41]	"	"	"	۸۶۴
[42]	"	"	"	۸۶۱
[43]	"	"	"	۸۶۲
[44]	"	"	"	۸۹۴

۵۰۔ سطر ۷۔ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۱۵]

۵۱۔ سطر ۵۔ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالِبَانِ ۔۔۔ مِنَ الْآخِرِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۱۶]

۵۲۔ سطر ۱۰۔ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۱۷]

۵۳۔ سطر ۲۶۔ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۱۸]

۵۴۔ سطر ۹۔ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُوَ اَفْلَقُ بَارِزٌ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۱۹]

۵۵۔ سطر ۲۵۔ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۰]

۵۶۔ سطر ۴۔ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ ۔۔۔۔ تَعَالٰى وَتَبَارَكَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۱]

۵۷۔ سطر ۔ سَعِيْدَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۲]

۵۸۔ سطر ۴۔ فَاَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۳]

۵۹۔ سطر ۲۱۔ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ مَيْمُوْنَةَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۴]

۶۰۔ سطر ۲۔ اَلَيْسَ فِيْ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۵]

۶۱۔ سطر ۱۲۔ رَكِبَتْ اِلَيْهِ ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۶]

۶۲۔ سطر ۱۵۔ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ ۔۔۔ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ دو سطر کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۷]

۶۳۔ سطر ۲۳۔ قَالَ مَرَّ بِنَا فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۸]

۲۱۵	محمد عادل و محمد فاضل، مترجم صحیح بخاری جلد دوم، شائع کردہ [illegible] لاہور			ص ۴۸
۲۱۶	"	"	"	ص ۲۱۳
۲۱۷	"	"	"	ص ۲۱۸
۲۱۸	"	"	"	ص ۳۵۹
۲۱۹	"	"	"	ص ۳۸۷
۲۲۰	"	"	"	ص ۴۱۳
۲۲۱	"	"	"	ص ۴۷۸
۲۲۲	"	"	"	ص ۵۱۰
۲۲۳	"	"	"	ص ۵۲۷
۲۲۴	"	"	"	ص ۵۷۸
۲۲۵	"	صحیح بخاری جلد سوم	"	ص ۹۱
۲۲۶	"	"	"	ص ۶۲
۲۲۷	"	"	"	ص ۹۳
۲۲۸	"	"	"	ص ۹۹

۴۴۔ سطر ۱۳۔ ذَرَاعَ الْجَمْرَةِ ۔۔۔ مِنْ كِتَابِهَا ڈیڑھ سطر کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۹]

۴۵۔ سطر ۳۔ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ يَنْهَىٰ ۔۔۔ فَتُطْلِقُ پوری پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۰]

۴۶۔ سطر ۲۲۔ فَخَرَجْتُ بِعْثُتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۱]

۴۷۔ سطر ۲۳۔ ثُمَّ دَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۲]

۴۸۔ سطر ۱۹۔ يُرِيْنِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۳]

۴۹۔ سطر ۱۱۔ فَجَشَّتْ بِقَبْضَةٍ أُخْرَىٰ نَاكِلٌ مِنْهَا کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۴]

۵۰۔ سطر ۱۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ۔۔۔۔۔ تا آخر ڈھائی سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۵]

۵۱۔ سطر ۱۲۔ حَوْلَ أُمِّهَا نُفِضَ إِلَىٰ دُخْجَانِ وَدَاسَاهُ أَوِ اشْتَكَىٰ أَوِ تَحْمَمُوا (ترجمہ) مریض کا کہنا کر۔[۳۶]

۵۲۔ سطر ۲۔ قَالَ صَنِيْعُ مَا تَرَىٰ يَا بَا کا ترجمہ غائب ہے۔[۳۷]

برائے نام ترجمہ یہاں ان چند عبارتوں کی مثال کے طور پر نشاندہی کی جاتی ہے جن میں متن کی طویل عبارت کا ترجمے کے نام سے مختصر سا خلاصہ لکھ دیا ہے۔

۱۔ سطر ۹۔ قَالَ مَالِكٌ فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا سے اَصَابَ اَمَتَهُ تک تقریباً چار سطروں کا بے ربط ترجمہ کیا ہے۔[۳۸]

۲۔ سطر ۵ سے صاف چار سطروں کا اپنے دو سطری بے ربط ترجمہ کیا ہے۔[۳۹]

۳۔ صفحہ ۱۸۱ کی آخری دو سطروں اور صفحہ ۱۸۲ کی پہلی تین سطروں کا بے ربط ترجمہ کیا ہے۔[۴۰]

۴۔ سطر ۲ تا ۱۳۔ ان تقریباً سات سطروں کا چار سطروں میں بے ربط ترجمہ کیا ہے۔[۴۱]

---

[۲۹] محمد داؤد و محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قرآن سعید پبلشرز لاہور، ص ۱۰۸

[۳۰] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۱۰

[۳۱] 〃 〃 〃 〃 〃

[۳۲] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۱۳

[۳۳] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۹۷

[۳۴] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۹۵

[۳۵] 〃 〃 〃 〃

[۳۶] 〃 〃 〃 〃، ص ۲۹۳

[۳۷] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۴۷

[۳۸] وحید الزماں خان، علامہ: موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۹۳

[۳۹] 〃 〃 〃، ص ۱۹۶

[۴۰] 〃 〃 〃، ص ۲۰۷

[۴۱] 〃 〃 〃، ص ۲۲۵

۵- سطر ۲ سے تقریباً پانچ سطروں کا تین سطروں میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[42]
۶- سطر ۲۱ سے تقریباً چار سطروں کا ایک سطر میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[43]
۷- آخری چار سطروں کا دو سطروں میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[44]
۸- آخری ساڑھے پانچ سطروں کا اڑھائی سطروں میں ترجمہ کیا ہے۔[45]
۹- سطر ۸ سے پونے چار سطروں کا ایک سطر میں بہت مختصر ترجمہ کیا ہے۔[46]
۱۰- سطر ۵ سے آخری تین اقوال کا بہت مختصر ترجمہ کیا ہے۔[47]
۱۱- پہلی سے آٹھویں سطر تک کا سوا دو سطروں میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[48]
۱۲- سطر ۲ سے آٹھ سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[49]
۱۳- قول ۱ سے ساڑھے پانچ سطروں کا سوا تین سطروں میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[50]
۱۴- سطر ۱ سے آٹھ سطروں کا پونے پانچ سطروں میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[51]
۱۵- سطر ۲ سے دس سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[52]
۱۶- سطر ۲ سے ساڑھے چھ سطروں کا پونے چار سطروں میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[53]
۱۷- قول ۱۵ سے اٹھارہ سطروں کا بارہ سطروں میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[54]
۱۸- قول ۱۶ سے تیس سطروں کا بیس سطروں میں بالاختصار ترجمہ کیا ہے۔[55]

---

[42] وحید الزمان خاں، علامہ، موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ ربانیہ پریس کراچی، ص ۲۱۱
[43] 〃 〃 〃 ص ۲۱۹
[44] 〃 〃 〃 ص ۲۱۹
[45] 〃 〃 〃 ص ۲۲۴
[46] 〃 〃 〃 ص ۲۲۵
[47] 〃 〃 〃 ص ۲۴۱
[48] 〃 〃 〃 ص ۲۴۶
[49] 〃 〃 〃 ص ۲۴۸
[50] 〃 〃 〃 〃
[51] 〃 〃 〃 ص ۲۴۹
[52] 〃 〃 〃 ص ۲۵۰
[53] 〃 〃 〃 ص ۲۵۱
[54] 〃 〃 〃 ص ۲۵۱
[55] 〃 〃 〃 ص ۲۵۲

۱۹۔ سطر ۲ سے انیس سطروں کا دس سطروں میں ٹنڈی ترجمہ کیا ہے ۔[256]

۲۰۔ سطر ۱۸ سے اڑھائی سطروں کا صرف نصف سطر میں حیرت انگیز ترجمہ کیا ہے ۔[257]

نقالی :۔ بعض مترجمین نے ایسا بھی کیا ہے کہ کسی حدیث کی کتاب کے سابقہ ترجمے کو سامنے رکھ کر اس میں برائے نام معمولی سی ردوبدل کر کے اپنا ترجمہ بھی تیار کر لیا اور یوں انگلی کٹا کر شہیدوں میں شمار ہو گئے اور شہسواروں میں نام لکھوا لیا ہے۔ ایسا کرنے سے ناشرین کا تجارتی کاروبار تو چلتا رہتا ہے لیکن ایسے مترجمین اپنے لیے کوئی ایسا زادِ راہ فراہم نہیں کرتے جو اگلے جہان میں ان کے لیے نفع بخش ہو۔ بعض ترجمہ کرنے والے ایسے بھی ہیں جنہوں نے معمولی ردوبدل اور کانٹ چھانٹ کر کے دوسروں کے حاشیے کو اپنے بنانے کی مذموم کوشش بھی کی ہے۔ اگر ان حضرات کے اندر حواشی لکھنے کی اہلیت نہیں تو کتب احادیث پر حواشی لکھنے کا مشورہ انہیں کونسے ڈاکٹر نے دیا ہے ؟

صلوٰۃ وسلام میں بدعت :۔ پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ لیکن اکثر کتب احادیث کے اردو ترجموں کو دیکھا کہ ان میں ارشادِ خداوندی صلوٰۃ و سلام کی جگہ صرف صلعم یا ﷺ قسم کی شارٹ ہینڈ سے ہزاروں مقامات پر ٹرخایا ہوا ہے اور حکم باری تعالیٰ کی ذرا پروا نہیں کی۔ اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ رض لکھ کر کافی سمجھنے کی بیماری تو اتنی عام ہے کہ خدا کی پناہ۔ بھلا حکم خداوندی کو بدلنے کی اس مذموم حرکت کا کتاب و سنت سے کوئی جواز ہے۔ جو حضرات بدعتوں کے خلاف جہاد کرنے کے مدعی ہیں اور سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ زندہ ہی شاید شرک و بدعت کو مٹانے کے لیے ہیں، اس بدعتِ قبیحہ کی بیماری میں سب سے زیادہ مبتلا بھی وہی ہیں۔ اس غیر شرعی ایجاد کو چھوڑنے کی سب کو بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

بفضلہٖ تعالیٰ اس ناچیز کو بھی صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، مؤطا امام مالک اور سنن ابوداؤد کے ترجمے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ حمداً کثیراً ۔ جو حضرات زیورِ علم سے آراستہ ہیں ان سے احقر متوقع ہے کہ اختلافِ مسالک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ناشر کی طرف ہمارے ترجموں کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمائیں گے۔ ممکن ہے آئندہ ایڈیشن میں وہ شاملِ اشاعت ہو سکیں۔ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ان حضرات کا ہوگا جو اختلافی مباحث سے قطع نظر کر کے میری غلطیوں اور فروگزاشتوں سے مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ قدرت کو منظور ہو تو آئندہ ان کی اصلاح ہو سکے۔

کتبِ احادیث کے ان ترجموں کو شایانِ شان طریقے سے منظرِ عام پر لانے والے سید اعجاز احمد صاحب کو خدائے ذوالمنن اشاعتِ احادیث کے لیے مستعد رکھے اور خدمتِ دینِ متین کی وافر سعادت و وسائل سے نوازے نیز انہیں دارین کی ہر پریشانی سے نجات بخشے۔ اسے میرے لیے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

گدائے درِ اولیاء :- محمد عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

۷ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ
مطابق ۹ر جولائی ۱۹۸۳ء

---

[256] وحید الزمان خان، علامہ، مؤطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۹۰
[257] 〃 〃 〃 〃 ، ص ۲۷۶

فہرست ابواب سنن ابو داؤد مترجم عربی اردو جلد اول

پارہ ــ ۲

پارہ ۵ — ۳

۲۔ کتاب الصلوٰۃ

پارہ — ۵

پارہ ۔ ۷

۳۔ کتاب الکسوف

۶- ابواب قیام اللیل

۷۔ ابواب شہر رمضان

۸۔ ابواب السجود

۹۔ ابواب الوتر

پارہ — ۹

۱۱۔ کتاب اللقطہ

۱۲۔ کتاب المناسک

پارہ — ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

بَابُ التَّخَلِّي عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ۔

کتاب الطہارۃ

قضائے حاجت کے وقت خلوت میں جانا

ابو سلمہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو بہت دور چلے جاتے تھے۔

۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی دور چلے جاتے کہ کسی کو نظر نہ آتے۔ ف

ف۔ کسی جگہ لوگوں یا آبادی سے دور جانا ستر پوشی کے باعث ایمانی غیرت کا تقاضا ہے کیونکہ الحیا شعبۃ من الایمان (بخاری) یعنی حیا ایمان کا ایک حصہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَبَوَّأُ لِبَوْلِهِ

۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى فَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَى أَبِي مُوسَى يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى إِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَأَتَى دَمِثًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ۔

آدمی کا پیشاب کے لیے جگہ تلاش کرنا

شیخ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عباس بصرہ آئے تو حضرت ابو موسیٰ سے باتیں کر رہے تھے تو حضرت عبد اللہ نے چند باتیں پوچھتے ہوئے حضرت ابو موسیٰ کے لیے لکھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے ان کے لیے جواباً لکھا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو آپ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ایک نرم جگہ پر دیوار کی جڑ میں تشریف لے گئے اور پیشاب کیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو پیشاب کرنے کے لیے مناسب جگہ تلاش کرے۔ ف

ف۔ جیسے بیت الخلاء کے علاوہ صاف زمین میں پیشاب کرنا ہو تو ستر پوشی کی خاطر آڑ تلاش کرنا بہت ضروری ہے نیز زمین کا سامنے کی جانب ڈھلان ہو تاکہ پیشاب بہتا ہوا پیروں کے نیچے نہ آئے۔ علاوہ بریں زمین نرم ہو تاکہ چھینٹیں اڑ کر پیروں اور کپڑوں کو پلید نہ کر دیں پیشاب کی چھینٹوں سے بچاؤ نہ کرنے میں عذاب قبر کا خطرہ ہے۔ مشہور حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چند صحابہ کرام کی معیت میں ایک قبرستان کے پاس سے گزر ہوا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی سواری کا جانور بدکنے لگا۔ دوسری میں ہے کہ آپ نے دو قبروں سے چیخ پکار کی آواز سنی۔ آپ نے ایک درخت کی شاخ لی اس کے دو حصے کیے اور دونوں قبروں پر انہیں نصب فرما دیا۔ صحابہ کرام نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ایک غیبت کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کیا کرتا تھا مجھے امید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں سرسبز رہیں گی ان کی تسبیح کی برکت سے ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی (بخاری)۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی چیزوں سے خوشبو بھی بہت پسند تھی اسی لیے بزرگوں نے قبروں پر پھولوں کا ڈالنا تجویز کیا کہ جب تک تر رہیں گے ان کی تسبیح کی برکت سے صاحب قبر کو نفع ہوگا اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیز یعنی خوشبو سے زائرین کے دلوں اور دماغوں کو فرحت حاصل ہوگی۔ واللہ تعالیٰ۔

باب ۳ ـ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے

٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے حماد کی روایت میں ہے تو کہتے "اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں" اور عبد الوارث کی روایت میں ہے تو کہتے "میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں ناپاکی اور ناپاکوں سے۔"

٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي السَّدُوسِيَّ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقَالَ وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ۔

ابن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث روایت کی کہ کہتے "اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں"۔ شعبہ کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ کہا "میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں"۔ اور وہیب نے عبد العزیز سے روایت کی "پس اللہ کی پناہ پکڑنی چاہیے"۔

٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شیاطین حاضر ہوتے رہتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو اسے کہنا چاہیے "میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں ناپاکی اور ناپاکوں سے۔"

باب ٤ ـ كَرَاهِيَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ۔

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی کراہت

٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيْلَ لَهُ لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ اَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَاَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ وَاَنْ لَا يَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ عَظْمٍ۔

کہ ان سے کہا گیا کہ آپ کے نبی نے ہر چیز آپ لوگوں کو سکھا دی یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی۔ فرمایا یہی بات ہے کہ آپ نے منع فرمایا ہے کہ بول و براز کے وقت ہم قبلہ کی طرف منہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور ہم سے کوئی تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا نہ کرے یا گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرے۔

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِيْنِهٖ وَكَانَ يَاْمُرُ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَيَنْهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہارے باپ کی طرح ہوں کہ تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ نہ کرے اور دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور آپ تین ڈھیلوں کا حکم فرماتے نیز گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرماتے۔ ف

ف۔ قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرکے بول و براز کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے خواہ جنگل میں کرے یا گھر میں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف جنگل میں ایسا کرنا حرام ہے۔ دونوں جانب احادیث بھی ہیں اور صحابہ و تابعین اور علمائے کاملین کا تعامل بھی۔ علمی بحث سے صرف نظر کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ممانعت چونکہ بیت اللہ کی عظمت کے پیش نظر احترام ہے تو عظمت والی چیزوں کی جتنی زیادہ تعظیم و توقیر کی جائے بہتر ہے۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب کے تحت تقویٰ کا تقاضا اور رضائے الٰہی کا موجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رِوَايَةً قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَكُنَّا نَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی جانب منہ نہ رکھے۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت۔ بلکہ مشرق یا مغرب کو منہ رکھے۔ جب ہم شام میں آئے تو ہم نے دیکھا کہ وہاں بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے ہیں تو ہم قبلہ کی جانب سے پھر جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے۔ ف

ف۔ یہ حکم مدینہ منورہ والوں کے لیے ہے کہ بول و براز کے وقت شمال یا جنوب کی جانب منہ نہ کیا کریں کیونکہ مدینہ منورہ کا قبلہ جنوب کی جانب ہے لیکن مکہ مکرمہ کے جنوب میں ہیں انہیں حکم ہوا کہ بول و براز کے وقت مشرق یا مغرب کی جانب منہ کیا کریں تاکہ قبلے کی جانب نہ منہ ہو اور نہ پیٹھ ہو۔ جو ممالک مکہ مکرمہ کے مشرق یا مغرب میں واقع ہیں ان کے لیے یہ حکم نہیں ہے جیسا کہ پاکستان، بھارت، افغانستان اور ایران والوں کا قبلہ جانب مغرب ہے لہٰذا وہ مغرب کی جانب نہ منہ کرسکتے ہیں اور نہ پیٹھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو زَيْدٍ هُوَ مَوْلَى بَنِي ثَعْلَبَةَ۔

حضرت معقل بن ابی معقل اسدی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب یا پاخانے کے وقت دونوں قبلوں (بیت اللہ اور بیت المقدس) کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوزید بنی ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

١١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ۔

مروان اصفر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے قبلہ کی جانب اپنا اونٹ بٹھایا اور پھر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابوعبدالرحمٰن کیا ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا گیا ہے؟ فرمایا کیوں نہیں، خالی جگہ میں ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن جب تمہارے اور قبلے کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو جو تمہیں چھپالے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ۔

اس بات کی اجازت

١٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی جانب منہ کرکے حاجت رفع فرما رہے ہیں۔

١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

مجاہد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشاب کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے سے منع فرمایا ہے پھر وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو ادھر منہ کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ كَيْفَ التَّكَشُّفُ عِنْدَ الْحَاجَةِ۔

قضائے حاجت کے وقت ستر کیسے کھولے؟

١٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے نزدیک نہ ہو جاتے اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے۔ امام ابوداؤد

بِیْ مُؤْمِنَ الْاَحْمَسِیِّ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ۔

نے فرمایا کہ عبد السلام بن حرب اعمش سے حضرت انس بن مالک والی سند ضعیف ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ عِنْدَ الْخَلَاءِ۔

قضائے حاجت کے وقت بات کرنے کی کراہیت۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ هٰذَا لَمْ يُسْنِدْهُ اِلَّا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو دو آدمی قضائے حاجت کے لیے نکلیں اور اپنے ستر کھول کر آپس میں گفتگو کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات سے ناراض ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عکرمہ بن عمار ہی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُوْلُ۔

پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا

۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَاَبُوْ بَكْرٍ ابْنَا اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَيَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی کا گزر ہوا جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو اس نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے اسے جواب نہ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کر کے پھر اس آدمی کو سلام کا جواب دیا۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ اَبِيْ سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ قَالَ اِنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللهَ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ اَوْ قَالَ عَلٰى طَهَارَةٍ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو انہوں نے سلام عرض کیا لیکن آپ نے انہیں جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک وضو فرمایا۔ پھر ان سے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند کیا مگر پاکی کی حالت میں یا فرمایا کہ حالت طہارت میں۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بغیر سلام کا جواب دینا پسند نہیں فرماتے تھے اگر کوئی سلام کرتا اور آپ کا وضو نہ ہوتا تو تیمم فرما لیتے۔ اس حدیث کی روشنی میں بلا وضو علم لم یذکر اسم اللہ علیہ (الحدیث) کو دیکھا جائے تو اس کے مفہوم کو

سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے اور حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقف کی برتری واضح ہو جاتی ہے۔ مذکورہ حدیث ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ سے دارمی میں حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے اس کے باعث امام احمد بن حنبل وغیرہ سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا واجب اور وضو کی شرط بتلاتے ہیں۔ جبکہ جمہور نے ترک تسمیہ کو نفی کمال پر محمول کیا ہے کیونکہ ارشاد خداوندی اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم کو دیکھیے، اگر تسمیہ وضو کی شرط ہوتی تو اس کا ذکر فاغسلوا وجوھکم سے بھی پہلے ہوتا۔ معلوم ہوا کہ وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا فرض نہیں ہاں باعث تکمیل وضو ہونے کے سبب مستحب یا سنت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب فی الرجل یذکر اللہ تعالیٰ علی غیر طہر۔

بغیر طہارت ذکرِ الٰہی کرنا

۱۸۔ حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابن ابی زائدة عن ابیه عن خالد بن سلمة یعنی الفأفاء عن البهی عن عروة عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یذکر اللہ عز وجل علی کل احیانه۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کا ذکر ہر حالت (وضو ہو یا نہ ہو) میں کر لیا کرتے تھے۔

باب الخاتم یکون فیه ذکر اللہ تعالیٰ یدخل به الخلاء۔

جس انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو اسے لے کر بیت الخلاء میں جانا

۱۹۔ حدثنا نصر بن علی عن ابی علی الحنفی عن همام عن ابن جریج عن الزهری عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمه قال ابو داؤد هذا حدیث منکر وانما یعرف عن ابن جریج عن زیاد بن سعد عن الزهری عن انس قال ان النبی صلی اللہ علیه وسلم اتخذ خاتما من ورق ثم القاه والوهم فیه من همام ولم یروه الا همام۔

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگشتری مبارک کو اتار دیا کرتے تھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے اور یہ معروف اس سند کے ساتھ ہے ابن جریج از زیاد بن سعد از زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور پھر اسے ڈال دیا۔ مذکورہ روایت میں ہمام کو وہم ہوا ہے اور ہمام کے سوا کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔

باب الاستبراء من البول۔

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا

۲۰۔ حدثنا زهیر بن حرب وهناد قالا ثنا وکیع ثنا الاعمش قال سمعت مجاهدا یحدث عن طاؤس عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیه وسلم علی قبرین فقال انهما یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما هذا فکان لا یستنزه من البول واما هذا فکان یمشی بالنمیمة ثم دعا

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور وہ چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو ٹکڑے

بعسيب رطب فشقه باثنين ثم غرس على هذا واحدا وعلى هذا واحدا وقال لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا قال هناد يستتر مكان يستنزه.

۲۱- حدثنا عثمان بن ابي شيبة ثنا جرير عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال كان لا يستتر من بوله وقال ابو معاوية يستنزه.

۲۲- حدثنا مسدد ثنا عبد الواحد بن زياد ثنا الاعمش عن زيد بن وهب عن عبد الرحمن بن حسنة قال انطلقت انا وعمرو بن العاص الى النبي صلى الله عليه وسلم فخرج ومعه درقة ثم استتر بها ثم بال فقلنا انظروا اليه يبول كما تبول المرأة فسمع ذلك فقال الم تعلموا ما لقي صاحب بني اسرائيل كانوا اذا اصابهم البول قطعوا ما اصابه البول منهم فنهاهم فعذب في قبره قال ابو داود قال منصور عن ابي وائل عن ابي موسى في هذا الحديث قال جلد احدهم وقال عاصم عن ابي وائل عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جسد احدهم.

باب البول قائما

۲۳- حدثنا حفص بن عمر ومسلم بن ابراهيم قالا ثنا شعبة ح وثنا مسدد ثنا ابو عوانة وهذا لفظ حفص عن سليمان عن ابي وائل عن حذيفة قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم سباطة قوم فبال قائما ثم دعا بماء فمسح على خفيه قال ابو داود قال مسدد قال فذهبت اتباعد فدعاني حتى كنت عند عقبه.

کے ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا اس قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان دونوں کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔ ہنّاد نے فرمایا کہ پاک کرنے کی جگہ پردہ نہیں کرتا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہوئے فرمایا: اپنے پیشاب سے چھپاتا نہ تھا اور ابو معاویہ نے فرمایا کہ بچتا نہ تھا۔

عبد الرحمن بن حسنہ کا بیان ہے کہ میں اور عمرو بن العاص دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک ڈھال لے کر باہر نکلے۔ پھر اس کے ساتھ پردہ کر کے آپ نے پیشاب کیا۔ ہم نے کہا کہ ان کی طرف دیکھو جو عورتوں کی طرح چھپ کر پیشاب کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بات سن کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ جب ان میں سے کسی کو پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو کاٹ دیتے جہاں پیشاب لگا ہوا ہوتا۔ اس نے انہیں ایسا کرنے سے روکا تو اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ منصور نے بواسطہ ابو وائل ابو موسیٰ سے اس حدیث میں فرمایا: "آدمی اپنی جلد کو" عاصم نے بواسطہ ابو وائل ابو موسیٰ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: "آدمی اپنے جسم کے حصے کو"۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم، شعبہ، مسدد، ابو عوانہ، حفص، سلیمان، ابو وائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف فرما ہوئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی منگوا کر اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ امام ابو داؤد کا بیان ہے کہ مسدد نے یہ بھی فرمایا: میں پیچھے ہٹنے لگا تو آپ نے مجھے بلا لیا، یہاں تک کہ میں آپ کے پیچھے پیچھے تھا۔

ف۔ اس حدیث حذیفہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک دفعہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہوا۔ جبکہ حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا (احمد، ترمذی، نسائی) یعنی جو تمہیں بتائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اسے سچا نہ سمجھنا کیونکہ آپ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔ اسی لیے علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے کیونکہ اولاً اس میں بے پردگی ہے اور ثانیاً پیشاب کی چھینٹوں سے کپڑوں اور پیروں کے پلید ہونے کا احتمال۔ مذکورہ حدیث حذیفہ میں جو ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا مشاہدہ مذکور ہوا تو اس کو حضرات محدثین نے عذر پر محمول کیا اور مختلف عذر بیان کیے گئے ہیں۔ بہر حال اس ایک واقعے کا مقصد ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا امت محمدیہ کے لیے حرام نہ رہا اور بغیر کسی عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا خلاف ادب اور مکروہ قرار پایا جسے عذر کے بغیر جائز قرار دے گا مگر کوئی بے ادب یا غلاظت پسند جبکہ کامل مسلمان صفائی پسند اور با ادب ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۱ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ بِاللَّيْلِ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ يَضَعُهُ عِنْدَهُ

۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ

رات کو پیشاب کرنے کے لیے برتن اپنے پاس رکھ لینا

امیمہ بنت رقیقہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو آپ کے تخت کے نیچے رکھا جاتا کہ رات کے وقت اس میں پیشاب کر لیں۔

باب ۱۲ الْمَوَاضِعِ الَّتِي نَهَى عَنِ الْبَوْلِ فِيهَا

۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ۔

جن مقامات پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا گیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کے دو کاموں سے بچا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، لعنت کے دو کام کون سے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے راستوں اور سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت سے فارغ ہونا۔

۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحِمْيَرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ۔

اسحاق بن سوید رملی اور عمر بن خطاب ابو حفص اور ان کی حدیث زیادہ پوری ہے، سعید بن حکم، نافع بن یزید، حیوۃ بن شریح، ابو سعید حمیری، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لعنت کے تین کاموں سے بچو یعنی لوگوں کے آنے جانے کے راستے، پانی کے گھاٹ اور سائے کی جگہوں میں قضائے حاجت کرنے سے۔

باب ۱۳ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ

۲۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَ

غسل خانے میں پیشاب کرنا

احمد بن محمد بن حنبل اور حسن بن علی، عبد الرزاق، احمد

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ وَقَالَ الْحَسَنُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ قَالَ أَحْمَدُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

معمر، اشعث، حسن، اشعث بن عبد اللہ، حسن، حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی غسل خانے میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی میں نہائے گا۔ احمد کی روایت میں ہے کہ پھر اسی میں وضو کرے گا حالانکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ۔

حمید حمیری یعنی ابن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ ان کی ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایسے صحبت یافتہ سے ہوئی جیسے حضرت ابو ہریرہ کو صحبت حاصل ہوئی تھی اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے اور اپنے نہانے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ

سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ قَالَ قَالُوا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

قتادہ نے حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ معاذ بن ہشام کا بیان ہے کہ قتادہ سے پوچھا گیا کہ سوراخ میں پیشاب کرنا کیوں مکروہ ہے؟ فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ یہ جنات کے رہنے کی جگہیں ہیں۔

فائدہ: سوراخ میں پیشاب کرنا اس وجہ سے مناسب نہیں ممکن ہے کہ اس میں کیڑے مکوڑے رہتے ہوں تو پیشاب سے انہیں ضرر پہنچے یا کسی سانپ وغیرہ موذی جانور کا مسکن ہو اور پیشاب کرنے والے کو ضرر پہنچائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی سوراخ کے اندر جنات رہتے ہوں اور سانپ وغیرہ کی شکل میں اس کے اندر رہائش پذیر ہوں۔ اگر ایسے سوراخ میں پیشاب کیا گیا تو ان کی جانب سے انتقامی کارروائی کا خطرہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلے تو کیا کہے

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ

یوسف بن ابو بردہ کے والد ابو بردہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلا کرتے تو کہتے: بخشش تیری حضور کی طرف سے ہے۔

غُفْرَانَکَ

ف۔ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے غفرانک یعنی اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں کہ جس طرح تو نے اس اذیت کو مجھ سے دور کر کے عافیت بخشی ہے اسی طرح گناہوں کو دور کر کے نجات مرحمت فرما۔ یہ تعلیم امت کے لیے ہے ورنہ گناہوں کی ان کے مقدس دامن پر رسائی کہاں۔ امت کو تعلیم دی کہ وہ ہر موقع پر اپنی بخشش کے لیے کوشاں رہیں اور اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ایک حدیث میں یوں دعا کرنا وارد ہوا ہے۔ الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی (ابن ماجہ) بہتر ہے کہ ان دونوں دعاؤں کو ملا لیا جائے یعنی غفرانک الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی کہا جائے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۱۸۔ كَرَاهِيَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ فِي الْاِسْتِبْرَاءِ۔

استنجا کے وقت شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانے کی کراہیت

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَا ثَنَا اَبَانُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ وَاِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبْ نَفَسًا وَاحِدًا۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ سے اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور جب پانی یا کوئی چیز پیئے تو ایک ہی سانس میں نہ پیئے۔ ف

ف۔ یہ کیونکہ ایک ہی سانس میں غٹ غٹ پانی پی جانا بعض اوقات بڑا نقصان دہ ثابت ہوا ہے کہ ایسا کرنے سے انسان کی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا کیوں نہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بیٹھ کر اطمینان سے تین سانسوں میں پیا کریں؟ نقصان سے بچ جائیں اور ثواب بھی پائیں کہ ہم حضور کے طریقے پر عمل کرتے ہیں تو ثواب کا مضمون بن جاتی ہے نیز برتن دائیں ہاتھ میں رکھیں پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں اور فارغ ہونے پر الحمد للہ کہیں کہ منعم حقیقی کی نعمت کا شکر ادا کرنا رضائے الٰہی کا موجب ہے اور لئن شکرتم لازیدنکم کی بشارت کا مصداق ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ نَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ نَا اَبُو اَيُّوبَ يَعْنِي الْاِفْرِيقِيَّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ وَيَجْعَلُ شِمَالَهُ لِمَا سِوٰى ذٰلِكَ۔

حارثہ بن وہب خزاعی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے اور کپڑے پہننے کے لیے دایاں دست مبارک استعمال کیا کرتے اور ان کے سوا باقی تمام کاموں کے لیے دوسرا دست اقدس استعمال کرتے۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ بْنُ الرَّبِيعِ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دایاں دست اقدس

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

بَابُ الْاِسْتِتَارِ فِي الْخَلَاءِ

۳۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنِ الْحُصَيْنِ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَجْمَعَ كَثِيْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرٍ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخَيْرُ۔

بَابُ مَا يُنْهٰى اَنْ يُسْتَنْجٰى بِهٖ

۳۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ اَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ الْمِصْرِيَّ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ اَنَّ شِيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ اَخْبَرَهٗ عَنْ شَيْبَانَ الْقِتْبَانِيِّ قَالَ اِنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ اسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ عَلٰى اَسْفَلِ الْاَرْضِ قَالَ شَيْبَانُ فَسِرْنَا مَعَهٗ مِنْ كَوْمِ شَرِيْكٍ اِلٰى

وضو اور کھانے کے لیے تھا اور دوسرا دست مبارک آپ استنجا کرنے اور نجاست ہٹانے میں استعمال فرماتے تھے۔

محمد بن حاتم بن بزیع، عبد الوہاب بن عطاء، سعید، ابو معشر، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت کی ہے۔

قضائے حاجت کے وقت ستر چھپانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگانا چاہیے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں جو استنجا کرے تو طاق ڈھیلے سے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں جو کھانا کھائے تو دانتوں میں خلال کرنے سے جو نکلے اسے پھینک دینا چاہیے اور جو زبان سے لگے اسے نگل جانا چاہیے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جو قضائے حاجت کے لیے جائے تو پردہ پوشی کر لینی چاہیے اگر کوئی اوٹ نہ ملے تو ریت کا ڈھیر بنا کر اس کی آڑ لے لینی چاہیے کیونکہ شیطان آدمی کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے۔ جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ابوداؤد، ابو عاصم، ثور نے حصین حمیری کہا ہے۔ عبد الملک بن صباح، ثور نے ابو سعید الخیر کہا ہے۔

جن چیزوں سے استنجا کرنا منع فرمایا گیا ہے

شیبان قتبانی کا بیان ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے اپنی نیچے والی زمین میں کام کرنے کے لیے رویفع بن ثابت کو رکھا۔ شیبان نے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ علقام جانے کے لیے کوم شریک سے چلا یا علقام سے کوم شریک کو گیا۔ اس دوران رویفع نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم میں کوئی دوسرے مسلمان بھائی سے اونٹ اس شرط پہ لیا کرتا کہ جو منافع ہو وہ

عَلْقَمَاءَ أَوْ مِنْ عَلْقَمَاءَ إِلَى كَوْمِ شَرِيكٍ يُرِيدُ عَلْقَامَ فَقَالَ رُوَيْفِعٌ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْخُذُ نِضْوَ أَخِيهِ عَلَى أَنَّ لَهُ النِّصْفَ مِمَّا يَغْنَمُ وَلَنَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَطِيرُ لَهُ النَّصْلُ وَالرِّيشُ وَلِلْآخَرِ الْقِدْحُ ثُمَّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيءٌ۔

٣٧ – حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَيَّاشٍ أَنَّ شِيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَذْكُرُ ذَلِكَ وَهُوَ مَعَهُ مُرَابِطٌ بِحِصْنِ بَابِ أَلْيُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحِصْنُ أَلْيُونَ بِالْفُسْطَاطِ عَلَى جَبَلٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ شَيْبَانُ بْنُ أُمَيَّةَ يُكْنَى أَبَا حُذَيْفَةَ۔

٣٨ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا نَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بَعْرٍ۔

٣٩ – حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ نَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ انْهَ أُمَّتَكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا قَالَ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ٢١ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ

٤٠ – حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

نصف آپ کا اور نصف ہمارا ہوگا اور ہم میں سے ایک کی طرف سے تیر کا پیکان اور پر ہوتا جبکہ دوسرے کی لکڑی ہوتی۔ پھر بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے رویفع! شاید تمہاری عمر دراز ہو اور میرے بعد بھی زندہ رہو تو لوگوں کو بتا دینا کہ جس نے اپنی داڑھی میں گرہ لگائی یا گھوڑے کے گلے میں تانت کا حلقہ ڈالا یا جانور کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

یزید بن خالد، مفضل، عیاش، شییم بن بیتان بھی اس حدیث کو ابو سالم جیشانی سے روایت کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمرو ان کا اس وقت ذکر کرتے تھے جبکہ قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے (مصر میں) یہاں کے ساتھ باب الیون پہنچے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الیون والا قلعہ فسطاط (مصر) میں پہاڑ کے اوپر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شیبان (مذکورہ حدیث)

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں گوبر اور مینگنیوں کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

عبداللہ بن الدیلمی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنات کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا محمد! آپ کی امت ہڈی، گوبر اور کوئلے سے استنجا کرتی ہے حالانکہ اللہ عزوجل نے ان چیزوں میں ہماری روزی رکھی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان چیزوں کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمادیا۔

پتھروں سے استنجا کرنا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أبي حازم عن مسلم بن قرط عن عروة عن عائشة
قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
إذا ذهب أحدكم إلى الغائط فليذهب معه
بثلاثة أحجار يستطيب بهن فإنها تجزئ عنه

٤١ — حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي
ثنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن عمرو بن
خزيمة عن خزيمة بن ثابت قال سئل النبي
صلى الله عليه وسلم عن الاستطابة فقال
بثلاثة أحجار ليس فيها رجيع قال أبو داود
كذا رواه أبو أسامة وابن نمير عن هشام۔

باب ٢٢ الاستبراء۔

٤٢ — حدثنا قتيبة بن سعيد وخلف بن
هشام المقرئ قالا ثنا عبد الله بن يحيى التوأم
ح وثنا عمرو بن عون أنا أبو يعقوب التوأم عن
عبد الله بن أبي مليكة عن أمه عن عائشة
قالت بال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام عمر
خلفه بكوز من ماء فقال ما هذا يا عمر فقال
ماء تتوضأ به قال ما أمرت كلما بلت أن أتوضأ
ولو فعلت لكانت سنة۔

باب ٢٣ في الاستنجاء بالماء۔

٤٣ — حدثنا وهب بن بقية عن خالد يعني
الواسطي عن خالد يعني الحذاء عن عطاء بن
أبي ميمونة عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم دخل حائطا ومعه غلام معه
ميضأة وهو أصغرنا فوضعها عند السدرة فقضى
حاجته فخرج علينا وقد استنجى بالماء۔

٤٤ — حدثنا محمد بن العلاء أنا معاوية
بن هشام عن يونس بن الحارث عن إبراهيم بن
أبي ميمونة عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي

جب آپ سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو اسے چاہیے
کہ پاکی حاصل کرنے کے لیے تین پتھر ساتھ لے جائے کیونکہ یہ پاک
ہونے کے لیے اسے کفایت کریں گے۔

عمرو بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت خزیمہ بن ثابت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
استنجا کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ تین ڈھیلوں سے جن
میں گوبر نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو اسامہ اور ابن نمیر نے بھی
ہشام سے اسی طرح روایت کی ہے۔

پانی کا بیان

قتیبہ بن سعید اور خلف بن ہشام مقری۔ عبداللہ بن
یحییٰ توام۔ عمرو بن عون، ابو یعقوب التوام، عبداللہ بن ابی ملیکہ
کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے لگے تو حضرت عمر
کوزے میں پانی لے کر آپ کے پیچھے جا کھڑے ہوئے۔ فرمایا کہ عمر یہ
کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ وضو کے لیے پانی ہے۔ فرمایا کہ
مجھے حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب بھی پیشاب کروں تو وضو کیا کروں اور
اگر میں ایسا کرتا تو سنت ہو جاتی۔

پانی سے استنجا کرنا

عطاء بن ابی میمونہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ
میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ لوٹا لیے ہوئے ایک لڑکا تھا جو
ہم میں سب سے کم عمر تھا۔ اس نے پانی ایک بیری کے درخت کے
پاس رکھ دیا۔ جب حضور قضائے حاجت سے فارغ ہو کر ہمارے
پاس تشریف لائے تو آپ نے پانی سے استنجا کیا۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ آیت اس میں ایسے
لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں (۹ : ۱۰۸) کے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم قال نزلت هذه الآية في أهل قباء فيه رجال يحبون أن يتطهروا قال كانوا يستنجون بالماء فنزلت فيهم هذه الآية۔

چونکہ وہ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اس لیے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

باب ٢٤ الرجل يدلك يده بالأرض إذا استنجى

استنجا کے بعد اپنا ہاتھ زمین پر رگڑنا

٤٥۔ حدثنا إبراهيم بن خالد نا أسود بن عامر نا شريك ح وحدثنا محمد بن عبد الله يعني المخرمي نا وكيع عن شريك عن إبراهيم بن جرير عن المغيرة عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتى الخلاء أتيته بماء في تور أو ركوة فاستنجى ثم مسح يده على الأرض ثم أتيته بإناء آخر فتوضأ۔ قال أبو داود وحديث الأسود بن عامر أتم۔

ابراہیم بن خالد، اسود بن عامر، شریک۔ محمد بن عبداللہ مخرمی، وکیع، شریک، ابراہیم بن جریر، مغیرہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو میں پیالے یا چھاگل میں پانی لے کر حاضر خدمت ہو جاتا۔ پس آپ استنجا کرتے، پھر اپنے دست مبارک کو زمین پر رگڑتے۔ پھر دوسرے برتن کے اندر میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کرتا تو اس سے وضو فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسود بن عامر کی حدیث زیادہ کامل ہے۔ ف

ف۔ مقصود یہ ہے کہ ہاتھ میں نجاست کا کوئی اثر باقی نہ رہے اور اسی غرض سے ہاتھ مٹی پر رگڑے جاتے تھے اب ایجادات کے دور میں یہ مقصد صابن سے بدرجہ اتم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بعض نام نہاد ترقی یافتہ لوگ بیسن وغیرہ سے ہاتھ دھوتے ہیں اس میں رزق کی بے قدری ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٢٥ السواك

مسواک کا بیان

٤٦۔ حدثنا قتيبة بن سعيد عن سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة يرفعه قال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بتأخير العشاء و بالسواك عند كل صلوة۔

اعرج کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کی کہ حضور نے فرمایا:۔ اگر میں اپنے مسلمانوں پر تنگی نہ جانتا تو انہیں نماز عشاء دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

٤٧۔ حدثنا إبراهيم بن موسى نا عيسى بن يونس نا محمد بن إسحق عن محمد بن إبراهيم التيمي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن زيد بن خالد الجهني قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلوة قال أبو سلمة فرأيت زيدا يجلس في المسجد وإن السواك من أذنه موضع القلم من أذن الكاتب فكلما قام إلى الصلوة

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت زید کو دیکھا کہ مسجد میں بیٹھے رہتے اور مسواک ان کے کان پر یوں رکھی ہوتی جیسے کاتب اپنے کان پر قلم رکھتا ہے اور جب بھی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کر لیتے۔

اسْتَاكَ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيهِ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى أَنَّ بِهِ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

بَابٌ كَيْفَ يَسْتَاكُ۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَرَأَيْتُهُ يَسْتَاكُ عَلٰى لِسَانِهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السِّوَاكَ عَلٰى طَرَفِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِهْ إِهْ يَعْنِي يَتَهَوَّعُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَلٰكِنِّي اخْتَصَرْتُهُ۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاكُ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى ثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ

محمد بن یحییٰ بن حبان کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے کہا۔ کیا وجہ ہے کہ وضو ہو یا نہ ہو لیکن حضرت ابن عمر ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ فرمایا مجھ سے اسماء بنت زید بن خطاب نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن ابو عامر نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم فرمایا خواہ وضو ہو یا نہ ہو۔ جب اس کی آپ نے مشقت محسوس فرمائی تو ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم فرمایا۔ پس حضرت ابن عمر نے دیکھا کہ ان کے اندر اس کام کی قوت ہے تو وہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کیا ترک نہ فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابراہیم بن سعد نے اسے محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہوئے عبیداللہ بن عبداللہ کہا ہے۔

مسواک کس طرح کرے؟

ابوبردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ ہم سواری مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ زبان مبارک پر مسواک پھیر رہے تھے۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو زبان مبارک کے ایک جانب کر کے اُغ اُغ کہہ رہے تھے جیسے کوئی قے کرتا ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ مسدد نے فرمایا یہ حدیث طویل ہے جسے میں نے مختصر کر دیا ہے۔

جو دوسرے آدمی کی مسواک استعمال کرے

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کی خدمت میں دو آدمی موجود تھے جن میں ایک آدمی دوسرے سے بڑا تھا۔ پس آپ پر مسواک کی فضیلت میں وحی فرمائی گئی اور بڑے آدمی کو مسواک عطا فرمانے کا حکم ہوا۔

السِّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا۔

بَابُ ۲۸ غَسْلِ السِّوَاكِ۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ الْحَاسِبُ نَا كَثِيرٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ۔

مسواک کو دھونا

کثیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے، پھر دھونے کے لیے مجھے عنایت فرما دیتے۔ پس اس سے میں مسواک کرنے لگتی پھر اسے دھو کر آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیتی۔

بَابُ ۲۹ السِّوَاكُ مِنَ الْفِطْرَةِ۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ۔

مسواک فطری سنت ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس باتیں پیدائشی سنت ہیں یعنی مونچھیں کترانا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا۔ بغل کے بال اکھاڑنا، موئے زیر ناف مونڈنا اور پانی کے ساتھ استنجا کرنا۔ زکریا کا بیان ہے کہ مصعب بن شیبہ نے فرمایا دسویں بات میں بھول گیا ہوں، شاید وہ کلی کرنا ہے۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَزَادَ وَالْخِتَانَ قَالَ وَالِانْتِضَاحَ وَلَمْ يَذْكُرِ انْتِقَاصَ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ خَمْسٌ كُلُّهَا فِي الرَّأْسِ وَذَكَرَ فِيهَا الْفَرْقَ وَلَمْ يَذْكُرْ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ نَحْوُ حَدِيثِ حَمَّادٍ

موسیٰ بن اسمٰعیل اور داؤد بن شبیب، حماد، علی ابن زید، سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر، موسیٰ، اسمٰعیل، داؤد، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پیدائشی سنتوں میں سے کلی کرنا اور ناک صاف کرنا ہے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا لیکن داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا مگر ختنہ اور ازار پر پانی چھڑکنا زیادہ بیان کیا اور پانی سے استنجا کرنے کا ذکر نہ کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اور فرمایا کہ وہ پانچ ہیں اور سر سے متعلق ہیں اور ان میں مانگ نکالنے کا ذکر کیا اور داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں فرمایا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حدیث روایت کی حماد، طلق بن حبیب اور مجاہد اور بکر بن عبد اللہ

عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَوْلَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ نَحْوَهُ وَذَكَرَ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَالْخِتَانَ۔

بَابُ السِّوَاكِ لِمَنْ قَامَ بِاللَّيْلِ۔

۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

۵۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوضَعُ لَهُ وَضُوءُهُ وَسِوَاكُهُ فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلَّى ثُمَّ اسْتَاكَ۔

۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَتَى طَهُورَهُ فَأَخَذَ سِوَاكَهُ فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَاتِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ حَتَّى قَارَبَ أَنْ يَخْتِمَ السُّورَةَ أَوْ خَتَمَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى

بن مزنی سے اسی کے لفظوں میں لیکن داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا اور جو حدیث محمد بن عبداللہ بن ابومریم، ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اس میں داڑھی بڑھانا ہے اور ابراہیم نخعی نے داڑھی بڑھانے اور ختنے کا ذکر کیا ہے۔

رات کو بیدار ہونے پر مسواک کرنا

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو قیام کرتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف فرمایا کرتے تھے۔

سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی۔ جب آپ رات میں قیام فرماتے تو استنجا کرنے کے بعد مسواک کرتے۔

ام محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات یا دن میں خواب سے بیدار نہ ہوتے مگر وضو کرنے سے پہلے مسواک فرمایا کرتے تھے۔

علی بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات گزاری یعنی ام المومنین حضرت میمونہ کے حجرے میں رات گزاری۔ جب آپ خواب سے بیدار ہوئے اور وضو کرنا چاہا تو مسواک کی پھر یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔ "بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے باہم بدلنے میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے (۳: ۱۹۰)" یہاں تک کہ آخر کے نزدیک جا پہنچے یا سورت ختم کر دی۔ پھر وضو کر کے جائے نماز پر آ گئے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے بستر کی طرف لوٹے

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ۔

اور سو گئے جتنی دیر اللہ نے چاہا۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح کیا پھر بستر کی طرف لوٹے اور سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح کیا، ہر دفعہ مسواک کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر وتر پڑھتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا۔ ابن فضیل کا بیان ہے کہ حصین نے فرمایا پھر مسواک کی اور وضو فرمایا اور آپ کہتے ۔ ان فی خلق السموات والارض آخر سورت تک۔

بَابٌ

٥٨۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا عِيسَى ثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

گھر میں آتے ہی مسواک کرنا

مقدام بن شریح کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے کاشانۂ عرش آستان میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کونسا کام کرتے تھے؟ فرمایا کہ مسواک کرتے تھے۔

بَابُ فَرْضِ الْوُضُوءِ

٥٩۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُورٍ۔

٦٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَعَالَى جَلَّ ذِكْرُهُ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ۔

٦١۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔

وضو فرض ہے

ابو الملیح نے اپنے والد ماجد حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو قبول نہیں فرماتا جو چوری کے مال سے ہو اور نہ اس نماز کو جو بغیر طہارت کے ہو۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نماز کو قبول نہیں فرماتا جب تک کوئی بے وضو ہو یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔

محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

باب ٣٢ الرَّجُلِ يُجَدِّدُ الْوُضُوْءَ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ يَحْيَى أَضْبَطُ عَنْ غُطَيْفٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا نُوْدِيَ بِالظُّهْرِ تَوَضَّأَ فَصَلَّى فَلَمَّا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ تَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَهٰذَا حَدِيْثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ۔

باب ٣٣ مَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ

٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ هٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَالصَّوَابُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ۔

٦٤ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُوْ كَامِلٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

حدث کے بغیر دوبارہ وضو کرنا

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبد اللہ بن یزید المقری، مسدد، عیسیٰ بن یونس، عبدالرحمن بن زیاد، امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن یحییٰ کی حدیث میں اس کے بعد مجھے یوں محفوظ ہے، غطیف، محمد، ابی غطیف الہذلی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا۔ جب ظہر کی اذان ہوئی تو انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی۔ جب عصر کی اذان ہوئی تب بھی وضو کر کے نماز پڑھی۔ میں نے یہ بات ان کی خدمت میں عرض کی تو ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو وضو کی حالت میں وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ از روئے سند مسدد کی یہ حدیث زیادہ مکمل ہے۔

پانی کبھی ناپاک نہیں ہوتا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ ان کے والد محترم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے پانی (جوہڑ) کے متعلق پوچھا گیا جس میں جنگلی جانور اور درندے آتے جاتے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جب پانی دو مٹکوں کے برابر ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ یہ ابن العلاء کے الفاظ ہیں۔ عثمان اور حسن بن علی نے اسے محمد بن عباد بن جعفر سے بھی روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن عباد بن جعفر نہیں بلکہ صحیح نام محمد بن جعفر ہے۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ابوکامل، یزید یعنی ابن زریع، محمد بن اسحٰق، محمد بن جعفر، کامل نے اس کے بعد کہا کہ ابن الزبیر عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق پوچھا گیا جو جنگل میں ہو۔

۶۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَفَهُ عَنْ عَاصِمٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میرے والد محترم نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو وہ نجس (ناپاک) نہیں ہوتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن زید نے اس حدیث کو عاصم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ ف

ف۔ حدیث قلتین کے تحت اہل حق کے ائمہ اربعہ کے درمیان قلہ کی تعریف میں شدید اختلاف ہے اور اسی طرح پانی کے کثیر و قلیل میں پایا جاتا ہے۔ پانی کی طہارت و نجاست کے بارے میں حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کا موقف طہارت و نظافت کا سب سے زیادہ حامل ہے جبکہ دین متین کے اندر ہر قسم کی غلاظت کو سمیٹ لینے کے شائق لوگوں نے اپنی غلاظت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے حدیث قلتین میں انتہائی توسع سے کام لیتے ہوئے پانی کی اس بہتات کے زمانے میں بھی غلیظ پانی کو پاک منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہوا ہے۔ یہ حدیث صحیحین میں نہیں ہے بلکہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد اور دارمی میں ہے۔ محدثین کے امام یعنی امام علی بن مدینی نے فرمایا جو شیوخ بخاری سے ہیں اور امام ابن حنبل کے ہم عصر ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور اجماع صحابہ کے خلاف ہے (اشعۃ اللمعات) پانی کی اس بہتات کے زمانے میں حضرات احناف کے مطابق عمل کرنا ہی اولیٰ و انسب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۵ مَا جَاءَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ۔

بضاعہ کنوئیں کا بیان

۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَافِعٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش پیش کی گئی کہ ہم بضاعہ کنوئیں کے پانی سے وضو کرتے ہیں حالانکہ اس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندی چیزیں پھینکی جاتی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز نجس (ناپاک) نہیں کرتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بعض حضرات نے (عبید اللہ بن رافع کی بجائے) عبد الرحمن بن رافع کہا ہے۔

۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ

عبید اللہ بن عبد الرحمن بن رافع انصاری عدوی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ حضور کی خدمت میں یہ گزارش کی گئی کہ آپ کو بضاعہ کنوئیں سے لا کر پانی پلایا

العدوي عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقال له إنه يستقى لك من بئر بضاعة وهي بئر يلقى فيها لحوم الكلاب والمحايض وعذر الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الماء طهور لا ينجسه شيء قال أبو داود وسمعت قتيبة بن سعيد قال سألت قيم بئر بضاعة عن عمقها قال أكثر ما يكون فيها الماء إلى العانة قلت فإذا نقص قال دون العورة قال أبو داود وقدرت أنا بئر بضاعة بردائي مددته عليها ثم ذرعته فإذا عرضها ستة أذرع وسألت الذي فتح لي باب البستان فأدخلني إليه هل غير بناؤها عما كانت عليه قال لا ورأيت فيها ماء متغير اللون۔

باب الماء لا يجنب۔

٦٨ - حدثنا مسدد قال حدثنا أبو الأحوص قال حدثنا سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال اغتسل بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم في جفنة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم ليتوضأ منها أو يغتسل فقالت له يا رسول الله إني كنت جنبا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الماء لا يجنب۔

باب البول في الماء الراكد۔

٦٩ - حدثنا أحمد بن يونس قال حدثنا زائدة في حديث هشام عن محمد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ثم يغتسل منه۔

٧٠ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن محمد بن عجلان قال سمعت أبي يحدث عن أبي هريرة

جاتا ہے اور وہ ایسا کنواں ہے کہ اس میں کتوں کا گوشت حیض کے کپڑے اور لوگوں کے فضلات وغیرہ ڈالے جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز نجس (ناپاک) نہیں کرتی۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے قتیبہ بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بضاعہ کنوئیں کے متولی سے اس کی گہرائی کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ اس کا پانی آتا ہوتا ہے کہ ناف تک آ جائے۔ میں نے پوچھا کہ جب کم ہو جاتا ہے؟ کہا کہ ستر ڈھکنے سے نیچے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے اندازہ کرنے کی غرض سے بضاعہ کنوئیں کی اپنی چادر کے ساتھ پیمائش کی۔ چنانچہ ناپنے پر چوڑائی چھ ذراع (چھ گز) نکلی۔ پھر میں نے اس شخص سے پوچھا جس نے میرے لیے باغ کا دروازہ کھولا اور مجھے اس تک جانے دیا تھا کہ جس حالت پر پہلے تھا کیا وہ تعمیر بدل گئی ہے؟ کہا نہیں اور میں نے اس کے پانی کا رنگ بدلا ہوا ہی دیکھا ہے۔

پانی جنبی نہیں ہوتا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے لگن سے غسل کیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے وضو یا غسل کرنے تشریف لے آئے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ میں جنابت سے تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بیٹھا ہوا) پانی تو جنبی نہیں ہوتا (وہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں)۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

ہشام ابن محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی پانی سے غسل کرنا پڑے۔

ابو محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلْ فِيْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور اس پانی کے اندر جا کر غسل جنابت نہ کرے۔ ف

ف۔ یہاں دو مسئلے ہیں جنہیں علیحدہ کرنا ضروری ہے۔ ایک یہ پانی میں پیشاب کرنا تو یہ جائز نہیں ہے خواہ پانی کثیر ہو یا قلیل اور جاری ہو یا ٹھہرا ہوا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ پانی میں اگر کوئی پیشاب کرے تو وہ پلید ہو گا یا پاک رہے گا؟ اس سلسلے میں یہ بات متفق علیہ ہے کہ جاری پانی ناپاک نہیں ہو گا اور اسی طرح آب کثیر۔ اب رہا ٹھہرا ہوا قلیل پانی تو اس کے بارے میں آئمہ کرام کے درمیان وہی اختلاف ہے جو قلتین کی تعریف میں ہے۔ بہر حال پانی کے اندر پیشاب اور پاخانہ کرنے سے حتی الامکان احتراز و اجتناب کرنا چاہیے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر اور ٹھہرا ہوا یا جاری اور دریا، نہر وغیرہ میں غسل جنابت کر لینے میں چنداں مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۸ الْوُضُوْءِ بِسُؤْرِ الْكَلْبِ۔
کتے کے جھوٹے برتن کو دھونا

۱۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَكَذٰلِكَ قَالَ اَيُّوْبُ وَحَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ عَنْ مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا ڈال کر کتا پانی جائے تو اسے سات مرتبہ دھو کر پاک کرے اور پہلی مرتبہ مٹی سے مانجھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ایوب، حبیب بن شہید نے محمد سے روایت کی ہے۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَزَادَ وَاِذَا وَلَغَ الْهِرُّ غُسِلَ مَرَّةً۔

مسدد، معتمر بن سلیمان۔ محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے معناً روایت کی لیکن دونوں روایتیں مرفوعاً نہیں ہیں اور یہ بھی کہا کہ جب بلی پی جائے تو ایک مرتبہ دھوئے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ۔ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَاَمَّا اَبُوْ صَالِحٍ وَاَبُوْ رَزِيْنٍ وَالْاَعْرَجُ وَثَابِتٌ الْاَحْنَفُ وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَاَبُو السُّدِّيِّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَوْهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا التُّرَابَ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا کرو، ساتویں دفعہ مٹی سے مانجھ کر دھونا چاہیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوصالح اور ابورزین اور اعرج اور ثابت احنف اور ہمام بن منبہ اور ابوسدی عبدالرحمن نے بھی اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے مٹی کا ذکر نہیں کیا۔

٧٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلَهَا فَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوهُ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا قَالَ ابْنُ مُغَفَّلٍ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ تمہارا وہ کیا بگاڑتے ہیں؟ چنانچہ شکاری کتے اور ریوڑ کی رکھوالی کرنے والے کتے کی اجازت دی اور فرمایا کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا کرو اور آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ ابن مغفل نے اسی طرح فرمایا ہے۔ ف:

ف۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ اس برتن کو سات بار دھویا جائے۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور اکثر محدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا یہی مذہب ہے کہ سات دفعہ دھونا ضروری ہے مسلم کی روایت میں ہے کہ پہلی دفعہ مٹی سے دھوئے اور ابوداؤد کی اس روایت میں ہے کہ سات دفعہ دھونے کے بعد آٹھویں بار مٹی سے مانجھئے۔ ترمذی میں ہے کہ پہلی یا آخری بار مٹی سے دھوئے۔ بزار کی ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ مٹی سے مانجھئے اور امام احمد بن حنبل سے ایک روایت آئی ہے کہ آٹھ دفعہ دھونے کے بعد مٹی سے مانجھئے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مذہب ہے کہ دیگر نجاسات کی طرح یہاں بھی ضروری تین دفعہ دھونا ہے اور سات دفعہ دھونے کا حکم تکمیل طہارت کی غرض سے استحباب کے طور پر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ۔

بلی کا جھوٹا

٧٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔

کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے جو ابن ابو قتادہ کے نکاح میں تھیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو میں نے ان کے وضو کے لیے پانی رکھ دیا۔ پس ایک بلی آئی اور اس میں سے پانی پینے لگی۔ انہوں نے اس کے لیے برتن ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ وہ پانی پی چکی۔ کبشہ کا بیان ہے کہ میں یہ منظر دیکھتی رہی۔ فرمایا اے بھتیجی! کیا تم اس بات پر تعجب کرتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے یہ تو تمہارے پاس پھرنے پھرانے والی چیزوں میں سے ہے۔

٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ التَّمَّارِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا

صالح بن دینار التمار کی والدہ ماجدہ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کو ہریسہ دے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ حضرت صدیقہ نے اسے رکھنے کا اشارہ کر دیا۔ لیکن ایک

فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا۔

بلی آئی اور اس میں سے کھانے لگی جب یہ فارغ ہوئیں تو اسی جگہ سے کھانے لگیں جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے کیونکہ یہ تمہارے پاس بھرنے پھرنے والی چیزوں میں سے ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔ ف

ف۔ بلی نر ہو یا مادہ پالتو ہونے کی صورت میں حرج کے باعث اس کے جھوٹے کو پاک قرار دیا گیا ہے تاکہ امت محمدیہ کے لیے دقت نہ ہو کیونکہ گھروں میں پھرنے کے باعث وہ برتنوں میں اکثر منہ ڈال دیتی ہیں۔ دوسری روایت میں جو بلی کو درندوں میں شمار کیا ہے کیونکہ وہ چوہے اور پرندے وغیرہ کھا جاتی ہے اور درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے لہٰذا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلی کا جھوٹا مکروہ ہے اگر اور پانی مل سکے تو بلی کے جھوٹے پانی سے وضو نہ کرے اور اگر پانی نہ مل سکے تو اس کی موجودگی میں تیمم درست نہیں۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کراہت کے بغیر بلی کا جھوٹا پاک ہے (اشعۃ اللمعات) ابو داؤد کے علاوہ یہ روایت موطا امام مالک ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد اور دارمی میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۳۹ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ۔

عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن کے پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے حالانکہ ہم دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ام صبیہ جہنیہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک ہی برتن میں وضو کرتے ہوئے کبھی میرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ آپس میں ٹکرا جاتے تھے (جب کبھی ایک ہی برتن میں پانی لے کر وضو کرتے)۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، مسدد، حماد، ایوب، نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں مرد اور عورت وضو کر لیا کرتے تھے۔ مسدد نے کہا کہ سب مل کر ایک ہی برتن سے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ

قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نُدْلِي فِيهِ أَيْدِيَنَا۔

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک برتن سے وضو کر لیا کرتے۔ ہم سب اسی میں ہاتھ ڈالا کرتے تھے۔

بَابُ ۴۲ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ۔

اس کی ممانعت

۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا۔

احمد بن یونس، زہیر، داؤد بن عبد اللہ، حمید الحمیری کا بیان ہے کہ مجھے ایک ایسا شخص ملا جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف چار سال حاصل رہا تھا جیسے حضور کی صحبت حضرت ابوہریرہ نے پائی۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے یا کوئی مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ چلوؤں سے اکٹھے پانی لینا چاہیے۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ۔

ابو حاجب نے حضرت حکم بن عمرو اقرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اس پانی سے وضو کرے جو عورت کی طہارت سے بچا ہو۔

بَابُ ۴۳ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ۔

سمندری پانی سے وضو

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

سعید بن سلمہ جو آل ازرق سے تھے انہیں مغیرہ بن ابو بردہ نے جو بنی عبد الدار سے تھے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور ہمارے پاس تھوڑا پانی ہوتا ہے جبکہ ہم اس سے وضو کرتے ہیں تو پیاسے رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔ ف۔

ف۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام سمندری جانور حلال ہیں جب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان میں سے صرف مچھلی حلال ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے لیے دو مردے حلال فرما دیئے گئے یعنی ٹڈی اور مچھلی ...

...کے اندر ان دونوں حلال مردوں سے مچھلی ہی پائی جاتی ہے لہٰذا صرف وہی حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۴۲ - الوضوء بالنبیذ۔

نبیذ سے وضو

۸۴ - حدثنا هناد وسليمان بن داود العتكي قال ثنا شريك عن أبي فزارة عن أبي زيد عن عبد الله بن مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له ليلة الجن ما في إداوتك قال نبيذ قال تمرة طيبة وماء طهور قال سليمان بن داود عن أبي زيد أو زيد كذا قال شريك ولم يذكر هناد ليلة الجن۔

ابو زید سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے جنات کی حاضری والی رات میں فرمایا کہ تمہاری چھاگل میں کیا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ نبیذ ہے۔ فرمایا کہ کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے۔ سلیمان بن داؤد نے ابو زید یا زید سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شریک کا بیان ہے کہ ہناد نے جنات والی رات کا ذکر نہیں فرمایا۔

---

۸۵ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا وهيب عن داود عن عامر عن علقمة قال قلت لعبد الله بن مسعود من كان منكم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن فقال ما كان معه منا أحد۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ حضرات میں سے جنات والی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کون موجود تھا؟ فرمایا کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی موجود نہیں تھا۔

---

۸۶ - حدثنا محمد بن بشار قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا بشر بن منصور عن ابن جريج عن عطاء أنه كره الوضوء باللبن والنبيذ وقال إن التيمم أعجب إلي منه۔

ابن جریج نے عطاء سے روایت کی ہے کہ وہ دودھ اور نبیذ سے وضو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرمایا کہ تیمم کرنا میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

---

۸۷ - حدثنا ابن بشار قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا أبو خلدة قال سألت أبا العالية عن رجل أصابته جنابة وليس عنده ماء وعنده نبيذ أيغتسل به قال لا۔

ابو خلدہ نے ابو العالیہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو جنابت کی حالت میں ہے اور اس کے پاس پانی نہ ہو لیکن نبیذ ہو تو کیا وہ نبیذ سے غسل کرے؟ فرمایا کہ نبیذ کے ساتھ غسل نہ کرے۔

باب ۴۳ - أيصلي الرجل وهو حاقن۔

کیا قضائے حاجت کے وقت کوئی نماز پڑھ لے

۸۸ - حدثنا أحمد بن يونس قال حدثنا زهير قال حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن أرقم أنه خرج حاجا أو معتمرا ومعه الناس وهو يؤمهم فلما كان ذات يوم أقام الصلاة صلاة الصبح ثم قال ليتقدم أحدكم وذهب الخلاء فإني سمعت رسول الله صلى الله

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ کے لیے نکلے اور ان کے ساتھ کافی آدمی تھے جن کی یہ امامت کراتے تھے۔ ایک روز جب صبح کی نماز ہونے لگی تو انہوں نے فرمایا کہ آپ میں سے کسی ایک کو کھڑا کر لو اور خود قضائے حاجت کے لیے چلے گئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلَوٰةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ وَأَبُو ضَمْرَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ وَالْأَكْثَرُ الَّذِينَ رَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ قَالُوا كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا أَخُو الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيءَ بِطَعَامِهَا فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّي فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُصَلَّى بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ عَلَى هٰذَا اللَّفْظِ قَالَ وَلَا يَحِلُّ

کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیت الخلاء جانا پڑے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے بیت الخلاء میں جانا چاہیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وہیب بن خالد اور شعیب بن اسحاق اور ابوضمرہ نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے بواسطہ والد ماجد کسی آدمی سے جس نے حضرت عبداللہ بن ارقم سے روایت کی ہے لیکن اکثر حضرات نے اس کو ہشام سے روایت کی اور وہی کہا جو زہیر نے کہا ہے۔

احمد بن محمد بن حنبل اور مسدد اور محمد بن عیسیٰ نے سنا تمام حضرات نے یحییٰ بن سعید ابی حزرہ، عبداللہ بن محمد۔ ابن عیسیٰ نے اپنی حدیث میں ابن ابی بکر کہا، پھر سب قاسم بن محمد کے بھائی پر متفق ہو گئے راویوں سے فرمایا کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھے کہ ان کا کھانا لایا گیا۔ پھر قاسم بن محمد کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت صدیقہ کا ارشاد ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کھانا پیش ہو جائے تو نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اس وقت پڑھی جائے جب پاخانہ یا پیشاب کا تقاضا ہو۔

ابوحی مؤذن نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتوں کا کرنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔ ایسا شخص لوگوں کی امامت نہ کرے جو لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی دعا کرے اگر اس نے ایسا کیا تو خیانت کی اور اجازت لینے سے پہلے دوسرے کے گھر کے اندر نہ جھانکے۔ اگر ایسا کیا تو گویا اندر داخل ہو گیا اور پیشاب پاخانے کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ بوجھ ہلکا کر لے۔

ابوحی مؤذن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ پیشاب یا پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز پڑھے یہاں تک کہ بوجھ ہلکا کر لے۔ پھر اس لفظ پر ایسا ہی اضافہ کر کے فرمایا۔ اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں

لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَؤُمَّ قَوْمًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ وَلَا يَخْتَصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الشَّامِ لَمْ يُشْرِكْهُمْ فِيْهَا أَحَدٌ۔

کہ لوگوں کی امامت کرائے مگر ان کی اجازت سے اور انہیں چھوڑ کر اپنے لیے ہی دعا نہ مانگے۔ اگر ایسا کیا تو لوگوں کی خیانت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ شام والوں کی حدیث ہے اور اس میں کوئی ایک بھی ان کا شریک نہیں ہے۔

بَابُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ۔

وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَبَانٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابان نے قتادہ سے اس کی روایت کی اور فرمایا کہ میں نے اسے صفیہ سے سنا ہے۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔

سالم بن ابی الجعد کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ جَدَّتِهِ وَهِيَ أُمُّ عُمَارَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَدْرُ ثُلُثَيِ الْمُدِّ۔

عباد بن تمیم نے اپنی دادی جان حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا تھا تو آپ کے حضور ایک برتن میں پانی پیش کیا گیا جو ایک مد کا دو تہائی ہوگا۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِإِنَاءٍ يَسَعُ رِطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ رِطْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ قَالَ عَنِ ابْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنِي جَبْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

عبداللہ بن جبر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے برتن سے وضو فرما لیتے جس میں دو رطل پانی آتا اور ایک صاع پانی سے غسل فرما لیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ عبداللہ بن عبداللہ بن جبر نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس سے سنا مگر اس میں فرمایا کہ ایک مکوک پانی سے وضو فرما لیتے اور دو رطل کا ذکر نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن آدم نے شریک سے اس کی روایت کر کے فرمایا کہ انہوں نے ابن جبر بن عتیک سے فرمایا کہ سفیان، عبداللہ بن عیسیٰ نے جبر بن عبداللہ سے اسے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ

أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: الصَّاعُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَهُوَ صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن ابی ذئب والا صاع ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاع ہے۔

بابٌ ۴۵ الإِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ۔

وضو میں زیادہ پانی خرچ کرنا

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا. فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطَّهُورِ وَالدُّعَاءِ۔

ابو نعامہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ ان کا صاحبزادہ یوں دعا کر رہا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کے دائیں جانب محل کا سوال کرتا ہوں تاکہ اس میں داخل ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے نکلیں گے۔

بابٌ ۴۶ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ۔

پورا وضو کرنا

۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ هِلاَلِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ: وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں خشک ہیں۔ فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے آگ کی خرابی ہے لہٰذا پورا وضو کیا کرو۔

بابٌ ۴۷ الْوُضُوءِ فِي آنِيَةِ الصُّفْرِ۔

پیتل کے برتن سے وضو کرنا

۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَاحِبٌ لِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوْرٍ مِنْ شَبَهٍ۔

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں غسل کرتی تو میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیتل کے ایک ہی کٹورے سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ۔

محمد بن علاء، اسحاق بن منصور، حماد بن سلمہ، ایک آدمی، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالاَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حسن بن علی، ابو الولید اور سہل بن حماد، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابو سلمہ، عمرو بن یحییٰ، ان کے والد محترم نے

بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے پس ہم نے آپ کے لیے پیتل کے ایک پیالے میں پانی نکالا تو آپ نے اس سے وضو فرمایا۔

بَابٌ ۴۹ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ۔

وضو سے پہلے تسمیہ پڑھنا

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

یعقوب بن ابی سلمہ کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی نماز نہ ہوگی جس کا وضو نہیں ہے اور اس کا وضو (کامل) نہیں ہے جو اس پر اللہ کا نام نہ لے۔ ف

ف۔ سنن ابو داؤد کی اسی جلد کی حدیث ۱۷ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو بے وضو ہونے کی وجہ سے سلام کا جواب نہ دیا اور جواب نہ دینے کی وجہ یوں بیان فرمائی۔ یعنی مجھے ناپسند ہوا کہ اللہ کا نام بغیر طہارت کے لوں۔ یہ فعل بھی استحبابی ہے اور وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھی مستحب ہی ہوگا۔ اگر وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا فرض ہو جیسا کہ غیر مقلد حضرات کا خیال ہے تو یہ تضاد کیسے اٹھے گا کہ ادھر بغیر وضو بسم اللہ کا پڑھنا فرض اور ادھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہ دیا کہ "مجھے بغیر وضو اللہ تعالیٰ کا نام لینا پسند نہیں ہے۔" اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام یا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ وغیرہ کہنے کا حکم استحبابی اور تکمیل ثواب کے لیے ہے جیسا کہ دار قطنی میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے وضو کیا اور ذکر الٰہی کیا تو اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے لیکن جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہ لیا تو اس کے اعضائے وضو ہی پاک ہوں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وضو کے وقت تسمیہ کا پڑھنا اگر فرض یا واجب ہوتا تو بغیر تسمیہ کے اعضائے وضو پاک نہ ہوتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ وَذَكَرَ رَبِيعَةُ أَنَّ تَفْسِيرَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ وَيَغْتَسِلُ وَلَا يَنْوِي وُضُوءًا لِلصَّلَاةِ وَلَا غُسْلًا لِلْجَنَابَةِ۔

دراوردی کا بیان ہے کہ ربیعہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث "اس کا وضو نہیں ہوا جس نے اس پر اللہ کا نام نہ لیا" کی تفسیر میں فرمایا کہ جو وضو اور غسل کرے تو نماز کا وضو اور جنابت کا غسل نہیں ہوگا (دوسرا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ بات نماز کے وضو اور غسل جنابت کے متعلق نہیں ہے)۔

بَابٌ ۵۰ فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا۔

دھونے سے پہلے برتن میں ہاتھ ڈالنے کا بیان

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کے وقت سو کر اٹھے تو پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے یہاں تک کہ تین دفعہ دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا رَزِينٍ۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ دو مرتبہ دھوئے یا تین دفعہ اور ابو رزین کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ۔

ابو مریم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ دھولے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری یا اس کا ہاتھ کہاں گھومتا پھرتا رہا ہے۔

ف: یہ استحباب اور کمال پاکیزگی کی وجہ سے ہے کیونکہ ہاتھ جسم کے جس حصے کو بھی سوتے ہوئے لگا ہوگا تو وہ جسم کا حصہ اور پاک ہے کچھ کھانے اور کلام الٰہی تک کو لگانا بے وضو ان کی تحریم کے باعث ہاتھوں کو دھو لینا باعث ثواب اور وجہ رکھتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ صِفَةِ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى وَ

حمران بن ابان مولیٰ عثمان بن عفان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈال کر انہیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین دفعہ دھویا، پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو، پھر سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے دائیں قدم کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اسی طرح بائیں قدم کو

إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمْرَانُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ وَقَالَ فِيْهِ وَمَسَحَ رَأْسَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هٰكَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ دُوْنَ هٰذَا كَفَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الصَّلٰوةِ۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ قَالَ سُئِلَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِمِيْضَأَةٍ فَأَصْغَاهَا عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَأَخَذَ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ فَغَسَلَ بُطُوْنَهُمَا وَظُهُوْرَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُوْنَ عَنِ الْوُضُوْءِ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ أَحَادِيْثُ عُثْمَانَ الصِّحَاحُ كُلُّهَا تَدُلُّ عَلٰى مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهٗ مَرَّةً فَإِنَّهُمْ ذَكَرُوْا

پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اسی وضو کی طرح وضو فرماتے دیکھا۔ پھر فرمایا کہ جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، جن میں اپنے نفس سے باتیں نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

حمران کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا لیکن اس میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر نہ کیا اور اس میں کہا کہ تین مرتبہ سر کا مسح کیا، پھر تین مرتبہ اپنے دونوں پیر دھوئے، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے دیکھا ہے اور فرمایا کہ جو اس سے کم بھی وضو کرے تب بھی اسے کفایت کرے گا اور نماز کے بارے میں کوئی ذکر نہ کیا۔

عثمان بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ سے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے پانی منگایا تو لوٹے میں لایا گیا جسے انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ پر ڈالا اور پھر اسے پانی میں داخل کیا تو تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا اور تین دفعہ منہ دھویا پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ دھویا اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ داخل کر کے پانی لیا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا اور ان کے اندرونی اور بیرونی حصوں کو ایک مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔ پھر فرمایا کہ وضو کے متعلق پوچھنے والے کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس سلسلے میں حضرت عثمان سے جو صحیح حدیثیں مروی ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سر کا مسح ایک ہے کیونکہ ہر عضو کو تین بار دھونا بتا کر فرمایا کہ سر کا مسح کیا اور دوسرے اعضاء

الْوُضُوءَ ثَلَاثًا وَقَالُوا فِيهَا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا عَدَدًا كَمَا ذَكَرُوا فِي غَيْرِهِ۔

١٠٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهُمَا إِلَى الْكُوعَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَذَكَرَ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَأَتَمَّ۔

١١٠۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ بْنِ جَمْرَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَقَطْ۔

١١١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَانَا عَلِيٌّ وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِالطَّهُورِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا فَمَضْمَضَ وَنَثَرَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ فِيهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ جَعَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هَذَا۔

کی طرح اس کا عدد بیان نہیں فرمایا۔

عبداللہ بن عبید بن عمیر نے ابو علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو پہلے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو پہنچوں تک دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا تین تین مرتبہ اور ہر ایک کا دھونا تین تین مرتبہ بیان کر کے فرمایا کہ اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جیسے وضو کرتے ہوئے تم نے مجھے دیکھا ہے۔ پھر باقی حدیث زہری کی طرح پوری بیان کی۔

عامر بن شقیق بن جمرہ کا بیان ہے کہ شقیق بن سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی کلائیاں تین تین مرتبہ دھوئیں اور تین دفعہ سر کا مسح کیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وکیع نے اسرائیل سے بھی اسے روایت کیا ہے اور صرف یہی کہا کہ تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے۔

خالد بن علقمہ نے عبد خیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے نماز پڑھ لی تھی۔ پس انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا ہم نے آپس میں کہا کہ یہ وضو کے پانی کا کیا کریں گے جبکہ نماز پڑھ چکے ہیں غالباً ہمیں سکھانا چاہتے ہیں پس ایک برتن میں پانی لا کر اور ایک طشت پیش کر دیا گیا پس پہلے انہوں نے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے۔ پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا کلی کرنے اور ناک میں پانی لینے کے لیے اسی ہتھیلی میں پانی لیا پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا۔ پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ دھویا اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر ایک دفعہ اپنے سر کا مسح کیا پھر دایاں پیر تین مرتبہ دھویا اور بایاں پیر بھی تین مرتبہ۔ پھر فرمایا کہ جو

١١٢ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ صَلَّى عَلِيٌّ الْغَدَاةَ ثُمَّ دَخَلَ الرَّحْبَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ فَأَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَاقَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ مُقَدَّمَهُ وَمُؤَخَّرَهُ مَرَّةً ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ۔

خالد بن علقمہ ہمدانی کا بیان ہے کہ عبد خیر نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر پڑھنے کے بعد رحبہ میں داخل ہوئے اور پانی منگوایا تو ایک لڑکے نے برتن میں پانی لا کر طشت سمیت پیش کیا راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر تین مرتبہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا پھر دایاں ہاتھ داخل کیا اور تین دفعہ کلی کی۔ پھر تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ پھر ابو عوانہ والی حدیث کے قریب قریب بیان کیا، پھر آگے اور پیچھے سے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی۔

١١٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ مَعَ الِاسْتِنْشَاقِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

مالک بن عرفطہ نے عبد خیر سے سنا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان کے لیے کرسی لائی گئی تو اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر پانی کا ایک کوزہ لایا گیا تو انہوں نے تین دفعہ اپنے ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور اسی ایک چلو سے ناک میں پانی لیا اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

١١٤ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ الْكِنَانِيُّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا وَسُئِلَ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ مَسَحَ رَأْسَهُ حَتَّى لَمَّا يَقْطُرْ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زر بن حبیش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اپنے سر کا مسح کیا یہاں تک کہ پانی ٹپکنے کو تھا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔

١١٥ـ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً ثُمَّ قَالَ هَكَذَا تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو فروہ نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے اپنے مبارک چہرے کو تین دفعہ دھویا اور اپنی دونوں کلائیاں تین تین دفعہ دھوئیں اور اپنے سر کا ایک دفعہ مسح کیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

۱۱۶ـ حدثنا مسدد وابو توبة قالا ثنا ابو الاحوص ح وثنا عمرو بن عون قال انا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن ابی حية قال رايت عليا توضا فذكر وضوءه كله ثلاثا ثلاثا قال ثم مسح راسه ثم غسل رجليه الى الكعبين ثم قال انما احببت ان اريكم طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

مسدد اور ابو توبہ، ابو الاحوص۔ عمرو بن عون، ابو الاحوص، ابو اسحاق، ابو حیہ سے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو ان کا سارا وضو بیان کیا کہ تین تین مرتبہ تھا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر فرمایا میں نے یہ پسند کیا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھا دوں۔

۱۱۷ـ حدثنا عبد العزيز بن يحيى الحرانى قال حدثنا محمد يعنى ابن سلمة عن محمد بن اسحٰق عن محمد بن طلحة بن يزيد بن ركانة عن عبيد الله الخولانى عن ابن عباس قال دخل على علىّ يعنى ابن ابى طالب وقد اهراق الماء فدعا بوضوء فاتيناه بتور فيه ماء حتى وضعناه بين يديه فقال لى يا ابن عباس الا اريك كيف كان يتوضا رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت بلى فاصغى الاناء على يده فغسلها ثم ادخل يده اليمنى فافرغ بها على الاخرى ثم غسل كفيه ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل يديه فى الاناء جميعا فاخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها على وجهه ثم القم ابهاميه ما اقبل من اذنيه ثم الثانية ثم الثالثة مثل ذلك ثم اخذ بكفه اليمنى قبضة من ماء فصبها على ناصيته فتركها تستن على وجهه ثم غسل ذراعيه الى المرفقين ثلاثا ثلاثا ثم مسح راسه وظهور اذنيه ثم ادخل يديه جميعا فاخذ حفنة من ماء فضرب بها على رجله وفيها النعل ففتلها بها ثم الاخرى مثل ذلك قال قلت وفى النعلين قال وفى النعلين قال قلت وفى النعلين قال وفى النعلين قال قلت وفى النعلين قال وفى

عبید اللہ خولانی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ پانی سے استنجا کر چکے تھے پس انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ہم نے ایک پیالے میں پانی لا کر ان کے سامنے رکھ دیا پس انہوں نے فرمایا۔ اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے وضو فرمایا کرتے تھے؟ میں عرض گزار ہوا، کیوں نہیں۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھ پر برتن سے پانی ڈالا اور اسے دھویا۔ پھر اپنی دونوں ہتھیلیاں دھوئیں۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کر کے برتن میں ڈالے اور لپ میں پانی بھر کر اپنے منہ پر مارا۔ پھر اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے گرد پھیرا۔ پھر دوسری اور تیسری دفعہ ایسا ہی کیا۔ پھر اپنے دائیں چلو میں پانی لے کر پیشانی پر ڈالا اور اسے چہرے پر بہنے دیا۔ پھر اپنی دونوں کلائیاں کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھوئیں پھر سر کا مسح کیا اور کانوں کے بیرونی حصے کا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر برتن میں داخل کیا اور لپ پانی لے کر اپنے پیر پر ڈالا جس میں جوتا پہنا ہوا تھا اور اسے اس کے ساتھ ملا۔ پھر دوسرے پیر کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ جوتوں سمیت؟ فرمایا کہ جوتوں سمیت ہی۔ میں دوبارہ عرض گزار ہوا کہ جوتوں سمیت؟ فرمایا کہ جوتوں سمیت ہی۔ میں سہ بارہ عرض گزار ہوا کہ جوتوں سمیت؟ فرمایا کہ جوتوں سمیت ہی۔
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن جریج کی حدیث اس حدیث سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس میں حجاج بن محمد نے ابن جریج سے

الثَّعْلَبِيّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ شَيْبَةَ يُشْبِهُ حَدِيثَ عَلِيٍّ قَالَ فِيهِ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

روایت کی ہے کہ آپ نے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا اور اس میں ابن وہب نے ابن جریج سے روایت کی ہے کہ آپ نے سر کا مسح تین دفعہ کیا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی جو عمرو بن یحییٰ مازنی کے جد امجد تھے کہ کیا آپ ہمیں دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبد اللہ بن زید نے فرمایا ہاں چنانچہ وضو کے لیے پانی منگوا کر پہلے اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔ پھر تین دفعہ اپنا منہ دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھوئے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا کہ انہیں آگے سے لے گئے اور پیچھے سے پیشانی تک لائے یعنی پھر انہیں گدی تک لے گئے اور اسی جگہ تک واپس لے آئے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا ایک ہی چلو پانی سے اور ایسا تین دفعہ کیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ وُضُوءَهُ قَالَ وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا۔

حبان بن واسع کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا نیا پانی لے کر اس پانی سے نہ کیا جو ہاتھوں میں لگا ہوا تھا اور اپنے دونوں پیر دھوئے یہاں تک کہ انہیں صاف کر دیا۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ

عبد الرحمٰن بن میسرہ حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ ثنا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِيكَرِبَ الْكِنْدِيَّ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا۔

مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو آپ وضو کرنے لگے۔ چنانچہ تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا اور تین مرتبہ اپنا مبارک چہرہ دھویا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنی دونوں کلائیاں دھوئیں۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے سر کا مسح فرمایا اور کانوں کا ان کے باہر اور اندر سے۔

١٢٢۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ لَفْظُهُ قَالَا ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ فَأَمَرَّهُمَا حَتَّى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حَرِيزٌ۔

عبد الرحمن بن میسرہ کا بیان ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب آپ سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھ کر انہیں پیچھے لے گئے یہاں تک کہ گدی تک جا پہنچے پھر واپس لائے یہاں تک کہ اسی جگہ آ پہنچے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ محمود کا بیان ہے کہ مجھے حریز بن عثمان نے بتایا۔

١٢٣۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَهِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا ثنا الْوَلِيدُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا زَادَ هِشَامٌ وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صِمَاخِ أُذُنَيْهِ۔

محمود بن خالد اور ہشام بن خالد نے اسی سند کے ساتھ ولید سے اس کی معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور مسح کیا اپنے دونوں کانوں کا ان کے باہر اور اندر کی جانب۔ ہشام نے یہ بھی کہا کہ اپنی انگلیاں کانوں کے سوراخ میں داخل کیں۔

١٢٤۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةُ بْنُ فَرْوَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ تَوَضَّأَ لِلنَّاسِ كَمَا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ رَأْسَهُ غَرَفَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهِ حَتَّى وَضَعَهَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ حَتَّى قَطَرَ الْمَاءُ أَوْ كَادَ يَقْطُرُ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ وَمِنْ مُؤَخَّرِهِ إِلَى مُقَدَّمِهِ۔

یزید بن ابو مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے لوگوں کے لیے وضو کیا جیسا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا تھا۔ جب وہ سر تک پہنچے تو بائیں ہاتھ سے چلو میں پانی لے کر سر کے درمیان میں ڈالا یہاں تک کہ ٹپکنے لگا یا ٹپکنے کے قریب ہو گیا پھر سر کے اگلے حصے سے پچھلے حصے تک مسح کیا اور پچھلے سے اگلے تک کیا۔

١٢٥۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثنا الْوَلِيدُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ

محمود بن خالد نے ولید سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا۔ پس انہیں تین تین دفعہ دھویا اور

رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ۔

دونوں پیر دھوئے بغیر کسی گنتی کے۔

۱۲۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَحَدَّثَتْنَا أَنَّهُ قَالَ اسْكُبِي لِي وَضُوءًا فَذَكَرَتْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِيهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَوَضَّأَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً وَوَضَّأَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا وَوَضَّأَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے ایک مرتبہ فرمایا کہ میرے وضو کے لیے پانی لاؤ۔ پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پس آپ نے اپنے دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے اور مبارک چہرہ تین دفعہ دھویا اور ایک دفعہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ (بازو) تین تین مرتبہ دھوئے اور دو دفعہ سر کا مسح کیا۔ سر کے پیچھے سے ابتداء کی اور آگے سے اور پھر اندر سے دونوں کانوں کا مسح کیا اور تین تین مرتبہ دونوں پیر دھوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہی معنی ہیں مسدد کی حدیث کے۔

۱۲۷ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ يُغَيِّرُ بَعْضَ مَعَانِي بِشْرٍ قَالَ فِيهِ وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا۔

اسحاق بن اسمٰعیل، سفیان نے ابن عقیل سے مذکورہ حدیث کی روایت کی اور بعض باتوں میں اختلاف کرتے ہوئے کہا اور تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔

۱۲۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ قَرْنِ الشَّعْرِ كُلَّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس وضو فرمایا تو سارے سر کا مسح کیا، بالوں کی ابتداء سے ہر جانب بالوں کے جھکاؤ کے لحاظ سے کہ کسی بال کو اس کی ہیئت سے نہ ہلاتے (یعنی بالوں کو اسی حالت پر رکھتے)۔

۱۲۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے سر کا مسح فرمایا اس کے اگلے حصے کا، پچھلے حصے کا، دونوں کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک ہی مرتبہ۔

۱۳۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

مسدد، عبداللہ بن داؤد، سفیان بن سعید، ابن عقیل

داود عن سفيان بن سعيد عن ابن عقيل عن الربيع ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح برأسه من فضل ماء كان في يده.

نے حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اس پانی سے کیا جو ہاتھوں میں لگا ہوا تھا۔

۱۳۱۔ حدثنا ابراهيم بن سعيد قال حدثنا وكيع قال حدثنا الحسن بن صالح عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الربيع بنت معوذ ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فادخل اصبعيه في جحري اذنيه.

عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنے کانوں کے دونوں سوراخوں میں انگلیاں داخل فرمائیں۔

۱۳۲۔ حدثنا محمد بن عيسى ومسدد قالا حدثنا عبد الوارث عن ليث عن طلحة بن مصرف عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح رأسه مرة واحدة حتى بلغ القذال وهو اول القفا وقال مسدد مسح رأسه من مقدمه الى مؤخره حتى اخرج يديه من تحت اذنيه قال مسدد فحدثت به يحيى فانكره قال ابو داود وسمعت احمد يقول ان ابن عيينة زعموا انه كان ينكره ويقول ايش هذا طلحة عن ابيه عن جده.

طلحہ بن مصرف کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر کا مسح ایک دفعہ کرتے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ گردن کی ابتداء تک پہنچ جاتے اور مسدد نے کہا کہ اپنے سر کا مسح کیا اس کے اگلے حصے سے پچھلے آخری حصے تک حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے پیچھے سے نکالا۔ مسدد کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث یحییٰ سے بیان کی تو انہوں نے اسے منکر ٹھہرایا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن عیینہ اسے منکر قرار دیتے اور فرماتے: طلحہ عن ابیہ عن جدہ، یہ کیا ہے؟

۱۳۳۔ حدثنا الحسن بن علي حدثنا يزيد بن هارون قال انا عباد بن منصور عن عكرمة بن خالد عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فذكر الحديث كله ثلاثا ثلاثا قال ومسح برأسه واذنيه مسحة واحدة.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر ساری حدیث میں تین تین کا ذکر کیا اور فرمایا کہ سر اور کانوں کا مسح صرف ایک بار ہی فرمایا۔

۱۳۴۔ حدثنا سليمان بن حرب قال ثنا حماد ح وحدثنا مسدد وقتيبة عن حماد بن زيد عن سنان بن ربيعة عن شهر بن حوشب عن ابي امامة وذكر وضوء النبي صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

سلیمان بن حرب، حماد، مسدد، قتیبہ، حماد بن زید، سنان بن ربیعہ، شہر بن حوشب سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنکھ کے دونوں کونوں کو بھی ملتے تھے ان کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا دونوں کان

يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ قَالَ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُهَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَبِي أُمَامَةَ يَعْنِي قِصَّةَ الْأُذُنَيْنِ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ كُنْيَتُهُ أَبُو رَبِيعَةَ۔

باب ـ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۱۳۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هٰذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ۔

باب ـ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۳۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۳۷ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُحِبُّونَ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا

سر کا حصہ ہیں۔ سلیمان بن حرب نے کہا کہ حضرت ابو امامہ ایسا ہی فرمایا کرتے۔ قتیبہ سے حماد نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ کانوں کے متعلق بیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا حضرت ابو امامہ نے۔ قتیبہ سے سنان ابی ربیعہ کہا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن ربیعہ ہی یہی ہیں جن کی کنیت ابو ربیعہ ہے۔

تین تین مرتبہ دھونا

عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! وضو کا طریقہ کیا ہے؟ پس آپ نے برتن میں پانی منگوایا اور اس سے دونوں ہاتھ تین بار دھوئے۔ پھر تین مرتبہ اپنا مبارک چہرہ دھویا۔ پھر تین تین دفعہ دونوں کلائیاں دھوئیں۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخوں میں داخل کیا اور دونوں انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے بیرونی حصے کا اور شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کیا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنے دونوں پیر دھوئے۔ پھر فرمایا کہ وضو کا طریقہ یہ ہے جس نے اس پر کچھ اضافہ کیا یا کچھ کمی کی تو اس نے برا کیا اور ظلم کیا یا ظلم کیا اور برا کیا۔

دو دو بار دھونا

محمد بن علاء، زید یعنی ابن حباب، عبد الرحمن بن ثوبان، عبد اللہ بن الفضل ہاشمی، اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دو دفعہ وضو کیا۔

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ پس انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر دوبارہ پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کیا اور مبارک

بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَاغْتَرَفَ غَرْفَةً بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَجَمَعَ بِهَا يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ نَفَضَ يَدَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَفِيهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ يَدٍ فَوْقَ الْقَدَمِ وَيَدٍ تَحْتَ النَّعْلِ ثُمَّ صَنَعَ بِالْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ۔

چہرے کو دھویا پھر اور پانی لے کر اس سے دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اور پانی لے کر اس سے بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر پانی سے ایک چلو لے کر اسے گرا دیا اور اس تری سے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا پھر ایک چلو پانی اور لے کر اپنے دائیں پیر پر چھڑکا اور اس پاؤں میں جوتا تھا تو اس پر ہاتھوں سے مسح کیا کہ ایک ہاتھ اور پاؤں کے اوپر اور دوسرا جوتے کے نیچے رکھا۔ پھر اسی طرح بائیں پیر کا مسح کیا۔

باب ۵۴ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً۔

۱۳۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

ایک ایک بار دھونا

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو نہ دکھاؤں؟ پس انہوں نے ایک ایک دفعہ وضو کیا۔

باب ۵۵ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

۱۳۹ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يَذْكُرُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَالْمَاءُ يَسِيلُ مِنْ وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَرَأَيْتُهُ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ۔

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں فرق رکھنا

طلحہ بن مصرف نے ان کے والد ماجد نے اور ان سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ وضو فرما رہے تھے اور پانی آپ کے چہرۂ اقدس اور داڑھی مبارک سے سینۂ پرنور پر بہہ رہا تھا۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی لینے کے درمیان فرق رکھا۔

باب ۵۶ فِي الْاِسْتِنْثَارِ۔

۱۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ۔

ناک سنکنے کا بیان

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی ناک میں پانی لے اور ناک سنکے۔

۱۴۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ قَارِظٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ابراہیم بن موسیٰ، وکیع، ابن ابی ذئب، قارظ، ابو غطفان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ناک کو دو یا تین مرتبہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْثِرُوا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

١٤٢ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِي مَنْزِلِهِ وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَأَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيرَةٍ فَصُنِعَتْ لَنَا قَالَ وَأُتِينَا بِقِنَاعٍ وَلَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ الْقِنَاعَ وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيهِ تَمْرٌ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَصَبْتُمْ شَيْئًا أَوْ أُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ دَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ إِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ تَيْعَرُ فَقَالَ مَا وَلَّدْتَ يَا فُلَانُ قَالَ بَهْمَةً قَالَ فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً ثُمَّ قَالَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ إِنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ فَإِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ فِي لِسَانِهَا شَيْئًا يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ فَطَلِّقْهَا إِذًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَهَا صُحْبَةً وَلِي مِنْهَا وَلَدٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُولُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلْ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ كَضَرْبِكَ أُمَيَّتَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.

١٤٣ـ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

مبالغہ کے ساتھ سنک لیا کرو۔

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بنی منتفق کا وفد بنا کر یا ان کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہوا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو کاشانہ اقدس پر آپ کو نہ پایا اور وہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں پس انہوں نے ہمارے لیے خزیرہ کا حکم دیا جو ہمارے لیے بنایا گیا اور تھالی لائی گئی۔ قتیبہ نے تھالی اور کھجوروں کا ذکر نہیں کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو فرمایا کہ تمہیں کچھ کھلایا یا تمہارے متعلق کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ! ہاں! اسی اثناء میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک چرواہا آگیا جو بکریوں کو چراگاہ کی طرف سے جا رہا تھا اور اس کے ساتھ ایک نومولود بچہ تھا جو میا رہا تھا۔ فرمایا کہ اے فلاں! کیا بچہ دیا ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ بکریا۔ فرمایا کہ اس کے بدلے ہمارے لیے ایک بکری ذبح کر دو پھر فرمایا کہ اپنے لیے دیکھ لینا کہ اسے ہمارے لیے ذبح کرنا۔ ریوڑ میں سو بکریاں ہیں اور ہم ان میں اضافہ کرنا نہیں چاہتے جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی جگہ ہم بکری ذبح کروا لیتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری بیوی بدزبان ہے فرمایا تو اسے طلاق دے دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہم نے ایک عرصہ اکٹھے گزارا ہے اور اس سے بچے بھی ہیں۔ فرمایا تو اسے نصیحت کرو، اگر اس میں بھلائی ہوگی تو سمجھ جائے گی اور اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مارنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے وضو کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ پورا وضو کیا کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو اور ناک میں مبالغہ کے ساتھ پانی لیا کرو ماسوائے اس حالت کے کہ تم روزہ دار ہو۔

عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے والد ماجد سے

سعيد قال حدثنا ابن جريج قال حدثني إسماعيل بن كثير عن عاصم بن لقيط بن صبرة عن أبيه وافد بني المنتفق أنه أتى عائشة فذكر معناه قال فلم ننشب أن جاء النبي صلى الله عليه وسلم يتقلع يتكفأ وقال عصيدة مكان خزيرة۔

۱۴۴۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس قال حدثنا أبو عاصم قال حدثنا ابن جريج بهذا الحديث قال فيه إذا توضأت فمضمض۔

باب تخليل اللحية۔

۱۴۵۔ حدثنا أبو توبة يعني الربيع بن نافع قال حدثنا أبو المليح عن الوليد بن زوران عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا توضأ أخذ كفا من ماء فأدخله تحت حنكه فخلل به لحيته وقال هكذا أمرني ربي۔

باب المسح على العمامة۔

۱۴۶۔ حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل قال حدثنا يحيى بن سعيد عن ثور عن راشد بن سعد عن ثوبان قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فأصابهم البرد فلما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرهم أن يمسحوا على العصائب والتساخين۔

۱۴۷۔ حدثنا أحمد بن صالح قال حدثنا ابن وهب قال حدثني معاوية بن صالح عن عبد العزيز بن مسلم عن أبي معقل عن أنس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ وعليه عمامة قطرية فأدخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم رأسه ولم ينقض العمامة۔

باب غسل الرجل۔

۱۴۸۔ حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا ابن

روایت کی ہے کہ وہ بنی منتفق کا وفد لائے تو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر حسب مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تھوڑی ہی دیر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے آگے کو جھکتے ہوئے اور راوی نے خزیرہ کی جگہ عصیدہ کہا۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابو عاصم، ابن جریج سے یہی حدیث اسی طرح روایت کرتے ہوئے اس میں کہا۔ جب وضو کرو تو کلی کر لیا کرو۔

داڑھی میں خلال کرنا

ولید بن زوران نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے لگاتے اور داڑھی مبارک میں اس کے ساتھ خلال کرتے اور فرمایا میرے پروردگار نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔

عمامے پر مسح کرنا

راشد بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا تو ان لوگوں کو سردی لگی جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں واپس آکر حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ پگڑیوں اور موزوں پر مسح کیا کریں۔

ابو معقل سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ کے اوپر قطری کا بنا ہوا عمامہ تھا پس آپ نے اپنا دست مبارک عمامے کے نیچے داخل کر کے سر اقدس کے اگلے حصے کا مسح کیا اور مقدس عمامے کی بندش کو نہ توڑا۔

پاؤں دھونا

ابو عبد الرحمٰن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت مستورد

لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۴۹ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ عَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ حِينَ كَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَوَجَدْنَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَصَلَّى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُونَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ لِأَنَّهُمْ سَبَقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ۔

۱۵۰ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ

بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو اپنے دونوں پیروں کی انگلیوں کو اپنی چھنگلی انگشت مبارک سے ملتے۔

موزوں پر مسح کرنا

عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے اپنے والد ماجد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ تبوک کی نماز فجر سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو گئے تو میں نے بھی آپ کے ساتھ راستہ چھوڑ دیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا اور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں نے آپ کے دست اقدس پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ پس آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر پانی لیا اور چہرہ دھویا پھر اپنی کلائیوں سے کپڑا ہٹانا چاہا تو جبہ مبارک کی دونوں آستینیں تنگ تھیں پس آپ نے ہاتھ داخل کیے اور انہیں جبے کے نیچے سے نکال لیا پھر دونوں کو کہنیوں تک دھویا اور سر کا مسح فرمایا۔ پھر اپنے دونوں موزوں پر مسح کر کے سوار ہو گئے۔ پس ہم سفر کرتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ جب لوگوں سے ملے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے جنہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو آگے کھڑا کر لیا تھا نماز کا وقت ہو جانے کے باعث وہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے تھے حضرت عبدالرحمن کو ہم نے پایا کہ وہ لوگوں کو نماز فجر کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گئے لہٰذا حضرت عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے آپ نے دوسری رکعت پڑھی جب حضرت عبدالرحمن نے سلام پھیر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے جبکہ مسلمان فارغ ہو چکے تھے۔ پس انہوں نے کثرت سے تسبیح کہنا شروع کر دی کیونکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ

مسدد، یحییٰ یعنی ابن سعید۔ مسدد، معتمر، بکر حسن ابن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ

عن التیمی قال حدثنا بکر عن الحسن عن ابن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا ومسح ناصیتہ وذکر فوق العمامۃ قال عن المعتمر سمعت ابی یحدث عن بکر بن عبد اللہ عن الحسن عن ابن المغیرۃ بن شعبۃ عن المغیرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمسح علی الخفین وعلی ناصیتہ وعلی عمامتہ قال بکر وقد سمعتہ من ابن المغیرۃ۔

عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنی مبارک پیشانی پر مسح کیا اور ذکر کیا کہ عمامے کے اوپر۔ معتمر، ان کے والد ماجد، بکر بن عبد اللہ، حسن، ابن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موزوں، اپنی پیشانی مبارک اور اپنے عمامے پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ بکر کا بیان ہے کہ اسے میں نے ابن مغیرہ سے سنا ہے۔

۱۵۱- حدثنا مسدد قال حدثنا عیسی بن یونس قال حدثنی ابی عن الشعبی قال سمعت عروۃ بن المغیرۃ بن شعبۃ یذکر عن ابیہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رکبہ ومعی اداوۃ فخرج لحاجتہ ثم اقبل فتلقیتہ بالاداوۃ فافرغت علیہ فغسل کفیہ ووجہہ ثم اراد ان یخرج ذراعیہ وعلیہ جبۃ من صوف من جباب الروم ضیقۃ الکمین فضاقت فادرعہما ادراعا ثم اھویت الی الخفین لانزعہما فقال لی دع الخفین فانی ادخلت القدمین فی الخفین وھما طاھرتان فمسح علیہما قال ابی قال الشعبی شہد لی عروۃ علی ابیہ وشہد ابوہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم چند سوار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور میرے ساتھ ایک چھاگل تھی پس حضور اپنی حاجت کے لیے ایک جانب نکلے۔ جب واپس تشریف لائے تو میں چھاگل لیے ہوئے ملا۔ پس میں نے پانی ڈالا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور مبارک چہرہ بھی۔ پھر اپنی کلائیاں نکالنے کا ارادہ کیا اور آپ نے رومی جبوں میں سے صوف کا جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں پس آپ نے انہیں نیچے کی جانب سے نکال لیا۔ پھر میں موزے اتارنے کے لیے جھکا تو مجھ سے فرمایا کہ موزوں کو رہنے دو کیونکہ میں نے انہیں اس وقت پہنا تھا جبکہ میرے دونوں قدم طہارت سے تھے پس آپ نے ان پر مسح فرمایا۔ یونس کے والد ماجد سے شعبی نے فرمایا کہ عروہ نے اپنے والد ماجد کی شہادت دی اور ان کے والد ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت دی۔

۱۵۲- حدثنا ھدبۃ بن خالد قال حدثنا ھمام عن قتادۃ عن الحسن وعن زرارۃ بن اوفی ان المغیرۃ بن شعبۃ قال تخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ھذہ القصۃ قال فاتینا الناس وعبد الرحمن بن عوف یصلی بہم الصبح فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتاخر فاوما الیہ ان یمضی قال فصلیت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ

زرارہ بن اوفیٰ سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے پھر پورے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو حضرت عبد الرحمن بن عوف انہیں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف جاری رکھنے کا اشارہ فرمایا پس میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے ایک رکعت پڑھی۔ جب انہوں نے سلام پھیر دیا تو

بِرَكْعَةٍ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقَ بِهَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ يَقُولُونَ مَنْ أَدْرَكَ الْفَرْدَ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ۔

۱۵۳ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ بِلَالًا عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَخْرُجُ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَمُوقَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ۔

۱۵۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَمْسَحَ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ۔

۱۵۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ ثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ۔

۱۵۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا ابْنُ حَيٍّ هُوَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عَامِرٍ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گفتگو بعد ادا کرکے وہ رکعت پڑھی جو رہ گئی تھی اور اس پر کوئی اور اضافہ نہیں کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمایا کرتے کہ جو طاق رکعتیں پائے تو اس پر سہو کے دو سجدے ہیں۔

ابو عبد الرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف بھی موجود تھے جبکہ وہ حضرت بلال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دریافت کر رہے تھے پس حضرت بلال نے فرمایا کہ حضور حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے۔ جب آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا جاتا تو وضو فرماتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزوں پر۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ وہ ابو عبد اللہ راوی ہیں جو بنی تیم بن مرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیشاب کرکے وضو کیا تو موزوں پر مسح کیا اور فرمایا کہ میرے لیے مسح کرنے میں کیا رکاوٹ ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ایسا سورۂ المائدہ کے نزول سے پہلے ہوتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سورۂ المائدہ کے نازل ہو جانے کے بعد اسلام قبول کیا۔

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نجاشی (شاہ حبشہ) نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادے موزے آپ کے پہننے کے لیے تحفے کے طور پر بھیجے آپ نے انہیں پہنا پھر وضو فرمایا اور ان کے اوپر مسح کیا۔ مسدد نے دلہم بن صالح کہا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو صرف اہل بصرہ نے ہی روایت کیا ہے۔

عبد الرحمٰن بن ابی نعم نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الْبَجَلِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَسِيتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهٰذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ.

نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا بلکہ تم بھول گئے ہو کیونکہ مجھے میرے رب عزوجل نے یہی حکم فرمایا ہے۔

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ

مسح کی مدت

۱۵۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فِيهِ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا.

ابو عبداللہ جدلی نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک رات دن ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ منصور بن معتمر نے جو ابراہیم تیمی کی سند سے روایت کی ہے اس میں حضرت خزیمہ نے فرمایا کہ اگر ہم زیادہ مدت چاہتے تو زیادہ مل جاتی۔

۱۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقِبْلَتَيْنِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَثَلَاثَةً قَالَ نَعَمْ وَمَا شِئْتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَاخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ.

ابی بن عمارہ سے حضرت یحییٰ بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کیا میں موزوں پر مسح کر لیا کروں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ ایک دن فرمایا دو دن۔ عرض گزار ہوئے تین دن؟ فرمایا ہاں اور جو تم چاہو امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ابی مریم مصری، یحییٰ بن ایوب، عبدالرحمن بن رزین، محمد بن یزید بن ابو زیاد، عبادہ بن نسی نے ابی بن عمارہ سے جو روایت کی ہے اس میں کہا۔ یہاں تک کہ سات تک پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور جو تمہارا دل چاہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے اور یہ مضبوط نہیں ہے اور اسے یحییٰ بن اسحاق سیلحینی نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک موزوں پر مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک رات دن اور مسافر کے لیے تین رات دن

ہے موزوں پر مسح کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اس کا انکار وہی کرے گا جو بدعتی یا بد مذہب ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ٦٢ اَلْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

١٥٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ الْمَعْرُوفَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَرُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو أُمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

جرابوں پر مسح کرنا

ہزیل بن شرحبیل سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عبد الرحمن بن مہدی اسے بیان نہیں کرتے تھے کیونکہ حضرت مغیرہ سے مشہور روایت یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔ اور اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا۔ یہ روایت متصل نہیں اور نہ مضبوط بھی نہیں۔ حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت براء بن عازب، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو امامہ، حضرت سہل بن سعد اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جرابوں پر مسح کیا نیز حضرت عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اس کی روایت کی گئی ہے۔

بَابُ ٦٣

١٦٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَبَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَوْسُ بْنُ أَبِي أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ وَقَالَ عَبَّادٌ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى كِظَامَةِ قَوْمٍ يَعْنِي الْمِيضَأَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمِيضَأَةَ وَالْكِظَامَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ۔

جوتوں اور پاؤں پر مسح کرنا

عطاء کو حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے جوتوں اور پیروں پر مسح کیا۔ عباد نے کہا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی دو گھروں کی درمیانی نالی پر تشریف لائے۔ مسدد نے دو گھروں کی درمیانی نالی کا ذکر نہیں کیا۔ پھر دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ وضو اور مسح کیا اپنے جوتوں اور اپنے دونوں پیروں پر۔

بَابُ ٦٤ كَيْفَ الْمَسْحُ

١٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ذَكَرَهُ أَبِي عَنْ

مسح کرنے کا طریقہ

عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موزوں

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ۔

پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ محمد بن صباح کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔

عبد خیر کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دین میں رائے کو دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر والے حصے کی نسبت نیچے کی طرف مسح کرنا بہتر ہوتا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح فرماتے۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَا كُنْتُ أُرَى بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ إِلَّا أَحَقَّ بِالْغَسْلِ حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ۔

یزید بن عبد العزیز نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا میں پیروں کے تلووں کو دھونا مقدم شمار کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا وَقَدْ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ وَرَوَاهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ كَمَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَرَوَاهُ أَبُو السَّوْدَاءِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

اعمش نے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اگر دین رائے پر منحصر ہوتا تو پیروں کے تلوے مسح کے ظاہری حصے سے زیادہ حقدار ہوتے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرمایا۔ وکیع نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ میں سمجھتا تھا کہ مسح کرنے میں ظاہری حصے سے تلوے مقدم ہیں یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے ظاہری حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ وکیع کا بیان ہے کہ موزوں پر۔ عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے وکیع کی طرح روایت کی ہے۔ ابو السوداء ابن عبد خیر، عبد خیر نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے دونوں قدموں کی پشت کو دھویا اور فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ

رجاء بن حیوۃ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ

خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفَّيْنِ وَأَسْفَلَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبَلَغَنِي أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ ثَوْرٌ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَجَاءٍ۔

تعالیٰ عنہ نے اپنے کاتب سے فرمایا کہ غزوۂ تبوک کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو موزوں پر ان کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے بات پہنچی ہے کہ ثور نے یہ حدیث رجاء بن حیاۃ سے نہیں سنی (یعنی منقطع ہے)۔

بَابٌ فِي الْإِنْتِضَاحِ

پانی چھڑکنے کا بیان

۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ أَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ يَتَوَضَّأُ وَيَنْتَضِحُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَافَقَ سُفْيَانَ جَمَاعَةٌ عَلَى هٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحَكَمُ أَوِ ابْنُ الْحَكَمِ۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت سفیان بن حکم ثقفی یا حضرت حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو وضو کر لیتے اور پیشاب پر پانی چھڑک لیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایک جماعت نے اس اسناد میں سفیان کی موافقت کی ہے۔ بعض حضرات نے الحکم اور بعض نے ابن الحکم کہا ہے۔

۱۶۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ أَوِ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ۔

مجاہد نے حکم یا ابن حکم سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا۔ پھر وضو فرمایا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَوَضَّأَ

وضو کے بعد کیا کہے

۱۶۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُدَّامَ أَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعَايَةَ رِعَايَةَ إِبِلِنَا فَكَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا قَدْ أَوْجَبَ فَقُلْتُ بَخٍ بَخٍ مَا أَجْوَدَ

جبیر بن نفیر سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اپنی آپ اپنے ساتھیوں کی خدمت کرتے اور اونٹ چرایا کرتے تھے۔ ایک روز اونٹ چرانے کی باری میری تھی۔ میں تیسرے پہر انہیں لے کر لوٹا تو میں نے پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ پس میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور ان میں اپنے دل اور اپنی نگاہ کے ساتھ متوجہ رہے مگر اس کے لیے جنت یا نجات واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا: واہ واہ! یہ کتنی اچھی بات ہے [illegible]

هَذِهِ فَقَالَ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيَّ الَّتِي قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ أَجْوَدُ مِنْهَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا أَبَا حَفْصٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ آنِفًا قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔

۱۷۰ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الرِّعَايَةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ۔

۱۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ أَبُو أَسَدِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ۔

۱۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنِّي رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ۔

بَابُ تَفْرِيقِ الْوُضُوءِ۔

کھڑے ہو کر ایک آدمی نے کہا: اے عقبہ! آپ سے پہلے جو بات ارشاد فرمائی وہ اس سے بھی اچھی تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں نے کہا: اے ابو حفص! وہ کیا ہے؟ کہنے لگے کہ آپ کے آنے سے ذرا پہلے ابھی فرمایا ہے کہ تم میں کوئی بھی ایسا نہیں کہ وضو کرے تو وضو اچھی طرح کرے، پھر وضو سے فارغ ہونے پر کہے: "میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں" مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے۔

حسین بن عیسیٰ، عبد اللہ بن یزید مقری، حیوہ بن شریح، ابو عقیل، ان کے چچا زاد بھائی، حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے اور اس میں اونٹ چرانے کا ذکر نہیں کیا۔ بتاتے ہوئے فرمایا: پس اچھی طرح وضو کرے۔ پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہے۔ باقی حدیث معنًا حدیث معاویہ کے مطابق ہے۔

ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

محمد بن عیسیٰ، شریک، عمرو بن عامر بجلی، محمد یعنی ابو اسد بن عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وضو کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرمایا کرتے تھے اور ہم ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

سلیمان بن بریدہ کے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھائیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ آج میں نے آپ کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ پہلے آپ نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

وضو میں کمی رہ جانا

۱۷۳- حدثنا هارون بن معروف قال ثنا ابن وهب عن جرير بن حازم أنه سمع قتادة بن دعامة قال ثنا أنس أن رجلا جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد توضأ وترك على قدميه مثل موضع الظفر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارجع فأحسن وضوءك قال أبو داود وهذا الحديث ليس بمعروف عن جرير بن حازم ولم يروه إلا ابن وهب وحده وقد روي عن معقل بن عبيد الله الجزري عن أبي الزبير عن جابر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال ارجع فأحسن وضوءك۔

قتادہ بن دعامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی وضو کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے ناخن برابر جگہ اپنے پیر میں خشک چھوڑ رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث جریر بن حازم سے معروف نہیں ہے اور اسے صرف ابن وہب ہی نے روایت کیا ہے جبکہ معقل بن عبید اللہ جزری، ابو الزبیر، جابر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے جس میں یہ فرمایا۔ واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔

۱۷۴- حدثنا موسى بن إسماعيل قال ثنا حماد قال أخبرنا يونس وحميد عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى قتادة۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، یونس اور حمید، حضرت حسن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معنیٔ حدیث قتادہ کی طرح روایت کی ہے۔

۱۷۵- حدثنا حيوة بن شريح قال ثنا بقية عن بحير بن سعد عن خالد عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلي وفي ظهر قدمه لمعة قدر الدرهم لم يصبها الماء فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يعيد الوضوء والصلاة۔

خالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کے قدم پر ایک درہم کے برابر جگہ تھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

باب إذا شك في الحدث

جب وضو ٹوٹنے کا شک ہو

۱۷۶- حدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن أحمد بن أبي خلف قالا ثنا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب وعباد بن تميم عن عمه قال شكي إلى النبي صلى الله عليه وسلم الرجل يجد الشيء في الصلاة حتى يخيل إليه فقال لا ينفتل حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا۔

سعید بن مسیب اور عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اگر آدمی کو نماز میں ہوا خارج ہونے کا شک گزرے۔ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یہاں تک کہ آواز سنے یا بو پائے۔

۱۷۷- حدثنا موسى بن إسماعيل قال ثنا حماد قال أخبرنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِیْ دُبُرِهٖ اَحْدَثَ اَوْ لَمْ یُحْدِثْ فَاَشْكَلَ عَلَیْهِ فَلَا یَنْصَرِفْ حَتّٰى یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔

جب تم میں سے کوئی نماز کے اندر ہو اور وہ اپنی پیٹھ میں حرکت محسوس کرے اور شک میں مبتلا ہو جائے کہ وضو ٹوٹا یا نہ ٹوٹا تو نماز نہ توڑے یہاں تک کہ آواز سنے یا بو محسوس کرے۔ ف

ف۔ یعنی محض ایسا وسوسہ آدمی کے دل میں شیطان ڈالتا ہے تاکہ وہ نماز توڑ دے۔ لہٰذا وسوسے پر عمل نہ کرے اور نماز جاری رکھے ہاں وضو ٹوٹنے اور ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے تو نماز خود ٹوٹ گئی۔ اب نماز جاری نہ رکھے بلکہ وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ۔

بوسہ دینے سے وضو کا حکم

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا یَحْیٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ رَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ یَتَوَضَّاْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هُوَ مُرْسَلٌ وَاِبْرَاهِیْمُ التَّیْمِیُّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ شَیْئًا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْیَابِیُّ وَغَیْرُهٗ۔

ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا اور وضو نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے فریابی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا وَكِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَنْ هِیَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰكَذَا رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبْدُ الْحَمِیْدِ الْحِمَّانِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَعْمَشِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کو بوسہ دیا پھر نماز کے لیے نکلے اور وضو نہیں فرمایا۔ عروہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا وہ آپ ہی ہوں گی پس وہ ہنس پڑیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زائدہ اور عبدالحمید حمانی نے سلیمان اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَخْلَدٍ الطَّالَقَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ثَنَا اَصْحَابٌ لَّنَا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِیِّ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ یَحْیٰى بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ لِرَجُلٍ اُحْكُ عَنِّیْ اَنَّ هٰذَیْنِ یَعْنِیْ حَدِیْثَ الْاَعْمَشِ هٰذَا عَنْ حَبِیْبٍ وَحَدِیْثَهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ یَحْیٰى اُحْكُ عَنِّیْ اَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَیْءَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرُوِیَ

ابراہیم بن مخلد طالقانی، عبدالرحمٰن بن مغراء، اعمش ان کے چند ساتھی، عروہ مزنی نے اس کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید القطان نے ایک آدمی سے کہا کہ یہ دونوں حدیثیں مجھ سے نقل کرو یعنی اعمش کی حدیث بواسطہ حبیب اور اسی اسناد کے ساتھ اس کی حدیث کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ یحییٰ نے کہا کہ مجھ سے یہ غلط نقل کی گئی ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری سے مروی ہے کہ ہم سے حبیب نے نہیں روایت

عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ مَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ يَعْنِي لَمْ يُحَدِّثْهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ رَوَى حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثًا صَحِيحًا۔

کی مگر عروہ مزنی کے واسطے سے یعنی انھوں نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حمزہ زیات نے حبیب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ اس اسناد کے ساتھ یہ حدیث صحیح روایت کی ہے۔ ف

ف۔ عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو ہے یا نہیں اس مسئلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو ہے۔ خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت، عورت اپنی بیوی ہو یا غیر۔ امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک اجنبی عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو ہے جبکہ دونوں بالغ ہوں۔ یہ حضرات قرآن کریم کی آیت اولمستم النساء کو اپنی دلیل ٹھہراتے ہیں جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لمس نساء سے جماع مراد ہے جیسا کہ کتب تفاسیر میں ہے لہٰذا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عورت کو بوسہ دینا ناقض وضو نہیں ہے۔ اس مسئلے میں احناف کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جو صحیحین میں موجود ہے کہ عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو میرے پیر کو چھوتے لہٰذا میں پیروں کو سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے تو پھیلا لیتی۔ اس حدیث میں دوران نماز حضرت صدیقہ کے پیروں کو ہاتھ لگانا مذکور ہے جس سے ثابت ہوا کہ لمس نساء ناقض وضو نہیں ہے۔ امام ترمذی نے شافعی مذہب کی ضرورت سے زیادہ حمایت کرتے ہوئے اس حدیث کی اسناد پر مختلف اعتراضات کیے ہیں لیکن ان سے حدیث کی صحت متاثر نہیں ہوئی اور احناف کی دلیل اسی طرح اپنی جگہ پر ثابت و قائم اور جگمگا رہی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ۔
شرمگاہ چھونے سے وضو کرنا

۱۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

عبداللہ بن ابوبکر نے عروہ بن زبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں مروان بن الحکم کے پاس گیا تو ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو لازم آتا ہے۔ مروان نے کہا اور شرمگاہ چھونے سے بھی۔ عروہ نے کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں۔ مروان نے کہا کہ مجھے حضرت بسرہ بنت صفوان نے بتایا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وضو کرے۔ ف

ف۔ مس ذکر ناقض وضو ہے یا نہیں اس مسئلے میں کافی اختلاف ہے اور اختلاف کیوں نہ ہوتا جب صحابہ کرام سے مختلف روایات وارد ہیں۔ اہل حق کے باقی ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مس ذکر ناقض وضو ہے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مس ذکر سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور جسم کے دوسرے حصوں کی طرح وہ بھی ایک حصہ ہے۔ جب دوسرے حصوں کو چھونے سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا تو مس ذکر سے وضو کیوں ٹوٹنے لگا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ۔
اس بات کی اجازت

۱۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ

قیس بن طلق نے اپنے والد ماجد حضرت طلق بن علی

عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ایک بدوی شخص آکر عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! اگر کوئی وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا بیٹھے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ، ابن عیینہ اور جریر رازی، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

١٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الصَّلَاةِ۔

مسدد، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق سے مذکورہ حدیث کو اسی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے اضافہ کیا کہ نماز میں۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ۔

اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا

١٨٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد وضو کیا کرو۔ بکری کے گوشت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد وضو نہ کرو۔ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہوں میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہوں میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کا تعلق شیاطین سے ہے اور بکریوں کے رہنے والی جگہوں میں نماز پڑھنے کی بابت دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ ان میں نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ برکت کی جگہیں ہیں۔ ف

ف۔ نماز ہر ایک جگہ میں پڑھی جا سکتی ہے اور جہاں اپنے مال کی حفاظت بھی ہوتی رہتی ہے اور یہی اچھا ہے۔ اونٹوں کے تھان میں شاید اس وجہ سے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہو کہ وہ کوئی نماز پڑھے اور اونٹ آپس میں شرارت کرنے لگیں ممکن ہے اسے کچل دیں لہٰذا خطرے کے باعث ان کے تھان میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ اللَّحْمِ النِّيءِ وَغَسْلِهِ۔

کچا گوشت چھونے یا دھونے سے وضو کا حکم

١٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ الْمَعْنَى

ہلال بن میمون جہنی نے عطاء بن یزید لیثی سے روایت کی۔ ہلال نے کہا کہ حضرت ابو سعید خدری کے سوا مجھے اس کی کوئی

قالوا ثنا مروان بن معاوية قال أخبرنا هلال بن ميمون الجهني عن عطاء بن يزيد الليثي قال هلال لا أعلمه إلا عن أبي سعيد وقال أيوب وعمرو أراه عن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم مر بغلام يسلخ شاة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تنح حتى أريك فأدخل يده بين الجلد واللحم فدحس بها حتى توارت إلى الإبط ثم مضى فصلى للناس ولم يتوضأ قال أبو داود زاد عمرو في حديثه يعني لم يمس ماء وقال عن هلال بن ميمون الرملي قال أبو داود ورواه عبد الواحد بن زياد وأبو معاوية عن هلال عن عطاء عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا لم يذكر أبا سعيد۔

سند معلوم نہیں۔ ایوب اور عمرو نے بھی اسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، ایک طرف ہو جاؤ میں اتار کر دکھاتا ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھال اور گوشت کے درمیان اندر داخل کیا حتیٰ کہ وہ بغل تک چلا گیا۔ پھر آپ نے جا کر لوگوں کو نماز پڑھائی اور نیا وضو نہ کیا۔ عمرو نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا اور اسے ہلال بن میمون رملی سے روایت کیا۔

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے عبد الواحد بن زیاد، ابو معاویہ، ہلال، عطاء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے — مرسلاً روایت کیا ہے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۷ ترك الوضوء من مس الميتة

مردار کو چھونے سے وضو نہ کرنا

۱۸۶۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة قال ثنا سليمان يعني ابن بلال عن جعفر عن أبيه عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالية كنفتيه فمر بجدي أسك ميت فتناوله فأخذ بأذنه ثم قال أيكم يحب أن هذا له وساق الحديث۔

جعفر کے والد ماجد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر عالیہ بستیوں میں سے ایک بستی کے بازار میں سے ہوا جو دونوں جانب تھا پس آپ کو چھوٹے کانوں والا بکری کا ایک مردہ بچہ ملا آپ نے اسے کان سے پکڑ کر اٹھا لیا پھر فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ یہ اس کا ہو؟ پھر باقی حدیث آخر تک بیان کی۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا وما فیہا کی قدر و قیمت بکری کے اس مرے ہوئے بچے سے زیادہ نہیں ہے جس طرح تم میں سے کوئی اس بچے کو لینے کے لیے تیار نہیں کیونکہ وہ کسی مصرف کا نظر نہیں آتا اسی طرح دنیا بھی بیکار ہے اور قطعاً کسی مصرف کی نہیں بلکہ قابل احتراز و اجتناب ہے۔ اسی لیے واقف اسرار و حقائق الٰہیہ، سرمایۂ ملت کے نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے شیخ فرید بخاری گورنر لاہور کے نام مکتوب گرامی لکھتے ہوئے دنیا کی حقیقت یوں بیان فرمائی:

"دنیا بظاہر شیریں اور صورت میں تازگی رکھتی ہے لیکن حقیقت میں زہر قاتل ہے اس کا فائدہ باطل اور اس میں گرفتار رہنا بیکار ہے۔ اس کا مقبول ذلیل و خوار ہے اور اس پر فدا ہونے والا پاگل۔ اس کا حکم ملمع کی ہوئی نجاست جیسا ہے اور شکر لپٹے ہوئے زہر کے مانند ہے۔ عقلمند وہ ہے جو اس بیکار دولت پر فریفتہ نہ ہو اور ایسے خراب سامان کی محبت میں گرفتار رہنے سے بچے۔" مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۵۰۔

دنیا بارگاہِ قدس و مکرمی میں ذلیل و خوار اور مبغوض کیوں ہے، اس کی وجہ بتلاتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مکتوب میں یوں فرمایا ہے:۔

"یعنی دنیا حق سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک اس لیے ملعون و مبغوض ہے کہ حصولِ دنیا نفسانی خواہشات کے حصول کا ذریعہ ہے لہٰذا جو دشمن کی مدد کرے وہ ضرور لعنت کا مستحق ہوگا اسی لیے فقر فخرِ محمدی ہوا علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات۔ فقر میں نفس کی نامرادی ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی بعثت کا مقصد نفس کو عاجز کرنا ہے جبکہ تکلیفاتِ شرعیہ میں یہ حکمت ہے کہ نفسِ امارہ عاجز اور خراب ہوتا ہے۔ شرائع نفسانی خواہشات کو مٹانے کی غرض سے وارد ہوئی ہیں جس قدر شریعت کے مطابق عمل کیا جائے گا اسی قدر نفسانی خواہشات زوال پذیر ہوں گی۔"
(مکتوباتِ امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۵۲)۔

پارہ — ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ فِي تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۱۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

آگ سے پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت کھا کر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

۱۸۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ وَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَالَ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ وَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ وَقَامَ يُصَلِّي زَادَ الْأَنْبَارِيُّ وَكَانَ شَارِبِي وَفَى فَقَصَّهُ لِي عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قَالَ أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ.

مغیرہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا تو آپ نے بکری کی ایک ران کا حکم فرمایا جو بھونی گئی۔ آپ چھری سے کر اس میں سے میرے لیے کاٹنے لگے کہ اتنے میں حضرت بلال نماز کے لیے بلانے آ گئے پس آپ نے چھری ڈال دی اور فرمایا کہ اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں اسے کیا ہو گیا ہے؟ اور نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ انباری کی روایت میں یہ بھی ہے کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ جنہیں آپ نے مسواک پر رکھ کر کاٹ دیا یا یہ فرمایا کہ میں تیرے بالوں کو مسواک پر رکھ کر کاٹ دیتا ہوں۔

۱۸۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر اپنا دست مبارک اس فرش سے پونچھ لیا جو آپ کے نیچے بچھا ہوا تھا پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

۱۹۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَشَ مِنْ كَتِفٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت تناول فرمایا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۱۹۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَرَّبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور روٹی اور گوشت پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا پھر وضو کے لیے پانی منگوا کر اس سے وضو کیا۔ پھر ظہر کی نماز پڑھ کر اپنا باقی کھانا منگوایا پس کھا کر پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور دوبارہ وضو نہ فرمایا۔

۱۹۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ أَبُو عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا اخْتِصَارٌ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں صورتوں میں سے آخری عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مذکورہ بالا حدیث کا خلاصہ ہے۔

۱۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ ثُمَامَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ مِصْرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِ رَجُلٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَنَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ فَخَرَجْنَا فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُهُ عَلَى النَّارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطَابَتْ بُرْمَتُكَ قَالَ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلُكُهَا حَتّٰى أَحْرَمَ بِالصَّلٰوةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

عبید بن ثمامہ مرادی کا بیان ہے کہ مصر میں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے مصر کی مسجد میں انہیں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی کے گھر میں سات یا آٹھ آدمیوں میں سے ایک اپنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں دیکھا۔ پس حضرت بلال گزرے اور انہوں نے نماز کے لیے آواز دی۔ پس ہم باہر نکلے تو ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی ہانڈی آگ پر پک رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تمہاری ہانڈی پک گئی ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپ نے اس میں سے ایک بوٹی اٹھائی اور اسے چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کی تکبیر کہی اور ایسا کرتے ہوئے میں نے آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

ف۔ شروع اسلام میں یہی حکم تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے دوبارہ وضو کرنا پڑتا ہے۔ بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور صرف اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کیا جاتا تھا اس کے بعد یہ دوسرا حکم بھی منسوخ ہو گیا اور فرمایا گیا کہ آگ پر پکی ہوئی خواہ کوئی چیز بھی کھائی جائے اس کا وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا اس کے بعد صرف کلی کر لینا کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

باب ۷ التَّشْدِيدُ فِي ذَلِكَ

١٩٤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ۔

١٩٥ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَسَقَتْهُ قَدَحًا مِنْ سَوِيقٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي أَلَا تَوَضَّأُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ أَوْ قَالَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ يَا ابْنَ أَخِي۔

اس سے وضو لازم آنا

مسدد، یحیی، شعبہ، ابوبکر بن حفص، اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرنا ہوتا ہے آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر۔

ابو سلمہ نے ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت کی کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المومنین نے انہیں ایک پیالہ ستو پلائے۔ انہوں نے پانی منگوا کر کلی کی فرمایا اے میرے بھانجے! تم وضو کیوں نہیں کرتے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کیا کرو یا فرمایا کہ جس کو آگ نے مس کیا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری کی حدیث میں اے بھتیجے ہے۔ ف

ف ان دونوں حدیثوں میں جو آگ پر پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنے کا حکم ہے یہ ابتدائی دور کی بات ہے شروع اسلام میں یہی حکم تھا لیکن بعد میں یہ منسوخ ہو گیا تھا کہ آگ پر پکائی ہوئی چیز کھا لینے سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۸ الْوُضُوءُ مِنَ اللَّبَنِ

١٩٦ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا۔

دودھ پی کر وضو کرنا

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرما کر پانی منگوایا تو کلی کی۔ پھر فرمایا کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

باب ۹ الرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ

١٩٧ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ مُطِيعِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى قَالَ زَيْدٌ دَلَّنِي شُعْبَةُ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ۔

اس کی رخصت

توبہ عنبری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرما کر کلی نہیں کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑھ لی۔ زید نے فرمایا کہ اس بوڑھے کو مجھے شعبہ نے بتایا۔

باب ۱۰ الْوُضُوءُ مِنَ الدَّمِ

١٩٨ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ

خون نکلنے سے وضو کا حکم

عقیل بن جابر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے

ثنا ابن المبارك عن محمد بن إسحاق قال حدثني صدقة بن يسار عن عقيل بن جابر عن جابر قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني في غزوة ذات الرقاع فأصاب رجل امرأة رجل من المشركين فحلف أن لا أنتهي حتى أهريق دمًا في أصحاب محمد فخرج يتبع أثر النبي صلى الله عليه وسلم فنزل النبي صلى الله عليه وسلم منزلًا فقال من رجل يكلؤنا فانتدب رجل من المهاجرين ورجل من الأنصار فقال كونا بفم الشعب قال فلما خرج الرجلان إلى فم الشعب اضطجع المهاجري وقام الأنصاري يصلي وأتى الرجل فلما رأى شخصه عرف أنه ربيئة للقوم فرماه بسهم فوضعه فيه فنزعه حتى رماه بثلاثة أسهم ثم ركع وسجد ثم انتبه صاحبه فلما عرف أنهم قد نذروا به هرب فلما رأى المهاجري ما بالأنصاري من الدم قال سبحان الله ألا أنبهتني أول ما رمى قال كنت في سورة أقرؤها فلم أحب أن أقطعها۔

باب في الوضوء من النوم

۱۹۹۔ حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل قال ثنا عبد الرزاق قال أنا ابن جريج قال أخبرني نافع قال حدثني عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم شغل عنها ليلة فأخرها حتى رقدنا في المسجد ثم استيقظنا ثم رقدنا ثم استيقظنا ثم رقدنا ثم خرج علينا فقال ليس أحد ينتظر الصلوة غيركم۔

۲۰۰۔ حدثنا شاذ بن فياض قال ثنا هشام الدستوائي عن قتادة عن أنس قال كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے یعنی غزوہ ذات الرقاع میں پس ایک آدمی نے کسی مشرک کی بیوی کو مار دیا تو اس نے قسم کھائی کہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک محمد کے ایک ساتھی کا خون نہ بہا دوں پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم دیکھتا ہوا نکلا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک منزل پر اترے تو فرمایا کون ہماری حفاظت کرے گا؟ ایک مہاجر اور ایک انصاری نے یہ ذمہ لیا۔ فرمایا کہ گھاٹی کے دہانے پر چلے جاؤ۔ جب دونوں حضرات گھاٹی کے دہانے پر پہنچ گئے تو مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ چنانچہ ایک شخص آیا اور دیکھ کر اس نے سمجھا کہ یہ قوم کے نگران ہیں پس اس نے ایک تیر مارا جو انہیں لگا انہوں نے اسے نکال دیا۔ یہاں تک کہ اس نے تین تیر مارے پھر انہوں نے رکوع سجدہ کر کے اپنے ساتھی کو جگایا۔ تیرانداز نے جب دیکھا کہ وہ خبردار ہو گئے تو بھاگ گیا۔ جب مہاجر نے انصاری کا خون دیکھا تو تعجب سے کہا کہ آپ نے مجھے پہلے ہی تیر پر کیوں نہ جگایا؟ کہا کہ میں ایک سورت پڑھ رہا تھا جسے ادھورا چھوڑنا میں نے پسند نہ کیا۔

سونے سے وضو کا حکم

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں اتنی دیر کر دی کہ ہم مسجد میں سو گئے ہم دوبارہ بیدار ہو کر سو گئے پھر بیدار ہو کر سو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا۔ تمہارے سوا کوئی ایک بھی نہیں جو نماز کے انتظار میں ہو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کی دیر تک نماز عشاء کا انتظار کرتے کہ ان کے سر جھک جاتے۔ پھر نماز پڑھتے اور

يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ فِيهِ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَخْفِقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِلَفْظٍ آخَرَ۔

۲۰۱ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي حَاجَةً فَقَامَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَعَسَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ وُضُوءًا۔

۲۰۲ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ وَيَنَامُ وَيَنْفُخُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ وَقَدْ نِمْتَ فَقَالَ إِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا زَادَ عُثْمَانُ وَهَنَّادٌ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَوْلُهُ الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا يَزِيدُ الدَّالَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَى أَوَّلَهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَذْكُرُوا شَيْئًا مِنْ هَذَا وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْفُوظًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي وَقَالَ شُعْبَةُ إِنَّمَا سَمِعَ قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ حَدِيثَ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَحَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي الصَّلَاةِ وَحَدِيثَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ

دوبارہ وضو نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے قتادہ سے جو روایت کی اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہمارے سر جھک جاتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ابو عروبہ نے اسے قتادہ سے دوسرے لفظوں میں روایت کیا ہے۔

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز عشاء کی اقامت کہی گئی تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے پس آپ کھڑے ہو کر اس سے سرگوشی کرتے رہے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے یا بعض حضرات۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی اور راوی نے دوبارہ وضو کرنے کا ذکر نہ کیا۔

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے، سو جاتے اور خراٹے لینے لگتے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتے اور دوبارہ وضو نہ کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے بغیر وضو کئے نماز پڑھ لی حالانکہ آپ سو گئے تھے۔ فرمایا کہ وضو اس پر لازم ہے جو ٹیک لگا کر سو جائے۔ عثمان اور ہناد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ٹیک لگائے گا تو جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ کہنا کہ وضو اس پر ہے جو ٹیک لگا کر سویا ہو، یہ حدیث منکر ہے کیونکہ یزید دالانی کے سوا اسے قتادہ سے کسی نے روایت نہیں کیا۔ حدیث کے پہلے حصے کو حضرت ابن عباس سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے اس بات کا ذکر تک نہیں کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ شعبہ نے فرمایا کہ قتادہ نے ابو العالیہ سے چار حدیثیں سنی ہیں۔

۱۔ یونس بن متی کے متعلق حدیث۔
۲۔ نماز کے متعلق حضرت ابن عمر سے حدیث۔
۳۔ قضاۃ ثلاثہ کی حدیث۔
۴۔ حضرت ابن عباس کی یہ حدیث کہ مجھ سے کتنے ہی پسندیدہ حضرات نے حدیث بیان کی ہے جن میں سے حضرت عمر بھی

مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ۔

ہیں اور حضرت عمر مجھے اُن میں سب سے پسندیدہ ہیں۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقعد کی ڈاٹ آنکھیں ہیں (یعنی بیدار آدمی کے علم میں یہ بات رہتی ہے کہ مقعد سے کچھ نکلا یا نہ نکلا) جو سو جائے اُسے وضو کرنا چاہیئے۔ ف:

ف: سونے کو یہاں وجہ ناقض وضو فرمایا کہ سونے والے کو ریح کے خارج ہونے کے متعلق علم و اختیار نہیں رہتا اور یہ اُسی صورت میں ہے کہ وہ سہارا لے کر سوئے کیونکہ سہارا لے کر سونے کی صورت میں جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا کوئی بغیر سہارا لیے سو بھی جائے تو اٹھنے سے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاملہ بھی دوسرے لوگوں سے جدا تھا۔ آپ کا سونا ناقض وضو بالکل نہیں تھا۔ ایک دفعہ آپ محوِ خواب تھے کہ بیدار ہو کر نماز شروع کر دی اور وضو نہ کیا۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تعجب ہوا اور عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سُنی تھی۔ مقصد یہ تھا کہ سونے کے باوجود آپ نے نماز کے لیے وضو نہ فرمایا۔ ارشاد ہوا عائشہ! تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا (بخاری) اور باقی انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب کی حالت بھی یہی ہوتی تھی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اپنی اُمت کے حق میں ریوڑ کے محافظ کی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح نگران کا اپنے ریوڑ کی نگرانی سے غافل ہو جانا مناسب نہیں اسی طرح نبی کا اپنی اُمت سے خواب میں بھی غافل ہو جانا اُن حضرات کی شان کے شایان نہیں اور پروردگارِ عالم انہیں بوقتِ خواب بھی اُمت کے حالات و کوائف سے بے خبر نہیں ہونے دیتا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْأَذَى بِرِجْلِهِ۔

جو گندگی پر پیدل چلے

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا لَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ شَقِيقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ۔

ہناد بن سری اور ابراہیم بن ابو معاویہ، عثمان بن ابو شیبہ، شریک، جریر اور ابن ادریس، اعمش، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم پیدل چلنے کے بعد پیروں کو دھویا نہیں کرتے تھے نیز نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹا نہیں کرتے تھے۔ ابراہیم بن ابو معاویہ، اعمش، شقیق، مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔ ہناد، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی (یعنی بغیر واسطہ مسروق کے)

بَابٌ فِيمَنْ يُحْدِثُ فِي الصَّلَاةِ۔

جس کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى

مسلم بن سلام نے حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے

بْنِ عَفَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ۔

دورانِ نماز کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو اُسے چاہیے کہ لوٹ جائے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

بَابٌ فِي الْمَذْيِ

مذی کا بیان

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ الْحَذَّاءُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ حَتَّى تَشَقَّقَ ظَهْرِي فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ وَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔

حصین بن قبیصہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ میری مذی بہت نکلتی تھی مجھے بار بار غسل کرنا پڑتا یہاں تک کہ میری پیٹھ پھٹ گئی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا یا آپ سے ذکر کر دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مت کیا کرو۔ جب تم مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر اسی طرح وضو کر لیا کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہیں اور جب آبِ منی بہاؤ تو غسل کیا کرو۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

مقداد بن اسود کا بیان ہے کہ ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھیے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی مذی نکل آئے تو اس پر کیا لازم ہے؟ کیونکہ میرے نکاح میں حضور کی صاحبزادی ہیں اس لیے خود پوچھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی یہ چیز دیکھے تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر اسی طرح وضو کرے جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لِلْمِقْدَادِ وَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا قَالَ فَسَأَلَهُ الْمِقْدَادُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَأُنْثَيَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنْ

ہشام بن عروہ نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد سے کہا پھر اسی حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مقداد کے پوچھنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی شرمگاہ اور دونوں خصیوں کو دھو لینا چاہیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری اور ایک جماعت نے ہشام، عروہ، حضرت مقداد، حضرت علی

عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ أُنْثَيَيْهِ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ پھر حسبِ مذکورہ حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے مفضل بن فضالہ، ثوری، ابن عیینہ، ہشام، عروہ کے ذریعے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحاق، ہشام بن عروہ، عروہ کے ذریعے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور فوطوں کا ذکر نہیں فرمایا۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنْهُ الِاغْتِسَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ بِأَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ۔

سعید بن عبید بن سباق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری شدت کے ساتھ مذی نکلا کرتی ہے جس کے باعث کثرت سے غسل کرنا پڑتا۔ پس میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اس کے لیے تمہیں وضو کر لینا کافی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جو میرے کپڑے میں لگ جاتی ہے اس کے لیے کیا کروں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ جہاں تم اپنے کپڑے پر لگی ہوئی دیکھو تو اس پر ایک چلو پانی چھڑک لیا کرو۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَعَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بَعْدَ الْمَاءِ فَقَالَ ذَاكَ الْمَذْيُ وَكُلُّ فَحْلٍ يُمْذِي فَتَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ۔

علاء بن حارث نے حرام بن حکیم سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا جان حضرت عبداللہ بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ غسل کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے اور اگر غسل کرنے کے بعد پانی نکل آئے؟ فرمایا کہ یہ مذی ہوتی ہے اور ہر نر کی مذی خارج ہوتی ہے اس کے باعث اپنی شرمگاہ اور فوطوں کو دھو لیا کرو اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرو۔ ف

ف۔ نہانے کے بعد یا کسی بھی وقت مذی نکلے تو اس سے غسل لازم نہیں آتا۔ بخاری و مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یغسل ذکرہ و یتوضأ۔ ترمذی میں ہے: من المذی الوضوء و من المنی الغسل جب کہ ابوداؤد کی اس روایت میں فوطوں کے دھونے کا ذکر بھی ہے۔ اس سلسلے کی تمام روایات کو سامنے رکھنے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ حسبِ پا

کپڑے میں جہاں مذی لگ گئی ہو اُسے دھو کر وضو کر لیا جائے کیونکہ مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن غسل لازم نہیں ہوتا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

بابُ۸۵ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ وَمُوَاكَلَتِهَا ۔

۲۱۲ ۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَكَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَذَكَرَ مُوَاكَلَةَ الْحَائِضِ أَيْضًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ ۔

حائضہ کے ساتھ مباشرت اور کھانے پینے کا بیان

علاء بن حارث نے حرام بن حکیم سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا جان (حضرت سہل بن حنیف) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے لیے اپنی بیوی سے کیا چیز جائز ہے، جب کہ وہ حائضہ ہے؟ فرمایا کہ تہبند سے اوپر تمہارے لیے سب کچھ جائز ہے اور حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کا ذکر بھی کیا۔ پھر باقی حدیث آخر تک بیان کی۔

۲۱۳ ۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ سَعْدٍ الْأَغْطَشِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ هِشَامٌ هُوَ ابْنُ قُرْطٍ أَمِيرُ حِمْصَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ ۔

عبدالرحمن بن عائذ ازدی نے ہشام یعنی ابن قرط امیر حمص سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آدمی کے لیے اپنی بیوی سے کیا چیزیں جائز ہیں جب کہ وہ حائضہ ہو؟ فرمایا کہ تہبند سے اوپر سب کچھ جائز ہے اور اس سے بچنا افضل ہے ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سند قوی نہیں ہے ۔

بابُ۸۶ فِي الْإِكْسَالِ ۔

۲۱۴ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جَعَلَ ذَلِكَ رُخْصَةً لِلنَّاسِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِقِلَّةِ الثِّيَابِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُسْلِ وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ ۔

دخول کا بیان

حضرت سہل بن سعد ساعدی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع اسلام میں کپڑوں کی قلت کے باعث لوگوں کو اس (دخول کے غسل لازم نہ آنے) کی رخصت (معافی) عطا فرمائی تھی پھر غسل کرنے کا حکم فرمایا اور غسل ترک کرنے سے منع فرما دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایسا سمجھنے سے منع فرما دیا کہ پانی نکلنے سے غسل لازم آئے گا۔

۲۱۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ یہ جو فتوے دیتے تھے کہ انزال

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ۔

پڑنے سے غسل لازم آتا ہے یہ رخصت تھی کہ شروع اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف فرمائی تھی۔ پھر اس کے بعد غسل کرنے کا حکم فرما دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو غسان سے مراد محمد بن مطرف ہیں۔

۲۱۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَرَاهِيدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَأَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مرد اور عورت کی چاروں شاخوں (دو رانوں اور دو پنڈلیوں) کے درمیان بیٹھ گیا اور ختنہ ختنے سے جا ملا تو غسل واجب ہو گیا۔

۲۱۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانی (احتلام کی منی) نظر آنے سے غسل ہے۔ ابو سلمہ ایسا ہی کیا کرتے تھے (یعنی انزال ہونے پر غسل کیا کرتے تھے)۔ ف

ف: شروع اسلام میں حکم تھا کہ انزال ہونے پر غسل لازم آتا تھا۔ متعدد صحابہ کرام نے اسے روایت کیا ہے لیکن ایک مدت کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور حکم ہوا کہ جب مرد اور عورت کے ختنے آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال خواہ ہو یا نہ ہو۔ یہی مذہب ہے حضرات خلفائے راشدین، حضرت عائشہ صدیقہ، باکثر صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ مزید بحث حدیث الماء من الماء پر ہے اور صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انما الماء من الماء۔ ترمذی میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ انما الماء من الماء فی الاحتلام یعنی یہ حکم احتلام سے متعلق ہے کہ پانی یعنی منی نظر آئے تو غسل واجب ہے اور اگر منی نظر نہ آئی تو غسل واجب نہیں خواہ خواب میں دیکھا ہو کہ اسے احتلام ہوا ہے۔ اس کے برعکس احتلام کا کوئی علم نہ ہو لیکن جسم یا کپڑوں پر منی دیکھے تو اس پر غسل کرنا واجب ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جماع کے متعلق بھی یہی حکم تھا کہ پانی لیکن وہ منسوخ ہوا اور یہ حکم صرف احتلام کے بارے میں مخصوص ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

بَابٌ ۸۷ فِي الْجُنُبِ يَعُودُ

جنبی کا دوبارہ جماع کرنا

۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ هِشَامٌ

حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی روز ایک غسل سے اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہو آئے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ہشام بن زید نے حضرت انس سے روایت کی ہے

بن حبيب عن أنس وسمعتي عن قتادة عن أنس وصالح بن أبي الأخضر عن الزهري كلهم عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

اور معمر نے قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے اور صالح بن ابوالاخضر نے زہری سے ان سب نے حضرت انس سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب ۸۵ الوضوء لمن أراد أن يعود.

دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کرے

۲۱۹ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال ثنا حماد عن عبد الرحمن بن أبي رافع عن عمته سلمى عن أبي رافع أن النبي صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت له يا رسول الله ألا تجعله غسلا واحدا فقال هذا أزكى وأطيب وأطهر. قال أبو داود وحديث أنس أصح من هذا.

سلمیٰ نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے (صحبت کی) ایک سے فارغ ہو کر غسل کرتے، پھر دوسری سے فارغ ہو کر۔ راوی کا بیان ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ آپ ایک ہی بار غسل کیوں نہیں فرما لیتے؟ فرمایا کہ قلبی طہارت بہتر اور جسمانی طہارت اس میں زیادہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۲۰ - حدثنا عمرو بن عون أخبرنا حفص بن غياث عن عاصم الأحول عن أبي المتوكل عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم أهله ثم بدا له أن يعاود فليتوضأ بينهما وضوءا.

عمرو بن عون، حفص بن غیاث، عاصم الاحول، ابوالمتوکل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس گیا، پھر دوبارہ جانا چاہے تو دونوں کے درمیان وضو کرے۔

باب ۸۶ في الجنب ينام.

حالت جنابت میں سونا

۲۲۱ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أنه قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم أنه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم.

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ رات کے وقت وہ جنابت کی حالت میں ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وضو کرو اپنی شرمگاہ کو دھو لو اور سو جایا کرو۔

باب ۸۷ الجنب يأكل.

حالت جنابت میں کھانا

۲۲۲ - حدثنا مسدد وقتيبة بن سعيد قالا ثنا سفيان عن الزهري عن أبي سلمة عن عائشة قالت إن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة.

زہری نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو فرما لیا کرتے تھے۔

۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهٖ وَزَادَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ فَجَعَلَ قِصَّةَ الْأَكْلِ قَوْلَ عَائِشَةَ مَقْصُوْرًا وَرَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

یونس نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ حالت جنابت میں جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو (پہلے) دونوں ہاتھوں کو دھو لیا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن وہب نے یونس سے روایت کرتے ہوئے جو کھانے کے متعلق کہا وہ حضرت عائشہ کا قول ہے۔ اس کی صالح بن ابی الاخضر نے زہری سے ابن مبارک کے مطابق روایت کی، سوائے اس کے کہ عروہ یا ابو سلمہ سے روایت کی۔ اوزاعی، یونس، زہری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن مبارک کے مطابق روایت کی۔

بَابٌ مَنْ قَالَ الْجُنُبُ يَتَوَضَّأُ۔

جنبی کا وضو کرنا

۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ تَعْنِيْ وَهُوَ جُنُبٌ۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے حالانکہ آپ جنابت کی حالت میں ہوتے۔

۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ نَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ بَيْنَ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ رَجُلٌ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ تَوَضَّأَ۔

یحییٰ بن یعمر نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رخصت مرحمت فرمائی ہے کہ جب کھانے، پینے یا سونے لگے تو وضو کر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں یحییٰ بن یعمر اور حضرت عمار بن یاسر کے (درمیان) ایک آدمی اور ہے۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر بن العاص اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يُؤَخِّرُ الْغُسْلَ۔

جنبی کا غسل میں دیر کرنا

۲۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرٌ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ فِي آخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ

غضیف بن حارث کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے پہلے حصے میں غسل فرماتے دیکھا یا پچھلے میں؟ فرمایا کہ کبھی پہلے حصے میں غسل فرماتے تھے اور کبھی پچھلے میں۔ تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَوْ يُخَافِتُ بِهِ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ وَرُبَّمَا خَافَتَ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

کو رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے ہوئے دیکھا یا پچھلے میں؟ فرمایا کہ کبھی رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے اور کبھی پچھلے میں۔ تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتے دیکھا یا آہستہ؟ فرمایا کہ کبھی بلند آواز سے تلاوت کرتے اور کبھی آہستہ۔ تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔

۲۲۷ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

عبداللہ بن نجی کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔ ف

ف۔ فرشتوں سے یہاں رحمت کے فرشتے مراد ہیں۔ جاندار کی تصویر بنانا اور رکھنا جائز نہیں ہے۔ کتا جو ریوڑ وغیرہ کی حفاظت کے لیے رکھا جائے وہ مستثنیٰ ہے۔ جنبی کو بغیر کسی وجہ کے غسل میں دیر کرنا اچھا نہیں کیونکہ اس حالت میں وہ کتنے ہی نیک کاموں سے محروم ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲۸ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي إِسْحَاقَ۔

ابواسحاق نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسن بن علی واسطی نے یزید بن ہارون کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابواسحاق کی یہ حدیث ایک وہم ہے۔

بابٌ ۹۰ فِي الْجُنُبِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

جنبی کا قرآن کریم پڑھنا

۲۲۹ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَّا وَ

عبداللہ بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں دو آدمیوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے خیال میں ایک ہمارے قبیلے سے اور ایک بنی اسد سے

رَجُلٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسِبُ فَبَعَثَهُمَا عَلِيٌّ وَجْهًا وَقَالَ إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ حَفْنَةً فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَنْكَرُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ أَوْ قَالَ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

تھا حضرت علی نے دونوں کو اپنے سامنے بلا کر فرمایا کہ ماشاء اللہ تم دونوں طاقتور ہو جانفشانی سے اپنے دین کی خدمت کرنا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور بیت الخلاء میں چلے گئے۔ پھر باہر آئے تو پانی منگوایا تو اس میں سے ایک چلو پانی لے کر منہ پر پھیرا اور قرآن مجید پڑھنے لگے۔ لوگوں کو یہ بات ناپسند ہوئی تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکل کر ہمیں قرآن کریم پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور اس میں کوئی جھجک محسوس نہ فرماتے یا فرمایا کہ جنابت کے سوا قرآن مجید سے آپ کو کوئی چیز نہ روکتی۔ ف

ف۔ جنبی قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتا۔ بے وضو تلاوت کر سکتا ہے لیکن قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتا کیونکہ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يُصَافِحُ

جنبی کا مصافحہ کرنا

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فَأَهْوَى إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجِسٍ۔

ابو وائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے تو ان کی جانب جھکے یہ عرض گزار ہوئے کہ میں جنبی ہوں۔ فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَأَنَا جُنُبٌ فَاخْتَنَسْتُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ قَالَ فِي حَدِيْثِ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ۔

ابو رافع کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں ملے جب کہ میں حالت جنابت میں تھا۔ پس میں ایک جانب ہٹ کر پیچھے چلا گیا اور غسل کر کے حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا۔ اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہوا کہ میں جنبی تھا اور طہارت بغیر آپ کی بارگاہ میں بیٹھنا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا سبحان اللہ! مسلمان کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ حدیث بشر کو حمید نے بکر سے روایت کی ہے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ۔

جنبی کا مسجد میں داخل ہونا

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا أَفْلَتُ بْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهُ بُيُوْتِ

جسرہ بنت دجاجہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے بعض صحابہ کرام نے اپنے گھروں کے دروازے آنے جانے کے لیے مسجد کے اندر

أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ وَجِّهُوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ نَاسٍ۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي أَوَّلِهِ فَكَبَّرَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَانْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ ثُمَّ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَى الْقَوْمِ أَنِ اجْلِسُوا فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلٰوةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَبَّرَ۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ

نکال لیے تھے۔ فرمایا کہ ان کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور اس سلسلے میں لوگوں نے کچھ بھی نہ کیا، اس امید پر کہ شاید اجازت نازل ہو جائے۔ کچھ دیر بعد آپ دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ ان کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ افلت بن خلیفہ ہی فلیت عامری ہیں۔

جب جنبی بھول کر لوگوں کو نماز پڑھانے لگے

حسن نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھانے کے لیے مسجد میں داخل ہوئے تو دست مبارک سے اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ پھر واپس تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پس لوگوں کو نماز پڑھائی۔

حماد بن سلمہ نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو معنًا روایت کیا اور اس کے شروع میں کہا کہ آپ نے تکبیر کہی اور اس کے آخر میں کہا کہ جب آپ نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہ میں بھی ایک بشر ہوں اور میں جنبی تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آپ مصلے پر کھڑے ہوئے اور ہم نے انتظار کیا کہ آپ تکبیر کہیں تو آپ لوٹ چلے۔ پھر فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا۔ اسے روایت کرتے ہوئے کہا ایوب اور ابن عون اور ہشام، محمد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ پس تکبیر کہی پھر لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ تو جا کر غسل فرمایا۔ اسی طرح روایت کیا ہے مالک، اسمٰعیل بن ابو حکیم، عطاء بن یسار نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی تکبیر کہی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی اسی طرح مسلم بن ابراہیم، ابان، یحییٰ، ربیع ابن محمد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے تکبیر کہی۔

عمرو بن عثمان حمصی، محمد بن حرب، زبیدی، عیاش بن عباس قتبانی

ثنا محمد بن حرب قال ثنا الزبيدي ح وحدثنا عياش بن الأزرق قال أخبرنا ابن وهب عن يونس ح وحدثنا مخلد بن خالد قال ثنا إبراهيم بن خالد إمام مسجد صنعاء قال ثنا رباح عن معمر ح وثنا مؤمل بن الفضل قال ثنا الوليد عن الأوزاعي كلهم عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال أقيمت الصلاة وصف الناس صفوفهم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا قام في مقامه ذكر أنه لم يغتسل فقال للناس مكانكم ثم رجع إلى بيته فخرج علينا ينطف رأسه قد اغتسل ونحن صفوف وهذا لفظ ابن حرب وقال عياش في حديثه فلم نزل قياما ننتظره حتى خرج علينا وقد اغتسل۔

باب في الرجل يجد البلة في منامه۔

٢٣٦ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال ثنا حماد بن خالد الخياط قال ثنا عبد الله العمري عن عبيد الله عن القاسم عن عائشة قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما قال يغتسل وعن الرجل يرى أن قد احتلم ولا يجد البلل قال لا غسل عليه فقالت أم سليم المرأة ترى ذلك أعليها الغسل قال نعم إنما النساء شقائق الرجال۔

باب في المرأة ترى ما يرى الرجل۔

٢٣٧ - حدثنا أحمد بن صالح قال ثنا عنبسة قال ثنا يونس عن ابن شهاب قال قال عروة عن عائشة أن أم سليم الأنصارية وهي أم أنس بن مالك قالت يا رسول الله إن الله لا يستحيي من الحق أرأيت المرأة إذا رأت في المنام ما يرى الرجل أتغتسل أم لا قالت عائشة فقال النبي

ابن وہب، یونس، مخلد بن خالد، ابراہیم بن خالد امام مسجد صنعاء، رباح، معمر، مؤمل بن الفضل، ولید، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے صفیں بنالیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ یاد آیا کہ غسل نہیں کیا ہے تو لوگوں سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا۔ پھر کاشانۂ اقدس کی جانب لوٹ گئے۔ پھر جب کاشانۂ اقدس سے نکل کر ہمارے پاس جلوہ افروز ہوئے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، غسل کرنے کے باعث اور ہم صف بستہ تھے۔ یہ روایت ابن حرب کے لفظوں میں ہے۔ عیاش بن ازرق نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ہم کھڑے ہو کر آپ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ غسل کر کے ہمارے پاس تشریف لے آئے۔

جو خواب میں تری دیکھے

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو تری دیکھے اور اسے احتلام یاد نہ ہو۔ فرمایا وہ غسل کرے اور اس شخص کے متعلق جس نے دیکھا کہ اسے احتلام ہوا ہے لیکن تری نہ پائے۔ فرمایا کہ اس پر غسل نہیں ہے۔ حضرت ام سلیم عرض گزار ہوئیں کہ اگر عورت ایسا دیکھے تو کیا اس پر غسل ہے؟ فرمایا ہاں اس سلسلے میں عورتیں مردوں کی طرح ہیں۔

عورت جب مرد کی طرح تری دیکھے

عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلیم جو حضرت انس بن مالک کی والدہ ماجدہ ہیں، عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا تو جب عورت خواب میں وہی دیکھے (احتلام) جو مرد دیکھتا ہے تو اسے غسل کرنا چاہیے جب کہ پانی (منی) دیکھے تو حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صلى الله عليه وسلم نعم فلتغتسل إذا وجدت الماء قالت عائشة فأقبلت عليها فقلت أف لك وهل ترى ذلك المرأة فأقبل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تربت يمينك يا عائشة ومن أين يكون الشبه قال أبو داود وكذلك روى الزبيدي وعقيل ويونس وابن أخي الزهري وابن أبي الوزير عن مالك عن الزهري ووافق الزهري مسافع الحجبي قال عن عروة عن عائشة وأما هشام بن عروة فقال عن عروة عن زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة أن أم سليم جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب في مقدار الماء الذي يجزئ به الغسل۔

٢٣٨ ۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من إناء هو الفرق من الجنابة قال أبو داود قال معمر عن الزهري في هذا الحديث قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد فيه قدر الفرق قال أبو داود روى ابن عيينة نحو حديث مالك قال أبو داود سمعت أحمد بن حنبل يقول الفرق ستة عشر رطلا وسمعته يقول صاع ابن أبي ذئب خمسة أرطال وثلث قال فمن قال ثمانية أرطال قال ليس ذلك بمحفوظ قال أبو داود وسمعت أحمد يقول من أعطى في صدقة الفطر برطلنا هذا خمسة أرطال وثلثا فقد أوفى قيل له الصيحاني ثقيل قال الصيحاني أطيب قال لا أدري۔

ہاں اُسے غسل کرنا چاہیے جب کہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں اُن کے پاس گئی اور اُن سے کہا: آپ پر افسوس ہے، کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اے عائشہ! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، اور یہ مشابہت کہاں سے ہوتی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے زبیدی، عقیل، یونس، زہری کے بھتیجے اور ابوالوزیر، مالک سے نے زہری سے۔ زہری کے موافق مسافع حجبی نے کہا عروہ از حضرت اُمّ سلمہ سے روایت کی ہے لیکن ہشام نے کہا عروہ از زینب بنت ابو سلمہ نے حضرت اُمّ سلمہ سے روایت کی کہ حضرت اُمّ سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔

جتنا پانی غسل کے لیے کافی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرمایا کرتے جو فرق ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا ہے جس میں حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے جس میں ایک فرق پانی ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے بھی حدیث مالک کے مانند روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے۔ جس نے آٹھ رطل کہا اُس کی بات درست نہیں ہے۔
امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے صدقہ فطر میں ہمارے رطل سے پانچ اور ایک تہائی دیئے تو اُس نے پورا صدقہ فطر دیا۔ اُن سے کہا گیا کہ صیحانی کھجور بھاری ہوتی ہے۔ فرمایا کہ صیحانی عمدہ ہے۔ اُس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ صَدَقَةَ قَالَ ثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ عِنْدَ الْغُسْلِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضَّفْرِ۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاشِحِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ بِيَمِينِهِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غَسَلَ يَدَيْهِ يَصُبُّ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ يُفْرِغُ عَلَى شِمَالِهِ وَرُبَّمَا كَنَتْ

غسل جنابت کا بیان

سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور غسل جنابت کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (کہ اس طرح پانی ڈالتا ہوں)

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو برتن میں پانی منگواتے جو دودھ دوہنے والے برتن جتنا ہوتا۔ پھر چلو میں پانی لے کر پہلے سر کے دائیں جانب ڈالتے تھے پھر بائیں جانب۔ پھر دونوں ہتھیلیوں میں لے کر سر کے اوپر۔

بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے ایک فرد جمیع بن عمیر کا بیان ہے کہ میں اپنی والدہ محترمہ اور خالہ جان کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں سے ایک نے پوچھا کہ آپ غسل کے وقت کیا کرتے تھیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے تھے پھر اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالتے تھے اور ہم چوٹیوں کے باعث اپنے سر پر پانچ مرتبہ پانی ڈالا کرتی تھیں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے سلیمان راوی نے کہا کہ ابتدا کرتے تو دائیں ہاتھ سے۔ مسدد راوی نے کہا کہ دونوں ہاتھ دھوتے برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر۔ پھر دونوں حضرات متفق ہو گئے کہ اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ مسدد نے کہا کہ بائیں ہاتھ پر ڈالتے اور کبھی بطور کنایہ شرمگاہ کہا۔ پھر وضو کرتے نماز کے وضو کی طرح۔ پھر برتن میں دونوں ہاتھ

عن الفرج ثم يتوضأ وضوءه للصلاة ثم يدخل يديه في الإناء فيخلل شعره حتى إذا رأى أنه قد أصاب البشرة أو أنقى البشرة أفرغ على رأسه ثلاثا فإذا فضل فضلة صبها عليه۔

داخل کر کے بالوں میں خلال کرتے، یہاں تک کہ جب دیکھتے کہ پانی جلد تک پہنچ گیا یا جلد صاف ہو گئی تو تین دفعہ سر پہ پانی بہاتے پھر جتنا پانی بچ جاتا اُسے اپنے اُوپر ڈال لیتے۔

۲۴۳۔ حدثنا عمرو بن علي الباهلي ثنا محمد بن أبي عدي ثنا سعيد عن أبي معشر عن النخعي عن الأسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يغتسل من الجنابة بدأ بكفيه فغسلهما ثم غسل مرافغه وأفاض عليه الماء فإذا أنقاهما أهوى بهما إلى حائط ثم يستقبل الوضوء ويفيض الماء على رأسه۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں سے شروع فرماتے کہ انہیں دھو کر پھر جوڑوں کو دھوتے اور اُن پر پانی بہاتے تاکہ وہ صاف ہو جائیں اور انہیں دیوار سے رگڑتے۔ پھر وضو فرماتے اور اپنے سر مبارک پر پانی بہاتے۔

۲۴۴۔ حدثنا الحسن بن شوكر ثنا هشيم عن عروة الهمداني ثنا الشعبي قال قالت عائشة لئن شئتم لأرينكم أثر يد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحائط حيث كان يغتسل من الجنابة۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اُس دیوار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کا نشان دکھا دوں جہاں آپ غسل جنابت فرماتے تھے۔

۲۴۵۔ حدثنا مسدد بن مسرهد ثنا عبد الله بن داود عن الأعمش عن سالم عن كريب قال ثنا ابن عباس عن خالته ميمونة قالت وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا يغتسل به من الجنابة فأكفأ الإناء على يده اليمنى فغسلها مرتين أو ثلاثا ثم صب على فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب بيده الأرض فغسلها ثم تمضمض واستنشق وغسل وجهه ويديه ثم صب على رأسه وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم يأخذه وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرت ذلك لإبراهيم فقال كانوا لا يرون بالمنديل

حضرت ابن عباس سے اُن کی خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا تاکہ اس کے ساتھ غسل جنابت فرمائیں تو آپ نے برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اُسے دو یا تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک کر اُسے بائیں دستِ مبارک سے دھویا۔ پھر اپنا دستِ مبارک زمین پر مار کر اُسے دھویا۔ پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنا چہرہ دھویا اور دونوں ہاتھ بھی۔ اپنے سر اقدس اور جسم اطہر پر پانی بہایا۔ پھر اس مقام سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے تو میں نے رومال پیش کیا جو نہ لیا اور آپ کے جسم اطہر سے پانی ٹپکتا رہا۔ اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ صحابہ کرام رومال میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن عادت بنا لینا انہیں ناپسند تھا۔ امام ابوداؤد

بَأْسًا وَلَكِنْ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْعَادَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ كَانُوا يَكْرَهُونَهُ لِلْعَادَةِ فَقَالَ هَكَذَا هُوَ وَلَكِنْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِي هَكَذَا۔

نے فرمایا کہ مسدد نے عبداللہ بن داؤد سے کہا: صحابہ کرام عادت کو ناپسند فرماتے تھے؟ فرمایا کہ بات یہی ہے لیکن میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح پایا ہے۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِي كَمْ أَفْرَغْتُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ۔

ابن ابی ذئب کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت فرماتے تو دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈالتے، پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ ایک مرتبہ پانی ڈالنے کی تعداد بھول گئے تو مجھ سے پوچھا کہ میں نے کتنی دفعہ پانی ڈالا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ فرمایا کہ تمہاری ماں نہ رہے، تمہیں معلوم کرنے سے کس نے روکا؟ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح طہارت فرمایا کرتے تھے۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مِرَارٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مِرَارٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً۔

عبداللہ بن عصم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نمازیں پچاس تھیں۔ نیز غسل جنابت سات دفعہ کیا جاتا اور پیشاب لگنے سے کپڑے کو سات دفعہ دھویا جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ مقرر فرما دی گئیں۔ نیز جنابت سے ایک دفعہ غسل کیا جاتا اور پیشاب لگنے سے کپڑے کو ایک دفعہ دھویا جاتا۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہٰذا ہر بال کو دھو لیا کرو اور جسم کو صاف کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حارث بن وجیہ کی حدیث منکر ہے کیونکہ وہ ضعیف ہے۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

زاذان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بھی چھوڑ دی جسے نہ دھویا گیا

تُرِكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

آگ کا اس طرح عذاب دیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں، اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں، اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں اور اپنے بالوں کو منڈا یا کرتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

غسل کے بعد وضو کرنا

٢٥٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْغَدَاةِ وَلَا أَرَاهُ يُحْدِثُ وُضُوءًا بَعْدَ الْغُسْلِ۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے دو رکعتیں پڑھتے اور نماز فجر اور میں نے آپ کو غسل فرما لینے کے بعد کبھی تازہ وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ الْمَرْأَةِ هَلْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ۔

کیا غسل کرتے وقت عورت اپنے بال کھولے

٢٥١۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ زُهَيْرٌ إِنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِلْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْفِنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ زُهَيْرٌ تَحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكِ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ۔

عبداللہ بن رافع مولی اُمّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے ایک عورت نے زہیر سے کہا کہ وہ عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! میں اپنی چوٹی سختی سے باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے لیے اُسے کھولا کروں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سر پر تین لپ پانی ڈال لینا کافی ہے، زہیر کا بیان ہے کہ تین لپ پانی سر پر ڈال کر اُسے سارے جسم پر بہالو اس وقت تم پاک ہو جاؤ گی۔

٢٥٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ نَافِعٍ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ فَسَأَلْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ وَاغْمِزِي قُرُونَكِ عِنْدَ كُلِّ حَفْنَةٍ۔

مقبری نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت حضرت اُمّ سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے فرمایا کہ اُس کی خاطر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ معناً بیان کرتے ہوئے اس میں کہا ہر لپ کے ساتھ اپنی لٹوں کو نچوڑ لیا کرو۔

٢٥٣۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ هٰكَذَا تَعْنِي بِكَفَّيْهَا جَمِيعًا فَتَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا وَأَخَذَتْ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ فَصَبَّتْهَا عَلَى الشِّقِّ وَالْأُخْرٰى عَلَى الشِّقِّ الْآخَرِ۔

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم میں سے جب کسی کو غسل جنابت کی حاجت ہوتی تو تین لپ پانی لیتے اور دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے جا یا کر ایسے ہی اپنے سر پر پانی ڈالتے نیز ایک چلو پانی لے کر ایک جانب ڈالتے اور دوسرا چلو لے کر دوسری جانب ڈالا جاتا۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَيْنَا الضِّمَادُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِلَّاتٍ وَمُحْرِمَاتٍ۔

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم غسل کرتے حالانکہ ہم نے سر پر لیپ کیا ہوا ہوتا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتیں احرام سے باہر اور حالت احرام میں۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَفْتَانِي جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمُ اسْتَفْتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْشُرْ رَأْسَهُ فَلْيَغْسِلْهُ حَتّٰى يَبْلُغَ أُصُولَ الشَّعْرِ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَلَا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَنْقُضَهُ لِتَغْرِفْ عَلٰى رَأْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ بِكَفَّيْهَا۔

ضمضم بن زرعہ نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر نے غسل جنابت کے متعلق مجھے فتویٰ دیا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور نے فرمایا مرد اپنا سر کھول کر دھوئے یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے اور عورت کے لیے ضروری نہیں ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر نہ ڈالے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ

جو جنبی اپنے سر کو خطمی سے دھوئے

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَاءَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔

بنی سواءۃ کے ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے ہوئے اپنے سر مبارک کو خطمی سے دھوتے تو اسی کو کافی سمجھتے اور پھر سر پر پانی نہ بہاتے۔

بَابٌ فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ

اس پانی کا بیان جو مرد و عورت کے درمیان بہے

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا يَحْيَى بْنُ

بنی سواءۃ بن عامر کے ایک شخص نے حضرت عائشہ صدیقہ

آدم نا شريك عن قيس بن وهب عن رجل من سواءة بن عامر عن عائشة فيما يفيض بين الرجل والمرأة من الماء قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأخذ كفا من ماء يصب علي الماء ثم يأخذ كفا من ماء ثم يصبه عليه۔

باب في مؤاكلة الحائض ومجامعتها

٢٥٨۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد أنا ثابت البناني عن أنس بن مالك قال إن اليهود كانت إذا حاضت منهم المرأة أخرجوها من البيت ولم يؤاكلوها ولم يشاربوها ولم يجامعوها في البيت فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأنزل الله تعالى ذكره ويسألونك عن المحيض قل هو أذى فاعتزلوا النساء في المحيض إلى آخر الآية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم جامعوهن في البيوت واصنعوا كل شيء غير النكاح فقالت اليهود ما يريد هذا الرجل أن يدع شيئا من أمرنا إلا خالفنا فيه فجاء أسيد بن حضير وعباد بن بشر إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالا يا رسول الله إن اليهود تقول كذا وكذا أفلا ننكحهن في المحيض فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ظننا أن قد وجد عليهما فخرجا فاستقبلتهما هدية من لبن إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث في آثارهما فسقاهما فظننا أنه لم يجد عليهما۔

٢٥٩۔ حدثنا مسدد نا عبد الله بن داود عن مسعر عن المقدام بن شريح عن أبيه عن عائشة قالت كنت أتعرق العظم وأنا حائض فأعطيه النبي صلى الله عليه وسلم

رضی اللہ عنہا سے اُس پانی کے متعلق روایت کی ہے جو مرد و عورت کے درمیان ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی لے کر اُسے پانی (منی) پر ڈالتے اور دوسرا چلو پانی لے کر اُسے اپنے جسم اطہر پر ڈالتے۔

حائضہ کے ساتھ کھانا اور ملاپ رکھنا

ثابت البنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودی جب کسی عورت کو حیض آتا تو اُسے گھر سے نکال دیتے۔ نہ اُس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ اُسے گھر میں اپنے ساتھ رکھتے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ حکم نازل فرمایا۔ اور تم سے لوگ پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے۔ تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں (۲:۲۲۲) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں گھروں میں اپنے پاس رکھو اور جماع کے سوا اُن کے ساتھ سب کچھ کرو۔ پس یہود نے کہا کہ یہ شخص ہمارے معاملات میں سے کوئی ایسی چیز چھوڑنا نہیں چاہتا جس میں ہماری مخالفت نہ کرے۔ چنانچہ حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! یہودی ایسا کہتے ہیں، تو کیوں نہ ہم حیض میں جماع کر لیا کریں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا، یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ ان دونوں حضرات پر غصہ آیا ہے۔ پس وہ دونوں نکل گئے۔ اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ پس آپ نے ان دونوں حضرات کو بلا کر انہیں دودھ پلایا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ ناراضگی ان پر نہیں تھی۔

مقدام بن شریح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بحالت حیض کے اندر میں ہڈی چوس رہی ہوتی تو میں نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو آپ نے اپنا منہ اُسی جگہ رکھا جہاں

فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ وَضَعْتُهُ وَأَشْرَبُ الشَّرَابَ فَأُنَاوِلُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَشْرَبُ مِنْهُ۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِي فَيَقْرَأُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

بَابٌ الْحَائِضُ تُنَاوِلُ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔

بَابٌ فِي الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ۔

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ لَقَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِالْقَضَاءِ۔

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو أَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں نے اپنا منہ رکھا ہوا تھا۔ اور میں پانی پی کر آپ کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ منہ رکھتے جہاں منہ لگا کر میں پانی پیتی تھی۔

منصور بن عبدالرحمن نے صفیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں اپنا سر مبارک رکھ کر تلاوت فرماتے اور میں حائضہ ہوتی۔

حائضہ کا مسجد سے کوئی چیز لینا

قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد سے مجھے نماز پڑھنے کا بوریا دو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حائضہ ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

حائضہ پر نماز کی قضا نہیں ہے

ابوقلابہ نے معاذہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حائضہ نماز کی قضا پڑھے؟ فرمایا کیا تم حروریہ (خارجیہ) ہو؟ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حیض آتا اور ہم قضا نہ پڑھتے اور نہ ہمیں قضا پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔

معاذہ عدویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہمیں روزے کی قضا رکھنے کا حکم دیا گیا لیکن نماز کی قضا پڑھنے کا حکم نہیں فرمایا گیا تھا۔

حائضہ سے جماع کرنے کا کفارہ

مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کر بیٹھے تو وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ

وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَكَذَا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ قَالَ دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ.

دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح یہ روایت صحیح ہے کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دے اور کبھی کبھار شعبہ اسے مرفوعاً روایت نہیں کرتے تھے۔

٢٦٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي أَوَّلِ الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْمِقْسَمِ.

مقسم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر حیض کے شروع میں جماع کیا تو ایک دینار اور اگر خون ختم ہونے کے قریب کیا ہو تو نصف دینار صدقہ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے ابن جریج، عبدالکریم نے مقسم سے۔

٢٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آمُرُهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ.

مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھے تو اسے چاہیے کہ نصف دینار صدقہ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے علی بن بذیمہ، مقسم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اوزاعی، یزید بن ابی مالک، عبدالحمید بن عبدالرحمن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ دینار کا ۲/۵ حصہ صدقہ دے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُونَ الْجِمَاعِ

جو حائضہ سے جماع کے سوا سب کچھ کرے

٢٦٧- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ الرَّمْلِيُّ ثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ إِلَى أَنْصَافِ الْفَخِذَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ.

ندبہ مولاۃ میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے مباشرت فرماتے حالانکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں جب کہ انہوں نے ازار سے نصف رانوں تک یا گھٹنوں تک پردہ کیا ہوا ہوتا۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا زَوْجُهَا وَقَالَتْ مَرَّةً يُبَاشِرُهَا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے پھر اس کے پاس لیٹ جاتے ایک دفعہ فرمایا کہ مباشرت بھی کرتے۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ وَإِنْ أَصَابَ تَعْنِي ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ۔

خلاس ہجری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رضائی میں رات گزار لیتے اور میں حائضہ ہوتی۔ اگر میرا خون آپ کے جسم اطہر کو لگ جاتا تو آپ صرف اتنی ہی جگہ کو دھو کر نماز پڑھ لیا کرتے اور اگر میرا خون آپ کے کپڑے کو لگ جاتا تو صرف اتنے ہی کپڑے کو دھو کر اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُرَابٍ قَالَ إِنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ قَالَتْ أُخْبِرُكِ بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ لَيْلًا وَأَنَا حَائِضٌ فَمَضَى إِلَى مَسْجِدِهِ تَعْنِي مَسْجِدَ بَيْتِهَا فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي وَأَوْجَعَهُ الْبَرْدُ فَقَالَ ادْنِي مِنِّي فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ وَإِنِ اكْشِفِي عَنْ فَخِذَيْكِ فَكَشَفْتُ فَخِذَيَّ فَوَضَعَ خَدَّهُ وَصَدْرَهُ عَلَى فَخِذَيَّ وَحَنَيْتُ عَلَيْهِ حَتَّى دَفِئَ وَنَامَ۔

عمارہ بن غراب کو اُن کی پھوپھی جان نے بتایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ ہم میں سے کسی عورت کو جب حیض آئے جبکہ اس جوڑے یعنی میاں اور بیوی کے پاس صرف ایک بستر ہو؟ فرمایا کہ میں تمہیں بتاتی ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ ایک رات آپ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں حائضہ تھی تو پہلے اپنی مسجد میں چلے گئے جو گھر میں تھی۔ آپ واپس نہ لوٹے یہاں تک کہ میں سو گئی تھی۔ آپ کو سردی محسوس ہوئی تو مجھ سے فرمایا کہ میرے قریب ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوئی کہ میں حائضہ ہوں۔ فرمایا کہ اپنی رانیں کھول دو۔ پس میں نے اپنی رانیں کھول دیں تو آپ نے اپنا رخسار مبارک اور سینہ مبارک میری رانوں پر رکھ دیا اور میں خود بھی آپ پر جھک گئی یہاں تک کہ خود آپ کی سردی دور ہو گئی اور سو گئے۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُولَ

ام ذرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھے حیض شروع ہو جاتا تو میں بستر سے بوریئے پر آ جاتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وقت تک قریب نہیں جایا کرتی تھی جب تک حیض سے پاک

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى تَطْهُرَ۔

نہ ہو جاتی۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ مِنَ الْحَائِضِ شَيْئًا أَلْقٰى عَلٰى فَرْجِهَا ثَوْبًا۔

عکرمہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجۂ مطہرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجۂ مطہرہ سے مباشرت وغیرہ کا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو ان کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیا کرتے۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا فِي فَوْحِ حَيْضِنَا أَنْ نَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنَا وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ۔

عبدالرحمٰن بن اسود کے والد یا جد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض کی شدت کے دوران ہمیں ازار باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر ہم سے مباشرت کرتے تھے اور تم میں سے اپنی شہوت پر اتنا اختیار کس کو ہے جتنا اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ وَمَنْ قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ فِي عِدَّةِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ۔

جس نے مستحاضہ کے متعلق کہا کہ جتنے دنوں حیض آتا تھا اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کا خون جاری ہوگیا تو حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پہلے جتنے دن حیض آتا تھا ان دنوں کا خیال رکھے جب کہ اُسے یہ تکلیف نہیں ہوئی تھی لہٰذا اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دیا کرے اور جب وہ دن نکل جائیں تو غسل کرکے ایک لنگوٹ باندھے اور نماز پڑھا کرے۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ فَذَكَرَ

سلیمان بن یسار نے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خون جاری ہوگیا۔ اس کا معنًا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ دن گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو غسل کرے بمعنًا

مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ بِمَعْنَاهُ۔

مذکورہ حدیث کی طرح۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْهُنَّ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَسَاقَ مَعْنَاهُ۔

سلیمان بن یسار نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک عورت جس کا خون جاری رہتا (یعنی استحاضہ کی بیماری ہو گئی تھی) پھر حدیث لیث کی طرح معنًا بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب ایام حیض گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو تو غسل کرے اور آگے مذکورہ حدیث کی طرح معنًا کہا۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ تُصَلِّي۔

صخر بن جویریہ نے نافع سے لیث کی اسناد کے ساتھ معنًا روایت کرتے ہوئے کہا کہ اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے۔ پھر جب نماز کا وقت ہو تو غسل کرنا چاہیے اور ایک لنگوٹ باندھے اور نماز پڑھا کرے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا وُهَيْبٌ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ تَدَعُ الصَّلَاةَ وَتَغْتَسِلُ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمَّى الْمَرْأَةَ الَّتِي كَانَتِ اسْتُحِيضَتْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ۔

سلیمان بن یسار نے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا کہ اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے اور باقی دنوں میں غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھے اور نماز پڑھا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس عورت کا نام جس کو استحاضہ کی بیماری تھی، اس حدیث میں حماد بن زید نے ایوب سے روایت کرتے ہوئے فاطمہ بنت ابو حبیش بتایا ہے۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَرَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ قُتَيْبَةُ بَيْنَ أَضْعَافِ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ فِي آخِرِهَا وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَيُونُسُ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت امّ حبیبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کے متعلق پوچھا اور میں نے ان کے ایک برتن کو خون سے بھرا ہوا دیکھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جتنے دن تم حیض کے باعث نماز نہیں پڑھتی تھیں اتنے دن نہ پڑھا کرو اور پھر غسل کر لیا کرو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ جعفر بن ربیعہ کی حدیث کو قتیبہ نے درمیان اور آخر سے روایت کیا ہے۔ اور اسے روایت کیا علی بن عیاش اور یونس بن محمد نے لیث سے۔ دونوں نے کہا جعفر بن ربیعہ سے۔

بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ اللَّيْثِ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَى قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ۔

عبداللہ بن منذر بن مغیرہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ حضرت زبیر نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کی شکایت کرتے ہوئے حکم پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔ تم اپنے ایامِ حیض کا خیال رکھا کرو۔ جب وہ دن آئیں تو نماز نہ پڑھا کرو۔ جب تمہارے حیض کے دن گزر جائیں تو پاک ہو کر نماز پڑھتی رہو ایک حیض سے دوسرے حیض تک۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَمَرَتْ أَسْمَاءَ أَوْ أَسْمَاءُ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا أَمَرَتْهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنْ تَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْعُدَ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَقْعُدُ ثُمَّ تَغْتَسِلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَيْسَ هَذَا فِي حَدِيثِ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مَا ذَكَرَ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَقَدْ رَوَى الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ تَدَعُ الصَّلَاةَ

عروہ بن زبیر نے حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء کو حکم دیا یا حضرت اسماء نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ پوچھنے کا حضرت فاطمہ بنت ابو حبیش نے حکم دیا۔ فرمایا کہ جتنے دن تم حیض کے لیے بیٹھتی تھیں اتنے دن بیٹھی رہا کرو۔ پھر غسل کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے قتادہ نے عروہ بن زبیر نے زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ایامِ حیض کی نماز چھوڑ دیا کرو۔ پھر غسل کر لو اور نماز پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زیادہ بیان کیا ابن عیینہ نے حدیث زہری میں عمرہ کے واسطے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ کو استحاضہ ہو گیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے۔ زہری سے یہ بات دوسرے حفاظِ حدیث کی روایتوں میں نہیں ہے ماسوائے سہیل ابن ابو صالح کے اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اور اس میں حیض کے دنوں کی نماز چھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔ قمیر نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ مستحاضہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے۔ عبدالرحمن بن قاسم نے

أيام أقرائها. وروت قمير عن عائشة: المستحاضة تترك الصلوة أيام أقرائها ثم تغتسل. وقال عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه: أن النبي صلى الله عليه وسلم أمرها أن تترك الصلوة قدر أقرائها. وروى أبو بشر جعفر بن أبي وحشية عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن أم حبيبة بنت جحش استحيضت، فذكر مثله. وروى شريك عن أبي اليقظان عن عدي بن ثابت عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم: المستحاضة تدع الصلوة أيام أقرائها ثم تغتسل وتصلي. وروى العلاء بن المسيب عن الحكم عن أبي جعفر قال: إن سودة استحيضت، فأمرها النبي صلى الله عليه وسلم إذا مضت أيامها اغتسلت وصلت. وروى سعيد بن جبير عن علي وابن عباس: المستحاضة تجلس أيام قرئها. وكذلك رواه عمار مولى بني هاشم وطلق بن حبيب عن ابن عباس. وكذلك رواه معقل الخثعمي عن علي. وكذلك روى الشعبي عن قمير امرأة مسروق عن عائشة. قال أبو داود: وهو قول الحسن وسعيد بن المسيب وعطاء ومكحول وإبراهيم وسالم والقاسم: أن المستحاضة تدع الصلوة أيام أقرائها. قال أبو داود: لم يسمع قتادة من عروة شيئا.

باب إذا أقبلت الحيضة تدع الصلوة

۲۸۲ - حدثنا أحمد بن يونس وعبد الله بن محمد النفيلي قالا: حدثنا زهير حدثنا هشام بن عروة عن عروة عن عائشة قالت: إن فاطمة بنت أبي حبيش جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: إني امرأة أستحاض فلا أطهر

اپنے والد اور دادا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنے حیض کے دنوں کے مطابق نماز چھوڑ دیا کرو۔ روایت کیا اس کو ابو بشر جعفر بن ابو وحشیہ، عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی۔ پھر اُسی طرح بیان کیا۔ روایت کی شریک، ابو یقظان، عدی بن ثابت، اُن کے والد محترم، اُن کے جد امجد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی نمازیں چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔ روایت کیا اسے علاء بن مسیب، حکم، ابو جعفر، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ جب تمہارے ایام حیض گزر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔ روایت کی اس کی سعید بن جبیر نے ——— حضرت علی اور حضرت ابن عباس سے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے۔ اسی طرح روایت کی عمار مولیٰ بنو ہاشم اور طلق بن حبیب نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کی معقل خثعمی نے حضرت علی سے۔ اسی طرح روایت کیا اسے شعبی، قمیر زوجہ مسروق نے حضرت عائشہ سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسن بصری، سعید بن مسیب، عطاء، مکحول، ابراہیم، سالم اور قاسم کا یہی قول ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قتادہ نے عروہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔

جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ میں مستحاضہ عورت ہوں، کبھی پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے۔ جب حیض

أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

دن آیا کریں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب وہ گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي الدَّمَ عَنْكِ وَصَلِّي۔

ہشام نے زہیر کی سند کے ساتھ مثل روایت کرتے ہوئے کہا کہ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب اتنے دن گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ بُهَيَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ عَائِشَةَ عَنِ امْرَأَةٍ فَسَدَ حَيْضُهَا وَأُهْرِيقَتْ دَمًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آمُرَهَا فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَحَيْضُهَا مُسْتَقِيمٌ فَلْتَعْتَدَّ بِقَدْرِ ذَلِكَ مِنَ الْأَيَّامِ ثُمَّ لِتَدَعِ الصَّلَاةَ فِيهِنَّ أَوْ بِقَدْرِهِنَّ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي۔

بہیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ ایک عورت حضرت عائشہ سے اس عورت کے متعلق پوچھ رہی تھی جس کا حیض بگڑ جائے اور خون جاری ہو جائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ انہیں حکم دو کہ ان دنوں کا انتظار کرے جن میں کہ اسے تندرستی کی حالت کے اندر حیض آتا تھا۔ پس انہیں شمار کر کے اتنے دن نماز چھوڑ دیا کرے۔ پھر غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھا کرے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا

عروہ بن زبیر اور عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال خون استحاضہ آتا رہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ کا خون ہے، لہذا غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اوزاعی نے اس حدیث میں کچھ زائد کہا کہ زہری، عروہ اور عمرہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جب ایام حیض آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب وہ نکل جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس بات کا زہری کے اصحاب میں سے اوزاعی کے سوا

أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْكَلَامَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ الْأَوْزَاعِيِّ وَرَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ وَيُونُسُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَمَعْمَرٌ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ إِسْحٰقَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا هٰذَا الْكَلَامَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَإِنَّمَا هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ أَيْضًا أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَهُوَ وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيهِ شَيْءٌ يَقْرُبُ مِنَ الَّذِي زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ۔

کسی نے ذکر نہیں کیا اور زہری سے اس کو عمرو بن حارث اور لیث اور یونس اور ابن ابی ذئب اور معمر اور ابراہیم بن سعد اور سلیمان بن کثیر اور ابن اسحاق اور سفیان بن عیینہ نے اس کو روایت کیا لیکن اس بات کا انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ لفظ صرف ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ والی روایت میں ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ نے اسے ایام حیض میں نماز چھوڑ دینے کا حکم فرمایا یہ ابن عیینہ کا وہم ہے اور محمد بن عمرو نے جو زہری سے روایت کی ہے اس میں عبارت ہے وہ اوزاعی والی حدیث کے اضافے سے نزدیک ہے۔

---

۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ هٰكَذَا ثُمَّ ثَنَا بِهِ بَعْدُ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً فَلْتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي وَقَالَ مَكْحُولٌ إِنَّ النِّسَاءَ لَا تَخْفٰى عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ إِنَّ دَمَهَا أَسْوَدُ غَلِيظٌ فَإِذَا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ مستحاضہ تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے تو ان دنوں میں نماز نہ پڑھنا اور جب دوسرے رنگ کا آئے تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ ایک رگ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، محمد بن عمرو، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش مستحاضہ تھیں پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے انس بن سیرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ جب سیاہ گاڑھا خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور جب پاکی دیکھے خواہ ایک ہی ساعت رہے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔ مکحول نے فرمایا کہ حیض کا معاملہ عورتوں سے چھپا ہوا نہیں ہوتا اس کا خون سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے۔ جب یہ رنگت نکل جائے اور خون زرد اور پتلا ہو جائے تو یہ استحاضہ ہے چاہیے کہ غسل کر کے نماز پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، قعقاع بن حکیم نے سعید بن مسیب سے مستحاضہ کے بارے میں کہ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے اور جب چلے جائیں تو

ذَهَبَ ذٰلِكَ وَصَارَتْ صُفْرَةً رَقِيقَةً فَإِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَرَكَتِ الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سُمَيٌّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو دَاؤُدَ وَرَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ الْحَائِضُ إِذَا مَدَّ بِهَا الدَّمُ تُمْسِكُ بَعْدَ حَيْضَتِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ وَقَالَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِذَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ حَيْضِهَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ فَلْتُصَلِّ قَالَ التَّيْمِيُّ فَجَعَلْتُ أَنْقُصُ حَتّٰى بَلَغْتُ يَوْمَيْنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنْ حَيْضِهَا وَسُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْهُ فَقَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ۔

روایت کی کہ وہ اپنے ایامِ حیض میں بیٹھی رہے اور اسی طرح حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب سے اس کی روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ حائضہ کا خون جب زیادہ دنوں جاری رہے تو حیض کے بعد ایک دو دن نماز سے رکی رہے کیونکہ وہ مستحاضہ ہے۔ تیمی نے قتادہ سے کہا کہ جب حیض کے دنوں سے پانچ دن اوپر چلے جائیں تو نماز پڑھنی چاہیے۔ تیمی نے فرمایا کہ میں اس مدت میں کمی کرتے کرتے دو دنوں تک آ گیا اور کہا کہ مزید دو دنوں تک حیض ہی کے ایام حیض میں ہیں۔ ابن سیرین سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ عورتیں ہی اس معاملے کو بہتر جانتی ہیں۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُهُ قَالَا نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصَّوْمَ فَقَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا فَقَالَتْ هُوَ

عمران بن طلحہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے استحاضہ کی شکایت تھی اور شدت سے بہنے والے خونِ حیض کی طرح بہتا تھا۔ پس میں مسئلہ پوچھنے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور صورتِ حال آپ کو بتائی۔ میں نے آپ کو اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے مکان میں پایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں جس کا خون شدت سے جاری رہتا ہے۔ آپ کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جس نے مجھے نماز اور روزے سے بھی روک دیا ہے۔ فرمایا کہ میں تمہیں روئی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں کیونکہ وہ خون کو جذب کر لیتی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خون اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو لنگوٹ باندھ لو۔ عرض کی کہ وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ فرمایا کہ کپڑا رکھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے

اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا فَعَلْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ فَقَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ بِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ فَقَالَ قَالَتْ حَمْنَةُ هٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ لَمْ يَجْعَلْهُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهٗ كَلَامَ حَمْنَةَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ يَقُوْلُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ كَانَ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ رَافِضِيًّا وَذَكَرَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ۔

بَابُ مَنْ رَوٰى اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۲۸۸ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ

بھی زیادہ ہے اور بے تحاشا بہتا رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں، ان میں سے جس ایک پر تم عمل کرو گی وہی تمہارے لیے کافی ہوگا اور اگر دونوں پر عمل کر سکو تو تم جانو۔ فرمایا کہ یہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تمہیں چھ روز حیض آتا تھا کہ سات روز اتنے دن تو خود کو حائضہ سمجھو یہاں تک کہ جب تم اپنے آپ کو حیض سے پاک سمجھو تو ۲۳ یا ۲۴ روز نمازیں پڑھو اور روزے رکھو تمہارے لیے یہی کافی ہے اور ہر مہینے اسی طرح کیا کرو جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور جیسے ان کا حیض اور پاکی کے دنوں میں معمول ہوتا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ اگر تم کر سکو تو نماز ظہر کو مؤخر کر لیتی اور نماز عصر کو جلدی پڑھتی اور ایک غسل کے ساتھ ان دونوں نمازوں کو جمع کر لیتا اور ایک دفعہ غسل نماز فجر کے لیے کرنا اگر تم ایسا کر سکو تو روزے رکھ لیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی اس کو عمرو بن ثابت نے عقیل سے کہ دونوں میں سے یہ مجھے زیادہ پسند ہے" یہ حضرت حمنہ کا قول ہے انہوں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں بلکہ حضرت حمنہ کا قول قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن ثابت نے جو ابن عقیل سے روایت کی ہے اس بارے میرا دل مطمئن نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عمرو بن ثابت رافضی تھا اور اس بات کا ذکر یحییٰ بن معین نے کیا ہے۔

مستحاضہ ہر نماز کے لیے تازہ غسل کرے

عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی حضرت ام حبیبہ بنت جحش جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں، انہیں سات سال استحاضہ کی

زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت إن أم حبيبة بنت جحش ختنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وتحت عبد الرحمن بن عوف استحيضت سبع سنين فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن هذه ليست بالحيضة ولكن هذا عرق فاغتسلي وصلي قالت عائشة فكانت تغتسل في مركن في حجرة أختها زينب بنت جحش حتى تعلو حمرة الدم الماء.

شکایت رہی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں بلکہ رگ کا خون ہوتا ہے۔ پس غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے حجرے میں ایک بڑے لگن کے اندر غسل کیا کرتیں، یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی۔

٢٨٩- حدثنا أحمد بن صالح نا عنبسة نا يونس عن ابن شهاب قال أخبرتني عمرة بنت عبد الرحمن عن أم حبيبة بهذا الحديث قالت عائشة فكانت تغتسل لكل صلاة.

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے حضرت ام حبیبہ سے اسے روایت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

٢٩٠- حدثنا يزيد بن خالد بن عبد الله بن موهب الهمداني حدثني الليث بن سعد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة بهذا الحديث قال فيه فكانت تغتسل لكل صلاة قال أبو داود قال القاسم بن مبرور عن يونس عن ابن شهاب عن عمرة عن عائشة عن أم حبيبة بنت جحش وكذلك رواه معمر عن الزهري عن عمرة عن عائشة وربما قال معمر عن عمرة عن أم حبيبة بمعناه وكذلك رواه إبراهيم بن سعد وابن عيينة عن الزهري عن عمرة عن عائشة وقال ابن عيينة في حديثه ولم يقل إن النبي صلى الله عليه وسلم أمرها أن تغتسل.

عروہ بن زبیر نے اس حدیث کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ اس میں کہا کہ انہیں ہر نماز کے لیے غسل کرنا چاہیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قاسم بن مبرور، یونس، ابن شہاب، عمرہ، حضرت عائشہ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش سے روایت کی ہے۔ اسی طرح روایت کی معمر از زہری، عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ کبھی معمر نے عمرہ عن ام حبیبہ کہتے ہوئے اسے معناً روایت کیا۔ اسی طرح روایت کیا اسے ابراہیم بن سعد اور ابن عیینہ نے زہری، عمرہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یوں کہا لیکن یہ نہیں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

٢٩١- حدثنا محمد بن إسحق المسيبي حدثني أبي عن ابن أبي ذئب عن ابن شهاب عن عروة وعمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة قالت إن

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت

أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ
فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ
أَيْضًا قَالَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ
لِكُلِّ صَلَاةٍ.

رہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا
تھا پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔ امام اوزاعی نے
بھی اسی طرح روایت کی ہے اور اس میں کہا کہ حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ
عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا
بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
وَرَوَاهُ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ
مِنْهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ
جَحْشٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
وَرَوَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ
تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا وَهْمٌ
مِنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْقَوْلُ فِيهِ قَوْلُ أَبِي الْوَلِيدِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں حضرت
ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہیں ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم فرمایا اور پھر
باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو الولید طیالسی نے
اسے روایت کیا ہے جب کہ میں نے ان سے سنا نہیں۔ انہوں
نے سلیمان بن کثیر از زہری از عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ
حضرت زینب بنت جحش سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ہر نماز کے لیے غسل کر لیا کرو اور باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد
نے فرمایا کہ روایت کیا اسے عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے کہ ہر نماز
کے لیے وضو کیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ عبد الصمد کا وہم ہے
جس میں کلام ہے اور صحیح ابو الولید کا قول ہے۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ
أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ
بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَ
كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ
كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يُرِيبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ إِنَّمَا
هِيَ أَوْ قَالَ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ أَوْ عُرُوقٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
فِي حَدِيثِ ابْنِ عَقِيلٍ الْأَمْرَانِ جَمِيعًا قَالَ

ابوسلمہ نے زینب بنت ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ ایک
عورت کا خون جاری رہتا تھا اور وہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف
رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انہیں حکم دیا کہ ہر نماز سے پہلے غسل کر کے نماز پڑھا کریں۔ ابوسلمہ
نے فرمایا کہ مجھے خبر دی ام بکر نے اور انہیں خبر دیتے ہوئے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس عورت کے متعلق فرمایا جو حیض سے پاک ہونے کے
بعد بھی کچھ دیکھے کہ وہ رگ ہے یا فرمایا کہ وہ رگیں ہیں۔ امام ابوداؤد
نے فرمایا کہ ابن عقیل کی حدیث میں دونوں باتیں جمع ہیں۔ فرمایا کہ
اگر تم میں طاقت ہو تو ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو ورنہ نمازیں
جمع کر لیا کرو۔ جیسا کہ قاسم بن محمد نے اپنی حدیث میں کہا ہے

إن قويت فاغتسلي لكل صلاة وإلا فاجمعي كما قال القاسم في حديثه وقد روي هذا القول عن سعيد بن جبير عن علي وابن عباس

باب ۱۱۳ من قال تجمع بين الصلاتين وتغتسل لهما غسلا

۲۹۴ - حدثنا عبيد الله بن معاذ ثني أبي ثنا شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت استحيضت امرأة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرت أن تعجل العصر وتؤخر الظهر وتغتسل لهما غسلا وأن تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا وتغتسل لصلاة الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا أحدثك إلا عن النبي صلى الله عليه وسلم بشيء.

۲۹۵ - حدثنا عبد العزيز بن يحيى ثنا محمد يعني ابن سلمة عن محمد بن إسحاق عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت إن سهلة بنت سهيل استحيضت فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فأمرها أن تغتسل عند كل صلاة فلما جهدها ذلك أمرها أن تجمع بين الظهر والعصر بغسل والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل للصبح قال أبو داود ورواه ابن عيينة عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه قال إن امرأة استحيضت فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فأمرها بمعناه.

۲۹۶ - حدثنا وهب بن بقية أنا خالد عن سهيل يعني ابن أبي صالح عن الزهري عن عروة بن الزبير عن أسماء بنت عميس

اور اس قول کو روایت کیا ہے سعید بن جبیر نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو اسے حکم دیا گیا کہ عصر کو جلدی اور ظہر کو مؤخر کر کے دونوں کے لیے ایک ہی غسل کر لیا کرے نیز مغرب کو مؤخر اور عشاء میں جلدی کر کے ان دونوں کے لیے غسل کر لیا کرے اور صبح کی نماز کے لیے بھی غسل کرنا۔ میں (شعبہ) نے عبدالرحمن بن قاسم سے کہا کہ کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہے؟ فرمایا کہ میں تم سے کوئی حدیث بیان نہیں کرتا مگر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہو۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اسے حکم دیا کہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرے۔ جب اس کا نبھانا مشکل ہوا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ ظہر اور عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کر لیا کرو اور مغرب و عشاء کو دوسرے میں اور نماز فجر کے لیے تیسرا غسل کیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے ابن عیینہ، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد نے مختصراً فرمایا کہ ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے اسے حکم فرمایا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ فاطمہ بنت ابو حبیش کو استحاضہ کی اتنے عرصے سے شکایت ہے

قالت قلت يا رسول الله إن فاطمة بنت أبي حبيش استحيضت منذ كذا وكذا فلم تصل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله إن هذا من الشيطان لتجلس في مركن فإذا رأت صفرة فوق الماء فلتغتسل للظهر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتوضأ فيما بين ذلك قال أبو داود رواه مجاهد عن ابن عباس لما اشتد عليها الغسل أمرها أن تجمع بين الصلاتين قال أبو داود ورواه إبراهيم عن ابن عباس وهو قول إبراهيم النخعي وعبد الله بن شداد۔

جس کے باعث انہوں نے نماز چھوڑ رکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی شرارت ہوتی ہے انہیں لگن میں بیٹھنا چاہیے۔ جب پانی پر زردی دیکھیں تو ظہر اور عصر کے لیے غسل کریں اور مغرب و عشاء کے لیے دوسرا غسل کریں اور نماز فجر کے لیے تیسرا اور اس کے درمیان میں وضو کر لیا کریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب ہر نماز کے لیے غسل کرنا ان کے لیے مشکل ہو گیا تو انہیں حکم دیا کہ دو نمازیں جمع کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابراہیم نے حضرت ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا۔

باب من قال تغتسل من طهر إلى طهر

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو طہر کے بعد غسل کرنا چاہیے

۲۹۷ حدثنا محمد بن جعفر بن زياد قال أنا ح ونا عثمان بن أبي شيبة قال نا شريك عن أبي اليقظان عن عدي بن ثابت عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم في المستحاضة تدع الصلاة أيام أقرائها ثم تغتسل وتصلي والوضوء عند كل صلاة قال أبو داود زاد عثمان وتصوم وتصلي۔

جعفر بن محمد، عثمان بن ابی شیبہ، شریک، ابو الیقظان، عدی بن ثابت نے اپنے والد ماجد سے، انہوں نے اپنے والد محترم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر کے نماز پڑھے اور ہر نماز کے لیے وضو کیا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عثمان کی روایت میں یہ بھی ہے کہ روزے رکھے اور نماز پڑھے۔

۲۹۸ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا وكيع عن الأعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن عروة عن عائشة قالت جاءت فاطمة بنت أبي حبيش إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر خبرها قال ثم اغتسلي ثم توضئي لكل صلاة وصلي۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش حاضر ہوئیں اور اپنا حال عرض کیا۔ فرمایا کہ پھر غسل کر لینا۔ پھر ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرنا۔

۲۹۹ حدثنا أحمد بن سنان القطان الواسطي نا يزيد عن أيوب بن أبي مسكين عن الحجاج عن أم كلثوم عن عائشة في

احمد بن سنان قطان الواسطی، یزید، ایوب بن ابو مسکین، حجاج، ام کلثوم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایک دفعہ غسل کر

الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ تَعْنِي مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَوَضَّأُ إِلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا۔

(یعنی) مستحاضہ ایک مرتبہ غسل کرے۔ پھر اپنے ایام حیض تک وضو کرتی رہے۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ وَأَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ لَا تَصِحُّ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَوْقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْكَرَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَنْ يَكُونَ حَدِيثُ حَبِيبٍ مَرْفُوعًا وَأَوْقَفَهُ أَيْضًا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ مَوْقُوفًا عَلَى عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا أَوَّلُهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ هَذَا أَنَّ رِوَايَةَ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فِي حَدِيثِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَرَوَى أَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَبَيَانٌ وَالْمُغِيرَةُ وَفِرَاسٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَدِيثِ قَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَرِوَايَةُ دَاوُدَ وَعَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَرَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ إِلَّا حَدِيثَ قَمِيرٍ وَحَدِيثَ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَحَدِيثَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَالْمَعْرُوفُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغُسْلُ۔

مسروق کی بیوی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مانند روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عدی بن ثابت کی حدیث اور اعمش کی حبیب اور ایوب ابوالعلاء سے یہ سب ضعیف ہیں، صحیح نہیں ہیں، اور اعمش نے جو حبیب سے روایت کی اس کے ضعف پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے۔ حفص بن غیاث نے اعمش سے موقوفاً روایت کی ہے اور حفص بن غیاث نے حدیث حبیب کے مرفوع ہونے کا انکار کیا ہے اور اسباط نے اعمش سے حضرت عائشہ پر موقوفاً روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن داؤد نے اعمش سے مرفوعاً اور وہ اس کا پہلا حصہ ہے اور اس میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کی بات کا انکار کیا ہے اور حدیث حبیب کے ضعف پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ روایت ہے زہری کی عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ نے مستحاضہ کی حدیث میں فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے۔ روایت کی ابوالیقظان، عدی بن ثابت، ان کے والد یا جد، حضرت علی اور حضرت عمار مولیٰ بنی ہاشم نے حضرت ابن عباس سے۔ روایت کی عبدالملک ابن میسرہ اور بیان اور مغیرہ اور فراس اور مجالد نے شعبی سے روایت قمیر، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ روزانہ ایک مرتبہ غسل کرے۔ روایت کی ہشام بن عروہ نے اپنے والد یا جد سے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ یہ تمام حدیثیں ضعیف ہیں سوائے حدیث قمیر اور حدیث عمار مولیٰ بنی ہاشم اور حدیث ہشام بن عروہ کے جو انہوں نے اپنے والد یا جد سے روایت کی اور حضرت ابن عباس کا مشہور قول غسل کے متعلق ہے (یعنی مستحاضہ غسل کرے)۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ۔

٣٠١۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ الْقَعْقَاعَ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ بِثَوْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَكَذَلِكَ رَوَى دَاوُدُ وَعَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ إِلَّا أَنَّ دَاوُدَ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ عِنْدَ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ وَعَطَاءٍ وَقَالَ مَالِكٌ إِنِّي لَأَظُنُّ حَدِيثَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ إِنَّمَا هُوَ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَلَكِنَّ الْوَهْمَ دَخَلَ فِيهِ وَرَوَاهُ مِسْوَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ فِيهِ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ فَقَلَبَهَا النَّاسُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کے لیے غسل کرنا چاہیے

قعنبی، مالک، سمی مولیٰ ابوبکر کو قعقاع اور زید بن اسلم نے سعید بن مسیب کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ مستحاضہ کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ وہ ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کے لیے غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے حضرت ابن عمر اور حضرت انس بن مالک سے کہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک۔ اسی طرح روایت کی ہے ابوداؤد اور عاصم نے شعبی سے، ایک عورت، قمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مگر داؤد نے روزانہ کہا۔ حدیث عاصم میں ہے کہ ظہر کے نزدیک۔ یہی قول ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطاء کا۔ مالک نے فرمایا ابن مسیب کی حدیث میں جو طہر سے طہر تک ہے تو میرے خیال میں یہ ظہر سے ظہر تک ہوگا اور اس میں وہم داخل ہو گیا ہے۔ روایت کیا اسے مسور بن عبدالملک بن سعید بن عبدالرحمن بن یربوع نے اور اس میں طہر سے طہر تک کہا جسے بدل کر لوگوں نے ظہر تک بنا دیا۔

بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ وَلَمْ يَقُلْ عِنْدَ الظُّهْرِ۔

٣٠٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا انْقَضَى حَيْضُهَا اغْتَسَلَتْ كُلَّ يَوْمٍ وَاتَّخَذَتْ صُوفَةً فِيهَا سَمْنٌ أَوْ زَيْتٌ۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو روزانہ ایک بار غسل کرنا چاہیے اور ظہر کا نام نہ لیا۔

احمد بن حنبل، عبداللہ بن نمیر، محمد بن ابو اسمٰعیل، معقل خثعمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مستحاضہ کا جب حیض بند ہو جائے تو وہ روزانہ غسل کیا کرے اور گھی یا روغن زیتون لگا کر کپڑا استعمال کیا کرے۔

بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ بَيْنَ الْأَيَّامِ۔

٣٠٣۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ تَدَعُ

مستحاضہ کو ایام حیض میں غسل کرنا چاہیے

قعنبی، عبدالعزیز ابن محمد، محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے مستحاضہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کر کے نماز

الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَتُصَلِّي ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي الْأَيَّامِ.

پڑھے۔ پھر ایام میں غسل کرے۔

بَابُ مَنْ قَالَ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

٣٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حِفْظًا فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَشُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ الْعَلَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْقَفَهُ شُعْبَةُ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ.

جس نے کہا کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے تو وہ خون دیکھنے میں سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ جب ایسا ہو تو ہر نماز سے رکی رہو۔ جب یہ ختم ہو جائے تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن المثنیٰ اور ابن ابی عدی نے جب ہم سے زبانی یہ حدیث بیان کی تو کہا کہ عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی علاء بن مسیب اور شعبہ نے حکم کے واسطے کے ساتھ ابو جعفر سے۔ علاء نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا اور شعبہ نے موقوفاً کہا کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ ف

ف احادیث مذکورہ میں مستحاضہ کے متعلق مختلف احکام وارد ہوئے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے، روزانہ دو مرتبہ غسل کرے روزانہ ایک دفعہ غسل کر لیا کرے۔ یہ تمام احکام ابتدائی دور اسلام کے ہیں جو ایک دوسرے سے منسوخ ہوتے رہے ہیں اور آخری یہ ہے کہ جب استحاضہ کا خون جاری ہو تو عورت نماز پڑھتی رہے اور ہر نماز کے لیے تازہ وضو کیا کرے۔ مستحاضہ کے لیے مسجد میں داخل ہونا اور تلاوت و طواف کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الْوُضُوءَ إِلَّا عِنْدَ الْحَدَثِ

٣٠٥ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ نَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْتَظِرَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ.

٣٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ وُضُوءًا عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

جس نے وضو کا ذکر نہیں کیا مگر بوقت حدث

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حیض کے دنوں کا انتظار کریں۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھیں اگر پھر کوئی چیز دیکھیں تو وضو کریں اور نماز پڑھ لیا کریں۔

لیث نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ مستحاضہ پر ہر نماز کے لیے وضو کو ضروری شمار نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ اسے خون کے سوا کوئی دوسرا حدث ہو جائے

إِلَّا أَنْ يُصِيبَهَا حَدَثٌ غَيْرُ الدَّمِ فَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا قَوْلُ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ۔

تو وضو کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔ ف

ف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دیگر احادیث کی رُو سے خونِ استحاضہ بھی ناقضِ وضو ہے لہٰذا مستحاضہ ہر نماز کے لیے معذور کی طرح تازہ وضو کرے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۲۰ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ۔

اس عورت کا بیان جو طہر کے بعد زردی یا گندگی دیکھے

۳۰۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا۔

ام ہذیل نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انھوں نے فرمایا کہ طہر کے بعد ہم گندگی اور زردی کو کوئی اہمیت نہیں دیا کرتے تھے۔

۳۰۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَاعِيلُ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أُمُّ الْهُذَيْلِ هِيَ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ كَانَ ابْنُهَا اسْمُهُ هُذَيْلٌ وَاسْمُ زَوْجِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ۔

محمد بن سیرین نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ام ہذیل وہی حفصہ بنت سیرین ہیں۔ اُن کے صاحبزادے کا نام ہذیل اور خاوند کا اسم گرامی عبدالرحمٰن تھا۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا۔

مستحاضہ سے اس کا خاوند جماع کر سکتا ہے

۳۰۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تُسْتَحَاضُ فَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ مُعَلَّى ثِقَةٌ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ۔

شیبانی سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں لیکن ان کا خاوند ان سے صحبت کرتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن معین نے معلیٰ کو ثقہ کہا ہے اور امام احمد بن حنبل اُس سے روایت نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ عقلیات کی جانب مائل تھا۔

۳۱۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَهْمِ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَكَانَ زَوْجُهَا يُجَامِعُهَا۔

احمد بن ابو سریج رازی، عبداللہ بن جہم، عمرو بن ابو قیس، عاصم، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں اور ان کا خاوند اُن سے جماع کیا کرتا تھا۔

باب ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ النُّفَسَاءِ۔

نفاس کے دنوں کا بیان

۳۱۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَقْعُدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

مُسّہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں نفاس والی عورتیں اپنے نفاس کے بعد چالیس رات دن

اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكُنَّا نَطْلِي عَلَى وُجُوهِنَا الْوَرْسَ تَعْنِي مِنَ الْكَلَفِ۔

٣١٢- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ يَعْنِي حِبِّي نَا عَبْدُ اللہِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الْأَزْدِيَّةُ يَعْنِي مُسَّةَ قَالَتْ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَأْمُرُ النِّسَاءَ يَقْضِينَ صَلَاةَ الْمَحِيضِ فَقَالَتْ لَا يَقْضِينَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضَاءِ صَلَاةِ النِّفَاسِ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ حَاتِمٍ وَاسْمُهَا مُسَّةُ تُكْنَى أُمَّ بُسَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ كُنْيَتُهُ أَبُو سَهْلٍ۔

بَابُ ١٢٣ الِاغْتِسَالِ مِنَ الْمَحِيضِ۔

٣١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ أُمَيَّةَ بِنْتِ أَبِي الصَّلْتِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَدْ سَمَّاهَا لِي قَالَتْ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَقِيبَةِ رَحْلِهِ قَالَتْ فَوَاللہِ لَنَزَلَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصُّبْحِ فَأَنَاخَ وَنَزَلْتُ عَنْ حَقِيبَةِ رَحْلِهِ فَإِذَا بِهَا دَمٌ مِنِّي وَكَانَتْ أَوَّلَ حَيْضَةٍ حِضْتُهَا قَالَتْ فَتَقَبَّضْتُ إِلَى النَّاقَةِ وَاسْتَحْيَيْتُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِي وَرَأَى الدَّمَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَصْلِحِي مِنْ نَفْسِكِ ثُمَّ خُذِي إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَاطْرَحِي فِيهِ مِلْحًا ثُمَّ اغْسِلِي مَا أَصَابَ

بیٹھا کرتی تھیں اور ہم جھائیں کا اثر دور کرنے کے لیے اپنے چہروں پر ورس ملا کرتے تھے۔

مسہ کا بیان ہے کہ میں نے حج کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ اے ام المومنین! سمرہ بن جندب عورتوں کو حیض کے دنوں کی نمازوں کے قضا پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ ان پر قضا نہیں ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے نفاس کے باعث چالیس دن رات بیٹھی رہتیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نفاس کی نمازیں قضا پڑھنے کا حکم نہ فرماتے۔ محمد بن حاتم نے کہا کہ اس کا نام مسہ اور کنیت ام بسہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ کثیر ابن زیاد کی کنیت ابو سہل ہے۔

خون حیض دھونا

سلیمان بن سحیم نے امیہ بنت ابوصلت سے روایت کی کہ بنی غفار کی ایک عورت نے فرمایا جس نے مجھے اپنا نام بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر تھیلے پر بٹھایا۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم! صبح کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اپنا اونٹ بٹھایا اور میں آپ کے تھیلے سے اتر گئی تو دیکھا تو وہاں میرا خون لگا ہوا تھا اور یہ میرا پہلا حیض تھا۔ میں اونٹنی سے لگ گئی اور حیا محسوس کرنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور خون کو دیکھا تو فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ شاید تمہیں حیض آ گیا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اپنے آپ کو درست کر لو۔ پھر ایک برتن میں پانی لے کر نمک ڈال لو۔ پھر اس کے ساتھ تھیلے میں جو خون لگا ہوا ہے اسے دھو ڈالو۔ پھر دوبارہ اپنی جگہ پر سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو آپ نے

الحیضۃ من الدم ثم عودی لمرکنک قالت فلما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر رضخ لنا من الفیء قالت وکانت لا تطہر من حیضۃ الا جعلت فی طہورہا ملحا واوصت بہ ان یجعل فی غسلہا حین ماتت۔

نفی کے مال سے ہمیں بھی مرحمت فرمایا اور وہ اپنے حیض سے کبھی پاک نہ ہوتیں مگر غسل کے پانی میں نمک ملاتیں اور بوقت وفات اپنے غسل کے پانی میں اسے ڈالنے کی وصیت کی۔

۳۱۴۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا سلام بن سلیم عن ابراہیم بن مہاجر عن صفیۃ بنت شیبۃ عن عائشۃ قالت دخلت اسماء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تغتسل احدانا اذا طہرت من المحیض قال تاخذ سدرہا وماءہا فتوضا ثم تغسل راسہا وتدلکہ حتی یبلغ الماء اصول شعرہا ثم تفیض علی جسدہا ثم تاخذ فرصتہا فتطہر بہا قالت یا رسول اللہ کیف اتطہر بہا قالت عائشۃ فعرفت الذی یکنی عنہ فقلت لہا تتبعین آثار الدم۔

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت اسماء بنت شکل انصاریہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو کر کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ بیری کے پتوں والا پانی لے کر وضو کرے۔ پھر اپنا سر دھوئے اور ملے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر پانی اپنے جسم پر ڈالے۔ پھر تھوڑی سی روئی، اُون یا کپڑا لے کر اُس کے ساتھ صفائی کرنا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اُس کے ساتھ کیسے صفائی کروں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں اس کنایہ کو سمجھ گئی تھی تو میں نے اُن سے کہا کہ مراد خون کے نشانات کو صاف کرنا ہے۔

۳۱۵۔ حدثنا مسدد بن مسرہد نا ابو عوانۃ عن ابراہیم بن مہاجر عن صفیۃ بنت شیبۃ عن عائشۃ انہا ذکرت نساء الانصار فاثنت علیہن وقالت لہن معروفا وقالت دخلت امراۃ منہن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معناہ الا انہ قال فرصۃ ممسکۃ قال مسدد کان ابو عوانۃ یقول فرصۃ وکان ابو الاحوص یقول قرصۃ۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے انصار کی عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے اُن کی تعریف کی اور فرمایا اُن کا احسان ہے کہ ان میں سے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی مگر اس میں فرمایا کہ کپڑا وغیرہ مشک لگا ہوا۔ مسدد کا قول ہے کہ ابو عوانہ اسے فرصہ کہتے اور ابوالاحوص قرصہ یعنی چھوٹا ٹکڑا کہتے۔

۳۱۶۔ حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا شعبۃ عن ابراہیم یعنی ابن مہاجر عن صفیۃ بنت شیبۃ عن عائشۃ ان اسماء سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال فرصۃ ممسکۃ فقالت کیف اتطہر بہا قال سبحان اللہ تطہری

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت اسماء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح معنًا بیان کرتے ہوئے کہ مشک لگایا ہوا پھایہ۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں اس کے ساتھ کیسے صفائی کروں؟ فرمایا سبحان اللہ اُسی کے ساتھ صفائی کیا کرو

بِهَا وَاسْتَتِرِي بِثَوْبٍ وَزَادَ وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذِينَ مَاءَكِ فَتَطَهَّرِينَ أَحْسَنَ الطُّهُورِ وَأَبْلَغَهُ ثُمَّ تَصُبِّينَ عَلَى رَأْسِكِ الْمَاءَ ثُمَّ تَدْلُكِينَهُ حَتَّى يَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِكِ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَسْأَلْنَ عَنِ الدِّينِ وَأَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِيهِ۔

اور اپنا رخ انور کپڑے سے چھپا لیا۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انھوں نے آپ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ پانی لے کر خوب اچھی طرح خود کو پاک کرو اور مبالغہ کرو۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر ملو یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے۔ پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاؤ اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ انصار کی عورتیں بہت بہتر ہیں کیونکہ دینی مسائل پوچھنے اور انہیں سیکھنے کے راستے میں حیا انہیں روکتی نہیں۔

باب التیمم۔

تیمم کا بیان

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدَةُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَأُنَاسًا مَعَهُ فِي طَلَبِ قِلَادَةٍ أَضَلَّتْهَا عَائِشَةُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُفَيْلٍ فَقَالَ لَهَا أُسَيْدٌ يَرْحَمُكِ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَكِ فِيهِ فَرَجًا۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، ابو معاویہ، عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسید بن حضیر اور ان کے ساتھ کچھ لوگوں کو ہار کی تلاش میں روانہ فرمایا جو حضرت عائشہ نے گم کر دیا تھا۔ نماز کا وقت ہو گیا تو لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھی۔ پس انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا۔ پس تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ ابن نفیل کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت اُسید نے حضرت عائشہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے جب بھی آپ پر کوئی افتاد پڑی تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ ثُمَّ مَسَحُوا وُجُوهَهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نماز فجر کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مٹی سے تیمم کیا۔ انھوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر مار کر اپنے چہروں پر ایک مرتبہ پھیریں اور دوسری مرتبہ مٹی پر ہتھیلیاں مار کر اپنے پورے ہاتھوں پر پھیریں کندھوں تک اور بازوؤں کے نیچے بھی بغلوں تک۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ نَحْوَ هَذَا

سلیمان بن داؤد مہری اور عبدالملک بن شعیب نے ابن وہب سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ مسلمان تیمم

الحدیث قال فقام المسلمون فضربوا بأکفهم التراب ولم یقبضوا من التراب شیئا فذکر نحوه ولم یذکر المناکب والآباط قال ابن اللیث إلی ما فوق المرفقین۔

۳۲۰ - حدثنا محمد بن أحمد بن أبی خلف ومحمد بن یحیی النیسابوری فی آخرین قالوا نا یعقوب نا أبی عن صالح عن ابن شهاب حدثنی عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس عن عمار بن یاسر أن رسول الله صلی الله علیه وسلم عرس بأولات الجیش ومعه عائشة فانقطع عقد لها من جزع ظفار فحبس الناس ابتغاء عقدها ذلك حتی أضاء الفجر ولیس مع الناس ماء فتغیظ علیها أبو بکر وقال حبست الناس ولیس معهم ماء فأنزل الله تعالی ذکره علی رسوله صلی الله علیه وسلم رخصة التطهر بالصعید الطیب فقام المسلمون مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فضربوا بأیدیهم الأرض ثم رفعوا أیدیهم ولم یقبضوا من التراب شیئا فمسحوا بها وجوههم وأیدیهم إلی المناکب ومن بطون أیدیهم إلی الآباط زاد ابن یحیی فی حدیثه قال ابن شهاب فی حدیثه ولا یعتبر بهذا الناس قال أبو داود وکذلك رواه ابن إسحق قال فیه عن ابن عباس وذکر ضربتین کما ذکر یونس ورواه معمر عن الزهری ضربتین وقال مالك عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن أبیه عن عمار وکذلك قال أبو أویس عن الزهری وشك فیه ابن عیینة قال مرة عن عبید الله عن أبیه أو عن عبید الله عن ابن عباس اضطرب فیه ومرة قال عن أبیه ومرة قال عن

کرنے لگے تو انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا اور مٹی سے کچھ نہ لیا اور کندھوں اور بغلوں تک کا ذکر نہ کیا۔ ابن لیث نے کہا کہ کہنیوں سے اوپر تک۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولات الجیش میں اترے اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ بھی تھیں۔ جزع ظفار کا ہار ٹوٹ کر گم ہو گیا تھا تو لوگوں کو ان کا ہار تلاش کرنے کے باعث رکنا پڑا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی اور لوگوں کے پاس پانی نہ تھا۔ حضرت ابوبکر ان پر ناراض ہوئے اور کہا کہ تم نے لوگوں کو روک دیا ہے جب کہ ان کے پاس پانی نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل کر کے پاک مٹی سے طہارت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کرنے لگے تو انہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر اٹھا لیے اور مٹی ذرا بھی نہ لی اور انہیں اپنے چہروں پر پھیرا اور اپنے ہاتھوں پر کندھوں تک اور ہاتھوں کے اندرونی جانب بغلوں تک۔ ابن یحییٰ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن شہاب نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ لوگوں کے اس عمل کا اعتبار نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اسحاق نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے اور اس میں کہا کہ ابن عباس سے دو ضربوں کا ذکر کیا ہے جیسا کہ یونس نے ذکر کیا ہے۔ روایت کی ہے معمر نے زہری سے دو ضربیں۔ مالک، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ ان کے والد ماجد نے حضرت عمار سے روایت کی۔ اسی طرح ابواویس نے زہری سے روایت کی اور ابن عیینہ کو اس میں شک واقع ہوا کہ ایک دفعہ کہا: عبیداللہ نے اپنے والد ماجد سے یا عبیداللہ نے حضرت ابن عباس سے۔ اس میں اضطراب ہے۔ ایک دفعہ کہا کہ اپنے والد ماجد سے اور دوسری دفعہ کہا کہ حضرت ابن عباس سے۔ اس میں اضطراب ہے اور زہری سے اس کے سماع میں شک ہے اور کسی نے بھی دو ضربوں کا

ابن عباس واضطرب فيه وفي سماعه عن الزهري شك ولم يذكر أحد منهم الضربتين إلا من سميت

۳۲۱ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا أبو معاوية الضرير عن الأعمش عن شقيق قال كنت جالسا بين عبد الله وأبي موسى فقال أبو موسى يا أبا عبد الرحمن أرأيت لو أن رجلا أجنب فلم يجد الماء شهرا أما كان يتيمم فقال لا وإن لم يجد الماء شهرا فقال أبو موسى فكيف تصنعون بهذه الآية التي في سورة المائدة فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فقال عبد الله لو رخص لهم في هذا لأوشكوا إذا برد عليهم الماء أن يتيمموا بالصعيد فقال له أبو موسى وإنما كرهتم هذا لهذا قال نعم فقال له أبو موسى ألم تسمع قول عمار لعمر بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة فأجنبت فلم أجد الماء فتمرغت في الصعيد كما تمرغ الدابة ثم أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال إنما كان يكفيك أن تصنع هكذا فضرب بيده على الأرض فنفضها ثم ضرب بشماله على يمينه وبيمينه على شماله على الكفين ثم مسح وجهه فقال له عبد الله أفلم تر عمر لم يقنع بقول عمار

۳۲۲ حدثنا محمد بن كثير العبدي نا سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي مالك عن عبد الرحمن بن أبزى قال كنت عند عمر فجاءه رجل فقال إنا نكون بالمكان الشهر والشهرين قال عمر أما أنا فلم أكن أصلي حتى أجد الماء قال فقال عمار يا أمير المؤمنين

ذکر نہیں کیا مگر جن کے میں نے نام لیے ہیں۔

شقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کے درمیان بیٹھا تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا اے ابوعبدالرحمن! اگر ایک جنبی آدمی ایک مہینے تک پانی نہ پاتا ہے تو آپ کے خیال میں کیا وہ تیمم کر سکتا ہے؟ فرمایا نہیں کر سکتا اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ ملے۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ پھر سورۃ المائدہ کی اس آیت کا کیا کرو گے، "اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا ارادہ کرو" (۵: ۶) حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اگر لوگوں کو اس کی اجازت دے دی جائے تو قریب ہے کہ جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا تو مٹی سے تیمم کرنے لگیں گے۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ نے اُن سے کہا کیا اسی وجہ سے آپ جنبی کے لیے تیمم کرنا ناپسند کرتے ہیں؟ کہا ہاں۔ پس حضرت ابوموسیٰ نے ان سے کہا کیا آپ نے نہیں سنا جو حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ ملا تو میں مٹی پر لوٹ پوٹ ہوتا رہا جیسے جانور کرتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے لیے یہی کافی تھا کہ ایسے کر لیتے اور آپ نے زمین پر اپنا ہاتھ مار کر اس پر پھونک ماری۔ پھر دوسرے ہاتھ سے دائیں دست مبارک پر اور دائیں ہاتھ سے دوسرے دست مبارک اور پہنچوں پر مارا۔ پھر اپنے رخ انور پر مسح فرمایا۔ حضرت عبداللہ نے کہا اور کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت نہیں کی۔

ابومالک سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابزیٰ نے فرمایا کہ میں حضرت عمر کے پاس تھا تو ایک آدمی نے آ کر کہا کہ ہم ایسی جگہ پر ایک دو ماہ رہتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تو اس وقت تک نماز نہیں پڑھ سکتا جب تک پانی نہ ملے۔ حضرت عمار نے کہا کہ اے امیرالمومنین! کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ اونٹوں میں تھے۔ پس ہم جنبی ہو گئے تو میں مٹی میں لوٹا جب ہم

اَمَا تَذْكُرُ اِذْ كُنْتُ اَنَا وَاَنْتَ فِي الْاِبِلِ فَاَصَابَتْنَا جَنَابَةٌ فَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ اِلٰى نِصْفِ الذِّرَاعِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَمَّارُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ وَاللّٰهِ لَمْ اَذْكُرْهُ اَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَنُوَلِّيَنَّكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے ایسا کر لینا کافی تھا اور اپنے دونوں دست مبارک زمین پر مارے۔ پھر ان پر پھونک ماری اور ان سے اپنے پُرنور چہرے پر مسح فرمایا اور نصف کلائیوں تک۔ حضرت عمر نے کہا۔ اے عمار! خدا سے ڈرو! انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! اگر آپ چاہیں تو میں اس کا کبھی ذکر نہ کروں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے بلکہ آپ کو پورا پورا اختیار حاصل ہے۔

۳۲۳ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا حَفْصٌ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ يَا عَمَّارُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ثُمَّ ضَرَبَ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَالذِّرَاعَيْنِ اِلٰى نِصْفِ السَّاعِدِ وَلَمْ يَبْلُغِ الْمِرْفَقَيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ

ابن ابزیٰ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا۔ فرمایا کہ اے عمار! تمہارے لیے یہی کافی تھا۔ پھر اپنے دونوں دست مبارک زمین پر مارے۔ پھر ایک کو دوسرے پر مار کر اپنے پُرنور چہرے پر مسح فرمایا اور کلائیوں پر نصف بعد تک اور کہنیوں تک نہیں پہنچے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے وکیع، اعمش، سلمہ بن کہیل نے عبدالرحمن بن ابزیٰ سے۔ روایت کیا اسے جریر، اعمش، سلمہ، سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے والد ماجد عبدالرحمن بن ابزیٰ سے۔

۳۲۴ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ قَالَ لَا اَدْرِيْ فِيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ يَعْنِيْ اَوْ اِلَى الْكَفَّيْنِ۔

عبدالرحمن بن ابزیٰ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کی روایت کی ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے یہ کافی تھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک زمین پر مارے، پھر ان پر پھونک مار کر انہیں اپنے پُرنور چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیرا۔ سلمہ نے اس میں شک کرتے ہوئے کہا کہ معلوم نہیں کہنیوں تک فرمایا یا ہتھیلیوں تک۔

۳۲۵ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا حَجَّاجٌ يَعْنِي الْاَعْوَرَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ بِاِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اَوِ الذِّرَاعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ سَلَمَةُ

شعبہ نے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔ کہا کہ پھر اُن پر پھونک ماری اور اُن کے ساتھ اپنے پُرنور چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح فرمایا، کہنیوں تک یا کلائیوں تک۔ شعبہ نے کہا کہ سلمہ کہا کرتے۔ دونوں ہتھیلیوں، چہرے اور

يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهِ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ ذَاتَ يَوْمٍ انْظُرْ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ غَيْرُكَ۔

اور دونوں کلائیوں پر، پس منصور نے ایک روز اُن سے کہا، غور کیجئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کیونکہ کلائیوں کا ذکر آپ کے سوا کوئی نہیں کرتا۔

۳۲۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ إِلَى الْأَرْضِ وَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَخْطُبُ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَنْفُخْ وَذَكَرَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَنَفَخَ۔

عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر اُن کے ساتھ اپنا چہرہ اور اپنی ہتھیلیوں پر مسح کر لیا کرو اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے شعبہ، حصین، ابومالک نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمار کو اسی طرح خطبہ دیتے ہوئے سنا مگر یہ بھی فرمایا کہ پھونک نہ ماری۔ حسین بن محمد، شعبہ، حکم سے اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے کہا اور پس اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور پھونک ماری۔

۳۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَأَمَرَنِي ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے والد ماجد عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت کی کہ حضرت عمار بن یاسر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے مجھے ایک ضرب کا حکم فرمایا۔

۳۲۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

ابان سے روایت ہے کہ قتادہ سے سفر میں تیمم کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ محدث، شعبی، عبدالرحمٰن بن ابزی، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہنیوں تک۔ ف

ف۔ جب وضو کے لیے پانی نہ ملے تو اس کی جگہ پاک مٹی یا جنس ارض سے تیمم کرنے کی اجازت ہے۔ اور وہ شرعاً باوضو شمار ہوتا ہے۔ اگر غسل کے لیے پانی نہ ملے یا صحت پر مضر اثر پہنچتا ہو تو اس کی جگہ بھی تیمم کفایت کرتا ہے۔ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر منہ پر پھیرے جاتے ہیں اور پھر اسی طرح دوسری دفعہ مار کر دونوں ہاتھوں اور کلائیوں پر کہنیوں سمیت پھیرے جاتے ہیں۔ جہاں تک اُن کا وضو میں دھونا ضروری ہے۔ ضربوں کے متعلق دو مذہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ مٹی پر ایک ہی ضرب

ہاتھوں کو پہلے منہ پر پھر کلائیوں پر پھیر لے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ پہلی ضرب کے بعد منہ پر اور دوسری ضرب کے بعد کلائیوں پر ہاتھ پھیرے۔ دونوں جانب احادیث موجود ہیں۔ ہمارے امام ابوحنیفہ، صاحبین اور امام مالک کے نزدیک دو ضربیں ہیں یہی مذہب شافعی کا محفوظ و مختار اور امام احمد بن حنبل کے بعض اصحاب کا مذہب ہے۔ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر، حسن بصری، شعبی، سالم بن عبداللہ، سفیان ثوری اور اکثر علماء کا مذہب یہی ہے۔ بعض محدثین ایک ضرب کی حدیثوں کو اصح و اقوی قرار دیتے ہیں۔ جب کہ صحت و قوت میں دو ضرب کی حدیثیں بھی کم نہیں اور ایک ضرب کی حدیثوں میں تاویل کی گنجائش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابـ١٢٥ـ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ۔

حالت اقامت میں تیمم

٣٢٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى جِدَارٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضرت عبدالرحمن بن ہرمز نے عمیر مولیٰ ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور عبداللہ بن یسار گئے جو مولیٰ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ کے، یہاں تک کہ ہم حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری کے پاس پہنچے۔ حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی جانب سے تشریف لا رہے تھے کہ آپ کو ایک آدمی ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار آئی تو آپ نے اپنے چہرۂ انور اور دونوں مبارک ہاتھوں پر مسح فرمایا۔ پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ ف

ف۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بغیر سلام کا جواب نہ دیا اور تیمم کر کے جواب دیا پھر تیمم کر کے جواب دینے کے بعد وجہ بیان فرمائی۔ اِنّی کَرِہْتُ اَن اَذْکُرَ اللّٰہَ اِلّا عَلٰی طُہْرٍ کہ میں باوضو نہ تھا لہٰذا یہی حالت وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا فرض یا واجب کس طرح ہو سکتا ہے؟ لہٰذا بات وہی ہوئی کہ جس طرح بغیر وضو کے سلام کا جواب دینا جائز ہے۔ اسی طرح بغیر وضو یعنی وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا بھی جائز ہے۔ لیکن فرض یا واجب نہیں ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٣٣٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ

محمد بن ثابت عبدی نے نافع سے روایت کی ہے کہ میں ایک ضرورت کے تحت حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابن عمر نے اپنی حاجت پوری کر لی۔ دوران گفتگو اس روز حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کسی گلی میں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر نکلے تھے۔ پس اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ وہ آدمی

أَنْ تَتَوَارَى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طُهْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدِيثًا مُنْكَرًا فِي التَّيَمُّمِ قَالَ ابْنُ دَاسَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يُتَابَعْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَلَى ضَرْبَتَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَوْهُ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ۔

دوسری گلی میں جانے لگا تو آپ نے ایک دیوار پر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور انہیں اپنے چہرۂ انور پر پھیرا۔ پھر دوسری ضرب ماری اور اپنی دونوں کلائیوں پر مسح کیا۔ پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ میں نے تمہارے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا تھا کہ میں طہارت سے نہ تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تیمم کے متعلق محمد بن ثابت نے یہ حدیث منکر روایت کی ہے۔ ابن داسہ نے کہا کہ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو ضربوں کے واقعہ کو محمد بن ثابت کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا، بلکہ انہوں نے حضرت ابن عمر کے فعل کو روایت کیا ہے۔ ف

ف۔ امام ابوداؤد کے نزدیک اگر محمد بن ثابت کی اس حدیث میں کسی نے مرفوعاً متابعت نہیں کی تو دو مسحوں اور دو ضربوں کا قول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے تو اس سے حجت پر کیا اثر پڑا اور دلالت میں کون سی کمی آئی؟ بلکہ انصاف سے دیکھا جائے تو دو ضربوں کا معاملہ اور مستحکم ہو گیا کیونکہ حضرت ابن عمر جیسے متبعِ رسالت کے پروانے کسی کام کو اسی وقت کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھتے یا آپ کا فرمان سن لیتے کیونکہ ان حضرات سے بڑھ کر اطاعتِ رسول کے پیکر چشمِ فلک نے دیکھے کب ہیں؟ بعد والے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی تلاش میں اسلاف کے علمی ذخائر کو کھنگالتے ہیں لیکن یہی دولت اُن حضرات کی نگاہوں کے سامنے تھی۔ جو وہ براہِ راست دیکھتے اور سنتے وہی کرتے تھے۔ وہ اتباعِ رسول کے پیکر اور اطاعتِ رسول کی چلتی پھرتی تصویریں تھیں۔ لہٰذا دو ضربوں کا قول حضرت ابن عمر کا فعل ہو تب بھی اس سے دو ضربوں کے موقف کا وزن کم نہیں ہوتا بلکہ نظرِ غائر سے دیکھیں تو اور بڑھ جاتا ہے۔ اسی لیے کہنا پڑتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف اس بارے میں بھی دیگر ائمہ کی نسبت احادیث کی معنویت اور اتباعِ رسول کے نزدیک زیادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ إِنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لا رہے تھے کہ بئر جمل کے پاس آپ کو ایک آدمی ملا اور اس نے آپ کو سلام کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی طرف بڑھے تو دیوار پر اپنا دستِ مبارک رکھا، پھر اسے اپنے پُرنور چہرے اور دونوں ہاتھوں پر ملا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے سلام کا جواب دیا۔

باب الجُنُبِ يَتَيَمَّمُ

۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا خَالِدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ ابْدُ فِيهَا فَبَدَوْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَمْكُثُ الْخَمْسَ وَالسِّتَّ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَسَكَتُّ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا ذَرٍّ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ فَدَعَا لِي بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَجَاءَتْ بِعُسٍّ فِيهِ مَاءٌ فَسَتَرَتْنِي بِثَوْبٍ وَاسْتَتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ وَاغْتَسَلْتُ فَكَأَنِّي أَلْقَيْتُ عَنِّي جَبَلًا فَقَالَ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غُنَيْمَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ وَحَدِيثُ عَمْرٍو أَتَمُّ۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ قَالَ دَخَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَأَهَمَّنِي دِينِي فَأَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِغَنَمٍ فَقَالَ لِي اشْرَبْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَشُكُّ فِي أَبْوَالِهَا فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طُهُورٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ نَعَمْ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي

جنبی کا تیمم

عمرو بن عون، خالد، مسدد، خالد یعنی ابن عبداللہ واسطی، خالد حذاء، ابو قلابہ، عمرو بن بجدان سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کافی بکریاں اکٹھی ہو گئیں تو فرمایا اے ابوذر! انہیں جنگل لے جاؤ۔ پس میں انہیں ربذہ کی جانب لے گیا۔ مجھے جنابت لاحق ہو گئی جب کہ میں وہاں پانچ چھ روز رہا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! میں خاموش رہا۔ [illegible] ماں روئے، تمہاری ماں کی خرابی ہو۔ پس آپ نے ایک سیاہ فام لونڈی کو بلایا جو ایک بالٹی لے کر آئی جس میں پانی تھا۔ پس میں نے ایک کپڑے سے ستر چھپا لیا اور سواری کی آڑ میں غسل کر لیا تو گویا میرے اوپر سے پہاڑ اتر گیا۔ فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے خواہ دس سال گزر جائیں۔ جب تمہیں پانی ملے تو اپنے جسم پر بہاؤ کیونکہ یہ بہتر ہے۔ مسدد نے کہا کہ بکریاں صدقہ کی تھیں اور عمرو کی حدیث مکمل ہے۔

بنی عامر کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نے اسلام قبول کیا تو مجھے اپنے دین کو سیکھنے کا شوق دامنگیر ہوا۔ پس میں حضرت ابوذر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے چند اونٹوں اور بکریوں کا حکم فرمایا اور مجھ سے فرمایا کہ ان کا دودھ پیئو۔ بسند حماد کو پیشاب کے متعلق فرمانے کا شک ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ میں پانی سے دور رہا اور گھر والے میرے ساتھ تھے۔ مجھے جنابت لاحق ہوئی تو میں بغیر طہارت کے نماز پڑھتا رہا۔ جب دوپہر کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد کے سائے میں شمع رسالت کے چند پروانوں کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا۔ ہاں یا رسول اللہ! میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ

أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طُهُورٍ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَجَاءَتْ بِهِ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسٍّ يَتَخَضْخَضُ مَا هُوَ بِمَلْآنَ فَتَسَتَّرْتُ إِلَى بَعِيرِي فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ وَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ لَمْ يَذْكُرْ أَبْوَالَهَا هٰذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ فِي أَبْوَالِهَا إِلَّا حَدِيثُ أَنَسٍ تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ۔

تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ عرض گزار ہوا کہ میں پانی سے بچتا تھا اور میری بیوی میرے ساتھ تھی تو مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور میں طہارت کے بغیر نماز پڑھتا رہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے پانی لانے کا حکم فرمایا تو ایک کالی لونڈی بڑی پیالی میں ہلتا جلتا پانی لے کر آئی یعنی وہ بھری ہوئی نہ تھی۔ پس میں نے اونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر حاضر بارگاہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! بیشک پاک مٹی پاک کرنے والی ہے اگرچہ تمہیں دس سال تک پانی نہ ملے۔ جب پانی ملے تو اپنے جسم پر بہا لو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے حماد بن زید نے ایوب سے اور پیشاب کا ذکر نہ کیا۔ یہ بات صحیح نہیں ہے اور پیشاب کا ذکر صرف حدیث انس میں ہے۔

بَابٌ ۱۲۴ إِذَا خَافَ الْجُنُبُ الْبَرْدَ أَيَتَيَمَّمُ

کیا جنبی خوفِ سردی سے تیمم کر سکتا ہے

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ أَنْ أَغْتَسِلَ فَأَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الِاغْتِسَالِ وَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُولُ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ مِصْرِيٌّ مَوْلَى خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ وَلَيْسَ هُوَ ابْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ۔

عبدالرحمن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ ذات السلاسل کے دوران ایک ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہو گیا۔ پس مجھے محسوس ہوا کہ غسل کرنے سے میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے عمرو! تم نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھائی؟ میں نے غسل نہ کرنے کی وجہ بیان کی اور عرض گزار ہوا کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ (۴: ۲۹) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور مزید آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن جبیر مصری ہیں، خارجہ بن حذافہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ابن جبیر بن نفیر نہیں ہیں۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ

عبدالرحمن بن جبیر نے ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص سے روایت کی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک سریہ میں تھے۔ پھر ذکرِ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے سرین دھوئے اور نماز کے لیے وضو کیا۔ پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور

عمرو بن العاص كان على سرية وذكر الحديث نحوه قال فغسل مغابنه وتوضأ وضوءه للصلاة ثم صلى بهم فذكر نحوه ولم يذكر التيمم قال أبو داود وروى هذه القصة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال فيه فتيمم۔

باب ۱۲۸ المجدور يتيمم

۳۳۶ـ حدثنا موسى بن عبد الرحمن الأنطاكي ثنا محمد بن سلمة عن الزبير بن خريق عن عطاء عن جابر قال خرجنا في سفر فأصاب رجلا منا حجر فشجه في رأسه ثم احتلم فسأل أصحابه فقال هل تجدون لي رخصة في التيمم قالوا ما نجد لك رخصة وأنت تقدر على الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم أخبر بذلك فقال قتلوه قتلهم الله ألا سألوا إذ لم يعلموا فإنما شفاء العي السؤال إنما كان يكفيه أن يتيمم ويعصر أو يعصب شك موسى على جرحه خرقة ثم يمسح عليها ويغسل سائر جسده۔

۳۳۷ـ حدثنا نصر بن عاصم الأنطاكي ثنا محمد بن شعيب أخبرني الأوزاعي أنه بلغه عن عطاء بن أبي رباح أنه سمع عبد الله بن عباس قال أصاب رجلا جرح في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم احتلم فأمر بالاغتسال فاغتسل فمات فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قتلوه قتلهم الله ألم يكن شفاء العي السؤال۔

باب ۱۲۹ المتيمم يجد الماء بعد ما يصلي في الوقت۔

۳۳۸ـ حدثنا محمد بن إسحاق المسيبي نا عبد الله بن نافع عن الليث بن سعد عن بكر

تیمم کا ذکر نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا گیا ہے اس واقعہ کو اوزاعی کے واسطے کے ساتھ حسان بن عطیہ سے اس روایت میں کہا کہ انھوں نے تیمم کیا۔

چیچک والا تیمم کرے

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی کے سر میں پتھر آ کر لگا تو اس کا سر پھٹ گیا۔ پھر اُسے احتلام ہو گیا۔ اس نے ساتھیوں سے کہا کہ کیا آپ کو میرے لیے تیمم کی اجازت نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک آپ کو تیمم کی اجازت نہیں ہے کیونکہ آپ پانی پر قادر ہیں۔ پس اُس نے غسل کیا اور وفات پائی۔ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو فرمایا۔ اللہ انہیں مارے، تم نے اُسے قتل کر دیا۔ جب تمہیں معلوم نہ تھا تو مسئلہ کیوں نہ پوچھا کیونکہ بے خبری کا علاج پوچھنا ہے۔ اُس کے لیے تیمم کر لینا کافی ہے اور پٹی باندھ لیتا۔ اس میں موسیٰ کو شک ہے۔ زخم پر کپڑا باندھ کر مسح کر لیا جاتا اور باقی سارے جسم کو دھو لیتا۔

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ایک آدمی کو زخم پہنچا۔ پھر اُسے احتلام ہو گیا تو اُسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا۔ اُس نے غسل کیا تو فوت ہو گیا۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اُسے قتل کر دیا گیا، اللہ انہیں مارے۔ کیا معلوم کر لینا بے خبری کا علاج نہیں ہے؟

تیمم کر کے نماز پڑھی اور وقت کے اندر پانی مل جائے

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دو آدمی سفر میں نکلے اور نماز کا وقت

بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ غَيْرُ ابْنِ نَافِعٍ يَرْوِيهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ ذِكْرُ أَبِي سَعِيدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ هُوَ مُرْسَلٌ۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى إِسْمٰعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ أَتَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا أَوَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

ہو گیا لیکن اُن کے پاس پانی نہ تھا۔ پس اُنہوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر وقت کے اندر اُنہیں پانی مل گیا پس ایک آدمی نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے اس شخص سے فرمایا جس نے اعادہ نہیں کیا تھا کہ تم نے سنت کو پا لیا اور تمہاری پہلی نماز کافی ہے اور اس شخص سے فرمایا جس نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی تھی کہ تمہارے لیے دوگنا اجر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نافع کے علاوہ دوسرے حضرات نے اسے روایت کیا لیث، عمیرہ بن ابو ناجیہ، بکر بن سوادہ، عطاء بن یسار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں حضرت ابو سعید کا ذکر محفوظ نہیں۔ لہٰذا یہ مرسل ہے۔

ابو عبد اللہ مولیٰ اسمٰعیل بن عبید سے روایت ہے کہ عطاء بن یسار نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو حضرات۔ آگے مذکورہ حدیث کو معنًا روایت کیا۔

نمازِ جمعہ کے لیے غسل کرنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے روز جب حضرت عمرؓ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی آیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا آپ نماز سے روک لیے جاتے ہیں؟ اس شخص نے جواب دیا کہ بھلا یہی ہے کہ میں نے اذان کی آواز سنی اور وضو کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا صرف وضو ہی کیا؟ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب تم میں سے کوئی نمازِ جمعہ کے لیے آئے تو اُسے غسل کر لینا چاہیے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ مسلمان پر واجب ہے۔

٣٤٢ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَعَلَى كُلِّ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ أَجْنَبَ۔

اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بالغ مسلمان کے لیے جمعہ کو جانا ضروری ہے اور جو جانا چاہے اس پر غسل کرنا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ جب آدمی نے طلوع فجر کے بعد غسل کر لیا تو وہ غسل جمعہ کی طرف سے کافی ہوگا۔ خواہ وہ جنبی کیوں نہ ہوا ہو۔

٣٤٣ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ وَهَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ يَزِيدُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا قَالَ وَيَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَيَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ كَلَامَ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب رملی ہمدانی اور عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، یزید اور عبدالعزیز، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابو امامہ بن سہل نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے لیے غسل کیا اور اپنے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی جب کہ اس کے پاس ہو۔ پھر نماز جمعہ کے لیے آئے اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے نہ پھلانگے۔ پھر نماز پڑھے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض فرمائی ہے۔ پھر خاموش رہے جبکہ امام نکل آئے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے تھے کہ مزید تین دن کے گناہ۔ اور فرماتے کہ نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ محمد بن سلمہ کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور حماد نے کلام ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيْدَ ابْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيْبِ مَا قُدِّرَ لَهُ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِي الطِّيْبِ وَلَوْ مِنْ طِيْبِ الْمَرْأَةِ -

محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال اور بکیر بن اشج، ابوبکر بن المنذر، عمرو بن سلیم زرقی ۔ عبدالرحمن بن ابوسعید خدری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز کا غسل ہر بالغ پر ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جو قسمت میں ہو۔ مگر بکیر نے عبدالرحمن کا ذکر نہیں کیا۔ اور خوشبو کے متعلق کہا کہ خواہ عورت کی خوشبو ہو۔

---

۳۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ حِبِّيْ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنِيْ أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا -

ابوالاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اور غسل کروایا، پھر جلدی گیا اور جلدی لے گیا اور سواری کے بغیر جائے اور امام کے قریب ہو کر غور سے سنے اور لغو بات نہ کرے تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے رکھنے اور شب بیداری کرنے کا ثواب ملے گا۔

---

۳۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَسَاقَ نَحْوَهُ -

عبادہ بن نسی نے حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے جمعہ کے روز اپنا سر دھویا اور غسل کیا۔ پھر باقی مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی۔

---

۳۴۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عَقِيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيْبِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ

حضرت عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اور اپنی بیوی کی خوشبوؤں سے لگائی جبکہ اس کے پاس ہو اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے، پھر لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے نہ پھلانگے اور وعظ کے دوران لغو بات نہ کرے تو وہ اس کے لیے دو جمعوں کے درمیانی صغیرہ

ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا۔

گناہوں کا کفارہ ہوگا اور اگر لغویات کی اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا رہا تو یہ نماز ظہر کی طرح ہوگا۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا زَكَرِيَّا نَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ (۱) جنابت سے (۲) جمعہ کے روز (۳) پچھنے لگوانے کے بعد اور (۴) میت کو غسل دینے کے بعد۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ نَا مَرْوَانُ نَا عَلِيُّ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مَكْحُولًا عَنْ هَذَا الْقَوْلِ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ غَسَلَ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

محمود بن خالد دمشقی، مروان، علی بن حوشب نے مکحول سے غسل کرنے اور کروانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اس سے مراد اپنے سر اور جسم کو دھونا ہے۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ سَعِيدٌ غَسَلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ۔

محمد بن ولید دمشقی، ابو مسہر نے سعید بن عبدالعزیز سے غسل کرنے اور کروانے کے متعلق دریافت کیا تو سعید نے فرمایا کہ اس کا مطلب اپنے سر اور جسم کو دھونا ہے۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً وَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا، پھر چل دیا تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی دی۔ جو دوسری ساعت میں آیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی دی۔ جو تیسری ساعت میں آیا تو گویا اس نے مینڈھے کی قربانی دی۔ جو چوتھی ساعت میں آیا تو گویا اس نے مرغ کا ثواب پایا۔ جو پانچویں ساعت میں آیا تو گویا اس نے انڈے کا ثواب حاصل کیا اور جب امام خطبے کے لیے نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز غسل نہ کرنے کی رخصت

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مُهَّانَ أَنْفُسِهِمْ فَيَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ محنت مزدوری کر کے اسی حالت میں نماز جمعہ کے لیے جاتے تو اُن سے کہا جاتا کاش! آپ غسل کر لیتے۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ حَتَّى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ أَذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيحَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ۔

عمرو بن ابو عمرو نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ عراق کے رہنے والے کچھ لوگوں نے آ کر کہا: اے ابن عباس! کیا آپ کے نزدیک جمعہ کے روز غسل کرنا واجب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جو غسل کرے تو اس میں پاکی اور بہتری ہے اور جو غسل نہ کرے تو اُس پر واجب نہیں اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کیسے شروع ہوا۔ لوگ مفلس تھے اور اونی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھاتے تھے اور اُن کی مسجد تنگ تھی۔ اُس کی چھت نیچی تھی گویا ایک چھپر ہے۔ تو ایک گرمی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نکلے اور لوگوں نے موٹے اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے تو اُن کی بو سے ایک دوسرے کو تکلیف ہو رہی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بو محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو اور جو تیل اچھا سا تیل یا خوشبو ملے تو لگا لیا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی حالت درست فرما دی تو موٹے اونی کپڑوں کے سوا دوسرے پہننے لگے، محنت تقسیم ہو گئی، مسجد وسیع ہو گئی اور پسینے کی وہ بدبو جاتی رہی جس سے ایک دوسرے کو تکلیف ہوا کرتی تھی۔ ف

ف۔ غسلِ جمعہ کے بارے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ امام مالک اس کے وجوب کے قائل ہیں جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل کا مذہب بھی یہی ہے کیونکہ ان احادیث میں غسلِ جمعہ کا حکم دیا گیا ہے اور ان حضرات نے امر کو وجوب پر محمول کیا ہے جب کہ دیگر ائمہ اور جمہور علماء اس کے مسنون و مستحب ہونے کے قائل ہیں اور انہوں نے امر کو استحباب کے تاکید و مبالغہ پر محمول کیا ہے۔ صحیح ترین موقف یہی معلوم ہوتا ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ غسلِ جمعہ واجب نہیں بلکہ افضل ہے اور بوقتِ ضرورت اس کی تاکید ہے جیسا کہ مسجدِ نبوی

کی ابتدائی کیفیت اور محنت و مشقت کے باعث صحابۂ کرام کی ابتدائی حالت سے واضح ہو رہا ہے۔ جب وہ حالت نہ رہی تو تاکید کا حکم بھی جاتا رہا۔ لہٰذا ایسی حالت میں غسل کی تاکید اب بھی موجود اور عام حالات میں وہی مسنون و مستحب اور باعثِ ثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ۔

ابو الولید، ہمام، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے وضو کیا تو اچھا کیا اور خوب کیا اور جس نے غسل کیا تو اس میں فضیلت ہے۔ ف

ف۔ جمعہ کے روز غسل کرنا مسنون و مستحب اور باعثِ ثواب ہے لیکن واجب نہیں۔ اگر بغیر کسی مجبوری کے غسل نہ کیا تو خواہ مخواہ ثواب ضائع کیا۔ محنت و مشقت کے باعث جن کے جسموں اور کپڑوں سے بو آئے اُن کے لیے غسل کرنا اور کپڑے بدلنا زیادہ ضروری ہے تاکہ نمازِ جمعہ میں حاضر ہونے والے دوسرے نمازیوں کو اُس کی بدبو سے اذیت نہ پہنچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پارہ — ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب الرجل يسلم فيؤمر بالغسل۔

۳۵۵ — حدثنا محمد بن كثير العبدي أنا سفيان نا الأغر عن خليفة بن حصين عن جده قيس بن عاصم قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم أريد الإسلام فأمرني أن أغتسل بماء وسدر۔

۳۵۶ — حدثنا مخلد بن خالد نا عبد الرزاق أنا ابن جريج قال أخبرت عن عثيم بن كليب عن أبيه عن جده أنه جاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال قد أسلمت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ألق عنك شعر الكفر يقول احلق قال وأخبرني آخر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لآخر معه ألق عنك شعر الكفر واختتن۔

اسلام قبول کرنے والے کو غسل کا حکم دیا جائے۔

محمد بن کثیر عبدی، سفیان، اغر، خلیفہ بن حصین سے اُن کے جدّامجد حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ بیری کے پتّے ملائے ہوئے پانی سے غسل کروں۔

عثیم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور مسلمان ہوگیا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے زمانہ کفر کے بال منڈوا دو اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے ساتھ جانے والے شخص سے فرمایا کہ تم بھی اپنے زمانہ کفر کے بال منڈوا دو اور ختنہ کروالو۔

باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها

۳۵۷ — حدثنا أحمد بن إبراهيم نا عبد الصمد بن عبد الوارث حدثني أبي حدثتني أم الحسن يعني جدة أبي بكر العدوي عن معاذة قالت سألت عائشة عن الحائض يصيب ثوبها الدم قالت تغسله فإن لم يذهب أثره فلتغيره بشيء من صفرة قالت ولقد كنت أحيض عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث حيض

عورت کا ان کپڑوں کو دھونا جو اس نے حالت حیض میں پہنے تھے

ابوبکر عدوی کی دادی جان ام الحسن سے روایت ہے کہ معاذہ نے فرمایا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حائضہ کے متعلق پوچھا گیا جس کے حیض کا خون اس کے کپڑے سے لگ جائے۔ فرمایا کہ اُسے دھو ڈالے اور اگر نشانات نہ جائیں تو اس کپڑے پر کوئی زرد رنگ چڑھا لے۔ فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حیض آتا تھا۔ متواتر تین تین حیض اور میں اپنے کپڑے نہیں دھوتی تھی۔

حَيْضَةً لَا أَغْسِلُ لِي ثَوْبًا۔ ف

ف۔ اگر کپڑے میں حیض کا خون نہ لگے تو اس کا دھونا ضروری نہیں ہے اور یہ سمجھنا کہ حیض کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں، یہ دورِ جاہلیت کا خیال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ بَلَّتْهُ بِرِيقِهَا ثُمَّ قَصَعَتْهُ بِرِيقِهَا۔

حسن بن مسلم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم (ازواجِ مطہرات) میں سے کسی کے پاس ایک سے زیادہ کپڑا نہیں ہوتا تھا، اُسی میں حیض آتا جب اس میں خون لگ جاتا تو اس پر تھوکتے اور تھوک سے چھڑا دیتے۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ نَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا الْحَيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلْبَثُ إِحْدَانَا أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَطْهُرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقَلَّبُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا فِيهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذٰلِكَ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ وَأَمَّا الْمُمْتَشِطَةُ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَكُونُ مُمْتَشِطَةً فَإِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهَا تَحْفِنُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ فَإِذَا رَأَتِ الْبَلَلَ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ دَلَكَتْهُ ثُمَّ أَفَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا۔

بکار بن یحییٰ کی دادی جان نے فرمایا کہ میں حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو ان سے قریش کی ایک عورت نے حیض والے کپڑے سے نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا۔ حضرت اُمِّ سلمہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جب حیض آتا تو وہ حیض کے دنوں میں ٹھہری رہتی۔ پھر پاک ہو کر وہ اس کپڑے کو دیکھتی جس کے ساتھ ایامِ حیض گزارے ہوتے اگر خون لگا ہوتا تو اُسے دھو دیتے اور اس میں نماز پڑھتے۔ اور اس میں کوئی چیز رکاوٹ نہ تھی۔ جب ہم میں سے کسی کی چوٹی بندھی ہوئی تھی تو اُسی طرح رکھی جاتی اور غسل کرتے وقت اُسے کھولا نہ جاتا بلکہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیا جاتا اور جب یہ دیکھا جاتا کہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ گیا ہے تو سر کو ملا جاتا اور پھر سارے جسم پر پانی بہا لیا جاتا۔ ف

ف۔ تری اگر بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے تو عورت کے لیے چوٹی کا کھولنا ضروری نہیں ہے۔ اگر بالوں کی جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو چوٹی کا کھولنا ضروری ہے۔ اگر ایک بال کی جڑ میں بھی پانی نہ پہنچ سکا تو غسل نہیں ہوگا اور اس حالت میں کی ہوئی عبادتیں رائگاں جائیں گی۔ آج کل جیسی ناخن پالش اور ہونٹوں پر سرخی لگانے کا بھی رواج ہے جن کے باعث ناخن اور کھال تک پانی نہیں پہنچ سکتا ایسی کسی چیز کے باعث اگر جسم کے ایک بال برابر حصے تک پانی نہ پہنچ سکا تو غسل ہرگز نہیں ہوگا اور ایسی عورت عبادت کرنے، کلامِ الٰہی کو ہاتھ لگانے، حج و طواف کرنے اور مسجد میں جانے کے قابل نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ

فاطمہ بنت منذر روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سنا، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہی تھی کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے

سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِحْدَانَا بِثَوْبِهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ أَتُصَلِّي فِيهِ قَالَ تَنْظُرُ فَإِنْ رَأَتْ فِيهِ دَمًا فَلْتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَلْتَنْضَحْ مَا لَمْ تَرَ وَلْتُصَلِّ فِيهِ۔

آپ کو حیض سے پاک دیکھے تو اپنے کپڑوں کا کیا کرے۔ کیا ان میں نماز پڑھ سکے۔ فرمایا دیکھو اگر اس میں خون نظر آئے تو تھوڑا سا پانی ڈال کر اسے کھرچ دو اور اگر کچھ بھی نظر نہ آئے تو اس میں نماز پڑھ لو۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَصَابَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لْتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لْتُصَلِّ۔

فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے میں حیض کا خون لگا ہوا دیکھے تو کیا کرے؟ فرمایا جب تم میں سے کسی کو حیض کا خون لگ جائے تو اسے کھرچ دے، پھر اسے پانی سے دھو دے اور پھر نماز پڑھ لے۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَا حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ۔

مسدد، حماد۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ نے ہشام سے معناً روایت کرتے ہوئے دونوں نے کہا کہ اسے کھرچ دو، پھر اس پر پانی ڈالو، پھر اسے دھو لو۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْحَدَّادُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ تَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلْعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

عدی بن دینار نے حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے؟ فرمایا کہ اسے لکڑی سے کھرچ دو اور بیری کے پتوں والے پانی سے دھو ڈالو۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ وَفِيهِ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ دَمٍ فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک ہی کرتہ ہوتا جو دوران حیض اور حالت جنابت میں بھی پہنا جاتا۔ جب اس پر خون کا قطرہ لگا ہوا دیکھا جاتا تو اپنے تھوک سے اسے مل دیا جاتا ہے۔

ف۔ یہ کھرچنا اور ملنا وغیرہ اس تھوڑے حیض کے متعلق ہے جو مقدار درہم کم ہو یعنی ایک دو قطرے۔ خون زیادہ جگہ پر لگا ہوا ہو تو کپڑے کو دھو کر اس سے پاک کرنا ضروری ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ لہذا حتی الامکان پاکیزگی کا خیال

رکھنا محبوب و مرغوب اور مقبول و محمود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۳۴ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِيْهِ۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى۔

باب ۱۳۵ الصَّلٰوةِ فِي شُعُرِ النِّسَاءِ۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا أَوْ لُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ شَكَّ أَبِي۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي فِي مَلَاحِفِنَا قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي وَقَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ زَمَانٍ وَلَا أَدْرِي مِمَّنْ سَمِعْتُهُ مِنْ ثَبْتٍ أَوْ لَا فَسَلُوا عَنْهُ۔

باب ۱۳۶ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ وَعَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنْهُ وَهِيَ حَائِضٌ يُصَلِّي وَهُوَ عَلَيْهِ۔

اُن کپڑوں میں نماز پڑھنا جنہیں پہن کر اپنی بیوی سے صحبت کی تھی

معاویہ بن ابوسفیان نے اپنی بہن حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کپڑوں کو پہن کر جماع کرتے کیا ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں جبکہ اُن میں کوئی نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔

عورتوں کے بچھانے کے کپڑوں پر نماز نہ پڑھنا۔

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بچھانے کے کپڑے اور ہمارے لحاف میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبیداللہ کا قول ہے کہ میرے والد ماجد کو شک ہے۔

ابن سیرین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حماد، سعید بن ابوصدقہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث مجھ سے بیان نہیں کی اور کہا کہ مدت گزرگئی جب میں نے یہ سُنی تھی۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ کس سے سُنی تھی اور یہ بھی معلوم نہیں کہ جس سے سُنی وہ ثقہ تھا یا نہیں، لہٰذا اس کی تحقیق کرلو۔

اس بات کی اجازت

عبداللہ بن شداد نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ کے اوپر ایک چادر تھی جس کا کچھ حصہ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ کے اوپر تھا جو حائضہ تھیں اور نماز پڑھتے ہوئے بھی وہ حصہ آپ کے اوپر تھا۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ نَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ۔

عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے پہلو میں تھی میں حائضہ تھی اور میرے اوپر جو چادر تھی اس کا ایک حصہ آپ کے اوپر تھا۔

بَابُ ۱۳۶ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ۔

جب کپڑے میں منی لگ جائے

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَأَبْصَرَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ انہیں احتلام ہو گیا تو انہیں حضرت عائشہ کی لونڈی نے کپڑے سے جنابت کا نشان یا کپڑا دھوتے ہوئے دیکھ لیا اس نے حضرت عائشہ کو بتا دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کپڑے میں اسے دیکھتی تو مل دیا کرتی تھی۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَافَقَهُ مُغِيرَةُ وَأَبُو مَعْشَرٍ وَوَاصِلٌ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ كَمَا رَوَاهُ الْحَكَمُ۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی اور آپ اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی موافقت کی ہے مغیرہ اور ابو معشر واصل نے اور اعمش نے اسے حکم کی طرح روایت کیا ہے۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ الْبَصْرِيُّ نَا سُلَيْمٌ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ الْمَعْنَى وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمٍ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ثُمَّ أَرَى فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا۔

عبداللہ بن محمد نفیلی از زہیر۔ محمد بن عبید ابن حساب بصری، سلیم ابن اخضر عمرو بن میمون بن مہران، سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو دیا کرتیں اور پھر انہیں ایک یا کئی نشانات نظر آتے رہتے۔ ف

ف۔ کپڑے میں منی لگ جائے تو اسے دھونے اور اچھی طرح پاک کر لینے کے بعد اگر منی کے نشانات کپڑے پر باقی رہ جائیں تو ان سے کپڑے کی پاکی پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور بغیر کسی جھجک کے ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۱۳۷ بَوْلِ الصَّبِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ۔

جب بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے

مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ام قيس بنت محصن انها اتت بابن لها صغير لم ياكل الطعام الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسه رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم يغسله۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا اپنے چھوٹے صاحبزادے کو لے کر جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا، تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اور اسے نہ دھویا۔

٣٧٤۔ حدثنا مسدد بن مسرهد والربيع بن نافع ابو توبة المعنى قالا نا ابو الاحوص عن سماك عن قابوس عن لبابة بنت الحارث قالت كان الحسين بن علي في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فبال عليه فقلت البس ثوبا واعطني ازارك حتى اغسله قال انما يغسل من بول الانثى وينضح من بول الذكر۔

قابوس نے حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں حسین بن علی رضی اللہ عنہما تھے تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ دوسرے کپڑے پہن لیں اور ازار مجھے دے دیجئے تاکہ میں دھو دوں۔ فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔

٣٧٥۔ حدثنا مجاهد بن موسى وعباس بن عبد العظيم المعنى قالا نا عبد الرحمن بن مهدي حدثني يحيى بن الوليد حدثني محل بن خليفة حدثني ابو السمح قال كنت اخدم النبي صلى الله عليه وسلم فكان اذا اراد ان يغتسل قال ولني قفاك فاوليه قفاي فاستره به فاتي بحسن او حسين رضي الله عنهما فبال على صدره فجئت اغسله فقال يغسل من بول الجارية ويرش من بول الغلام قال عباس حدثنا يحيى بن الوليد قال ابو داود وهو ابو الزعراء قال هارون بن تميم عن الحسن قال الابوال كلها سواء۔

محل بن خلیفہ نے حضرت ابو السمح رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ غسل کا ارادہ کرتے تو مجھ سے فرماتے کہ میری جانب پیٹھ پھیر لو۔ پس میں آپ کی جانب پیٹھ کر کے آڑ بنا رہتا۔ چنانچہ امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما آئے اور آپ کے سینے پر پیشاب کر دیا۔ میں دھونے کے لیے حاضر ہوا تو فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔ عباس نے یحییٰ بن ولید سے روایت کی ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ان کی کنیت ابو الزعراء ہے اور ہارون بن تمیم نے حسن بصری سے روایت کی کہ پیشاب سب برابر ہیں۔

٣٧٦۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن ابي عروبة عن قتادة عن ابي حرب بن ابي الاسود عن ابيه عن علي قال يغسل بول الجارية وينضح بول الغلام ما لم يطعم۔

ابو حرب بن ابو الاسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھوتے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکے جو کھانا نہ کھاتا ہو۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا لَمْ يَطْعَمْ زَادَ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا۔

ابوحرب بن ابی الاسود کے والد ماجد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کی اور کھانا نہ کھانے کا ذکر نہ کیا۔ قتادہ نے یہ بھی کہا کہ جب کہ دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں۔ جب کھانا کھاتے ہوں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ إِنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ۔

یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ نے فرمایا۔ میں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا کرتیں جب تک وہ کھانا نہ کھاتا۔ جب کھانا کھانے لگتا ہے تو اُسے دھویا کرتیں اور وہ لڑکی کے پیشاب کو دھوتی تھیں۔ ف

ف:۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اس حدیث کے ظاہری مفہوم کے مطابق ہے جب کہ ہمارے امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کا مذہب یہ ہے کہ بچے کا پیشاب ناپاک ہے خواہ وہ لڑکی ہو یا لڑکا۔ دونوں کے پیشاب کو دھو کر پاک کیا جائے گا۔ حدیث میں جو لڑکے کے پیشاب پر پانی بہانا آیا ہے اُس سے یہی مراد ہے کہ ملنے کے بغیر دھویا جاتا تھا۔ بہرحال بہتر یہی ہے کہ لڑکے شیر خوار کے پیشاب کو بھی تسلی بخش طریقے سے دھویا جائے کہ طہارت مقبول بارگاہ اور محمود و مستحسن ہے۔ ہاں پانی کی قلت ہو تو شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی بہا دینے کو کافی سمجھ لیا جائے اور قلت نہ ہو تو پوری طرح پاک کر لینے میں کیا مضائقہ اور رکاوٹ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۱۳۸ الْأَرْضُ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ۔

جس زمین پر پیشاب کر دیا جائے

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَابْنُ عَبْدَةَ فِي آخَرِينَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ عَبْدَةَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلّٰى قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ صُبُّوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی مسجد نبوی میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جلوہ افروز تھے۔ پس اس نے نماز پڑھی۔ ابن عبدہ نے کہا کہ دو رکعتیں۔ پھر کہا۔ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما اور محمد مصطفیٰ پر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا۔ تو لوگ اُس کی جانب لپکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع کیا اور فرمایا کہ تمہیں آسانی کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے، تم تنگی کرنے کے لیے مبعوث نہیں کیے گئے ہو۔ اس پر ایک سجل یا ذنوب (ڈول) پانی بہا دو۔

قَالَ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ صَلَّى أَعْرَابِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ مُرْسَلٌ ابْنُ مَعْقِلٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن معقل بن مقرن نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مٹی پر پیشاب کیا ہے اُسے لے کر باہر پھینک دو اور اس جگہ پر پانی بہا دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابن معقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔ ف۔

ف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا، صحابہ کرام اُسے مارنے پیٹنے کے لیے دوڑے۔ معلّم کائنات نے شمع رسالت کے پروانوں کو ایسا کرنے سے روک دیا کہ اوّلاً اعرابی کے پیشاب میں رکاوٹ پڑے گی اور ثانیاً سکھانے اور بتانے کا یہ طریقہ ناپسند فرمایا کہ سختی سے کوئی بات سکھائی اور سمجھائی جائے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو تو ٹھنڈے دل و دماغ سے اور دلکش لفظوں میں تاکہ جس کو کچھ بتانا مقصود ہو وہ ہمہ تن گوش ہو کر سنے اور بات کی معقولیت جب اُس کے دل و دماغ میں سما جائے تو اُسے ماننے پر آمادہ ہونے کی بڑی حد تک اُمید ہوتی ہے۔ صحیحین کی روایتوں میں ہے کہ فارغ ہونے کے بعد آپ نے اُس اعرابی کو پاس بلایا اور فرمایا کہ مسجد ایسے کاموں کے لیے نہیں بنائی جاتی بلکہ وہ تو عبادت گاہ ہوتی ہے۔ یہ ہے تلقین و ہدایت کا وہ ملائم انداز جو مخالف کو بھی موم بنا دیتا ہے جبکہ سختی کرنے سے ضد میں اضافہ ہوتا ہے جس کے نتائج آج ہم سب کے سامنے ہیں۔ حضرات اولیائے کرام کی سیرتوں کا مطالعہ کریں۔ تو ان حضرات کا طریقۂ تلقین اسی اسوۂ حسنہ کے عین مطابق ہوتا تھا جس سے ان بزرگوں کی تبلیغ کے خاطر خواہ نتیجے نگاہوں کے سامنے آ جاتے تھے جبکہ موجودہ علماء کی تلقین سے خود مسلمان کہلانے والوں میں روز بروز کشیدگی بڑھتی جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي طُهُورِ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَتْ۔

خشک ہونے پر زمین کا پاک ہونا

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ۔

حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس کے اندر میں مسجد میں رات گزارتا اور میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا۔ چنانچہ کتے مسجد میں آتے جاتے اور پیشاب کر جاتے تو کوئی اُن کے پیشاب پر پانی نہیں بہاتا تھا۔

بَابُ الْأَذَى يُصِيبُ الذَّيْلَ۔

جب نجاست کپڑے کے ایک حصے میں لگے

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

ابراہیم بن عبد الرحمن عوف کی اُمّ ولد نے نبی کریم صلی اللہ

عن محمد بن عمارة بن عمرو بن حزم عن محمد بن ابراهيم عن ام ولد لابراهيم بن عبدالرحمن بن عوف انها سألت ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت اني امرأة اطيل ذيلي وامشي في المكان القذر فقالت ام سلمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهره ما بعده۔

۳۸۳۔ حدثنا عبدالله بن محمد النفيلي واحمد بن يونس قالا نا زهير نا عبدالله بن عيسى عن موسى بن عبدالله بن يزيد عن امرأة من بني عبدالاشهل قالت قلت يا رسول الله ان لنا طريقا الى المسجد منتنة فكيف نفعل اذا مطرنا قال اليس بعدها طريق هي اطيب منها قالت قلت بلى قال فهذه بهذه۔

باب ۱۴۲ الاذى يصيب النعل۔

۳۸۴۔ حدثنا احمد بن حنبل نا ابوالمغيرة ح وحدثنا عباس بن الوليد بن مزيد اخبرني ابي ح وحدثنا محمود بن خالد نا عمر يعني عبدالواحد عن الاوزاعي المعنى ان سعيد بن ابي سعيد المقبري حدث عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا وطئ احدكم بنعله الاذى فان التراب له طهور۔

۳۸۵۔ حدثنا احمد بن ابراهيم حدثني محمد بن كثير يعني الصنعاني عن الاوزاعي عن ابن عجلان عن سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال اذا وطئ الاذى بخفيه فطهورهما التراب۔

۳۸۶۔ حدثنا محمود بن خالد نا محمد

علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کی کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرا دامن لٹک جاتا ہے جو گندی جگہ بھی گھسٹتا ہے۔ حضرت اُمِّ سلمہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دوسری جگہ پاک کر دیتی ہے۔

موسیٰ بن عبداللہ بن یزید سے بنی عبدالاشہل کی ایک عورت سے روایت کی اُس نے کہا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! ہمارا مسجد والا راستہ گندا ہے تو بارش کے وقت ہم کیا کریں؟ فرمایا کیا اُس کے بعد پاک راستہ نہیں ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کیوں نہیں۔ فرمایا تو اس کی ناپاکی کو یہ دُور کر دے گا۔

جوتے میں نجاست لگنا

احمد بن حنبل، ابو مغیرہ۔ عباس بن ولید بن مزید کو اُن کے والد ماجد نے بتایا۔ محمود بن خالد، عمر یعنی عبدالواحد، اوزاعی، سعید بن ابوسعید مقبری، اُن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے جوتے سے گندگی لگ جائے تو مٹی اُسے پاک کرنے والی ہے۔ (یعنی مٹی پر رگڑنے سے وہ پاک ہو جائے گی۔)

سعید بن ابوسعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم معنی روایت کی۔ فرمایا جب موزوں کو گندگی لگ جائے تو مٹی انہیں پاک کرنے والی ہے (یعنی موزوں کو پاک مٹی پر رگڑ لیا جائے تو حکماً وہ پاک شمار ہوں گے)۔

محمود بن خالد، محمد ابن عائذ، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی،

يَعْنِي ابْنَ عَائِذٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَيْضًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

محمد بن الولید، سعید بن ابوسعید، قعقاع بن حکیم، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کو مختصر روایت کیا۔

بَابُ الْإِعَادَةِ مِنَ النَّجَاسَةِ تَكُونُ فِي الثَّوْبِ۔

نجس کپڑے سے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرنا

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَتْنَا أُمُّ يُونُسَ بِنْتُ شَدَّادٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي حَمَاتِي أُمُّ جَحْدَرٍ الْعَامِرِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا شِعَارُنَا وَقَدْ أَلْقَيْنَا فَوْقَهُ كِسَاءً فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْكِسَاءَ فَلَبِسَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لُمْعَةٌ مِنْ دَمٍ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا يَلِيهَا فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ مَصْرُورَةً فِي يَدِ الْغُلَامِ فَقَالَ اغْسِلِي هَذِهِ وَأَجِفِّيهَا وَأَرْسِلِي بِهَا إِلَيَّ فَدَعَوْتُ بِقَصْعَتِي فَغَسَلْتُهَا ثُمَّ أَجْفَفْتُهَا فَأَحَرْتُهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهِيَ عَلَيْهِ۔

ام یونس بنت شداد نے اپنی ساس ام جحدر عامریہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب کہ حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور بچھانے کا کپڑا ہمارے اوپر تھا اور ہم نے اس کے اوپر کمبل ڈال رکھا تھا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمبل لے کر اوڑھ لیا۔ پھر آپ باہر نکلے۔ اور نماز فجر پڑھ کر بیٹھ گئے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ یہ تو خون کا نشان ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ارد گرد سے پکڑ کر ایک غلام کے ہاتھوں میری طرف بھیجتے ہوئے فرمایا کہ اسے دھو دو اور جب خشک ہو جائے تو میرے پاس بھیج دینا۔ پھر میں نے اپنا کونڈا منگا کر اسے دھویا اور خشک ہونے پر اسے آپ کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت تشریف لائے اور وہ کمبل آپ کے اوپر تھا۔ ف

ف۔ اس حدیث میں اس نماز کے لوٹانے کا ذکر نہیں جو اس کمبل کو اوڑھے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمبل میں لگا ہوا خون اتنا قلیل ہوگا جو مانع نماز نہیں۔ اگر اتنا زیادہ ہوتا جو مانع نماز ہے تو اس کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھی جاتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ۔

کپڑے میں تھوک لگنا

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ بَزَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ وَحَكَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ۔

ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا اور دوسرے حصوں سے اسے مل دیا۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔ (آخر كتاب الطهارة)

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مذکورہ حدیث کی طرح۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَوَّلُ كِتَابِ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بَابٌ فِي فَرْضِ الصَّلٰوةِ

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ قَالَ فَهَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

نماز کی فرضیت

سہیل بن مالک کے والد ماجد نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک نجدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے گنگناہٹ سنائی دیتی تھی لیکن یہ پتہ نہیں لگتا تھا کہ وہ کہتا کیا ہے یہاں تک کہ نزدیک ہو کر اس نے اسلام کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ دن اور رات میں روزانہ پانچ نمازیں ہیں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے سوا بھی مجھ پر کچھ ہے؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو خوشی سے پڑھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ماہِ رمضان کے روزوں کا ذکر فرمایا۔ عرض کی کہ کیا ان کے سوا بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ ہے؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں ان میں اضافہ کروں گا اور نہ کمی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا۔ ف

ف۔ نجات کے سلسلے میں تین باتوں کا ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ اوّلاً یہ کہ نجات کا دارومدار ایمان یعنی اسلامی عقائد

نظریات پر ہے۔ اگر کسی نے ایک عقیدہ بھی غیر اسلامی اختیار کر لیا تو وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو کر اسلام کے دائرے سے باہر نکل جاتا ہے اگرچہ وہ خود کو مسلمان ہی کہتا رہے ———— اور دوسرے لوگ بھی خواہ اُسے مسلمان ہی شمار کرتے رہیں یا وہ اپنے حلقے میں عالم، مولوی، مفتی، ولی اور قطب بھی کیوں نہ کہلاتے لیکن عنداللہ وہ مسلمان نہیں رہتا اسلامی عقائد و نظریات وہی ہیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور ان کی اصلی شکل و صورت وہی ہے جو اہلسنت و جماعت کے بزرگوں نے بتائی۔ کیونکہ اسلام کی اصلی اور حقیقی تصویر کا نام ہی مذہب اہلسنت و جماعت ہے۔ نجات پانے والا گروہ صرف یہی ہے۔ اور مدعیانِ اسلام کی باقی جماعتیں سب خود ساختہ فرقے ہیں جنہیں ان کے بانیوں نے اصل اسلام میں ترمیم کر کے ایجاد کیا تھا۔ ایسے جملہ اسلام کیا بگڑا ہوا اسلام نہیں ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (۳: ۱۹) بلکہ یہ کتاب اسلام کے من مانے ایڈیشن ہیں۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (بخاری شریف) یہ اسی مدارِ نجات کا ذکر ہے کہ آخر کار ایسے کی نجات ضرور ہوگی۔

ثانیاً تکمیلِ نجات اور بیروابستہ ہے اعمالِ صالحہ سے جن کو نجات پانے والوں کا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے ساتھ جگہ جگہ استثنےٰ فرمایا ہے۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی دولت سے مالا مال ہونے والوں کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (۸۹: ۲۹، ۳۰) اور ان آیات میں اُن کی کامل کامیابی و کامرانی کا یوں ذکر فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْہَا مَا تَشْتَہِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْہَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ۔

اگر اعمالِ صالحہ کے ساتھ بُرے عمل بھی کیے ہوں حتیٰ کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا ہو تو اُن کے مطابق عذاب پا کر ایمان کے باعث ایک وقت نجات پا جائے گا اور یہ پروردگارِ عالم کی مرضی پر موقوف ہے کہ چاہے تو گنہگار کو اپنے ارشاد کے مطابق سزا دے اور چاہے معاف کر دے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ اعمالِ صالحہ سے اصل مراد وہ اوامر ہیں جن کا بجا لانا فرض ہے اور وہ منہیات ہیں جن سے بچنا فرض کیا گیا ہے اور جنہیں محرمات کہتے ہیں۔ باقی نیک اعمال ان کے بعد ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ حساب صرف اُن کا ہوگا جو ایمان کی دولت رکھتے ہوں گے۔ یعنی جن کے تمام عقائد و نظریات اسلام کے مطابق ہوں گے۔ اگر کسی کا ایک عقیدہ بھی غیر اسلامی ہوا تو اُس کا قطعاً حساب نہیں ہوگا۔ بلکہ اُسے کھلے کافروں، مرتدوں، غیر مسلموں کے ساتھ ایک ہی رسی میں باندھ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوگا۔ خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ۔ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْہُ۔ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَۃٍ ذَرْعُہَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْہُ۔ مذکورہ دونوں باتوں کے بارے میں سرمایۂ ملت کے عظیم نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے یوں وضاحت فرمائی ہے۔

اولاً تصحیح عقائد بمقتضائے آرائے صائبۂ ایں بزرگواراں باید کرد و ثانیاً علم حلال و حرام و فرض و واجب و سنت و مندوب و مباح و مشتبہ حاصل باید نمود و عمل بمقتضائے ایں علوم نیز درکار است۔ بعد از حصول ایں دو جناح اعتقادی و عملی اگر سعادت ازلی مدد فرماید طیرانِ عالم قدس میسر آید (مکتوبات ۱: ۵۰)

سب سے پہلے اہلسنت کے بزرگوں کی آرائے صائبہ کے مطابق اپنے عقائد کو درست کیا جائے۔ پھر حلال و حرام، فرض و واجب، سنت و مستحب اور مباح و مشتبہ کا علم حاصل کر کے اُن کے مطابق عمل کرے کہ ان علوم سے مقصود عمل ہے۔ یہ اعتقادی اور عملی دونوں پَر حاصل کر لینے کے بعد اگر ازلی سعادت مدد دے

تو عالم قدس کی جانب پرواز میسر آسکتی ہے۔

دوسرے مقام پر آپ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

شکر منعم تعالیٰ اولاً تصحیح عقائد است بمقتضائے آرائے فرقہ ناجیہ کہ اہلسنت و جماعت اند رضی اللہ تعالیٰ عنہم ثانیاً باتیان احکام شرعیہ عملیہ بر وفق آرائے مجتہدین این فرقہ علیہ (مکتوبات ۱: ۷)

منعم حقیقی کے شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اہلسنت و جماعت کی آرا کے مطابق عقائد کو درست کیا جائے اس کے بعد اس عالی قدر جماعت کے مجتہدین کی تحقیقات کے مطابق شرعی احکام پر عمل کرے۔

نیز اس حقیقت کو ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیے کہ سنتیں حقیقت میں فرائض و واجبات کی تکمیل کے لیے ہیں اور مستحبات سنتوں کی تکمیل کے لیے فرائض و واجبات کو ترک کر کے سنن و مستحبات پر عمل کرنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ یوں سمجھیے کہ عقائد یعنی ایمان کا درجہ شجرِ اسلام میں جڑ کی طرح ہے۔ جڑ کے بغیر درخت کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ فرائض و واجبات تنے کی طرح ہیں۔ سنتیں ٹہنیاں اور مستحبات پھل پھول ہیں۔ اگر جڑ کے اوپر تنا ہو تو ٹہنیاں اور پھل پھول کس چیز میں لگیں گے۔ آجکل فرائض سے غفلت اور بعض مستحب امور کا بڑا اہتمام کیا جاتا ہے۔ غوث اعظم سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۶۱ھ نے اس سلسلے میں یوں تلقین فرمائی ہے۔

ینبغی للمومن ان یشتغل اولا بالفرائض فاذا فرغ منها اشتغل بالسنن ثم یشتغل بالنوافل والفضائل مالم یفرغ من الفرائض فالاشتغال بالسنن حمق ورعونة فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منه واهین۔

(فتوح الغیب مقالہ ۳۸)

صاحب ایمان کے لیے مناسب ہے کہ پہلے فرائض کو ادا کرنے میں مشغول ہو جب ان سے فارغ ہو تو سنتیں ادا کیا کرے اور پھر نفلی اور فضیلت والے کاموں میں مشغول ہوا کرے کیونکہ فرائض ادا کیے بغیر سنتوں میں مشغول ہونا حماقت اور رعونت ہے جبکہ فرائض سے پہلے سنن و نوافل میں مشغول ہونا قبول نہ ہوگا بلکہ ذلیل کیا جائے گا۔

دریں حالات طالبِ آخرت کو چاہیے کہ سب سے زیادہ اصلاح عقائد پر زور دے۔ اس کے بعد فرائض و واجبات کی ادائیگی پر پھر سنتوں کی پابندی کرے اور ان کے بعد نفل کاموں کو بجا لائے۔ زیر بحث حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سائل کو فرائض کی تلقین فرمائی کیونکہ ایمان وہ لا چکا تھا۔ اس سے واضح ہے کہ ایمان کے بعد فرائض کی پابندی سب سے ضروری ہے کیونکہ ان سے نجات کا معاملہ مکمل ہوتا ہے اور باقی اعمال صالحہ فرائض کی تکمیل اور ترتیب درجاتِ جنت کے لیے ہیں اور ان کی قبولیت فرائض کی ادائیگی پر موقوف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ۔

ابو سہیل نافع بن مالک بن ابو عامر نے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ نجات پا گیا اور اسی میں ہے کہ اگر سچ کہا تو جنت میں داخل ہو گیا میرے والد ماجد کی قسم اگر سچ کہا۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

نماز کے اوقات

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ فُلَانِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ ابْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيْ يَعْنِي الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کی پس میرے ساتھ نماز ظہر پڑھی جبکہ سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہو گیا اور میرے ساتھ نماز عصر پڑھی جبکہ چیزوں کا سایہ ان کے برابر ہو گیا اور میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی جبکہ روزہ افطار کیا جاتا ہے اور میرے ساتھ نماز عشاء پڑھی جبکہ شفق غائب ہو جاتی ہے اور میرے ساتھ نماز فجر پڑھی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ جب اگلا روز ہوا تو میرے ساتھ نماز ظہر پڑھی جب کہ سایہ ایک مثل ہو گیا اور میرے ساتھ نماز عصر پڑھی جبکہ سایہ دو مثل ہو گیا اور میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی جبکہ روزہ دار افطار کرتا ہے اور نماز عشاء میرے ساتھ پڑھی تہائی رات گزرنے پر اور میرے ساتھ نماز فجر پڑھی جبکہ خوب اجالا ہو گیا۔ پھر میری جانب متوجہ ہو کر کہا کہ اے محمد مصطفیٰ! آپ سے پہلے انبیائے کرام کے اوقات نماز یہی اور ہر نماز کا وقت ان دونوں حدوں کے درمیان ہے۔

٣٩٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَاَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ اَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ بِوَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ

اسامہ بن زید لیثی کو ابن شہاب نے بتایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے نماز عصر میں تاخیر کر دی تو حضرت عروہ بن زبیر نے ان سے کہا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز کے اوقات بتا دیئے تھے حضرت عمر نے ان سے کہا کہ غور تو کیجیے آپ کہہ کیا رہے ہیں؟ عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے حضرت ابو مسعود انصاری کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے اوقات بتائے پس میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اپنی انگلیوں پر

صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ التَّغْلِيسَ حَتَّى مَاتَ لَمْ يَعُدْ إِلَى أَنْ يُسْفِرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَعْمَرٌ وَمَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الْوَقْتَ الَّذِي صَلَّى فِيهِ وَلَمْ يُفَسِّرُوهُ وَكَذَلِكَ أَيْضًا رَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عُرْوَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْمَرٍ وَأَصْحَابِهِ إِلَّا أَنَّ حَبِيبًا لَمْ يَذْكُرْ بَشِيرًا وَرَوَى وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الْمَغْرِبِ قَالَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِنْ حَدِيثِ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کی روایت کی۔

پانچ نمازیں شمار کیں۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز ظہر زوال آفتاب کے بعد پڑھی اور کبھی اتنی مؤخر کی کہ گرمی میں خوب شدت آگئی اور میں نے آپ کو نماز عصر پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ سورج خوب بلند اور سفید تھا اس میں زردی آنے سے پہلے آدمی نماز سے فارغ ہو کر ذوالحلیفہ پہنچ جاتا اس سے پہلے کہ سورج غروب ہو اور سورج غائب ہوتے ہی نماز مغرب پڑھی اور نماز عشاء اس وقت پڑھی جبکہ افق میں سیاہی آگئی اور کبھی اس میں اتنی تاخیر فرما لیتے کہ لوگ جمع ہو جاتے اور نماز فجر ایک دفعہ اندھیرے میں پڑھی اور دوسری دفعہ اجالا ہونے پر پڑھی۔ پھر آپ کی نماز اس کے بعد اندھیرے میں رہی یعنی وصال تک دوبارہ اجالے میں نہیں پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو زہری، معمر، مالک، ابن عیینہ، شعیب بن ابو حمزہ، لیث بن سعد وغیرہ نے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ کن اوقات میں نماز پڑھی اور نہ تفصیل بتائی اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے ہشام بن عروہ اور حبیب بن ابو مرزوق نے عروہ سے معمر اور ان کے ساتھیوں نے اسی طرح روایت کی ہے مگر حبیب نے بشیر کا ذکر نہیں کیا۔ روایت کیا وہب بن کیسان نے حضرت جابر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز مغرب کا وقت فرمایا پھر حضرت جبرئیل مغرب کے وقت آئے جبکہ سورج غروب ہو گیا یعنی اگلے روز بھی اسی وقت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی فرمایا کہ پھر میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی یعنی اگلے روز بھی اسی وقت اور اسی طرح روایت کیا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حسان بن عطیہ کی حدیث سے عمرو بن شعیب سے ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس

فـ نماز کے اوقات حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو دنوں میں عملاً بتائے جو بمنزلہ دو حد ہے۔ پہلے روز پانچوں نمازیں اول وقت میں پڑھائیں اور دوسرے روز آخری وقت میں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہر نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب تک رہتا ہے۔ اس حساب سے فجر کا وقت صبح صادق طلوع ہونے سے طلوع آفتاب تک، ظہر کا وقت زوال آفتاب سے

ہر چیز کا سایہ علاوہ سایۂ اصلی کے دوشل ہونے تک رہتا ہے۔ اس کے بعد سے غروب آفتاب تک عصر کا وقت ہے۔ مغرب کا وقت سے شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔ نماز عشاء کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف رات تک اور نصف رات سے صبح صادق تک کراہت کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ مغرب کے علاوہ ہر نماز کے وقت کا نصف آخر مستحب وقت ہے۔ ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں ٹھنڈی کر کے پڑھی جائے۔ فجر کی نماز جتنی اجالا کر کے پڑھی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہے طلوع اور غروب سے تقریباً بیس منٹ پہلے نماز پڑھ لی جائے۔ دانستہ اتنی دیر کرنا مکروہ ہے۔ نماز جمعہ کا وقت بھی وہی ہے جو نماز ظہر کا ہے۔ حضرت عروہ بن زبیر مشہور تابعی، صاحب علم و دانش اور علوم دینیہ کا منبع تھے۔ علم قرآن و حدیث اور آثار صحابہ میں درجۂ امامت پر فائز اور سند مانے جاتے تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے چھوٹے بھائی، حضرت زبیر بن العوام کے صاحبزادے، حضرت اسماء بنت ابی بکر کے لخت جگر، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے بھانجے یعنی خواہر زادہ اور امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق کے نواسے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ حضرت عروہ بن زبیر ۲۲ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اسی حدیث کی شرح لکھتے ہوئے ہمارے ایک جید عالم دین یعنی مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) سے سہو ہو گیا کہ حضرت عروہ بن زبیر کو صحابی شمار کرتے ہوئے انہوں نے لکھ دیا: "خیال رہے کہ حضرت عروہ بن زبیر خود بھی صحابی ہیں مگر پھر بھی اسناد سے حدیث بیان کی۔ مقصد یہ ہے کہ میں نے حضور سے خود بھی یہ حدیث سنی ہے اور میرے علاوہ اور صحابہ نے بھی سنی اور ان سے دوسرے مسلمانوں نے بھی۔ غرضیکہ بطور اسناد یہ گواہی پیش کی ورنہ جب صحابی خود حضور سے حدیث سن لیں تو انہیں اسناد کی ضرورت نہیں۔" (مرآۃ جلد اول، ص ۳۷۵) اگر بالفرض حضرت عروہ صحابی ہوتے تو اسناد سے حدیث بیان کرتے ہوئے کسی دوسرے صحابی سے روایت کرتے، نہ کہ ہر گز یہ فرماتے کہ

بھلا صحابی کو بشیر بن ابو مسعود سے روایت کرنے اور سماعت کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت پڑی تھی جب کہ حضرت بشیر تابعی ہیں۔ کیا صحابی سے تابعی کا بیان زیادہ قابل اعتماد ہو سکتا ہے؟ قبلہ مفتی احمد یار خاں صاحب نے حضرت عروہ بن زبیر کا سال پیدائش خود بھی ۲۳ھ لکھا ہے۔ (مرآۃ جلد ہشتم، ترجمہ اکمال، ص ۳۰۰)

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ نَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتّٰى اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ لِلْفَجْرِ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلّٰى حِيْنَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَوْ اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْرِفُ مَنْ اِلٰى جَنْبِهٖ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى قَالَ الْقَائِلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ اَعْلَمُ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَلَمَّا

ابو بکر بن ابو موسیٰ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا لیکن آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ حضرت بلال کو نماز فجر کی اقامت کا حکم فرمایا جبکہ پو پھٹی تھی اور ایسے وقت نماز پڑھی کہ آدمی اپنے ساتھی کا منہ پہچانتا نہ تھا یا آدمی اسے نہ پہچان سکتا جو اس کے پہلو میں ہو۔ پھر حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز ظہر کے لیے اقامت کہی جب کہ سورج ڈھلا تھا اور پوچھنے والا پوچھتا کہ کیا دوپہر ہو گئی ہے؟ پھر آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز عصر کے لیے اقامت کہی جبکہ آفتاب سفید اور بلند تھا۔ آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز مغرب کی اقامت کہی جبکہ سورج غروب ہو

كان بين الفجر صلى الفجر وانصرف فقلنا أطلعت الشمس فأقام الظهر في وقت العصر الذي كان قبله وصلى العصر وقد اصفرت الشمس أو قال أمسى وصلى المغرب قبل أن يغيب الشفق وصلى العشاء إلى ثلث الليل ثم قال أين السائل عن وقت الصلاة الوقت فيما بين هذين قال أبو داود روى سليمان بن موسى عن عطاء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم في المغرب نحو هذا قال ثم صلى العشاء قال بعضهم إلى ثلث الليل وقال بعضهم إلى شطره وكذلك روى ابن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۳۹۵۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا شعبة عن قتادة أنه سمع أبا أيوب عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال وقت الظهر ما لم تحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت المغرب ما لم يسقط ثور الشفق ووقت العشاء إلى نصف الليل ووقت صلاة الفجر ما لم تطلع الشمس۔

باب وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم وكيف كان يصليها۔

۳۹۶۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن محمد بن عمرو وهو ابن الحسن قال سألنا جابرا عن وقت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان يصلي الظهر بالهاجرة والعصر والشمس حية والمغرب إذا غربت الشمس والعشاء إذا كثر الناس عجل وإذا قلوا أخر والصبح بغلس۔

۳۹۷۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة

گیا تھا اور شفق کے غائب ہونے پر نماز عشاء کی اقامت کی گئی اگلے روز آپ نماز فجر کر لوٹے تو ہم نے کہا کہ کیا سورج طلوع ہو گیا؟ پھر ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جس وقت پچھلے روز عصر کی پڑھی تھی اور عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج میں زردی آ گئی یا یہ فرمایا کہ شام ہونے لگی اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے مغرب پڑھی اور تہائی رات گزرنے پر نماز عشاء پڑھی۔ پھر فرمایا کہ نماز کے اوقات پوچھنے والا سائل کہاں ہے؟ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا سلیمان بن موسیٰ، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مطابق۔ فرمایا پھر نماز عشاء پڑھی۔ بعض حضرات نے کہا کہ تہائی رات گزرنے پر اور بعض نے کہا بوقت نصف۔ اسی طرح روایت کیا ابن بریدہ کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظہر کا وقت ہے جب تک عصر نہ آئے اور عصر کا وقت ہے جب تک سورج زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت ہے جب تک شفق کا اجالا ساقط نہ ہو اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا وقت ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوقات نماز اور آپ کیسے نماز پڑھتے تھے

محمد بن عمرو بن الحسن سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے اوقات پوچھے تو فرمایا۔ حضور ظہر کی نماز دن ڈھلے پر پڑھتے اور عصر اس وقت جبکہ سورج میں جان ہوتی اور مغرب سورج غروب ہونے پر اور عشاء کے وقت جب کافی حضرات آ جاتے تو جلدی پڑھتے اور تھوڑے ہوتے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے۔

ابو المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ

عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَيَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ الْمَغْرِبَ وَكَانَ لَا يُبَالِي تَأْخِيرَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَمَا يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ الَّذِي كَانَ يَعْرِفُهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر پڑھتے کہ اگر کوئی ہم میں سے مدینہ کے آخری کنارے تک جاکر لوٹتا تو سورج میں ابھی جان ہوتی اور مغرب کے متعلق میں بھول گیا اور آپ عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے پھر فرمایا کہ آدھی رات تک فرمایا اور آپ اس سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز پڑھتے کہ ہم اپنے جاننے پہچاننے ساتھی کو پہچان نہیں سکتے تھے اور اس میں آپ ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

بَابٌ [illegible] وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ۔

نماز ظہر کا وقت

۳۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ۔

سعید بن حارث انصاری سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نماز ظہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتا تو ایک مٹھی کنکریاں لیتا کہ وہ میرے ہاتھ میں ٹھنڈی ہو جائیں تاکہ گرمی کی شدت کے باعث ان پر اپنی پیشانی رکھ کر سجدہ کر سکوں۔

۳۹۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَتْ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ۔

عثمان بن ابو شیبہ، عبیدہ بن حمید، ابو مالک اشجعی، سعد بن طارق، کثیر بن مدرک، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کا گرمیوں میں اندازہ تین سے پانچ قدم تک اور سردیوں میں پانچ سے سات قدم تک تھا۔

۴۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْحَسَنِ هُوَ مُهَاجِرٌ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ أَبْرِدْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

زید بن وہب نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو۔ دو یا تین مرتبہ ایسا فرمایا یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔ پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے جب سخت گرمی ہو تو نماز

حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ۔

ٹھنڈی کرکے پڑھو۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب گرمی کی شدت ہو تو وقت ٹھنڈا کرکے نماز ظہر پڑھا کرو۔ ابن موہب نے کہا کہ نماز کے ساتھ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔ ف

ف: شدت کی گرمیاں ہوں تو ظہر کی نماز از روئے حدیث ایسے وقت پڑھنا بہتر ہے کہ گرمی میں تھوڑی سی کمی آجائے۔ مولوی وحید الزماں خاں صاحب نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں: "ان حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ گرمی کی شدت میں ظہر کی تاخیر کرنا بہتر ہے اس کی تعجیل سے ..... حدیث سے مقصود یہ ہے کہ بہ نسبت دوپہر کے کچھ ٹھنڈک ہو جائے" (ابوداؤد جلد اول ص ۱۸۲) لیکن موصوف نے یہ بھی لکھا ہے: "مگر یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے ..... یہ نہیں غرض ہے کہ بالکل ٹھنڈک ہو جائے تو وہ شام تک بھی نہیں ہوتی البتہ آدھی رات کے بعد ہو جاتی ہے" (ایضاً) معلوم نہیں موصوف نے یہ نتیجہ کہاں سے نکال لیا کہ یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے؟ اپنے اس خانہ ساز مفہوم کے خلاف پر اتنا بپھر گئے کہ حدیث کے حقیقی مفہوم کا مذاق اڑاتے ہوئے ظہر کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنے کی تلقین فرمارہے ہیں۔ علامہ حیدر آبادی صاحب کو ایسے عامیانہ طریقے سے گفتگو کرنا اور وہ بھی کسی دلیل کے بغیر ہرگز ان کی شان کے شایاں نہ تھا۔ ظہر کے وقت گرمی کی شدت میں تو سے کمی آتا ہر ایک کو تجربے سے معلوم ہو سکتا ہے اور مقصود واقعی وقت کا تھوڑا سا ٹھنڈا کر لینا ہے تاکہ نماز اطمینان سے پڑھی جا سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر کی اذان اس وقت کہا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

بَابُ ۱۲۹ وَقْتِ الْعَصْرِ۔

نماز عصر کا وقت

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر ایسے وقت پڑھتے کہ سورج سفید، بلند اور جاندار ہوتا۔ اگر کوئی جانے والا عوالی تک جاتا تو سورج اس وقت بھی بلند رہتا۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، زہری نے فرمایا کہ عوالی

أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَالْعَوَالِي عَلَى مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ - قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ أَوْ أَرْبَعَةٍ -

۴۰۵- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَيَاتُهَا أَنْ تَجِدَ حَرَّهَا

۴۰۶- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ -

۴۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَنْبَرِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى -

۴۰۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا -

۴۰۹- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ

دو یا تین میل پر ہیں۔ معمر نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا تھا یا چار میں۔

یوسف بن موسیٰ، جریر، منصور، خیثمہ نے کہا کہ سورج زندگی یہ ہے کہ اس میں حرارت پائی جائے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھا کرتے کہ دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ان کے حجرے میں ہوا کرتی۔

محمد بن عبدالرحمٰن عنبری، ابراہیم بن ابوالوزیر، محمد بن یزید یمامی، یزید بن عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان ان کے والد ماجد ان کے جدِ امجد حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نمازِ عصر میں اتنی تاخیر کر دیتے کہ سورج میں سفیدی اور صفائی ہوتی۔

درمیانی نماز (عصر) کا وقت

عثمان بن ابوشیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انہوں (کافروں) نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نمازِ عصر سے روکا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے۔

ابویونس مولیٰ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان کے لیے قرآن مجید لکھ دوں اور انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جب آیت، "حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص طور پر درمیانی نماز کی" تو مجھے بتا دینا۔ جب میں وہاں پہنچا تو انہیں بتا دیا۔ تو انہوں نے مجھے لکھوایا "حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص طور پر درمیانی نماز اور نماز عصر کی اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے ہوا کرو۔" پھر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزِّبْرِقَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةً أَشَدَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب پر اس سے سخت کوئی نماز نہ ہوتی، اسی کے متعلق یہ حکم نازل ہوا "حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیانی نماز کی" اور فرمایا کہ دو نمازیں اس سے پہلے اور دو نمازیں اس کے بعد ہیں۔ ف

ف: صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض اس سے ظہر اور بعض فجر مراد لیتے ہیں۔ لیکن اکثر حضرات کے نزدیک اس سے مراد نماز عصر ہے جیسا کہ ان تینوں حدیثوں سے بھی واضح ہو رہا ہے۔ بہر حال ہر نماز کی حفاظت ضروری ہے اور نماز وسطیٰ کی محافظت کے لیے تاکید مزید ہے جو اکثر حضرات کے نزدیک نماز عصر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا۔

جسے ایک رکعت مل گئی اسے پوری نماز مل گئی

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ۔

حضرت ابن عباس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پا لی اس نے نماز عصر پا لی اور جو نماز فجر کی ایک رکعت سورج طلوع ہونے سے پہلے پالے تو اس نے نماز فجر پا لی۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ إِلَى الْاِصْفِرَارِ۔

سورج زرد ہونے تک نماز عصر میں تاخیر کرنے پر تہدید

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلَاةِ أَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ تِلْكَ صَلَاةُ

علاء بن عبد الرحمن نے فرمایا کہ ہم نماز ظہر کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ نماز عصر پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ منافقوں کی نماز ہے کہ تم میں سے کوئی بیٹھا رہے، یہاں

الْمُنَافِقِينَ يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔

بَاب ۱۵۰ التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أُتِرَ وَاخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُتِرَ۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ وَذَلِكَ أَنْ تَرَى مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الشَّمْسِ صَفْرَاءَ۔

بَاب ۱۵۱ وَقْتِ الْمَغْرِبِ۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْمِي فَيَرَى أَحَدُنَا مَوْضِعَ نَبْلِهِ۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمَ

حتیٰ کہ سورج زرد ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے یا دونوں سینگوں پر ہوتا ہے اس وقت کھڑا ہو کر چار ٹھونگے مارے اور نہیں وہ خدا کو یاد کرتا مگر تھوڑا بہت۔

نماز عصر قضا کر دینے پر تہدید

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی نماز عصر فوت ہو گئی تو گویا اس کے اہل و عیال اور مال سب کچھ لٹ گیا۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ حضرت عبید اللہ بن عمر نے اُتِرَ فرمایا ہے اور اس میں ایوب پر اختلاف کیا گیا اور زہری، سالم ان کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وُتِرَ روایت کیا ہے۔

محمود بن خالد، ولید، ابو عمرو اوزاعی نے فرمایا کہ نماز عصر کی تاخیر سے مراد ہے کہ دھوپ زمین پر زرد نظر آنے لگے۔

نماز مغرب کا وقت

ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھا کرتے، پھر ہم تیر چلاتے تو ہمیں اس کے گرنے کی جگہ نظر آ جاتی۔

یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب اسی وقت پڑھ لیتے جب سورج کا اوپر والا کنارہ غائب (غروب) ہو جاتا۔

یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ مرثد بن عبداللہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاد کے ارادے سے ہمارے پاس تشریف لائے اور ان دنوں حضرت

عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ يَا عُقْبَةُ قَالَ شُغِلْنَا قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ۔

عقبہ بن عامر حاکم مصر تھے تو انہوں نے نماز مغرب میں تاخیر کر دی پس حضرت ابو ایوب ان کے پاس گئے اور کہا۔ اے عقبہ یہ کیسی نماز ہے؟ کہا ہم مشغول تھے۔ کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گی یا فرمایا کہ فطرت پر رہے گی جب تک نماز مغرب میں اتنی دیر نہیں کرے گی کہ تارے چمکنے لگیں۔ ف

ف:۔ ایک وہ وقت تھا کہ حضرت ابو ایوب نے حاکم مصر حضرت عقبہ بن عامر کو نماز مغرب میں دیر کرنے پر ٹوکا اور انہیں حدیث رسول سنائی تو انہوں نے حدیث کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنی گورنری کو درمیان میں داخلت کرنے کا کوئی حق نہ دیا اور جواب میں اپنی توہین شمار کیا کہ پبلک کا ایک فرد گورنر کی گرفت کیوں کر رہا ہے! ایک وقت آج ہے کہ حدیث تو رہی اپنی جگہ بلکہ قرآنی احکام کو بھی مسلمان کہلانے والے حکام خاطر میں نہیں لاتے اور اپنی ذات کو قرآن و حدیث کے احکام سے بالاتر سمجھتے ہوئے صرف اپنے احکام منواتے اور ان کی تعمیل کروانے پر مصر رہتے ہیں خواہ وہ قرآن و حدیث کے صریحاً خلاف ہی کیوں نہ ہوں اور اس بات کی ذرا پرواہ نہیں کرتے کہ ایسا کر کے وہ مسلمان کہلاتے ہوئے کہیں خدا اور رسول سے بغاوت تو نہیں کر رہے۔ اسی غلط فکر کی نحوست تو ہے کہ مسلمان کہلانے والے آج بڑی حد تک بھلائی سے محروم ہو چکے چونکہ الناس علی دین ملوکہم یعنی لوگ بھی بڑی حد تک اپنے حکام کے دین پر چلنے لگتے ہیں اور حکام اپنے اپنے قافلے کو لے کر جہنم کی طرف گامزن ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم

بَاب ۱۵۵ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ۔

نماز عشاء کا وقت

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

حبیب بن سالم سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس آخری نماز یعنی نماز عشاء کا سب سے زیادہ علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے اس وقت پڑھتے تھے جب تیسری تاریخ کا چاند ڈوب جاتا تھا۔

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ أَمْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ أَتَنْتَظِرُونَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَوْلَا أَنْ تَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے پس آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جبکہ تہائی رات گزر گئی تھی یا اس کے بعد بھی۔ ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کسی کام میں مشغول رہے یا کوئی اور بات تھی۔ جب آپ تشریف لائے تو فرمایا کہ کیا تم اس کا انتظار کر رہے ہو، اگر مجھے امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو تمہیں اسی وقت نماز پڑھایا کرتا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا تو نماز

فاقام الصلوة.

۴۲۰ ـ حدثنا عمرو بن عثمان الحمصي نا ابي نا حريز عن راشد بن سعد عن عاصم بن حميد السكوني انه سمع معاذ بن جبل يقول بقينا النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة فاخر حتى ظن الظان انه ليس بخارج والقائل منا يقول صلى فانا لكذلك حتى خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال اعتموا بهذه الصلوة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم.

کی اقامت ہوئی۔

عاصم بن حمید سکونی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نماز عشاء کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں تھے تو آپ نے کافی دیر کر دی یہاں تک کہ گمان ہوا ہوگا کہ آپ تشریف ہی نہیں لائیں گے اور بعض ہم میں سے کہہ رہے تھے کہ آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ ہم یہی قیاس آرائیاں کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو لوگ جو کچھ کہہ رہے تھے وہ عرض کر دیا گیا۔ فرمایا تم اس نماز کو دیر کر کے پڑھا کرو کیونکہ تمام امتوں پر تم اس نماز کے ذریعے فضیلت دیئے گئے ہو اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

۴۲۱ ـ حدثنا مسدد نا بشر بن المفضل نا داود بن ابي هند عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فاخذنا مقاعدنا فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لم تزالوا في صلوة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعيف وسقم السقيم لاخرت هذه الصلوة الى شطر الليل.

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھنا چاہتے تھے لیکن آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ آدھی رات کے قریب گزر گئی۔ فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو تو ہم بیٹھے رہے۔ فرمایا کہ دوسرے لوگ نماز پڑھ کر لیٹ گئے ہوں گے اور تم اس وقت تک نماز میں ہو جب تک نماز کا انتظار کرو گے اگر کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔ ف

ف: اس حدیث سے واضح ہوا ہے کہ نماز عشاء کا وقت آدھی رات تک بلا کراہت رہتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بغیر کسی وجہ کے اتنی دیر نہیں کرنی چاہیے۔ دوسری یہ بات مد نظر رکھنی چاہیے کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے کمزوروں اور بیماروں پر کتنے مہربان تھے کہ ان کے باعث نماز عشاء کو آدھی رات تک مؤخر نہ فرمایا۔ تیسری یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ جو اپنے کمزور اور ضعیف امتیوں کو یہاں نہیں بھولے اور ان کی تکلیف کا احساس کیا تو کل قیامت میں وہ ہم جیسے بے کس، بے بس اور گناہوں کے نیچے دبے ہوئے مجبور امتیوں کو ہرگز نہیں بھولیں گے۔ لہٰذا چاہیے کہ یہاں ہر وقت ان کے قدموں سے وابستہ رہیں تاکہ قبر و حشر میں ان کے دامن میں پناہ مل سکے۔ چوتھی یہ بات بھی کب بھولنے کی ہے کہ ہمارا آقا اپنے پروردگار کی طرف سے اتنا با اختیار ہے کہ اعلان فرمایا: لاخرت هذه الصلوة الى شطر الليل یعنی میں اس نماز کو آدھی رات تک پیچھے ہٹا دیتا گویا تشریعی احکام میں بھی ان کے خالق و مالک نے انہیں ان کے منصب کے مطابق اختیار دے رکھا تھا۔ لہٰذا ان لوگوں کی بات ہرگز نہ سنی جائے اور بھول کر بھی ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھا جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرح بے اختیار اور عام انسانوں جیسا شمار کرتے ہیں کیونکہ ایسا سمجھنے والا شخص امتی نہیں رہتا بلکہ ایمان کی دولت ضائع کر کے

نبی کے دشمنوں اور گستاخوں میں شمار ہونے لگتا ہے۔ پانچویں بات یہ بھی ذہن میں رکھنے والی ہے کہ مسلمان کو زیادہ سے زیادہ نماز کے انتظار میں رہنا چاہیئے تاکہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ایسے تمام اوقات کو خدائے ذوالمنن نماز میں شمار فرمائے اور جس آقا کے طفیل خدا نے یوں ہمارے لیے رحمت کے خزانے کھول دیئے اُس محبوب پروردگار کی بارگاہ میں درود سلام کے نذرانے پیش کرنے میں کوتاہی نہ کی جائے کیونکہ زمین کی ساری بہار حبیب پروردگار ہی کے صدقے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۵۵ وَقْتِ الصُّبْحِ

نمازِ فجر کا وقت

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت پڑھتے کہ عورتیں جب اپنی چادریں لپیٹ کر واپس جاتیں تو اندھیرے کے باعث پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُمْ أَوْ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ صبح کو خوب روشن کیا کرو کیونکہ اس میں تمہارے لیے ثواب زیادہ ہے یا اس کا ثواب زیادہ ہے۔ ف

ف: اس حدیث سے احناف کے مذہب کی صاف وضاحت اور تائید ہو رہی ہے کہ نماز فجر جتنی اجالے میں پڑھی جائے گی اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔ باقی رہی ضد، ہٹ دھرمی اور اپنی بات پالنا تو اس مرض کا علاج دنیا میں کس کے پاس ہے؟ اس سستی اور کاہلی کے زمانے میں تو ہر سمجھدار کو اسی پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ زیادہ آدمی نماز فجر میں شامل ہو سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۵۶ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ۔

نمازوں کی حفاظت کرنا

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ زَعَمَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ

زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ صنابحی نے کہا کہ حضرت ابو محمد وتر کو واجب کہتے ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ غلط کہتے ہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ نمازوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔ جو ان کے لیے اچھی طرح وضو کرے، انہیں وقت پر پڑھے اور ان کے اندر رکوع و خشوع اچھی طرح کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے لہٰذا چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے عذاب دے۔

إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا قَالَ الْخُزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا أُمُّ فَرْوَةَ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِي وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ هٰذِهِ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا أَشْغَالٌ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجْزَأَ عَنِّي فَقَالَ حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ فَقَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ كُلَّ ذٰلِكَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذٰلِكَ۔

بَابٌ إِذَا أَخَّرَ الْإِمَامُ الصَّلٰوةَ عَنِ الْوَقْتِ۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

قاسم بن غنام کی والدہ ماجدہ سے حضرت ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے فرمایا کہ نماز کا اس کے اول وقت میں پڑھنا۔ خزاعی نے اپنی حدیث میں اپنی پھوپھی صاحبہ سے روایت کی ہے جن کو حضرت ام فروہ کہا جاتا ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔

ابو الاسود سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن فضالہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جن باتوں کی تعلیم دی ان میں یہ بھی سکھایا کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ ان اوقات میں مجھے مشغولیت ہوتی ہے لہٰذا مجھے ایسا جامع فارمولہ بتائیے کہ اس پر عمل کروں تو کفالت کرے۔ فرمایا کہ عصرین کی دونوں نمازوں کی محافظت کرنا۔ چونکہ عصرین کا لفظ ہماری بول چال میں نہ تھا اس لیے میں عرض گزار ہوا کہ عصرین کیا ہیں؟ فرمایا کہ صبح کی نماز جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور وہ نماز جو غروب آفتاب سے

ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے کہ بصرہ کے ایک باشندے نے ان کے والد ماجد حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے التجا کی کہ مجھے وہ بات بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ آدمی کبھی جہنم میں نہیں جائے گا جو سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز پڑھے اور سورج غروب ہونے سے پہلے۔ کہا کیا آپ نے حضور سے اسے تین مرتبہ سنا ہے؟ فرمایا ہاں۔ ہر دفعہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے بھی یہی فرماتے ہوئے

جب امام نماز میں وقت سے تاخیر کرے

عبد اللہ بن صامت سے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ أَوْ قَالَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّهِ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوذر! اس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جب کہ تمہارے حاکم ایسے ہوں گے کہ نمازوں کو مار ڈالیں گے یا فرمایا نماز میں تاخیر کیا کریں گے اس کے وقت سے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ نماز اس کے اصل وقت پر پڑھنا۔ اگر ان کے ساتھ نماز ملے تو پڑھ لینا کیونکہ یہ تمہاری نفل ہو جائے گی۔

۴۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنَ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا قَالَ فَسَمِعْتُ تَكْبِيرَهُ مَعَ الْفَجْرِ رَجُلٌ أَجَشُّ الصَّوْتِ قَالَ فَأُلْقِيَتْ عَلَيْهِ مَحَبَّتِي فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى دَفَنْتُهُ بِالشَّامِ مَيِّتًا ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى أَفْقَهِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَلَزِمْتُهُ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَتَتْ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِذَا أَدْرَكَنِي ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ یمن میں ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے نماز فجر میں اُن کی تکبیر سنی کہ بھاری آواز والے تھے۔ مجھے اُن سے محبت ہو گئی اور کبھی اُن سے جُدا نہ ہوا یہاں تک کہ شام میں اُن کی میت کو میں نے دفن کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ ان کے بعد کون رہ جاتا ہے۔ پس میں حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور یہ حاضری اپنے اوپر لازم کر لی یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جبکہ تمہارے حاکم بے وقت نماز پڑھا کریں گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں جبکہ میں ایسا پاؤں؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھتے رہنا اور نفلی طور پر ان کے ساتھ پڑھ لینا۔

---

۴۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ أُخْتِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ الْمَعْنَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ امْرَأَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي

محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، منصور، ہلال بن یساف، ابی المثنیٰ، عبادہ بن صامت کا بھانجا، حضرت عبادہ بن صامت۔ محمد بن سلیمان انباری، وکیع، سفیان، منصور، ہلال بن یساف، ابوالمثنیٰ حمصی، ابی اُبی بن امرأۃ عبادہ بن صامت، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب میرے بعد تم پر ایسے حاکم مقرر ہوں گے کہ اُن کی مشغولیت انہیں وقت پر نماز پڑھنے سے روکے گی۔ یہاں تک کہ وہ ایک وقت کی نماز اس وقت پڑھیں گے جب اُس کا وقت جا چکا ہوگا۔ ایک شخص عرض گزار

أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ وَقَالَ سُفْيَانُ إِنْ أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ۔

ہوا کرے۔ یا رسول اللہ کیا ہم اُن کے ساتھ نماز پڑھیں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔ سفیان نے کہا کہ اگر میں نہیں پاؤں تو کیا اُن کے ساتھ نماز پڑھوں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا أَبُو هَاشِمٍ يَعْنِي الزَّعْفَرَانِيَّ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوُا الْقِبْلَةَ۔

صالح بن عبید نے حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم پر ایسے حاکم ہوں گے جو نمازوں میں تاخیر کریں گے تو تمہارے لیے تمہارا کیا ہوا اور اُن کے لیے اُن کا کیا ہوا لیکن اُن کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرنا جب تک قبلے کی جانب منہ کر کے پڑھیں۔

ف: ایک وقت تھا کہ سربراہ مملکت گورنر اور دیگر حکام خود نماز پڑھایا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ وہ وقت بھی آنے والا ہے جب حکام الٰہی کا استخفاف کرتے ہوئے دیر سے نماز پڑھایا کریں گے۔ گویا یہ دوسرے دور کی بات ہے جبکہ تیسرا دور ایسا بھی آگیا ہے کہ حکام اوّل تو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں اور اگر کوئی نماز پڑھتا ہے تو پڑھانے کی اس کے اندر اہلیت ہی نہیں ہے جبکہ کھلے بندوں وہ اللہ کے بندوں اور اللہ کے گھروں میں آ سکتے ہی نہیں۔ وہ کھلے بندوں آنے جانے میں اپنے آپ کو محفوظ ہی نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ خود جان اور مال کی حفاظت کرنا اور انہیں سکون و آرام سے رہنے کا حق مہیا کر دینے کی جانب انہوں نے کوئی قدم اٹھایا ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ اپنی ہی رعایا اور ماتحتوں سے کس طرح بے خوف ہو سکتے ہیں! اللہ تعالیٰ ہمارے حکام کو اسلامی تعلیمات کا پیکر بننے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ وہ ملک و ملت کو صراطِ مستقیم پر گامزن کر سکیں۔ جس کے باعث وہ اپنی عظمتِ رفتہ کو دوبارہ حاصل کر کے اپنے اسلاف کی طرح دنیا میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ کیونکہ ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے!!
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

بَابٌ فِي مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا

جو سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَنَا الْكَرَى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ قَالَ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خیبر سے لوٹے تو رات کو سفر کر رہے تھے کہ پچھلی رات نیند نے تنگ کیا تو اتر پڑے اور حضرت بلال سے فرمایا کہ رات کا خیال رکھنا۔ حضرت بلال کی آنکھوں پر بھی نیند نے غلبہ کیا کیونکہ انہوں نے سواری کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہوئے اور نہ حضرت بلال اور نہ آپ کا ایک بھی صحابی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَالَ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَصَلَّى لَهُمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَإِنَّ اللَّهَ قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا كَذَلِكَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ عَنْبَسَةُ يَعْنِي عَنْ يُونُسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِذِكْرِي قَالَ أَحْمَدُ الْكَرَى النُّعَاسُ۔

یہاں تک کہ ان پر دھوپ آ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھبرا کر فرمایا اے بلال! حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جس نے آپ کو پکڑا اسی نے مجھے پکڑے رکھا۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ پھر تھوڑی دور سواریوں کو لے کر چلے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور حضرت بلال کو حکم دیا تو نماز کی اقامت کہی گئی اور انہیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جو کوئی نماز بھول جائے تو یاد آتے ہی پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔ (یونس نے کہا کہ ابن شہاب اسے اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ احمد، عنبسہ، یونس نے اس حدیث میں لذکری روایت کی ہے۔ امام احمد نے فرمایا کہ الکری نیند کو کہتے ہیں۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو بوقتِ خواب بھی بے خبر نہیں ہوا کرتے تھے کیونکہ خود فرمایا ہے تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي (بخاری شریف) چونکہ یہاں امت کو آپ کے ذریعے پروردگارِ عالم نے اس انعام سے نوازنا تھا کہ اگر خواب یا بھول کے باعث کوئی نماز قضا ہو جائے تو بیدار ہونے اور یاد آنے پر پڑھی جا سکتی ہے۔ اس وجہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بوقتِ خواب دنیا کے حالات سے بے خبر کر دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَوَّلُوا عَنْ مَكَانِكُمُ الَّذِي أَصَابَتْكُمْ فِيهِ الْغَفْلَةُ قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ إِسْحٰقَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْأَذَانَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ هَذَا وَلَمْ يُسْنِدْهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَأَبَانُ الْعَطَّارُ عَنْ مَعْمَرٍ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ میں تم پر غفلت طاری ہوئی اسے چھوڑ دو۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو اذان و اقامت کا حکم فرمایا اور نماز پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مالک اور سفیان بن عیینہ اور اوزاعی اور عبدالرزاق نے معمر اور ابن اسحاق سے اسے روایت کیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی اذان کا ذکر نہیں کیا سوائے اس روایت کے جو اوزاعی اور ابان عطار نے معمر سے کی ہے۔

---

۴۳۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر

نا ابو قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر له فمال النبي صلى الله عليه وسلم وملت معه فقال انظر فقلت هذا راكب هذان راكبان هؤلاء ثلاثة حتى صرنا سبعة فقال احفظوا علينا صلاتنا يعني صلاة الفجر فضرب على آذانهم فما ايقظهم الا حر الشمس فقاموا فساروا هنية ثم نزلوا فتوضؤوا واذن بلال فصلوا ركعتي الفجر ثم صلوا الفجر وركبوا فقال بعضهم لبعض قد فرطنا في صلاتنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم انه لا تفريط في النوم انما التفريط في اليقظة فاذا سها احدكم عن صلاة فليصلها حين يذكرها ومن الغد للوقت۔

۴۳۵ - حدثنا علي بن نصر نا وهب بن جرير نا الاسود بن شيبان نا خالد بن سمير قال قدم علينا عبد الله بن رباح الانصاري من المدينة وكانت الانصار تفقهه فحدثنا قال حدثني ابو قتادة الانصاري فارس رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيش الامراء بهذه القصة قال فلم توقظنا الا الشمس طالعة فقمنا وهلين لصلاتنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم رويدا رويدا حتى اذا تعالت الشمس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان منكم يركع ركعتي الفجر فليركعهما فقام من كان يركعهما ومن لم يكن يركعهما فركعهما ثم امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينادى بالصلاة فنودي بها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بنا فلما انصرف قال الا انا نحمد الله انا لم نكن في شيء من امور الدنيا يشغلنا عن صلاتنا ولكن ارواحنا كانت

ہوئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جانب مائل ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ مائل ہوا۔ فرمایا دیکھو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ ایک سوار ہے یہ دو سوار ہیں یہ تین سوار یہاں تک کہ ہم سات ہو گئے فرمایا کہ ہماری نماز فجر کا خیال رکھنا۔ پس ان کے کان بند ہو گئے اور انہیں نہ جگایا مگر تیز دھوپ نے وہ اٹھے ہوئے یہاں تک کہ کچھ دور چلے پھر ایک جگہ اترے تو وضو کیا اور حضرت بلال نے اذان کہی تو فجر کی دو سنتیں پڑھیں پھر فجر کی نماز پڑھ کر سوار ہو گئے۔ پس ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم سے نماز میں کوتاہی واقع ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیند کی صورت میں کوتاہی نہیں ہے کوتاہی تو جاگتے میں ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے اور دوسرے روز وقت پر پڑھے۔

خالد بن سمیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رباح انصاری ہمارے پاس مدینہ منورہ سے تشریف لائے اور انصار انہیں فقیہ شمار کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا پھر ان کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں بیدار نہ کیا مگر سورج نے طلوع ہو کر۔ پس ہم گھبرا کر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ سورج کچھ بلند ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے فجر کی دو سنتیں پڑھا کرتا تھا اسے چاہیے کہ پڑھ لے پس جو پڑھا کرتا تھا اور جو نہیں پڑھا کرتا تھا سب نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم فرمایا تو اذان کہی گئی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ آپ نے نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ کسی دنیاوی کام نے ہمیں نماز سے نہیں روکا بلکہ ہماری روحیں اللہ کے قبضے میں تھیں جب انہیں چاہا انہیں بھیجا۔ جو تم میں سے

كَانَتْ بِيَدِ اللهِ فَاسْأَلْهَا أَنَّى شَاءَ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ مِنْ غَدٍ صَالِحًا فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا.

کل کی نماز صبح وقت پر پائے تو اس کے ساتھ اسی جیسی نماز اور پڑھ لے۔

۴۳۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حَيْثُ شَاءَ وَرَدَّهَا حَيْثُ شَاءَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقَامُوا فَتَطَهَّرُوا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ.

حصین نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری روحوں کو قبض فرمایا جب چاہا اور واپس کیا جب چاہا۔ پس نماز کے لیے اذان کہو۔ سب لوگ کھڑے ہو گئے اور طہارت کی یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔

۴۳۷ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَتَوَضَّأَ حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کیا۔ اس میں یہ ہے کہ سورج بلند ہونے پر آپ نے وضو کیا اور لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی۔

۴۳۸ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ أَنْ تُؤَخَّرَ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ أُخْرٰى.

عبداللہ بن رباح نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے رہنے کی صورت میں کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے کہ ایک نماز کو اتنا مؤخر کر دیا جائے کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے۔

۴۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی نماز کو پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر اسے پڑھ لے۔ اس کے سوا اس کا کوئی اور کفارہ نہیں ہے۔

۴۴۱ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتَّى اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ مُؤَذِّنًا فَأَذَّنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ.

حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفر میں تھے تو نماز فجر کے وقت سوئے رہے اور سورج کی گرمی نے آپ کو بیدار کیا۔ آپ تھوڑی دور چلے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا تو اس نے اذان کہی۔ پس نماز فجر سے پہلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور فجر کی نماز پڑھی (یعنی پڑھائی)۔

٤٤٤ - حدثنا عباس العنبري ح وثنا أحمد بن صالح وهذا لفظ عباس أن عبد الله بن يزيد حدثهم عن حيوة بن شريح عن عياش بن عباس يعني القتباني أن كليب بن صبح حدثهم أن الزبرقان حدثه عن عمرو بن أمية الضمري قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره فنام عن الصبح حتى طلعت الشمس فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تنحوا عن هذا المكان قال ثم أمر بلالا فأذن ثم توضؤا وصلوا ركعتي الفجر ثم أمر بلالا فأقام الصلاة فصلى بهم صلاة الصبح.

کلیب بن صبح نے زبرقان سے روایت کی ہے کہ اُن کے چچا جان حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم نماز فجر کے وقت سوتے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمایا کہ اس جگہ کو چھوڑ دو۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو اذان کا حکم فرمایا بعد وضو کر کے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں۔ پھر حضرت بلال کو نماز کی اقامت کا حکم فرمایا اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

٤٤٥ - حدثنا إبراهيم بن الحسن نا حجاج يعني ابن محمد نا حريز ح وحدثنا عبيد بن أبي الوزير نا مبشر يعني الحلبي حدثنا حريز يعني ابن عثمان حدثني يزيد بن صليح عن ذي مخبر الحبشي وكان يخدم النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الخبر قال فتوضأ يعني النبي صلى الله عليه وسلم وضوءا لم يلث منه التراب ثم أمر بلالا فأذن ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم فركع ركعتين غير عجل ثم قال لبلال أقم الصلاة ثم صلى وهو غير عجل قال حجاج عن يزيد بن صليح قال حدثني ذو مخمر رجل من الحبشة وقال عبيد يزيد بن صبح.

ابراہیم بن حسن، حجاج بن محمد، حریز۔ عبید بن ابی الوزیر، مبشر حلبی، حریز ابن عثمان، یزید بن صبح، حضرت ذی مخبر حبشی رضی اللہ عنہ نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے پانی سے وضو فرمایا کہ زمین بھی نہ بھیگی۔ پھر حضرت بلال کو اذان کہنے کا حکم فرمایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جلدی کیے بغیر دو رکعتیں پڑھیں۔ حجاج نے یزید بن صلیح سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ حبشہ کے رہنے والے ذو مخبر اور عبید نے یزید بن صبح کہا۔

٤٤٦ - حدثنا مؤمل بن الفضل نا الوليد عن حريز يعني ابن عثمان عن يزيد بن صليح عن ذي مخبر ابن أخي النجاشي في هذا الخبر قال فأذن وهو غير عجل.

یزید بن صلیح سے روایت ہے کہ حضرت نجاشی کے بھتیجے حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ جلدی کیے بغیر اذان کہی گئی۔

٤٤٧ - حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن جامع بن شداد سمعت

عبدالرحمٰن بن ابو علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں ہم

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْلَؤُنَا فَقَالَ بِلَالٌ اَنَا فَنَامُوْا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلُوْا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ قَالَ فَفَعَلْنَا قَالَ فَكَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا لِمَنْ نَّامَ اَوْ نَسِیَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں کون جگائے گا؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ میں۔ پس سب سوتے رہے یہاں تک سورج طلوع ہوگیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا، اسی طرح نماز پڑھو جیسے پڑھا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اسی طرح کیا۔ فرمایا کہ جو سو جائے یا بھول جائے تو اسی طرح پڑھے۔

ف۔ اس بارے میں حدیث ۴۳۲ کے ماتحت وضاحت پیش کی جا چکی ہے۔ حضرت بلال کے جاگنے اور پھر سو جانے کی کیفیت بخاری شریف میں تفصیلاً مرقوم ہے فَمَنْ شَاءَ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهِ۔

بَابٌ فِیْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ۔

مسجدیں تعمیر کرنے کا بیان

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِیْ فَزَارَةَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى۔

یزید بن اصم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے مسجدوں کو بلند کرنے کا حکم نہیں فرمایا گیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ضرور تم مسجدوں کو اسی طرح آراستہ کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے کی تھیں۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں کی ظاہری شان و شوکت کے باعث۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجّٰى ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الدَّلَّالُ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَ طَوَاغِيْتُهُمْ۔

محمد بن عبد اللہ بن عیاض نے حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں انہیں اس جگہ مسجد بنانے کا حکم فرمایا جہاں ان لوگوں کے بت ہوا کرتے تھے۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَّمُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى وَهُوَ اَتَمُّ قَالَا ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ اَنَّ

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی اور اس کی چھت لکڑیوں کی تھی اور ستون بھی

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ بِالْجَرِيْدِ وَعُمُدُهُ قَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدُهُ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ أَبُوْ بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بِنَائِهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدَهُ خَشَبًا وَغَيَّرَهُ عُثْمَانُ وَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وَسَقْفَهُ بِالسَّاجِ قَالَ مُجَاهِدٌ سَقْفُهُ السَّاجُ قَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ الْقَصَّةُ الْجِصُّ۔

مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابو بکر نے اس میں کوئی اضافہ نہ کیا اور حضرت عمر نے اس میں اضافہ کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیاد پر تعمیر کیا یعنی کچی اینٹوں اور لکڑیوں سے اور اس کے ستون دوبارہ لگائے۔ مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون لکڑی کے تھے۔ حضرت عثمان نے اس میں تبدیلی کی اور کافی اضافہ کیا اور اس کی دیواریں تراشے ہوئے پتھروں اور چونے سے بنائیں اور اس کے ستون تراشے ہوئے پتھروں کے بنائے اور ساگوان کی لکڑی سے اس کی چھت تیار کی۔ مجاہد نے کہا کہ اس کی چھت ساگوان کی تھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ القصۃ چونے کو کہتے ہیں۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سَوَارِيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ أَعْلَاهُ مُظَلَّلٌ بِجَرِيْدِ النَّخْلِ ثُمَّ إِنَّهَا نَخِرَتْ فِيْ خِلَافَةِ أَبِيْ بَكْرٍ فَبَنَاهَا بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَبِجَرِيْدِ النَّخْلِ ثُمَّ إِنَّهَا نَخِرَتْ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَبَنَاهَا بِالْآجُرِّ فَلَمْ تَزَلْ ثَابِتَةً حَتَّى الْآنَ۔

عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کھجور کی لکڑیوں کے تھے اور چھت پر سایہ کے لیے کھجور کی ٹہنیاں تھیں۔ پھر وہ حضرت ابو بکر کے دور خلافت میں گل گئیں تو دوبارہ کھجور کی لکڑیوں اور شاخوں سے بنائی گئی۔ پھر حضرت عثمان کے دور خلافت میں گل گئیں تو اسے پکی اینٹوں سے بنایا گیا جو آج تک اسی حالت میں ہے۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيْهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوْا مُتَقَلِّدِيْنَ سُيُوْفَهُمْ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِيْ أَيُّوْبَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو التیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کے اوپر والے قبیلے میں اترے جس کو بنی عمرو بن عوف کہا جاتا تھا۔ ان میں آپ چودہ روز ٹھہرے پھر آپ نے بنی نجار کے پاس پیغام بھیجا۔ وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضرت انس نے فرمایا گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہیں۔ اور حضرت ابو بکر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور بنی نجار کے لوگوں نے آپ کو گھیرے میں لیا ہوا ہے، یہاں تک کہ آپ

وسلم يصلي حيث أدركته الصلاة ويصلي في مرابض الغنم وأنه أمر ببناء المسجد فأرسل إلى بني النجار وقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا فقالوا والله لا نطلب ثمنه إلا إلى الله قال أنس وكان فيه ما أقول لكم كانت فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب وكانت فيه نخل فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت وبالنخل فقطع فصف النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتيه حجارة وجعلوا ينقلون الصخر وهم يرتجزون والنبي صلى الله عليه وسلم معهم ويقول اللهم لا خير إلا خير الآخره فانصر الأنصار والمهاجره

۴۵۱ — حدثنا موسى بن إسمعيل ثنا حماد بن سلمة عن أبي التياح عن أنس بن مالك قال كان موضع المسجد حائطا لبني النجار فيه حرث ونخل وقبور المشركين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثامنوني به فقالوا لا نبغي فقطع النخل وسوي الحرث ونبش قبور المشركين وساق الحديث وقال فاغفر مكان فانصر قال موسى حدثنا عبد الوارث بنحوه وكان عبد الوارث يقول خرب وزعم عبد الوارث أنه أفاد حمادا هذا الحديث.

حضرت ابوایوب کے صحن میں پہنچ گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ نماز پڑھ لیتے جہاں وقت ہو جاتا اور آپ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے اور آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا تو بنی نجار کے لیے پیغام بھیجا اور فرمایا اے بنی نجار! تم اپنے اس احاطۂ زمین کی قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ اس کے اندر مشرکین کی قبریں تھیں اور اس میں کھنڈرات تھیں اور کھجور کے چند درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو مشرکوں کی قبریں کھود دی گئیں، کھنڈر برابر کر دیئے اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور ان کی قطاریں مسجد کے قبلہ کی جانب رکھ دی گئیں، دروازے کی چوکھٹ پتھروں سے بنائی گئی۔ صحابہ کرام پتھر اٹھا کر لاتے

ابوالتیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مسجد نبوی کی جگہ بنی نجار کا ایک باغ تھا جس میں کاشتکاری ہوتی، کھجوروں کے درخت تھے اور مشرکین کی قبریں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسا نہیں چاہتے۔ چنانچہ درخت کاٹ دیئے گئے، کھیتی باڑی برابر کر دی اور مشرکوں کی قبریں کھود دی گئیں۔ باقی مذکورہ حدیث کی طرح ہے لیکن فانصر کی جگہ فاغفر کہا ہے۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے اسی طرح عبدالوارث سے بھی روایت کی ہے اور عبدالوارث اس میں خرب کہتے اور عبدالوارث نے کہا کہ انہوں نے یہ حدیث حماد سے سیکھی ہے۔

باب اتخاذ المساجد في الدور

گھروں میں نماز پڑھنے کی جگہ بنانا

۴۵۲ — حدثنا محمد بن العلاء ثنا حسين بن علي عن زائدة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببناء المساجد في الدور وأن تنظف وتطيب.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم فرمایا اور یہ کہ انہیں پاک صاف اور معطر رکھا جائے۔

۴۵۳ — حدثنا محمد بن داود بن سفيان

محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ

ثنا يحيى يعني ابن حسان ثنا سليمان بن موسى ثنا جعفر بن سعد بن سمرة حدثني خبيب بن سليمان عن أبيه سليمان بن سمرة عن أبيه سمرة قال إنه كتب إلى بنيه أما بعد فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمرنا بالمساجد أن نصنعها في دورنا ونصلح صنعتها ونطهرها.

باب ۱۲ في السرج في المساجد

۴۵۴۔ حدثنا النفيلي ثنا مسكين عن سعيد بن عبد العزيز عن زياد بن أبي سودة عن ميمونة مولاة النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت يا رسول الله أفتنا في بيت المقدس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتوه فصلوا فيه وكانت البلاد إذ ذاك حربا فإن لم تأتوه وتصلوا فيه فابعثوا بزيت يسرج في قناديله.

باب ۱۳ في حصى المسجد

۴۵۵۔ حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ثنا عمر بن سليم الباهلي عن أبي الوليد قال سألت ابن عمر عن الحصى الذي في المسجد فقال مطرنا ذات ليلة فأصبحت الأرض مبتلة فجعل الرجل يأتي بالحصى في ثوبه فيبسطه تحته فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة قال ما أحسن هذا.

۴۵۶۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا أبو معاوية ووكيع قالا ثنا الأعمش عن أبي صالح قال كان يقال إن الرجل إذا أخرج الحصى من المسجد يناشده.

۴۵۷۔ حدثنا محمد بن إسحق أبو بكر ثنا أبو بدر شجاع بن الوليد ثنا شريك ثنا

جعفر بن سعد بن سمرہ، خبیب بن سلیمان، سلیمان بن سمرہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کے لیے خط لکھا۔ اما بعد بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ اور انہیں اچھی طرح بنانے اور پاک صاف رکھنے کے لیے فرمایا کرتے تھے۔

مسجدوں میں چراغ جلانا

زیاد بن ابو سودہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں جاؤ اور اس میں نماز پڑھو اور ان دنوں اُس علاقے میں لڑائی جھگڑا تھا۔ اگر وہاں جا کر اُس میں نماز نہ پڑھ سکو تو اُس کے لیے تیل بھیج دیا کرو جو اس کی قندیلوں میں جلایا جائے۔

مسجدوں کی کنکریوں کا بیان

ابو الولید نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد کی کنکریوں کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ ایک رات بارش ہوئی تو زمین گیلی ہو گئی۔ پس لوگ کنکریاں لانے لگے اپنے اپنے کپڑوں میں اور انہیں اپنے نیچے بچھا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ کیا ہی خوب ہے۔

عثمان بن ابو شیبہ، ابو معاویہ اور وکیع، اعمش، ابو صالح نے فرمایا کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جب کوئی مسجد سے کنکریوں کو نکالتا تو کنکریاں اُسے قسم دیا کرتی تھیں۔

ابو حصین نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابو بدر کے خیال میں انہوں نے

أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو بَدْرٍ أُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَصَاةَ لَتُنَاشِدُ الَّذِي يُخْرِجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ۔

اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے فرمایا کہ کنکریاں اس شخص کو قسم دیتی ہیں جو انہیں کسی بھی مسجد سے نکالتا ہے۔

بَابٌ فِي كَنْسِ الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں جھاڑو دینے کا بیان

۴۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْخَزَّازُ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا الرَّجُلُ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر میری امت کے کار ثواب پیش کیے گئے یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہ پایا کہ کسی کو قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت دی گئی مگر اس آدمی نے اسے بھلا دیا ہو۔

بَابُ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ عَنِ الرِّجَالِ۔

مسجدوں میں عورتوں کا مردوں سے جدا رہنا

۴۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ أَصَحُّ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کاش! ہم اس دروازے کو عورتوں کے لیے چھوڑ دیں۔ نافع نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر آخری دم تک اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے۔ عبدالوارث کے سوا دوسرے حضرات سے روایت ہے، حضرت عمر نے فرمایا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

۴۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَعْنَاهُ وَهُوَ الْأَصَحُّ۔

محمد بن قدامہ، اعین، اسمٰعیل، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

۴۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُدْخَلَ مِنْ بَابِ النِّسَاءِ۔

قتیبہ ابن سعید، بکر ابن مضر، عمرو بن حارث، بکیر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع فرمایا کرتے تھے کہ کوئی عورتوں والے دروازے سے داخل ہو۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہنا چاہیئے

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

سعید بن سوید سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوحمید یا حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنا چاہیئے۔ پھر کہے اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ جب نکلے تو کہے اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

ف: اس حدیث میں مسجد کے اندر داخل ہوتے وقت اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھنے سے بھی پہلے حکم ہے۔ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سلام عرض کرنا چاہیئے۔ بعض حضرات جو غیر مسلموں تک کو سلام کرنے میں فخر محسوس کرتے اور محتشم پرستوں کی نیاز مندی اور غلامی کو اپنا سرمایۂ افتخار شمار کرتے رہتے ہیں معلوم نہیں وہ اپنے نبی اور حبیب پروردگار کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے سے کیوں چڑتے ہیں؟ حتی کہ ایسا کرنے والوں کو وہ بغیر پرواہ کیے بدعتی کا فتویٰ لگاتے رہتے ہیں۔ جس نبی پر سلام کرنا عبادت کا جزو ہے اور عین حالت نماز میں کہلوایا جاتا ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ یعنی سلام اور وہ بھی حاضر سمجھ کر حرف ندا کے ساتھ۔ اس کے باوجود وہ حضرات نماز سے باہر نکلتے ہی سلام کو بدعت اور حرف ندا کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کو شرک و کفر بتانے لگتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا اگر کفر و شرک ہوتا تو اس کا ارتکاب وہ خود بھی عین نماز کی حالت میں کرتے ہیں۔ شاید اسی کفر و شرک بتانے کی یہ سزا ہے کہ ایسے لوگ کافروں، مشرکوں کو بخوشی سلام کرتے ہیں اور بنا و زینت اُن کے بندۂ بے دام بنتے ہیں تاکہ اس غیر اسلامی روش کا ہر کوئی دنیا میں بھی انجام دیکھ لے اور كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ۔ کو کالعدم توفیق اللہ تعالیٰ تمام اپنائے زمانہ کو حق ہدایت نصیب فرمائے اور ہر مسلم کہلانے والے کو عقل سلیم دے۔ آمین

۴۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ لَقِيْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ أَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ۔

حیوٰۃ بن شریح کا بیان ہے کہ میں عقبہ بن مسلم سے ملا تو میں نے ان سے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ وہ حدیث بیان کرتے ہیں جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے: میں عظمت والے رب کی پناہ پکڑتا ہوں اور ساتھ اس کے وجہ الکریم کے اور اس کی ہمیشگی والی بادشاہی کے شیطان مردود سے۔ فرمایا بس یہی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ اس کے بعد شیطان کہتا ہے کہ تو پورے دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

باب ١٦٧ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہونے کی نماز کا بیان

٤٦٤۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ۔

عمرو بن سلیم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

٤٦٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ لِيَقْعُدْ بَعْدُ إِنْ شَاءَ أَوْ لِيَذْهَبْ لِحَاجَتِهِ۔

مسدد، عبد الواحد بن زیاد، ابو عمیس عتبہ بن عبد اللہ، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، بنی زریق کا ایک آدمی، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ پھر چاہے تو بیٹھ جائے اور چاہے اپنی کسی حاجت کے لیے چلا جائے۔

باب ١٦٨ فَضْلِ الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

٤٦٦۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يَقُمْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے اس شخص کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے اور اسے حدث نہ ہو اور وہاں سے نہ اٹھے کہ اے اللہ اسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔

٤٦٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے یعنی اسے اپنے گھر والوں میں جانے سے نہ روکتی ہو مگر نماز۔

٤٦٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ فَقِيلَ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک اپنے مصلے پر نماز کے انتظار میں ہے فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اسے بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما یہاں تک کہ لوٹ جائے۔ کہا گیا کہ حدث ہو جانا کیا ہے؟ فرمایا کہ آہستہ یا آواز سے ہوا کا خارج ہونا۔

۴۶۹۔ حدثنا هشام بن عمار ثنا صدقة بن خالد ثنا عثمان بن أبي العاتكة الأزدي عن عمير بن هانئ العنسي عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أتى المسجد لشيء فهو حظه۔

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عثمان بن ابو عاتکہ ازدی، عمیر بن ہانی عنسی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد میں جس کام کے لیے آیا اسی کے مطابق اجر ملے گا۔

مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی کراہیت

باب ۱۷۹۔ في كراهية إنشاد الضالة في المسجد

۴۷۰۔ حدثنا عبيد الله بن عمر الجشمي ثنا عبد الله بن يزيد ثنا حيوة يعني ابن شريح قال سمعت أبا الأسود يقول أخبرني أبو عبد الله مولى شداد أنه سمع أبا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سمع رجلا ينشد ضالة في المسجد فليقل لا أداها الله إليك فإن المساجد لم تبن لهذا۔

عبید اللہ بن عمر جشمی، عبد اللہ بن یزید، حیوۃ ابن شریح، ابوالاسود، ابو عبد اللہ مولیٰ شداد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی آدمی سے سنے کہ وہ گم شدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے تو کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تیری چیز نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں۔

مسجد میں تھوکنے کی کراہیت

باب ۱۸۰۔ في كراهية البزاق في المسجد

۴۷۱۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم ثنا هشام وشعبة وأبان عن قتادة عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال التفل في المسجد خطيئة وكفارته أن تواريه۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے چھپا دے۔

۴۷۲۔ حدثنا مسدد ثنا أبو عوانة عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن البزاق في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ دفن کر دینا ہے۔

۴۷۳۔ حدثنا أبو كامل ثنا يزيد يعني ابن زريع عن سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النخاعة في المسجد فذكر مثله۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں بلغم ڈالنا، پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۴۷۴۔ حدثنا القعنبي ثنا أبو مودود عن عبد الرحمن بن أبي حدرد الأسلمي سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل هذا المسجد فبزق فيه أو تنخم

عبد الرحمن بن ابو حدرد اسلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس مسجد میں داخل ہو اور اس میں تھوکے یا بلغم ڈالے تو چاہیے کہ مٹی کرید کر اسے دفن کر دے۔ اگر ایسا نہ کرے تو اپنے

فَلْيَحْفِرْ وَلْيَدْفِنْهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ لِيَخْرُجْ بِهِ۔

کپڑے میں تھوکے، پھر باہر ساتھ لے جائے۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلٰوةِ أَوْ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَمَامَهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ تِلْقَاءِ يَسَارِهِ إِنْ كَانَ فَارِغًا أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ لِيَقُلْ بِهِ۔

حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو یا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے۔ ہاں اگر گنجائش ہو تو اپنے بائیں جانب تھوک لے ورنہ اپنے بائیں قدم تلے تھوکے پھر اسے مل دینا چاہیے۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَخَهُ بِهِ وَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ آپ نے مسجد کے قبلے کی جانب بلغم دیکھا تو لوگوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا پھر اسے کھرچ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے زعفران منگا کر اس پر مل دیا تھا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکا کرے۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِينَ وَلَا يَزَالُ فِي يَدِهِ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِي وَجْهِهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا فِي قِبْلَتِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذٰلِكَ أَنْ يَتْفُلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ۔

عیاض بن عبداللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھجور کی شاخوں کو پسند فرماتے تھے اسی لیے وہ ہمیشہ آپ کے دست مبارک میں ہوتی۔ ایک دفعہ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو مسجد کے جانب قبلہ آپ نے بلغم دیکھا تو اسے کھرچ دیا۔ پھر ناراضگی کی حالت میں لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر خوش ہوگا کہ اپنے منہ پر تھوکے؟ تم میں سے جب کوئی قبلہ کی جانب منہ کرتا ہے تو گویا وہ اپنے رب عزوجل کی جانب منہ کرتا ہے اور فرشتے دائیں جانب ہوتے ہیں۔ لہٰذا دائیں جانب نہ تھوکنا اور نہ اپنے سامنے۔ بلکہ چاہیے کہ اپنے بائیں جانب تھوکے یا اپنے زیر قدم اور اگر جلدی ہو تو یوں کرے اور اس کی شرح کرتے ہوئے ہمیں ابن عجلان نے بتایا کہ اپنے کپڑے میں تھوکے اور پھر اسے الٹ پلٹ کرے۔

۴۷۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَنَظَرَ فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَتَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا وَوَضَعَهُ عَلَى فِيهِ ثُمَّ دَلَكَهُ ثُمَّ قَالَ أَرُونِي عَبِيرًا فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ۔

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ اپنی مسجد میں تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں تشریف لائے اور آپ کے دست مبارک میں ابن طاب کی شاخ تھی جب آپ نے غور سے دیکھا تو مسجد کے جانب قبلہ بلغم نظر آیا آپ اس کی جانب بڑھے اور اسے چھڑی سے چھڑا دیا۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے اعراض فرمائے؟ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ پس کوئی اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب اور اپنے بائیں جانب تھوکے یا بائیں قدم کے نیچے اگر کسی کو بہت ہی جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں یوں تھوکے چنانچہ اسے اپنے دہن مبارک پر رکھا پھر مل دیا۔ پھر فرمایا کہ عبیر لاؤ۔ قبیلے کا ایک نوجوان اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے گھر کی جانب دوڑا۔ وہ اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے کر آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر لکڑی کے سرے پر لگایا اور پھر اسے بلغم کی جگہ پر مل دیا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اسی لیے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو کا اہتمام کرتے ہو۔

۴۷۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَيْوَانَ عَنْ أَبِي سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ أَحْمَدُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ

صالح بن خیوان نے حضرت ابو سہلہ السائب بن خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ امام احمد نے فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ ایک آدمی نے کچھ لوگوں کی امامت کی تو قبلہ کی جانب تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ جب وہ فارغ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھایا کرے۔ اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے منع کر دیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بتایا چنانچہ اس نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہاں اور میرے

أنه قال إنك آذيت الله ورسوله صلى الله عليه

٤٨٠ - حدثنا موسى بن إسمعيل ثنا حماد أنا سعيد الجريري عن أبي العلاء عن مطرف عن أبيه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فبزق تحت قدمه اليسرى.

٤٨١ - حدثنا مسدد ثنا يزيد بن زريع عن سعيد الجريري عن أبي العلاء عن أبيه بمعناه زاد ثم دلكه بنعله.

٤٨٢ - حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا الفرج ابن فضالة عن أبي سعيد قال رأيت واثلة بن الأسقع في مسجد دمشق بصق على البوري ثم مسحه برجله فقيل له لم فعلت هذا قال لأني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله.

باب ما جاء في المشرك يدخل المسجد

٤٨٣ - حدثنا عيسى بن حماد أنا الليث عن سعيد المقبري عن شريك بن عبد الله بن أبي نمر أنه سمع أنس بن مالك يقول دخل رجل على جمل فأناخه في المسجد ثم عقله ثم قال أيكم محمد ورسول الله صلى الله عليه وسلم متكئ بين ظهرانيهم فقلنا له هذا الأبيض المتكئ فقال له الرجل يا ابن عبد المطلب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم قد أجبتك فقال له الرجل يا محمد إني سائلك وساق الحديث.

٤٨٤ - حدثنا محمد بن عمرو ثنا سلمة حدثني محمد بن إسحق حدثني سلمة بن كهيل ومحمد بن الوليد بن نويفع عن كريب عن ابن عباس قال بعث بنو سعد بن بكر ضمام بن ثعلبة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقدم عليه فأناخ بعيره عند باب المسجد

خیال میں آپ نے فرمایا بیشک تم نے اللہ اور اس کے رسول کو (ایذا دی)۔

مطرف نے اپنے والد ماجد عبداللہ بن شخیر سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بائیں قدم مبارک کے نیچے تھوکا۔

مسدد، یزید بن زریع، سعید جریری، ابو العلاء نے اپنے والد ماجد سے معناً اسے روایت کرتے ہوئے یہی کہا پھر اسے اپنے نعل مبارک سے رگڑ دیا۔

حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دمشق کی مسجد میں دیکھا کہ انہوں نے بوریے پر تھوکا پھر اسے اپنے پاؤں سے مل دیا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا اس لیے کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

مشرک کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان

عبداللہ بن ابو نمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ مسجد میں اونٹ لا بٹھایا اور پھر اسے باندھ دیا پھر کہا تم میں محمد کون ہیں؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے ہم نے کہا یہ سفید رنگ والے جو ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔ اس آدمی نے آپ سے کہا۔ اے عبدالمطلب کے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تمہیں جواب دینے کے لیے تو موجود ہوں۔ اس آدمی نے کہا اے محمد! میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور باقی حدیث بیان کی۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ مسجد کے دروازے کے پاس اپنے اونٹ کو بٹھا کر باندھ دیا پھر مسجد میں داخل ہوا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ آپ حضرات میں ابن عبدالمطلب کون ہے؟ بد رسول اللہ

ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَقَالَ اَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن عبدالمطلب میں ہوں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ اے ابن عبدالمطلب! اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَا رَجُلٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ الْيَهُوْدُ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ اَصْحَابِهِ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ فِيْ رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ زَنَيَا مِنْهُمْ۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ مسجد کے اندر شمع رسالت کے پروانوں کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے کہا اے ابوالقاسم! مسئلہ درپیش تھا ایک مرد اور ایک عورت کا جنہوں نے ان میں سے زنا کیا تھا۔

بَابٌ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ لَا تَجُوْزُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ۔

وہ جگہیں جن پر نماز پڑھنا جائز نہیں

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا۔

عبید بن عمیر نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے لیے ساری زمین کو پاک کرنے والی اور مسجد بنا دیا گیا ہے۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ الْاَزْهَرِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ اَنَّ عَلِيًّا مَرَّ بِبَابِلَ وَهُوَ يَسِيْرُ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤْذِنُهُ بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَمَّا بَرَزَ مِنْهَا اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اِنَّ حِبِّيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهَانِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَقْبَرَةِ وَنَهَانِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ اَرْضِ بَابِلَ فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ۔

عمار بن سعد مرادی نے ابوصالح غفاری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابل شہر کے پاس سے گزرے جبکہ وہ سفر میں تھے۔ چنانچہ مؤذن آیا کہ نماز عصر کے لیے اذان کہے۔ جب آپ اس کی حد سے باہر نکل گئے تو مؤذن کو حکم فرمایا چنانچہ اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔ جب فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور بابل کی سرزمین میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ ملعون ہے۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَزْهَرَ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِمَعْنٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ مَكَانَ فَلَمَّا بَرَزَ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یحییٰ بن ازہر، ابن لہیعہ، حجاج بن شداد، ابوصالح غفاری نے حضرت علی سے اسی طرح روایت کی۔ سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ فلما برز کی جگہ فلما خرج ہے۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، مسدد، عبدالواحد، عمرو بن یحییٰ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فِيمَا يَحْسِبُ عَمْرٌو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ بن اسمٰعیل کی حدیث عمرو بن یحییٰ کے مطابق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ساری زمین مسجد ہے سوائے حمام اور مقبرے کی زمین کے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ۔

اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کی ممانعت

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ وہ شیطانوں کی جگہ ہے اور آپ سے بکریوں کے رہائشے میں نماز پڑھنے کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ ان میں پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ باعث برکت ہیں۔

بَابُ مَتَى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ۔

لڑکے کو نماز پڑھنے کا کب حکم دیا جائے

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ وَإِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا۔

عبد الملک بن ربیع بن سبرہ کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکے جب سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہو جائے تو نماز کے متعلق اسے مار دیجئے۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي الْيَشْكُرِيَّ ثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ سَوَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو حَمْزَةَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ

مؤمل بن ہشام الیشکری، اسمٰعیل، سوار ابو حمزہ، ابو داؤد سوار بن داؤد ابو حمزہ مزنی صیرفی، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور اس پر انہیں مارو جبکہ وہ دس سال کے ہو جائیں اور انہیں الگ الگ سلایا کرو۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرْ

زہیر بن حرب، وکیع، داؤد بن سوار مزنی نے اپنی سند کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے خادم، غلام یا نوکر کا نکاح کر دے تو اسے ناف

إِلَى مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ وَهِمَ وَكِيْعٌ فِي اسْمِهِ وَرَوَى عَنْهُ أَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ أَبُوْ حَمْزَةَ سَوَّارٌ الصَّيْرَفِيُّ۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ مَتٰى يُصَلِّي الصَّبِيُّ فَقَالَتْ كَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا عَرَفَ يَمِيْنَهُ مِنْ شِمَالِهِ فَمُرُوْهُ بِالصَّلٰوةِ۔

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَى الْخُتَّلِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ قَالَ زِيَادٌ ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ أَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ اهْتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ كَيْفَ يَجْمَعُ النَّاسَ لَهَا فَقِيْلَ لَهُ انْصِبْ رَايَةً عِنْدَ حُضُوْرِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا رَأَوْهَا آذَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ الْقُنْعُ يَعْنِي الشَّبُّوْرَ وَقَالَ زِيَادٌ شَبُّوْرُ الْيَهُوْدِ فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ وَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ الْيَهُوْدِ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ النَّاقُوْسُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ النَّصَارٰى فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِهَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُرِيَ الْأَذَانَ فِيْ مَنَامِهِ قَالَ فَغَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَبَيْنَ نَائِمٍ وَيَقْظَانَ إِذْ أَتَانِيْ آتٍ فَأَرَانِي الْأَذَانَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ رَآهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَكَتَمَهُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا قَالَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُخْبِرَنِيْ فَقَالَ سَبَقَنِيْ

سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر نہ دیکھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وکیع کو ان کے نام میں وہم واقع ہوا اور روایت کی ہے ان سے ابوداؤد طیالسی نے یہ حدیث تو کہا ابوحمزہ سوار الصیرفی۔

ہشام بن سعد سے روایت ہے کہ ہم معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی کے پاس گئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ بچہ کب سے نماز پڑھے؟ اس نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی ذکر کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب وہ دائیں اور بائیں میں تمیز کرنے لگے تو اسے نماز کا حکم کرو۔

اذان کی ابتدا

ابوعمیر بن انس نے اپنے چچا سے روایت کی جو انصار سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہتمام کیا کہ نماز کے لیے لوگوں کو کس طرح جمع کیا جائے۔ آپ سے کہا گیا کہ نماز کا وقت ہونے پر ایک جھنڈا بلند کر دیا جائے۔ جب لوگ اسے دیکھیں تو ایک دوسرے کو بتا دیں۔ یہ بات آپ کو پسند نہ آئی۔ پھر آپ سے نرسنگے کا ذکر کیا گیا۔ زیاد کی روایت میں ہے کہ یہود کا نرسنگا۔ یہ بھی یہودیوں کا فعل ہونے کی وجہ سے پسند نہ آیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ناقوس کا ذکر ہوا تو نصاریٰ کا فعل ہونے کے باعث پسند نہ آیا۔ پس حضرت عبداللہ بن زید لوٹ آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس جستجو کا بڑا احساس تھا تو انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی۔ اگلے روز جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو بتاتے ہوئے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں سونے اور جاگنے کے درمیان تھا، پھر کسی آنے والے نے مجھے اذان دکھائی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ان سے بھی بیس روز پہلے دیکھ چکے تھے لیکن چھپائے رکھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے ان سے فرمایا تمہیں بتانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ عبداللہ بن زید

عبد الله بن زيد فاستحييت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فانظر ما يأمرك به عبد الله بن زيد فافعله فأذن بلال فقال أبو بشر فأخبرني أبو عمير أن الأنصار تزعم أن عبد الله بن زيد لولا أنه كان يومئذ مريضا لجعله رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنا۔

باب كيف الأذان۔

۴۹۹۔ حدثنا محمد بن منصور الطوسي ثنا يعقوب ثنا أبي عن محمد بن إسحق حدثني محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي عن محمد بن عبد الله بن زيد بن عبد ربه حدثني أبي عبد الله بن زيد قال لما أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناقوس يعمل ليضرب به للناس لجمع الصلوة طاف بي وأنا نائم رجل يحمل ناقوسا في يده فقلت يا عبد الله أتبيع الناقوس فقال وما تصنع به فقلت ندعو به إلى الصلوة قال أفلا أدلك على ما هو خير من ذلك فقلت له بلى قال فقال تقول الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله قال ثم استأخر عني غير بعيد ثم قال ثم تقول إذا أقمت الصلوة الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله فلما أصبحت أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته بما رأيت فقال

سبقت لے گئے تو مجھے حیا محسوس ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور جس طرح تمہیں عبد اللہ بن زید بتاتے جائیں ویسے کرتے جاؤ۔ پس حضرت بلال نے اذان کہی۔ ابو بشر نے ابو عمیر سے روایت کی ہے کہ انصار کا یہ خیال ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید اگر اس روز بیمار نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں مؤذن مقرر فرماتے۔

اذان کس طرح دی جائے

محمد بن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن زید نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناقوس کا حکم فرمایا تا کہ اسے بجا کر لوگوں کو نماز کے لیے جمع کیا جائے تو میرے پاس سے ایک آدمی گزرا جبکہ میں سویا ہوا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے بندے! کیا آپ یہ ناقوس بیچتے ہیں؟ اس نے کہا آپ اس کا کیا کریں گے؟ میں نے کہا۔ ہم اس کے ذریعے نماز کے لیے بلائیں گے۔ کہا کیا میں وہ چیز نہ بتا دوں جو اس سے بہتر ہے۔ میں نے اس سے کہا کیوں نہیں۔ کہا کہ یوں کہا کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پھر وہ مجھ سے ذرا پیچھے ہٹ گیا اور کہا کہ جب نماز کھڑی ہونے لگے تو یوں کہا کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ بیشک نماز کھڑی ہو گئی۔ بیشک نماز کھڑی ہو گئی۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ صبح کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ چیز بتائی جو میں نے دیکھی تھی۔ فرمایا کہ اللہ

إنها لرؤيا حق إن شاء الله فقم مع بلال فألق عليه بما رأيت فليؤذن به فإنه أندى صوتا منك فقمت مع بلال فجعلت ألقيه عليه ويؤذن به قال فسمع ذلك عمر بن الخطاب رضي الله عنه وهو في بيته فخرج يجر رداءه يقول والذي بعثك بالحق يا رسول الله لقد رأيت مثل ما أري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلله الحمد قال أبو داود هكذا رواية الزهري عن سعيد بن المسيب عن عبد الله بن زيد وقال فيه ابن إسحق عن الزهري الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر وقال معمر ويونس عن الزهري فيه الله أكبر الله أكبر لم يثنيا۔

۴۹۷۔ حدثنا مسدد ثنا الحارث بن عبيد عن محمد بن عبد الملك بن أبي محذورة عن أبيه عن جده قال قلت يا رسول الله علمني سنة الأذان قال فمسح مقدم رأسي قال تقول الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر ترفع بها صوتك ثم تقول أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله تخفض بها صوتك ثم ترفع صوتك بالشهادة أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح فإن كان صلوة الصبح قلت الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله۔

۴۹۸۔ حدثنا الحسن بن علي ثنا أبو عاصم وعبد الرزاق عن ابن جريج قال أخبرني عثمان

نے پایا تو یہ خواب حق ہے۔ پس بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ انہیں بتاتے جاؤ جو تم نے دیکھا تاکہ وہ آواز سے کہیں کیونکہ ان کی آواز تمہاری نسبت بلند ہے۔ پس میں حضرت بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا انہیں بتاتا رہا اور وہ اذان کہتے رہے۔ حضرت عمر نے اپنے گھر میں جب اسے سنا تو اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں نے بھی ایسا ہی دیکھا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری۔ سعید بن مسیب نے حضرت عبد اللہ بن زید سے اسی طرح روایت کی اور اس میں ابن اسحاق نے زہری سے چار مرتبہ تکبیر روایت کی جبکہ معمر اور یونس نے زہری سے دو مرتبہ تکبیر روایت کی ہے۔

ابو محذورہ کے والد ماجد سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھائیے۔ فرمایا کہ آپ نے میری پیشانی پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا یوں کہا کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، یہ بلند آواز سے کہنا پھر کہنا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں یہ کہتے وقت آواز پست رکھنا۔ پھر بلند آواز سے شہادت دینا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف، آؤ نجات کی طرف۔ اگر وہ صبح کی نماز ہو تو کہے۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔ نماز نیند سے بہتر ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔

عبد الملک بن ابو محذورہ نے اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے والد ماجد اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ابْنُ السَّائِبِ أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ وَفِيهِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَبْيَنُ قَالَ فِيهِ وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِذَا أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ أَسَمِعْتَ قَالَ فَكَانَ أَبُو مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا۔

۴۹۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَفَّانُ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَحَجَّاجٌ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْأَذَانُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالْإِقَامَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مذکورہ طریقہ بتایا اس روایت میں ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔ یہ فجر کی پہلی اذان میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسدد کی حدیث زیادہ واضح ہے اس میں فرمایا کہ مجھے اقامت دو مرتبہ سکھائی۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرزاق نے کہا جب تم نماز کی اقامت کہو تو دو مرتبہ کہا کرو۔ یقیناً نماز کھڑی ہو گئی، یقیناً نماز کھڑی۔ کیا تم نے سنا؟ نیز فرمایا کہ حضرت ابو محذورہ نہ کبھی اپنی پیشانی کے بال کترواتے اور منڈواتے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

ابن محیریز نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمے سکھائے۔ اذان یہ ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف آؤ نجات کی طرف، آؤ نجات کی طرف، اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ اقامت یہ ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَذَا فِيْ كِتَابِهِ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ يَعْنِيْ عَبْدَ الْعَزِيْزِ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ ارْجِعْ فَمُدَّ مِنْ صَوْتِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّيْ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ اَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِي الْفَجْرِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ یقیناً نماز کھڑی ہو گئی۔ یقیناً نماز کھڑی ہو گئی۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

عبدالملک بن ابو محذورہ یعنی ابن محیریز نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کی مجھے بنفس نفیس تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ کہا کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر دوبارہ بلند آواز سے کہا کرو۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

عبدالملک بن ابو محذورہ نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اذان کی حرف بحرف یوں تلقین فرمائی:۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف۔ راوی کا بیان ہے کہ فجر کے وقت یوں کہا کرتے:۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

۵۰۲- حدثنا محمد بن داود الاسكندراني ثنا زياد يعني ابن يونس عن نافع بن عمر يعني الجمحي عن عبد الملك بن ابي محذورة اخبره عن عبد الله بن محيريز الجمحي عن ابي محذورة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمه الاذان يقول الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله ثم ذكر مثل اذان حديث ابن جريج عن عبد العزيز بن عبد الملك ومعناه وفي حديث مالك بن دينار قال سألت ابن ابي محذورة قلت حدثني عن اذان ابيك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر فقال الله اكبر الله اكبر قط وكذلك حديث جعفر بن سليمان عن ابن ابي محذورة عن عمه عن جده الا انه قال ثم ترجع فترفع صوتك الله اكبر الله اكبر۔

عبداللہ بن محیریز جمحی نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان تعلیم فرمائی کہ یوں کہا کرو: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پھر اذان کے متعلق اسی طرح ذکر کیا جو ابن جریج نے عبدالملک بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے اور جو معنًا مالک بن دینار کی حدیث میں ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے ابن ابو محذورہ سے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے اپنے والد محترم کی اذان بتائیے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھی تو کہا: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے صرف دو مرتبہ۔ اسی طرح جعفر بن سلیمان کی حدیث میں ہے جو انہوں نے ابن ابی محذورہ سے انہوں نے اپنے چچا جان سے، انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے۔ مگر اس میں فرمایا کہ پھر ترجیع کرتے ہوئے بلند آواز سے کہا کرو: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔

۵۰۳- حدثنا عمرو بن مرزوق انا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابن ابي ليلى ح وحدثنا ابن المثنى ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابن ابي ليلى قال احيلت الصلاة ثلاثة احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد اعجبني ان تكون صلاة المسلمين او المؤمنين واحدة حتى لقد هممت ان ابث رجالا في الدور ينادون الناس بحين الصلاة وحتى هممت ان آمر رجالا يقومون على الآطام ينادون المسلمين بحين الصلاة حتى نقسوا او كادوا ان ينقسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال يا رسول الله اني لما رجعت لما رأيت من اهتمامك رأيت رجلا كأن عليه ثوبين اخضرين فقام على المسجد

عمرو بن مرزوق، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ، ابن المثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ نماز کی تین حالتیں بدلیں۔ ہمارے ساتھیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ مسلمانوں یا ایمان والوں کی نماز ایک ہونی چاہیئے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ کچھ آدمیوں کو بھیجا کروں کہ لوگوں کو گھروں سے نماز کے لئے بلا کر لایا کریں۔ یہاں تک کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ کچھ لوگوں کو حکم دوں کہ وہ اونچی جگہوں پر چڑھ کر مسلمانوں کو نماز کے وقت بلایا کریں۔ یہاں تک کہ وہ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے والے تھے کہ انصار سے ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب میں واپس لوٹا تو جب سے آپ کے اہتمام کو دیکھا اور دیکھا کہ ایک شخص دو سبز کپڑے پہنے ہیں، وہ مسجد میں کھڑا ہو کر اذان کہہ رہا تھا۔ پھر وہ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو گیا اور اسی طرح کہا۔ اس کے سوا کہ وہ کہہ رہا تھا: یقیناً نماز کھڑی ہو گئی۔ لہٰذا اگر لوگوں کے باتیں بنانے کا خیال نہ ہو

فَأَذَّنَ ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ
يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَلَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ
قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى أَنْ تَقُولُوا لَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ يَقْظَانًا
غَيْرَ نَائِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لَقَدْ أَرَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَلَمْ يَقُلْ
عَمْرٌو لَقَدْ فَمُرْ بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا
إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلٰكِنْ لَمَّا سُبِقْتُ
اسْتَحْيَيْتُ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ
إِذَا جَاءَ يَسْأَلُ فَيُخْبَرُ بِمَا سُبِقَ مِنْ صَلَاتِهِ وَإِنَّهُمْ
قَامُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ
قَائِمٍ وَرَاكِعٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي
بِهَا حُصَيْنٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَتَّى جَاءَ مُعَاذٌ قَالَ
شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ فَقَالَ لَا أَرَاهُ
عَلَى حَالٍ إِلَى قَوْلِهِ كَذٰلِكَ فَافْعَلُوا ثُمَّ رَجَعْتُ
إِلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ
فَأَشَارُوا إِلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهٰذِهِ سَمِعْتُهَا مِنْ
حُصَيْنٍ قَالَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا أَرَاهُ عَلَى حَالٍ إِلَّا كُنْتُ
عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ مُعَاذًا قَدْ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً
كَذٰلِكَ فَافْعَلُوا قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَهُمْ
بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ أُنْزِلَ رَمَضَانُ وَكَانُوا قَوْمًا
لَمْ يَتَعَوَّدُوا الصِّيَامَ وَكَانَ الصِّيَامُ عَلَيْهِمْ شَدِيدًا
فَكَانَ مَنْ لَمْ يَصُمْ أَطْعَمَ مِسْكِينًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ
الْآيَةُ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ فَكَانَتِ
الرُّخْصَةُ لِلْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ فَأُمِرُوا بِالصِّيَامِ قَالَ
وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَفْطَرَ
فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ لَمْ يَأْكُلْ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فَجَاءَ
عُمَرُ فَأَرَادَ امْرَأَتَهُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ نِمْتُ فَظَنَّ أَنَّهَا

ابن مثنیٰ نے کہا کہ لوگ باتیں بنائیں گے ورنہ میں کہتا کہ میں جاگ
رہا تھا سویا ہوا نہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا ـــــ ابن مثنیٰ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھلائی دکھائی
ہے اور حضرت عمرؓ نے ذکر نہ کیا۔ پس بلال سے کہو کہ اذان کہیں۔ راوی
کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ عرض گزار ہوئے کہ میں نے بھی اسی طرح
دیکھا ہے لیکن جب یہ مجھ پر سبقت لے گئے تو مجھے حیا محسوس ہوئی۔
راوی کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے بتایا کہ آدمی آکر پوچھتا تو
اسے بتایا جاتا کہ کتنی نماز ہو چکی ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوتے قیام، رکوع اور قعدہ کرنے والے
نمازیوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ـــ ابن مثنیٰ
عمرو، حصین نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ حضرت معاذؓ آگئے۔
شعبہ نے کہا کہ میں نے حصین سے سنا کہ انہوں نے فرمایا میں تو اسی
حالت میں شامل ہوں گا اس ارشاد تک کہ اسی طرح کرو۔ پھر بیت
عمرو بن مرزوق کی حدیث کی طرف لوٹا تو کہا کہ حضرت معاذؓ آگئے تو
لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ شعبہ نے کہا کہ یہ میں نے حصین
سے سنا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت معاذؓ نے فرمایا میں تو اسی
حالت میں شامل ہوں گا جس کے اندر حضور ہوں گے۔ راوی کا بیان
ہے کہ حضور نے فرمایا بیشک معاذ نے تمہارے لئے طریقہ نکالا ہے
ہے۔ لہٰذا اسی طرح کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں
تشریف لائے تو لوگوں کو تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر رمضان
کے متعلق حکم نازل ہو گیا اور لوگ روزوں کے عادی نہ تھے لہٰذا روزے
ان کے لئے سخت تھے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ تو تم میں جو
کوئی یہ مہینہ پائے وہ ضرور اس کے روزے رکھے (۲ : ۱۸۵) پس
رخصت بیمار اور مسافر کے لئے ہے اور سب کو روزے کا حکم دیا گیا۔
راوی کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے کہا کہ آدمی روزہ کھول کر
جب کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا تو صبح تک نہ کھاتا۔ راوی کا بیان
ہے کہ حضرت عمرؓ آئے اور اپنی بیوی کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں
سو گئی تھی۔ حضرت عمرؓ نے سمجھا کہ بہانہ کرتی ہے۔ لہٰذا ان سے جماع

تَعَشّٰى فَأَتَاهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرَادَ الطَّعَامَ فَقَالُوا أَمْهِلْ نُسَخِّنْ لَكَ شَيْئًا فَنَامَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ أَبِي دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أُحِيلَتِ الصَّلٰوةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَأُحِيلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَسَاقَ نَصْرٌ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَاقْتَصَّ ابْنُ الْمُثَنّٰى مِنْهُ قِصَّةَ صَلَاتِهِمْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَطْ قَالَ الْحَالُ الثَّالِثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَصَلّٰى يَعْنِي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَوَجَّهَهُ اللّٰهُ إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَسَمّٰى نَصْرٌ صَاحِبَ الرُّؤْيَا قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ فِيهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ أَمْهَلَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ زَادَ بَعْدَ مَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنْهَا بِلَالًا فَأَذَّنَ بِهَا بِلَالٌ وَقَالَ فِي الصَّوْمِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کیا۔ اسی طرح ایک انصاری نے کھانے کا ارادہ کیا لوگوں نے کہا ٹھہریئے یہاں تک کہ کچھ گرم کر لیں۔ پس وہ سو گیا۔ صبح کے وقت یہ آیت نازل ہوئی "روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا" (۲: ۱۸۷)

ابن مثنیٰ، داؤد ــــ نصر بن مہاجر، یزید بن ہارون، مسعودی، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نماز کی تین حالتیں ہیں اور اسی طرح روزے کی تین اور نصر نے باقی حدیث طوالت سے بیان کی۔ ابن مثنیٰ نے بیت المقدس کی طرف پڑھنے کا قصہ بیان کیا۔ فرمایا کہ تیسرا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو بیت المقدس کی طرف تیرہ مہینے نماز پڑھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو" (۲: ۱۴۴) تو آپ کو اللہ نے کعبہ کی طرف پھیر دیا۔ پوری ہوئی یہ حدیث۔ نصر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیتے ہوئے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زید آئے جو انصار سے ایک آدمی تھے اور اس میں کہا کہ اس نے کعبے کی طرف منہ کر کے کہا اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف دو دفعہ آؤ نجات کی طرف دو دفعہ۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر کھڑا ہوا اور اسی طرح کہا مگر اس دفعہ حی علی الفلاح کے بعد یہ بھی کہا بے شک نماز کھڑی ہو گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بلال کو سکھا دو۔ پس حضرت بلال نے ان کلمات کے ساتھ اذان کہی۔ روزے کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے اور عاشورے کا روزہ رکھا کرتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ أَيَّامًا مَعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُوْمَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ فَهٰذَا حَوْلٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ فَثَبَتَ الصِّيَامُ عَلَى مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ وَعَلَى الْمُسَافِرِ أَنْ يَقْضِيَ وَثَبَتَ الطَّعَامُ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ وَالْعَجُوْزِ اللَّذَيْنِ لَا يَسْتَطِيْعَانِ الصَّوْمَ وَجَاءَ مُعَاذٌ وَقَدْ عَمِلَ يَوْمَهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: "اے لوگو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے کہ تم سے اگلے لوگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تم پرہیزگار بنو۔ گنتی کے دن ہیں تو تم میں سے جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا" (۲: ۱۸۴) پس جو روزہ رکھنا چاہتا رکھ لیتا اور جو چھوڑنا چاہتا وہ اس کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا۔ ایک سال یہ حالت رہی تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں" (۲: ۱۸۵) پس رمضان کے روزے ہر اس شخص پر لازم ہو گئے جو یہ مہینہ پائے اور مسافر پر قضا لازم ہوئی اور زیادہ بوڑھے بڑھیا جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں فدیہ ان کے لئے ہو گیا کہ روزانہ مسکین کو کھانا دیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي الْإِقَامَةِ۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا وُهَيْبٌ جَمِيْعًا عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ حَمَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهِ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

اقامت کا بیان

سلیمان بن حرب اور عبدالرحمٰن بن مبارک، حماد، سماک بن عطیہ، موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہا کریں۔ حماد نے اپنی حدیث میں کہا کہ سوائے اقامت کے۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ قَالَ إِسْمٰعِيْلُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوْبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث وہیب کی طرح روایت کی۔ اسمٰعیل نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ایوب سے بیان کی تو کہا کہ اقامت کے سوا۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ

مسلم ابو المثنیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اذان دو دو دفعہ اور اقامت ایک ایک دفعہ ہوتی تھی۔

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَوٰةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَوٰةُ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَوٰةِ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ أَسْمَعْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ۔

سوائے اس کے کہ کہتے دو یقیناً نماز کھڑی ہوگئی، یقیناً نماز کھڑی ہوگئی۔ جب ہم اقامت سنتے تو وضو کرکے نماز کے لئے نکل آتے۔ شعبہ نے کہا کہ میں نے ابوجعفر سے اس حدیث کے سوا اور کچھ نہیں سنا۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنَّى مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْأَكْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

عبدالملک بن عمرو نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ مسجد عریان کے مؤذن ابوجعفر اور مسجد اکبر کے مؤذن ابوالمثنیٰ کہا کرتے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے اور مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ آخَرُ

اگر ایک اذان کہے اور دوسرا اقامت

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَذَانِ أَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَأُرِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَلْقِهِ عَلَى بِلَالٍ فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَا رَأَيْتُهُ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ قَالَ فَأَقِمْ أَنْتَ۔

عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کی جگہ کئی کاموں کے کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن ان میں سے ایک بھی کیا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید کو خواب میں اذان دکھائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کردی۔ فرمایا کہ بلال کو سکھا دو۔ پس انہیں سکھا دی گئی تو حضرت بلال نے اذان کہی۔ حضرت عبداللہ بن زید کا بیان ہے کہ میں نے دیکھی لہٰذا میں اذان کہنا چاہتا تھا لیکن حضور نے فرمایا کہ تم اقامت کہو۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ جَدِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَقَامَ جَدِّي۔

محمد بن عمرو نے عبداللہ بن محمد سے سنا کہ میرے جد امجد حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ واقعہ بیان فرماتے۔ ان کا بیان ہے کہ میرے جد امجد نے اقامت کہی۔

بَابُ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

جو اذان دے وہی اقامت کہے

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ يَعْنِي الْأَفْرِيقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ

زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب پہلی صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے۔۔۔

الحضرمي أنه سمع زياد بن الحارث الصدائي قال لما كان أول أذان الصبح أمرني يعني النبي صلى الله عليه وسلم فأذنت فجعلت أقول أقيم يا رسول الله فجعل ينظر إلى ناحية المشرق إلى الفجر فيقول لا حتى إذا طلع الفجر نزل فبرز ثم انصرف إلي وقد تلاحق أصحابه يعني فتوضأ فأراد بلال أن يقيم فقال له نبي الله صلى الله عليه وسلم إن أخا صداء هو أذن ومن أذن فهو يقيم قال فأقمت۔

باب في رفع الصوت بالأذان۔

٥١٢ - حدثنا حفص بن عمر النمري ثنا شعبة عن موسى بن أبي عائشة عن أبي يحيى عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المؤذن يغفر له مدى صوته ويشهد له كل رطب ويابس وشاهد الصلاة يكتب له خمس وعشرون صلاة ويكفر عنه ما بينهما۔

٥١٣ - حدثنا القعنبي عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا نودي بالصلاة أدبر الشيطان وله ضراط حتى لا يسمع التأذين فإذا قضي النداء أقبل حتى إذا ثوب بالصلاة أدبر حتى إذا قضي التثويب أقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه ويقول اذكر كذا اذكر كذا لما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل أن لا يدري كم صلى۔

باب ما يجب على المؤذن من تعاهد الوقت۔

٥١٤ - حدثنا أحمد بن حنبل ثنا محمد بن فضيل ثنا الأعمش عن رجل عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه

اذان کہی پس میں کہتا رہا کہ یا رسول اللہ اقامت کہوں؟ لیکن آپ اجالا ہونے تک برابر مشرق کی جانب دیکھتے رہے اور انکار فرماتے رہے۔ فجر طلوع ہونے پر آپ نے نزول اجلال فرمایا پھر میری جانب متوجہ ہوئے اور آپ کے اصحاب آگئے تھے تو آپ نے وضو فرمایا حضرت بلال نے اذان کہی تھی اور جو اذان کہے وہی اقامت کہتا ہے ان کا بیان ہے کہ میں بیٹھ گیا۔

اذان بلند آواز سے کہنا

ابو یحییٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلند آواز سے اذان کہنے والے کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے ہر تر اور خشک چیز اس کی گواہی دیتی ہے اور جماعت میں حاضر ہونے والے کا پچیس گنا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کے دو نمازوں کے درمیانی گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے اذان کی آواز نہیں آتی جب اذان ختم ہوتی ہے تو واپس آ دھمکتا ہے۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو پھر دوڑتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ پہنچتا ہے یہاں تک کہ آدمی کے دل میں خیالات پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات کو یاد کر جو اسے یاد نہ

مؤذن کے لیے وقت کی پابندی کرنا ضروری ہے

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن اور مؤذن امانت دار ہوتے ہیں۔ اسے

وسلم الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم أرشد الأئمة واغفر للمؤذنين۔

اللہ! اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ ف

ف۔ مؤذن کا وقت پر اذان کہنا اور امام کا پوری طہارت کر کے درست نماز پڑھانا بہت ضروری ہے ورنہ مقتدیوں کی نماز خراب کرنے کا وبال بھی امام پر پڑے گا۔ اگر نماز درست ہوئی اور صحیح طریقے سے ادا کی گئی تو امام کو تمام مقتدیوں کے برابر ثواب ملے گا اور اگر نماز میں نقص رہا یا فاسد ہو واجب الاعادہ ٹھہری تو اس کا وبال امام پر ہوگا اور جو مقتدی امام کی ایسی غلطی پر مطلع نہ ہوا اس کی نماز ہو جائے گی لیکن عند اللہ امام بری الذمہ نہیں ہوگا۔ آجکل اکثر حضرات بھی اتنے بیباک واقع ہوئے ہیں کہ فرش سے عرش تک کی باتیں سامعین اور مقتدیوں کو سنا دیں گے لیکن نماز کے ارکان و واجبات کی واقفیت اور سجدۂ سہو کے مواقع کا علم بھی نہیں رکھتے مقتدیوں کا امام پر بھروسہ ہے اور امام صاحب کا اکثر اوقات سے واسطہ ہے باقی سب کچھ پیٹ و خطا۔ نماز جلد سے ہو لیکن طرفین کا گذارا ہو جاتا ہے۔ کاش! یہ حضرات اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں نیز خوف خدا و خطرہ روز جزا کو مد نظر رکھیں یہ یہ شرہو کر قیامت کے روز لینے کے دینے پڑ جائیں۔ کاش! ہم آج ہی ہوش میں آجائیں۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ۔

۵۱۵۔ حدثنا الحسن بن علي ثنا ابن نمير عن الأعمش قال نبئت عن أبي صالح قال ولا أراني إلا قد سمعته منه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حسن بن علی، ابن نمیر، اعمش، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

باب ۱۸۲ الأذان فوق المنارة۔

منارے پر اذان کہنا

۵۱۶۔ حدثنا أحمد بن محمد بن أيوب ثنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحق عن محمد بن جعفر بن الزبير عن عروة بن الزبير عن امرأة من بني النجار قالت كان بيتي من أطول بيت حول المسجد فكان بلال يؤذن عليه الفجر فيأتي بسحر فيجلس على البيت ينظر إلى الفجر فإذا رآه تمطى ثم قال اللهم إني أحمدك وأستعينك على قريش أن يقيموا دينك قالت ثم يؤذن قالت والله ما علمته كان تركها ليلة واحدة هذه الكلمات۔

محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ نے فرمایا کہ مسجد نبوی کے گرد جتنے گھر تھے میرا گھر ان میں سب سے بلند تھا۔ حضرت بلال فجر کی اذان اسی پر کہتے تھے وہ پچھلی رات آ کر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور کہتے۔ اے اللہ! میں تیری حمد و ثنا بیان کرتا ہوں اور قریش کے مقابلے میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں وہ فرماتی ہیں کہ پھر اذان کہتے ان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میرے علم میں ایسی ایک رات بھی نہیں جب کہ انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے ہوں۔

باب ۱۸۳ المؤذن يستدير في أذانه۔

مؤذن کا اذان میں گھومنا

۵۱۷۔ حدثنا موسى بن إسمعيل ثنا قيس يعني ابن الربيع ح وثنا محمد بن سليمان الأنباري ثنا وكيع عن سفيان جميعا عن عون

موسیٰ بن اسمٰعیل، قیس ابن الربیع۔ محمد بن سلیمان انباری، وکیع، سفیان، عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم

ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَكُنْتُ أَتَتَبَّعُ فَمَهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ بُرُودٌ يَمَانِيَةٌ قِطْرِيٌّ وَقَالَ مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا خَرَجَ إِلَى الْأَبْطَحِ فَأَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوَى عُنُقَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَسَاقَ حَدِيثَهُ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مکہ مکرمہ کے اندر ایک چمڑے کے خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ پس حضرت بلال نکلے اور اذان کہی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ انہوں نے اپنا منہ ادھر ادھر کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اوپر سرخ حلہ تھا یعنی چادر کا گویا قطر کی بنی ہوئی ہے۔ موسیٰ کا بیان ہے کہ راوی نے کہا میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ بطحٰی کی جانب نکل گئے پس اذان کہی اور جب حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح پہ پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں جانب پھرایا اور خود نہیں گھومے پھر اندر داخل ہوئے اور نیزہ لے کر

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

اذان واقامت کے درمیان دعا مانگنا

ابو ایاس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ دعا رد نہیں ہوتی جو اذان و اقامت کے درمیان کی جائے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ۔

اذان کی آواز سن کر کیا کہے

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان کی آواز سنو تو وہی کہتے جاؤ جو مؤذن کہہ رہا ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَحَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ

عبد الرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی آواز سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے جو اللہ کے بندوں سے ایک ہی بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں۔ پس جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔ ف

اللّٰہَ لِی الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ۔

ف۔ وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے۔ روزِ قیامت پوری کائنات میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس پر رونق افروز ہوں گے۔ وہاں آپ اپنے پروردگار کی ایسی ثنائیں بیان کریں گے جو مخلوق کے کسی فرد کو معلوم نہیں ہوں گی اور دوسری جانب مخلوقِ خدا کی شفاعت فرمائیں گے۔ خود سجدے میں گر کر گرے ہوئے لوگوں کو اٹھائیں گے۔ اپنے مالک کے حضور روبرو کرتے ہوئے لوگوں کو جنت دلائیں گے۔ خود وہاں بخشش کی خاطر تڑپیں گے اور ہمارے جیسے تڑپتے ہوئے گنہگاروں کو آرام پہنچائیں گے۔ غرضیکہ باب شفاعت کھول کر مخلوقِ خدا کی بگڑی بنائیں گے۔ مشکل میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کی مشکل کشائی فرمائیں گے۔ بخشش کی حاجت رکھنے والوں کی حاجت روائی کریں گے۔ غرضیکہ جس میدان میں اِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي کی صدا بلند ہوئی تھی وہاں حبیبِ کردگار کی شفاعت ایسی زوروں پر آئے گی جس کا نقشہ ایک محرمِ راز نے یوں کھینچا ہے ؎

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ وا
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ وا

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي الْحُبُلِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ۔

ابوعبدالرحمٰن حبلی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مؤذن ہم پر فضیلت لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم بھی کہو جو وہ کہتے ہیں، جب اذان ختم ہو جائے تو مانگو تمہیں عطا فرمایا جائے گا۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اذان سنتے وقت کہا، گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے، محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مؤذن سے شہادتیں سنتے تو فرماتے۔ میں بھی گواہ ہوں، میں بھی گواہ ہوں۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ

حفص بن عاصم بن عمر کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ

ثنا محمد بن جهضم ثنا اسمٰعيل بن جعفر عن عمارة بن غزية عن خبيب بن عبد الرحمٰن ابن يساف عن حفص بن عاصم بن عمر عن ابيه عن جده عمر بن الخطاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال المؤذن الله اكبر الله اكبر فقال احدكم الله اكبر الله اكبر فاذا قال اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله فاذا قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ کہے تو تم بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو جب وہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ کہے تو تم بھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو جب وہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ کہے تو تم بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو پھر وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ کہو پھر وہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہو پھر وہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو تم اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو پھر وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو تم بھی دل میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو تو جنت میں داخل ہو گئے (جو زبان و دل سے یہ کلمات کہتا ہے اُسے جنتی شمار فرمایا جاتا ہے)

باب ۳۸ ما يقول اذا سمع الاقامة۔

اقامت سنے تو کیا کہے

۵۲۵۔ حدثنا سليمان بن داؤد العتكي ثنا محمد بن ثابت حدثني رجل من اهل الشام عن شهر بن حوشب عن ابي امامة او عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان بلالا اخذ في الاقامة فلما ان قال قد قامت الصلوة قال النبي صلى الله عليه وسلم اقامها الله وادامها وقال في سائر الاقامة كنحو حديث عمر في الاذان۔

شہر بن حوشب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال اقامت کہنے لگے۔ جب انہوں نے یہ کہا قد قامت الصلوۃ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں کہا۔ اقامہا اللہ وادامہا اور باقی ساری اقامت کے جواب میں اسی طرح کہا جیسا کہ اذان کے متعلق حدیث عمر میں ہے۔

باب ۳۸ الدعاء عند الاذان۔

اذان کے بعد کی دعا

۵۲۶۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا علي بن عياش ثنا شعيب بن ابي حمزة عن محمد ابن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان سن کر کہا۔ اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر جلوہ افروز فرما جس کا تو نے

وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

بَابُ ۸۸ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ

۵۲۷ ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ۔

وعدہ فرمایا ہے۔ قیامت کے روز وہ میری شفاعت کا مستحق ہو گیا۔

مغرب کی اذان کے وقت کیا کہے

ابو کثیر مولیٰ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا کہ مغرب کی اذان کے وقت کہا کروں اے اللہ! یہ تیری رات کا آنا۔ تیرے دن کا جانا اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں۔ پس میری مغفرت فرما (دعاؤں کی اس لیے تعلیم دی گئی ہے کہ بندوں کی توجہ ہر موڑ پر اپنے خالق و مالک کی طرف مبذول رہے)

پارہ ـــــ ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّأْذِيْنِ۔

٥٢٨ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ وَقَالَ مُوْسٰى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ إِمَامَ قَوْمِيْ قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا۔

اذان کہنے کی تنخواہ لینا

مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن ابوالعاص نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے دوسرے مقام پر کہا کہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ مجھے قوم کا امام بنا دیجئے۔ فرمایا تم قوم کی امامت کرو اور سب سے ضعیف کی رعایت کرنا نیز مؤذن اسے مقرر کرنا جو اجرت نہ لے۔

ف۔ امام اس بات کا خیال رکھے کہ جماعت میں کمزور، بیمار اور حاجتمند بھی شامل ہوتے ہیں لہٰذا بقدر کفایت قرأت اتنی کم ہونی چاہیے کہ کمزوروں اور حاجتمندوں میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو لیکن اتنی کم بھی نہ پڑھے کہ نماز کے لیے ناکافی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي الْأَذَانِ قَبْلَ دُخُوْلِ الْوَقْتِ۔

٥٢٩ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ الْمَعْنٰى قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ زَادَ مُوْسٰى فَرَجَعَ فَنَادٰى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ أَيُّوْبَ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ۔

٥٣٠ - حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَنَا نَافِعٌ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوْحٌ أَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

وقت سے پہلے اذان کہنے کا بیان

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال نے طلوعِ فجر سے پہلے اذان کہہ دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ کہنے کا حکم فرمایا۔ پس انہوں نے دوبارہ کہی کہ غلام بندہ سو گیا تھا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے یہ بھی کہا۔ پس واپس لوٹے اور دوبارہ اذان کی کہ غلام بندہ سو گیا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نہیں روایت کیا اس حدیث کو ایوب سے مگر حماد بن سلمہ نے۔

نافع نے حضرت عمر کے مؤذن سے روایت کی ہے جس کو مسروح کہا جاتا تھا کہ اس نے صبح صادق سے پہلے اذان کہہ دی تو حضرت عمر نے اسے حکم فرمایا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حماد بن زید، عبیداللہ بن عمر نے نافع یا کسی دوسرے سے کہ حضرت عمر کا

نَافِعٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِعُمَرَ مُؤَذِّنٌ يُقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ وَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ ذَاكَ.

مؤذن جسے مسروح کہا جاتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے دراوردی، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ حضرت عمر کا ایک مؤذن تھا جس کو مسعود کہا جاتا تھا پھر اسی طرح بیان کی اور یہ سب سے صحیح ہے۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادٍ مَوْلَى عِيَاضِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ بِلاَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لاَ تُؤَذِّنْ حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ عَرْضًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَشَدَّادٌ لَمْ يُدْرِكْ بِلاَلاً.

شداد مولیٰ عیاض بن عامر نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اس وقت تک اذان نہ کہا کرو جب تک فجر پر اس طرح واضح نہ ہو جائے اور عرضاً اپنے دست مبارک پھیلا دیئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شداد نے حضرت بلال کو نہیں پایا۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ مُؤَذِّنًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْمَى.

محمد بن سلمہ، ابن وہب، یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سعید بن عبد الرحمٰن، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور وہ نابینا تھے۔

ف۔ نابینا کا اذان پڑھنا جائز ہے جبکہ کوئی اسے صحیح وقت بتانے والا موجود ہو اور وقت بتادے اگر وقت بتانے والا کوئی نہ ہو تو نابینا اذان نہ پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابـ۱۹۱ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الأَذَانِ.

اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا بیان

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابراہیم بن مہاجر سے روایت ہے کہ ابو شعثاء نے فرمایا کہ ہم مسجد کے اندر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے تو ایک آدمی باہر نکلا جبکہ مؤذن نے عصر کی اذان کہی تھی۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جس نے ایسا کیا اس نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ف۔ جب کسی مسجد میں اذان ہو جائے تو مؤذن یا کسی دوسرے شخص کو جو اس وقت مسجد میں موجود ہو بغیر نماز پڑھے مسجد سے باہر نہیں جانا چاہیے ماسوائے شرعی ضرورت کے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابـ۱۹۲ فِي الْمُؤَذِّنِ يَنْتَظِرُ الإِمَامَ.

مؤذن امام کا انتظار کرے

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا

سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ

شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُمْهِلُ فَإِذَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ۔

بَابُ ۱۹۳ فِي التَّثْوِيبِ۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ قَالَ اخْرُجْ بِنَا فَإِنَّ هٰذِهِ بِدْعَةٌ۔

بَابُ ۱۹۴ فِي الصَّلٰوةِ تُقَامُ وَلَمْ يَأْتِ الْإِمَامُ يَنْتَظِرُونَهُ قُعُودًا۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَيُّوبُ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ وَعَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى وَقَالَا فِيهِ حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عِيسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ قَدْ خَرَجْتُ إِلَّا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ لَمْ يَقُلْ فِيهِ قَدْ خَرَجْتُ۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو ح وَثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْخُذُ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت بلال اذان کہنے کے بعد کچھ دیر ٹھہر جاتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آتے تو نماز کی اقامت کہی جاتی۔

تثویب کا بیان

مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ کسی آدمی نے ظہر یا عصر کے وقت تثویب کہی۔ فرمایا کہ ہمارے ساتھ نکل چلو کیونکہ یہ تو بدعت ہے۔

نماز کی اقامت کہی جائے اور امام نہ آئے تو لوگ بیٹھ کر اس کا انتظار کریں

عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو جب تک نہ دیکھ لو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ایوب، حجاج صواف، یحییٰ اور ہشام دستوائی نے کہا کہ میں نے یحییٰ کے لیے لکھا اور روایت کیا اسے معاویہ بن سلام اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے اور اس میں کہا۔ یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو اور سکون سے رہنا ضروری ہے۔

معمر نے یحییٰ سے اپنی سند کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ "جب تک مجھے دیکھ نہ لو کہ باہر نکل آیا ہوں"۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ "میں نکل آیا ہوں" والی بات کا معمر کے سوا کسی نے ذکر نہیں کیا اور ابن عیینہ نے اسے معمر سے روایت کرتے ہوئے "قد خرجت" نہیں کہا۔

محمود بن خالد، ولید، ابو عمرو، داؤد بن رشید، ولید، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نماز کی اقامت کہی جاتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے پر آنے سے پہلے لوگ اپنی اپنی جگہ سنبھال لیا کرتے تھے۔

النَّاسُ مَقَامَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۳۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَوٰةُ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَوٰةُ فَعَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلَوٰةُ۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد باتیں کرنے کے متعلق پوچھا تو مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو باتوں کے ذریعے روکا تکبیر ہو جانے کے بعد۔

۵۴۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ السَّدُوسِيُّ ثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ عَنْ أَبِيهِ كَهْمَسٍ قَالَ قُمْنَا إِلَى الصَّلَوٰةِ بِمِنًى وَالْإِمَامُ لَمْ يَخْرُجْ فَقَعَدَ بَعْضُنَا فَقَالَ لِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَا يُقْعِدُكَ قُلْتُ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ هَذَا السُّمُودُ فَقَالَ لِي الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي الصُّفُوفِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ قَالَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔

عون بن کہمس سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد کہمس نے فرمایا کہ ہم منیٰ میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور امام آیا تھا تو ہم میں سے بعض حضرات بیٹھ گئے مجھ سے کوفے کے ایک بزرگ نے فرمایا کہ آپ کو کس نے بٹھایا؟ میں نے کہا کہ ابن بریدہ نے کہا یہ تو سمود ہے۔ پھر اس بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عوسجہ نے ان سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں تکبیر سے پہلے کافی دیر صفوں میں بیٹھے رہتے ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں ان لوگوں پر جو پہلی صفوں میں ملتے ہیں اور کوئی قدم اللہ تعالیٰ کو اس قدم سے پیارا نہیں جو صف میں ملنے کے لیے چلے۔

۵۴۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَوٰةُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَوٰةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ۔

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت ہو گئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب سرگوشی فرماتے رہے۔ آپ نماز کے لیے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔

۵۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُقَامُ الصَّلَوٰةُ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا

موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت سالم ابوالنضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز قائم کرنے کے متعلق عادتِ مبارکہ تھی کہ جب دیکھتے تھوڑے آدمی ہیں تو بیٹھ جاتے اور جب پوری جماعت

رَاهُمْ قَلِيلًا جَلَسَ لَمْ يُصَلِّ وَإِذَا رَاهُمْ جَمَاعَةً صَلَّى

نظر آئی تو نماز پڑھاتے۔

٥٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحٰقَ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

عبداللہ بن اسحٰق، ابوعاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع بن جبیر، ابومسعود زرقی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ ٩٥ - التَّشْدِيدُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ۔

جماعت ترک کرنے پر وعید

٥٤٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زَائِدَةُ ثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلٰوةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ الصَّلٰوةَ فِي جَمَاعَةٍ۔

معدان بن ابوطلحہ یعمری سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو کسی گاؤں یا بستی میں تین آدمی ہوتے ہوئے جماعت قائم نہ کریں تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا جماعت کو ضروری سمجھو کیونکہ بھیڑیا بچھڑی ہوئی بکری کو کھاتا ہے۔ زائدہ نے سائب سے روایت کی ہے کہ جماعت سے باجماعت نماز مراد ہے۔

---

٥٤٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میں نے ارادہ کیا کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ایسے آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں جن کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کے پاس جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو ان کے گھر بار کو آگ لگا دوں۔ ف

ف۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کتنا ضروری ہے اس کا اندازہ اسی حدیث سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے گھروں کو جلانے کا ارادہ فرمایا جو گھروں میں نماز پڑھتے ہیں اور مسجدوں میں جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ معلوم ہوا کہ نماز جماعت سے پڑھنا بہت ہی ضروری ہے اور تارک جماعت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہیں اور ایسے ناراض کہ ان کا گھر جلا دینا چاہتے تھے۔ نعوذ باللہ من غضب رسول اللہ۔

٥٤٦ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي فَيَجْمَعُوا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آتِيَ قَوْمًا يُصَلُّونَ فِي بُيُوتِهِمْ

یزید بن اصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیوں کے گٹھے جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر ایسے لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر شرعی عذر کے اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ پس انہیں آگ لگا دوں۔ میں

لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ قُلْتُ لِيَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ يَا أَبَا عَوْفٍ الْجُمُعَةَ عَنَى أَوْ غَيْرَهَا قَالَ صُمَّتَا أُذُنَايَ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَأْثُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرَ جُمُعَةً وَلَا غَيْرَهَا۔

نے یزید بن اصم سے پوچھا۔ اے ابو عوف! اس سے جمعہ مراد ہے یا دوسری نمازیں؟ فرمایا کہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے حضرت ابوہریرہ سے یہ نہ سنا ہو جو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور جمعہ یا دوسری نمازوں کا ذکر نہیں فرمایا۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَافِظُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَكَفَرْتُمْ۔

ابو الاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرو جن کے لیے اذان کہی جاتی ہے کیونکہ یہ ہدایت کے راستے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے راستے واضح فرما دیئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ نماز سے وہی منافق پیچھے رہتا جس کا نفاق واضح تھا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی دو آدمیوں کا سہارا لے کر صف میں آکر کھڑا ہوتا۔ تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس کے گھر میں مسجد نہ ہو۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے اور اپنی مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑا اور اپنے نبی کے طریقے کو چھوڑو گے تو تم نے کفر کیا۔ ف

ف۔ نماز کے متعلق ارشاد نبوی ہے: الصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ، نماز دین کا ستون ہے نیز فرمایا ہے: الصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی نماز اہل ایمان کی معراج ہے نیز فرمایا ہے الصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ نماز جنت کی کنجی ہے نیز فرمایا ہے کہ الصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ نماز دین کا ستون ہے۔ بھلا صحابہ کرام دین کے ستون کو جنت کی کنجی کو اور ایمان والوں کی معراج کو چھوڑنے کا تصور بھی اپنے ذہنوں میں کس طرح لا سکتے تھے اور وہ نماز چھوڑنے والے کو منافق کیوں نہ شمار کرتے۔ حقیقت یہی ہے کہ نماز چھوڑنے والا اپنے دین کی عمارت کو گرا لیتا ہے، جنت کی کنجی کو گنوا بیٹھتا ہے اور ایمان کی معراج کو ضائع کر کے بد نصیبی کی مجسم تصویر بن جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلَّى۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اذان کی آواز سنے اور اس کی پیروی کرنے سے کوئی عذر مانع نہ ہو۔ عرض کی گئی کہ عذر کیا ہے؟ فرمایا کہ خوف یا مرض۔ تو اس کی پڑھی ہوئی نماز قبول نہیں ہوگی۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ وَلِي قَائِدٌ لَا يُلَائِمُنِي فَهَلْ لِي رُخْصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً۔

ابو رزین نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ سوال کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں، گھر دور ہے اور جو مجھے لے کر آتا ہے میرا اس پر کوئی زور بھی نہیں پس کیا آپ مجھے اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں، فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا تمہیں اجازت نہیں ہے۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ ثَنَا أَبِي ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّهَلًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ۔

عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی آواز سنتے ہو تو ضرور آیا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے قاسم جرمی نے بھی سفیان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ۔

نمازِ باجماعت کی فضیلت

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

عبد اللہ بن ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے فرمایا۔ کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا یہ دونوں نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہیں۔ اگر تم جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہو جاتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کے مانند ہے اور اگر تم جانتے کہ اس میں کیا فضیلت ہے تو ضرور جلدی کرتے آدمی کا ایک اور آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے بہتر ہے اور جتنے زیادہ ہوں گے اللہ عز وجل کو اتنے ہی زیادہ پسند ہیں۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا إِسْحٰقُ

عبد الرحمٰن بن ابو عمرہ سے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ

ابْنُ يُوسُفَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ يَعْنِي عُثْمَانَ ابْنَ حَكِيمٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو ایسا ہے گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز با جماعت سے پڑھیں تو ایسا ہے گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔ ف

ف۔ عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کو پوری رات عبادت کرنے والے کے برابر ثواب ملنے کا یہ جماعت نماز پڑھنے والوں پر خدائے ذوالمنن کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں خاص کرم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔ نماز کے لیے چلنے کی فضیلت۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَبْعَدُ فَالْأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَعْظَمُ أَجْرًا۔

عبد الرحمٰن بن سعد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد سے جتنا زیادہ دور ہے اسے (جماعت میں شامل ہونے کے باعث) اتنا ہی زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَبَا عُثْمَانَ حَدَّثَهُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلْمَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ يُكْتَبَ لِي إِقْبَالِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي إِذَا رَجَعْتُ فَقَالَ أَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ أَنْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ كُلَّهُ أَجْمَعَ۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص تھا کہ مدینہ منورہ کے اندر قبلہ رو نماز پڑھنے والے لوگوں میں سے میرے علم میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جس کا گھر مسجد نبوی سے اس کی نسبت دور ہو اور وہ مسجد میں ایک بھی نماز پڑھنے سے پیچھے رہا ہو۔ میں نے اس سے کہا۔ آپ ایک گدھا خرید لیں تاکہ گرمی اور اندھیرے میں اس پر سوار ہو کر آیا جایا کریں۔ فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے ساتھ ہو۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا مسجد کی طرف آنا لکھا جاتا ہے اور واپس لوٹنا جبکہ گھر والوں کی طرف واپس لوٹتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سب کچھ عطا فرمایا جو بھی تم نے اس کے لیے کیا۔ ف

ف۔ قربان جان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مبارک نیتوں اور مقدس جذبات پر وہ نیکیاں جمع کرنے

میں کتنے حریص تھے۔ چونکہ نماز کے لیے آنے اور جانے میں ہر قدم پر نیکی ملتی ہے لہٰذا وہ زیادہ نیکیاں جمع کرنے کے لیے مسجد سے دور رہتے اور پھر بروقت جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پورا اہتمام کرتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ ہمارا انداز فکر ان حضرات کے برعکس ہو گیا کیونکہ ایک طرف نمازیں بھی ضائع کرنے لگے اور جماعت کا باقاعدہ اہتمام تو ان حضرات کے ہاں بھی مفقود ہو گیا جو اپنے آپ کو دین کا ستون سمجھے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى إِثْرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

ابو عبد الرحمٰن نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے گھر سے طہارت کر کے فرض نماز کے لیے نکلا تو اسے حج کے لیے احرام باندھ کر نکلنے والے کی طرح اجر ملے گا اور جو چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور صرف اسی کے لیے تکلیف اٹھا رہا ہو تو اسے عمرہ کرنے والے کی طرح ثواب ملے گا اور جن دو نمازوں کے درمیان کوئی لغو بات نہ کی ہو تو وہ علیین میں لکھی جاتی ہیں۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلٰوتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ بِأَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ وَلَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلٰئِكَةُ يُصَلُّونَ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحْدِثْ فِيهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اس کے گھر میں یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس نماز زیادہ درجہ رکھتا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے اور مسجد کو آئے جبکہ اس کا مقصد صرف نماز ہو اور اسے نماز ہی لائے تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو جائے۔ جب مسجد میں داخل ہو گیا تو وہ نماز میں ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے گی اور فرشتے تمہارے اس آدمی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی اسی جگہ پر بیٹھا ہے جہاں نماز پڑھی تھی اور کہتے ہیں۔ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ ایذا نہ پہنچائے

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ

عطاء بن یزید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت سے نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ہے جب جنگل میں نماز پڑھی اور رکوع و سجدے پوری طرح کیے

خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَإِذَا صَلَّاهَا فِي فَلَاةٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْفَلَاةِ تُضَاعَفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي الْجَمَاعَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

تو وہ پچاس نمازوں تک پہنچتی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالواحد بن زیاد نے اس روایت میں کہا کہ آدمی کی جنگل میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب جماعت کی نماز سے کئی گنا ہے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

باب ۱۹۸ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الظُّلَمِ

۵۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ نَا إِسْمَعِيلُ أَبُو سُلَيْمَانَ الْكَحَّالُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اندھیری رات میں نماز کے لیے جانے کا بیان

یحییٰ بن معین، ابوعبیدہ حداد، اسمٰعیل ابوسلیمان الکحال

عبداللہ بن اوس نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوشخبری سنا دو کہ اندھیرے میں مسجدوں کو جانے والوں کے لیے مکمل روشنی ہوگی۔

باب ۱۹۹ مَا جَاءَ فِي الْهَدْيِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ۔

۵۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُمْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ أَدْرَكَهُ وَهُوَ يُرِيدُ الْمَسْجِدَ أَدْرَكَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ فَوَجَدَنِي وَأَنَا مُشَبِّكٌ بِيَدَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ۔

نماز کے لیے جاتے وقت کس طرح جانا چاہیے

ابوثمامہ حناط کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پایا جبکہ وہ مسجد کے ارادے سے آتے تو آپس میں ملاقات ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پیوست کی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرنا چاہیے۔ پھر مسجد کے ارادے سے نکلا تو انگلیاں آپس میں پیوست نہ کرے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔

---

۵۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَضَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا مَا أُحَدِّثُكُمُوهُ إِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَرْفَعْ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک انصاری کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے لوگوں سے کہا کہ میں آپ حضرات سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور بیان کرنے سے میرا مقصد محض رضائے الٰہی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے نکلے تو وہ دایاں قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا

قَدَمًا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبْعِدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلّٰى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذٰلِكَ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَتَمَّ الصَّلٰوةَ كَانَ كَذٰلِكَ۔

ہے اور کوئی بایاں قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ عزوجل اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے پس جو چاہے مسجد سے نزدیک رہے یا دور رہے جب مسجد میں آکر جماعت سے نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔ اگر وہ مسجد میں ایسے وقت آئے کہ کچھ نماز ہو چکی اور کچھ باقی ہے تو جو ملے اسے پڑھ لے اور جو رہ گئی اسے پوری کرے تو اس کے لیے بھی وہی اجر ہے۔ اگر مسجد میں ایسے وقت آیا کہ لوگ نماز پڑھ چکے تو خود پوری نماز پڑھے اس کے لیے بھی

بَابُ فِيْمَنْ خَرَجَ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَسُبِقَ بِهَا۔

جو نماز کے ارادے سے نکلا لیکن جماعت ہو چکی

٥٦١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ طَحْلَاءَ عَنْ مِحْصَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا۔

عبد اللہ بن مسلمہ، عبد العزیز بن محمد، محمد بن طحلاء، محصن بن علی، عوف بن حارث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کی جانب روانہ ہوا تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ اللہ عزوجل اسے ان لوگوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے حاضر ہو کر جماعت سے نماز پڑھی اور اس کے باعث اس کے اجر میں کمی واقع نہیں ہوگی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسْجِدِ۔

عورتوں کے مسجد جانے کا بیان

٥٦٢ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی لونڈیوں (بندیوں) کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکا کرو اور انہیں چاہیے کہ خوشبو لگا کر نہ نکلا کریں۔ ف

ف۔ یہ اسلام کے ابتدائی دور کی بات ہے ورنہ عورتوں کا مسجدوں میں آنا خلافت فاروقی ہی میں بند کر دیا گیا تھا کیونکہ تقویٰ و طہارت کی حالت عہد رسالت جیسی نہ رہی تھی اس کے پیش نظر یہیں سوچنا ہوگا کہ جب عورت کو نماز خدا میں آنے کی اجازت بھی نہ رہی اور یہ خطرناک نظر آنے لگا تو عورتوں کا بازاروں، دفتروں اور میلوں ٹھیلوں میں جانا اور مردوں کو دعوت نظارہ دینا کہاں تک مناسب ہے اس سراسر خطرناک اور خلاف دین و دانش اقدام کے تو شکل و تقویٰ سوز نتائج نے آج پوری ملت اسلامیہ کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ اس بے راہ روی اور اخلاقی تباہی کو اس کے نقطہ عروج تک پہنچانے کی خاطر کہیں حقوق نسواں کا خوشنما لیبل لگایا جاتا ہے اور کہیں مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے لیکن ابھی کسی متکلم نے یہ آج تک نہیں کہا کہ جب عہد رسالت ہی میں مسجدوں میں حاضر ہونے کی اجازت تھی تو آج بھی مسجدوں میں آنے اور با جماعت نماز پڑھنے سے

کوئی نہیں روک سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد و عورت کو عقل سلیم عطا فرمائے کہ ہم بے منزلوں کے کارواں بن کر سامان تضحیک نہ بنیں، آمین۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی لونڈیوں (بندیوں) کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ ابْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ۔

عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، عوام بن حوشب، حبیب بن ابی ثابت، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکا کرو اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ وَاللَّهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا وَاللَّهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ قَالَ فَسَبَّهُ وَغَضِبَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لَهُنَّ وَتَقُولُ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ۔

مجاہد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے وقت عورتوں کو مسجدوں کی اجازت دے دیا کرو۔ اس پر ان کے ایک فرزند نے کہا۔ خدا کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے اس کے ذریعے وہ دھوکا دیں گی خدا کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے برا بھلا کہا اور ناراض ہوئے۔ فرمایا کہ میں تو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دیا کرو اور تم کہتے ہو کہ ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنا مسلمان کے لیے ضروری ہے اسی لیے مسلمانوں کے لیے حدیث حجت ہے لیکن حدیث پر عمل کرنا جو آئمہ مجتہدین نے بتایا وہ کسی دوسرے سے ممکن نہ ہوا۔ ان حضرات نے جو تحقیق فرمائی کہ فلاں حدیث پر عمل کیا جائے اور فلاں پر فلاں وجہ سے نہیں کیا جاسکتا اس بات پر امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ ان چاروں حضرات کی تحقیق برحق ہے اور ان میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ہر مسلمان غیر مجتہد پر فرض ہے۔ بڑے سے بڑا ادنیٰ اور عالم بھی ان کی تقلید سے آزاد نہیں جو ان چاروں میں سے کسی کی تقلید نہ کرے بلکہ اپنی تحقیق کی گاڑی چلائے وہ گمراہ بے دین ہے اور جتنے لوگ اس کے پیچھے لگیں گے وہ گمراہی کے جنگل میں بھٹکتے پھریں گے۔ مسلمانوں میں اتنے فرقوں کا وجود اسی تقلید کو چھوڑ کر تحقیق کے میدانے میں نمائی کرنے کا نتیجہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ۔

اس بارے میں وعید

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا

عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَمُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَتْ نَعَمْ۔

عائشہ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو اب عورتوں نے حال بنایا ہے تو آپ ضرور انہیں مسجدوں سے منع فرما دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے عمرہ سے کہا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا؟ فرمایا، ہاں۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا۔

ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی گھر میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے اپنے صحن میں پڑھی اور اس کی کوٹھڑی میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے اپنے گھر میں پڑھی۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ ہم اس دروازے کو عورتوں کے لیے چھوڑ دیں۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر آخری دم تک اس دروازے سے کبھی داخل نہیں ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، نافع نے روایت کی حضرت عمر سے اور یہی زیادہ صحیح ہے

بَابُ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ۔

نماز کے لیے دوڑنا

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَمَعْمَرٌ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحْدَهُ فَاقْضُوا وَ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آیا کرو بلکہ معمول کے مطابق چلتے ہوئے آؤ کیونکہ آرام سے چلنا ضروری ہے۔ لہٰذا جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے اسے پوری کر لو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح کہا زبیدی اور ابن ابی ذئب اور ابراہیم بن سعد اور معمر اور شعیب بن ابو حمزہ نے زہری سے کہ جتنی نماز رہ جائے اسے پوری کر لو۔ اکیلے ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی کہ اسے پوری کر لو۔ محمد بن عمرو، ابوسلمہ نے حضرت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَتِمُّوا وَابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ فَأَتِمُّوا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ جعفر بن ربیعہ اعرج سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر پوری کرلو۔ حضرت ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی حضرت ابوقتادہ اور حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ پوری کرلیا کرو۔

٥٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُوا الصَّلَاةَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَصَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوا مَا سَبَقَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلْيَقْضِ وَكَذَا قَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ رُوِيَ عَنْهُ فَأَتِمُّوا وَاقْضُوا وَاخْتُلِفَ عَنْهُ۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کے لیے سکون و اطمینان سے آیا کرو۔ جتنی نماز ملے وہ پڑھ لیا کرو اور جو نکل گئی وہ پوری کرلیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ پوری کرلیا کرو۔ اسی طرح ابورافع نے حضرت ابوذر سے روایت کی ہے کہ اسے پوری کرلو اور پڑھ لیا کرو اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابٌ ٢٠٤ فِي الْجَمْعِ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّتَيْنِ۔

مسجد میں دو دفعہ جماعت

٥٧١۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ۔

ابوالمتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ کیا اس پر کوئی یہ احسان نہیں کرسکتا کہ یہ اس کے ساتھ نماز پڑھ لے

بَابٌ ٢٠٥ فِي مَنْ صَلَّى فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ يُصَلِّي مَعَهُمْ۔

جو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر جماعت ملے تو ان کے ساتھ پڑھ لے

٥٧٢۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَلَمَّا صَلَّى إِذَا رَجُلَانِ لَمْ يُصَلِّيَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ

جابر بن یزید بن اسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جبکہ وہ نوجوان لڑکے تھے جب آپ نماز پڑھ رہے تھے تو دو آدمیوں نے نہ پڑھی اور مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھے رہے۔ آپ نے ان دونوں کو بلایا اور وہ حاضر ہوئے تو ان کی پسلیوں کا گوشت بھی پھڑک رہا تھا۔ فرمایا کہ تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ دونوں عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لی تھی۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو،

وَلَمْ يُصَلِّ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ۔

جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر دیکھے کہ امام

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ بِمِنًى بِمَعْنَاهُ۔

ابن معاذ، شعبہ، یعلی بن عطاء، جابر بن یزید کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے منیٰ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ پھر پہلی حدیث کی طرح معناً بیان کیا۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَانْصَرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى يَزِيدَ جَالِسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيدُ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي وَأَنَا أَحْسِبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهَذِهِ مَكْتُوبَةٌ۔

نوح بن صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت یزید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں تھے۔ پس میں بیٹھ گیا اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل نہ ہوا۔ جب فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت یزید کو بیٹھے ہوئے دیکھا فرمایا کہ اے یزید! کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میں تو حلقہ بگوش اسلام ہوں۔ فرمایا تو پھر تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا کیونکہ میں سمجھا تھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور لوگوں کو نماز میں دیکھو تو ان کے ساتھ پڑھ لیا کرو اگرچہ تم وہ نماز پڑھ چکے ہو کیونکہ یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور وہ فرض۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَفِيفَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَذَلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، بکیر، عفیف بن عمرو بن مسیب سے بنی اسد بن خزیمہ کے ایک آدمی نے حدیث بیان کی کہ اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا، پھر مسجد میں آتا اور نماز کھڑی ہوتی تو وہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیتا۔ میرے دل میں اس کے متعلق شک گزرتا تھا۔ حضرت ابوایوب نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو بھی اسے ثواب ملے گا۔

بَابُ ۲۰۶ إِذَا صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ أَدْرَكَ جَمَاعَةً أَيُعِيدُ

جب جماعت سے نماز پڑھ لی، پھر دوسری جماعت ہو تو کیا دوبارہ پڑھے

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ سلیمان مولیٰ میمونہ

ثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ.

نے فرمایا کہ میں بلاط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے ان (حضرت ابن عمر) سے کہا کہ آپ کیوں ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ فرمایا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو دفعہ پڑھا کرو۔

بَابٌ فِي جِمَاعِ الْإِمَامَةِ وَفَضْلِهَا

قوم کی امامت اور اس کی فضیلت

۵۷۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ.

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عبدالرحمٰن بن حرملہ، ابو علی ہمدانی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو لوگوں کو وقت پر نماز پڑھائے تو اسے اور لوگوں کو ثواب ملے گا اور جو اس میں کوتاہی کرے گا اس پر گناہ ہے لوگوں پر نہیں ہوگا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَافُعِ عَنِ الْإِمَامَةِ

امامت کے متعلق جھگڑنے کی کراہیت

۵۷۸ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِي طَلْحَةُ أُمُّ غُرَابٍ عَنْ عَقِيلَةَ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ مَوْلَاةٍ لَهُمْ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي.

ہارون بن عباد ازدی، مروان، طلحہ ام غراب، عقیلہ جو بنی فزارہ کی ایک عورت اور ان کی مولاۃ تھی، خرشہ بن حر الفزاری کی بہن سلامہ بنت حر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ مسجد میں ایک دوسرے سے کہیں گے لیکن انہیں نماز پڑھانے کے لیے امام نہیں ملے گا۔ ف

ف۔ موجودہ زمانے میں یہ نشانی کامل طور پر پائی جاتی ہے کیونکہ جو لوگ نماز پڑھاتے ہیں ان میں سے اکثر امامت کے اہل نہیں ہیں بلکہ بعض پیشہ ور امام ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

امامت کا زیادہ مستحق کون ہے

۵۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً

اوس بن ضمعج نے حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کا زیادہ پڑھنے والا اور پہلا قاری ہو۔ اگر دو آدمی قرأت میں برابر ہوں تو امامت وہ کرے جس نے پہلے ہجرت کی اگر ہجرت میں بھی برابر

فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِإِسْمٰعِيلَ مَا تَكْرِمَتُهُ قَالَ فِرَاشُهُ۔

ہوں تو وہ امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔ نہ امامت کرے آدمی دوسرے کے گھر میں اور نہ اس کی بادشاہی میں اور نہ بیٹھے اس کی مسند خاص پر مگر اس کی اجازت سے۔ شعبہ نے اسمٰعیل سے کہا کہ خاص مسند کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کے بیٹھنے کی جگہ۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ ثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ أَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً۔

ابن معاذ، ابی نے شعبہ سے یہ حدیث روایت کی اس میں فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کی جگہ امامت نہ کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ قطان نے شعبہ سے روایت کی کہ پرانا قاری۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً وَلَمْ يَقُلْ فَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً۔

اوس بن ضمعج حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ فرمایا کہ اگر قراءت میں برابر ہوں تو جو سنت رسول کا زیادہ جاننے والا ہو۔ اگر سنت رسول میں برابر ہوں تو جس نے ہجرت پہلے کی ہو اس روایت میں پرانا قاری نہیں فرمایا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحَاضِرٍ يَمُرُّ بِنَا النَّاسُ إِذَا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا مَرُّوا بِنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا وَكَذَا وَكُنْتُ غُلَامًا حَافِظًا فَحَفِظْتُ مِنْ ذٰلِكَ قُرْآنًا كَثِيرًا فَانْطَلَقَ أَبِي وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَعَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ وَقَالَ يَؤُمُّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ وَكُنْتُ أَقْرَأَهُمْ لِمَا كُنْتُ أَحْفَظُ فَقَدَّمُونِي فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي صَغِيرَةٌ صَفْرَاءُ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَكَشَّفَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسَاءِ وَارُوا عَنَّا عَوْرَةَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا لِي

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایسی جگہ پر آباد تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جانے والے ہمارے پاس سے گزرا کرتے۔ جب وہ واپس لوٹتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرتے تو ہمیں بتاتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں یہ آیتیں بتائی ہیں۔ میں ذہین لڑکا تھا اس لیے میں نے کافی قرآن مجید زبانی یاد کر لیا تھا۔ میرے والد ماجد اپنی قوم کا ایک وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز سکھائی اور فرمایا کہ تمہاری امامت وہ کرے جو زیادہ قاری ہو۔ پس حفظ کرنے کے باعث میں قرآن کریم زیادہ جانتا تھا، لہٰذا مجھے آگے کیا تو میں امامت کراتا۔ میرے اوپر ایک چھوٹی سی زرد چادر ہوتی جا بجا جب میں سجدہ کرتا تو میرا ستر کھل جاتا۔ قبیلے کی عورتوں میں سے

قَمِيصًا عُمَانِيًّا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحِي بِهِ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ۔

ایک نے کہا۔ اپنے قاری کا ستر تو ہم سے چھپا لیجیے پس لوگوں نے میرے لیے عمانی قمیص خریدی۔ اسلام لانے کے بعد اتنا میں کسی اور بات پر خوش نہیں ہوا تھا میں امامت کرتا اور میری عمر سات یا آٹھ سال تھی۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ فِي بُرْدَةٍ مُوَصَّلَةٍ فِيهَا فَتْقٌ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ خَرَجَتْ اسْتِي۔

عاصم احول نے حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں جوڑ لگی ہوئی پھٹی ہوئی چادر سے امامت کرتا تھا اور جب میں سجدہ کرتا تو میری پیٹھ ننگی ہو جاتی۔

۵۸۴۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرِ ابْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلِمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَنْصَرِفُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَؤُمُّنَا قَالَ أَكْثَرُكُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ أَوْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ جَمَعَ مَا جَمَعْتُ فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غُلَامٌ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ لِي قَالَ فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِنْ جَرْمٍ إِلَّا كُنْتُ إِمَامَهُمْ وَكُنْتُ أُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِهِمْ إِلَى يَوْمِي هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ لَمَّا وَفَدَ قَوْمِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبِيهِ۔

حضرت عمرو بن سلمہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہماری امامت کون کرے؟ فرمایا کہ جس نے قرآن مجید زیادہ یاد کیا ہو یا قرآن کریم زیادہ حاصل کر لیا ہو۔ قوم میں سے میرے برابر کسی نے بھی یاد نہیں کیا تھا۔ پس مجھے آگے کر دیا، حالانکہ میں لڑکا تھا اور میرے جسم پر تہبند ہوتا۔ لوگوں کے جس مجمع کے اندر میں ہوتا تو میں ان کا امام ہوتا اور میں نے ہی آج تک ان کے جنازوں کی نماز پڑھائی ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے یزید بن ہارون، مسعر بن حبیب سے، حضرت عمرو بن سلمہ نے فرمایا کہ جب میری قوم کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھوں نے اپنے والد ماجد سے (روایت نہیں کی)۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وَحَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ نَزَلُوا الْعُصْبَةَ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا زَادَ الْهَيْثَمُ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب سب سے پہلے ہجرت کرنے والے مہاجرین آئے تو عصبہ میں ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ان کی امامت حضرت سالم مولیٰ حذیفہ کرتے تھے اور انہیں سب سے زیادہ قرآن کریم یاد تھا۔ ہیثم نے یہ بھی فرمایا کہ ان میں حضرت عمر اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد بھی تھے۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَ ثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ

ابو قلابہ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ لِصَاحِبٍ لَهُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا سِنًّا وَفِي حَدِيثِ مَسْلَمَةَ قَالَ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ فَأَيْنَ الْقُرْاٰنُ قَالَ إِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ۔

اس سے بیان کے ساتھ ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہا کرو، پھر اقامت کہو، پھر جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔ مسلمہ کی حدیث میں ہے کہ ان دنوں علم میں ہم دونوں برابر تھے۔ اسمٰعیل کی حدیث میں ہے کہ خالد نے فرمایا کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا کہ قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ فرمایا کہ وہ دونوں برابر تھے۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْحَنَفِيُّ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ۔

عثمان بن ابی شیبہ، حسین بن عیسیٰ حنفی، حکم بن ابان، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بہتر لوگ اذان کہیں اور تمہاری امامت وہ کرے جو تم میں قرآن مجید زیادہ جانتا ہو۔

بَابُ ۶۲ إِمَامَةِ النِّسَاءِ۔

عورتوں کی امامت

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِي الْغَزْوِ مَعَكَ أُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَرْزُقَنِي شَهَادَةً قَالَ قِرِّي فِي بَيْتِكِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ قَالَ فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةَ قَالَ وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا فَأَذِنَ لَهَا قَالَ وَكَانَتْ دَبَّرَتْ غُلَامًا لَهَا وَجَارِيَةً فَقَامَا إِلَيْهَا بِاللَّيْلِ فَغَمَّاهَا بِقَطِيفَةٍ لَهَا حَتّٰى مَاتَتْ وَذَهَبَا فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَقَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذَيْنِ عِلْمٌ أَوْ مَنْ رَاٰهُمَا فَلْيَجِئْ بِهِمَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَصُلِبَا فَكَانَا أَوَّلَ مَصْلُوبٍ فِي الْمَدِينَةِ۔

ولید بن عبد اللہ بن جمیع کی دادی کی دادی اور عبد الرحمٰن بن خلاد انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ بدر فرمانے لگے تھے کہ یا رسول اللہ! مجھے بھی اپنے ساتھ جہاد کی اجازت دیجئے کہ بیماروں کی تیمارداری کروں، شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا درجہ عطا فرما دے۔ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں رہو، اللہ عزوجل تمہیں شہادت مرحمت فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کا نام شہیدہ پڑ گیا۔ وہ اپنے گھر میں قرآن کریم پڑھا کرتی تھیں لہٰذا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں مؤذن رکھنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مل گئی اور انہوں نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا ہوا تھا۔ ایک رات ان دونوں نے چادر سے گلا گھونٹ کر انہیں مار دیا اور دونوں بھاگ گئے۔ صبح ہوئی تو حضرت عمر نے لوگوں میں اعلان فرمایا کہ جس کو ان دونوں کا علم ہو یا جس نے انہیں دیکھا ہو تو انہیں پیش کرے پس ان کے متعلق حکم فرمایا گیا تو انہیں سولی دی گئی اور مدینہ منورہ میں سب سے پہلے سولی انہیں دی گئی۔ ف

ف۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں یا جان جاتے ہیں کہ آپ کو ہر شخص کا انجام معلوم تھا۔ اسی لیے تو حضرت ام ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرمائے گا اور قربان جائیں صحابہ کرام کے اس عقیدے کی پختگی پر کہ ان تمام حضرات کو یہ مکمل یقین ہو گیا تھا کہ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اس زبان مبارک سے فرمایا جو حق کی کنجی ہے تو ام ورقہ بن نوفل کو ضرور شہادت حاصل ہوگی کیونکہ:۔ ؎

محمد کو کہہ دیا امانت تو امانت ہو کے رہی
تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

ایک آج بد نصیبی کا وقت ہے کہ اسی عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں زبان درازی کر دی جاتی ہے کہ انہیں نہ اپنے خاتمے کا پتہ تھا اور نہ دوسروں کا۔ بلکہ بعض بدبخت تو یہاں تک کہہ گئے کہ انہیں دیوار کے پیچھے کا بھی پتہ نہیں تھا اللہ ایک گندم نما جو فروش نے تو یہاں تک کہہ مارا کہ ان کا علم بچوں پاگلوں اور جانوروں جیسا تھا اللہ تعالیٰ ایسے گندم فروش لوگوں کے متبعین و معتقدین کو راہ ہدایت نصیب فرمائے اور تمام مسلمانوں کو ایسے کفریہ عقائد سے دور و نفور رہنے کی سعادت بخشے۔ آمین

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا۔

حسن بن حماد حضرمی، محمد بن فضیل، الولید بن جمیع، عبد الرحمن بن خلاد نے حضرت ام ورقہ بنت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے جایا کرتے اور ان کے لیے مؤذن مقرر کیا جو اذان کہتا اور حضرت ام ورقہ کو حکم فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی امامت کیا کرو۔ عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے ان کے مؤذن کو دیکھا ہے وہ بالکل بوڑھے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ۔

ایسے کا امامت کرنا جس سے لوگ ناراض ہوں

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ عَبْدٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلَاةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً۔

عمران بن عبد المعافری نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا ایک وہ جو ایسے لوگوں کا امام بن بیٹھے کہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں دوسرا وہ شخص جو نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھنے آئے۔ تیسرا وہ جو کسی آزاد مرد یا عورت کو غلام بنا لے۔

بَابُ إِمَامَةِ الْأَعْمٰى۔

اندھے کی امامت

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عِمْرَانُ

محمد بن عبد الرحمن عنبری ابو عبد اللہ، ابن مہدی، عمران القطان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمٰى۔

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر حضرت ابن ام مکتوم کو امامت پر مقرر فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔

بَابٌ ٦٢ إِمَامَةِ الزَّائِرِ۔

زیارت کرنے والے کی امامت

٥٩٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبَانُ عَنْ بُدَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى مِنَّا قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا هٰذَا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَقَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

ابو عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس نماز پڑھنے کی جگہ میں تشریف لائے اور نماز کھڑی ہونے لگی تو ہم نے ان سے کہا کہ آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائیے۔ انہوں نے ہم سے فرمایا کہ نماز پڑھانے کے لیے اپنے میں سے کسی آدمی کو آگے کرو اور میں تم سے ابھی ایک حدیث بیان کروں گا کہ میں کیوں تمہیں نماز نہیں پڑھاتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی کسی قوم سے ملنے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ ان میں سے کوئی آدمی ان کی امامت کرے۔

بَابٌ ٦٣ الْإِمَامُ يَقُومُ مَكَانًا أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْقَوْمِ۔

جب امام لوگوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو

٥٩٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ الْمَعْنٰى قَالَا ثَنَا يَعْلٰى ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلٰى دُكَّانٍ فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ بِقَمِيصِهِ فَجَبَذَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرْتُ حِينَ مَدَدْتَنِي۔

ابراہیم نے ہمام سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ نے مدائن میں ایک دکان میں کھڑے ہو کر امامت کرنے لگے تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قمیص سے پکڑ کر کھینچا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ لوگ اس بات سے منع کیے جاتے تھے؟ کہا کیوں نہیں جب آپ نے کھینچا تو مجھے یہ بات یاد آئی۔

٥٩٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُصَلِّي وَالنَّاسُ أَسْفَلُ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتّٰى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی بن ثابت انصاری سے ایک آدمی نے بیان کیا جو مدائن میں حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ تھا تو نماز کھڑی ہونے لگی پس حضرت عمار آگے ہو گئے اور ایک دکان پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے اور لوگ نیچے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے حضرت حذیفہ آگے بڑھے اور ان کے ہاتھ پکڑ کر حضرت عمار کو نیچے اتار لیا جب حضرت عمار اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت حذیفہ نے ان سے کہا۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی لوگوں کی امامت کرے تو لوگوں سے

يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ قَالَ عَمَّارٌ لِذَلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيَّ.

اونچی جگہ پر نہ کھڑا ہو یا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔ حضرت عمار نے کہا کہ جب آپ نے میرے ہاتھ پکڑے تو اسی لیے میں نے آپ کی بات مان لی تھی۔

باب ۱۵ إِمَامَةِ مَنْ صَلَّى بِقَوْمٍ وَقَدْ صَلَّى تِلْكَ الصَّلَاةَ.

اس شخص کی امامت جو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ چکا اور وہی نماز پڑھائے

۵۹۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ.

عبید اللہ بن مقسم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضرت معاذ بن جبل عشاء کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے اور اپنی قوم کے پاس جا کر پھر وہی نماز انہیں پڑھایا کرتے۔

---

۵۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ.

عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ لیتے واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے۔

باب ۱۶ الْإِمَامِ يُصَلِّي مِنْ قُعُودٍ.

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے

۵۹۷ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ.

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو گر پڑے اور آپ کی داہنی کروٹ زخمی ہو گئی پس آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ف

ف - اس حدیث کا یہ حصہ "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو" جمہور علماء کے نزدیک منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتدائی دور کی بات ہے اور ناسخ کے بارے میں یہی حدیث کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری مرض کے دوران آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور تمام صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۹۸ـ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا جریر ووکیع عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال رکب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرسا بالمدینۃ فصرعہ علی جذم نخلۃ فانفکت قدمہ فاتیناہ نعودہ فوجدناہ فی مشربۃ لعائشۃ یسبح جالسا قال فقمنا خلفہ فسکت عنا ثم اتیناہ مرۃ اخری نعودہ فصلی المکتوبۃ جالسا فقمنا خلفہ فاشار الینا فقعدنا قال فلما قضی الصلوٰۃ قال اذا صلی الامام قائما فصلوا قیاما ولا تفعلوا کما یفعل اھل فارس بعظمائھا۔

اعمش سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے آپ کو ایک کھجور کی جڑ پر گرا دیا جس سے آپ کے پیر مبارک میں چوٹ لگ گئی ہم آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو آپ کو حضرت عائشہ کے حجرے میں بیٹھے ہوئے تسبیح پڑھتے پایا۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے رہے اور آپ نے ہم سے کلام نہ فرمایا۔ ہم دوبارہ عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو آپ بیٹھے ہوئے فرض نماز ادا فرما رہے تھے۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسے نہ کرو جیسا کہ اہل فارس اپنے سرداروں کے لیے کرتے ہیں۔

۵۹۹ـ حدثنا سلیمان بن حرب ومسلم ابن ابراھیم المعنی عن وھیب عن مصعب بن محمد عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا ولا تکبروا حتی یکبر واذا رکع فارکعوا ولا ترکعوا حتی یرکع واذا قال سمع اللّٰہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد قال مسلم ولک الحمد واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجد واذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعین قال ابو داود اللھم ربنا لک الحمد افھمنی بعض اصحابنا عن سلیمان۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور اس سے پہلے تکبیر نہ کہا کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور اس سے پہلے رکوع نہ کیا کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہا کرو۔ مسلم نے کہا ولک الحمد اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور اس سے پہلے سجدہ نہ کیا کرو اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اللھم ربنا لک الحمد میرے بعض ساتھیوں نے مجھے سلیمان سے روایت کرتے ہوئے سمجھایا۔

۶۰۰ـ حدثنا محمد بن آدم المصیصی ثنا ابو خالد عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال انما جعل الامام لیؤتم بہ بھذا الخبر زاد واذا قرا فانصتوا قال ابو داود وھذہ الزیادۃ واذا قرا فانصتوا لیست بمحفوظۃ

صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اس حدیث کے ساتھ یہ بھی ہے کہ جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اضافہ ہے اور جب وہ قرآن مجید پڑھے تو تم خاموش رہو یہ محفوظ نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ ابوخالد کا وہم ہے۔

أَبُو مَعْشَرٍ نَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی تو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کیا کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھایا کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ۔

ابو زبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار تھے پس ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر کہتے تاکہ لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا دی جائے پھر باقی حدیث بیان کی۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِمَامَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ۔

محمد بن صالح نے حضرت سعد بن معاذ کے صاحبزادے حصین سے روایت کی ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے امام صاحب بیمار ہیں۔ فرمایا کہ جب وہ بیٹھ کر پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث متصل نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ كَيْفَ يَقُومَانِ۔

دو میں ایک جماعت کرائے تو دونوں کیسے کھڑے ہوں؟

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ فَأَتَوْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ فَقَالَ رُدُّوا هَذَا فِي وِعَائِهِ وَهَذَا فِي سِقَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ تَطَوُّعًا فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا قَالَ ثَابِتٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ عَلَى بِسَاطٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے گھی اور کھجوریں پیش کیں فرمایا کہ اسے اس کے برتن میں ڈال دو اور اسے اس کے مشکیزے میں کیونکہ میں روزہ دار ہوں پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ نفل نماز کی دو رکعتیں پڑھیں تو حضرت ام سلیم اور حضرت ام حرام ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ ثابت نے کہا کہ میرے علم کے مطابق حضرت انس نے فرمایا کہ مجھے اپنے دائیں

٦٠٥۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّهُ وَامْرَأَةً مِنْهُمْ فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةَ خَلْفَ ذٰلِكَ۔

موسیٰ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی امامت کی تو ایک عورت کو ان کے دائیں جانب اور ایک کو ان کے پیچھے کھڑا کر لیا۔

٦٠٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَطْلَقَ الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَوْكَأَ الْقِرْبَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِيَمِينِي فَأَدَارَنِي مِنْ وَرَائِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں رات گزاری تو رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور مشکیزے کا منہ کھول کر وضو کیا پھر اس کا منہ بند کر دیا۔ پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ میں بھی کھڑا ہوا۔ آپ کی طرح وضو کیا، پھر آ کر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے دائیں جانب سے پکڑا اور اپنے پیچھے سے نکال کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا پس میں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔

٦٠٧۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَخَذَ بِرَأْسِي أَوْ بِذُؤَابَتِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے میرے سر یا بالوں سے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

بَابٌ ٢٨ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً كَيْفَ يَقُومُونَ۔

جب تین ہوں تو کیسے کھڑے ہوں

٦٠٨۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلْأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

عبد اللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کی دادی جان حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو انہوں نے تیار کیا تھا پس آپ نے اس میں سے کھایا پھر نماز پڑھی اور فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں اپنے ایک بوریے کی طرف اٹھا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گیا تھا۔ میں نے اسے پانی سے دھو دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنا لی اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھیں آپ ہمیں دو رکعتیں پڑھا کر فارغ ہو گئے۔

٦٠٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ كُنَّا أَطَلْنَا الْقُعُودَ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَأْذَنَتْ لَهُمَا فَأَذِنَ لَهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ علقمہ اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی ہم ان کے دروازے پر کافی دیر بیٹھے رہے تو ایک لونڈی نکلی اس نے دونوں کے لیے اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مل گئی۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور میرے اور ان کے درمیان نماز پڑھی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَنْحَرِفُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

سلام کے بعد امام پھر جائے

٦١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ انْحَرَفَ۔

جابر بن یزید بن اسود سے حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو قبلہ کی جانب سے پھر گئے۔

---

٦١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ فَيُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبید بن براء سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کے دائیں جانب ہونا پسند کرتے تاکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پُر نور چہرہ ہماری جانب ہو قربان جائیں ہم صحابہ کرام کے اس جذبہ پر کہ حبیب پروردگار کے شربت دیدار کے ہر وقت شائق رہتے تھے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ۔

امام کا اپنی جگہ پر نفل پڑھنا

٦١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ۔

عطاء خراسانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام نے جس جگہ نماز پڑھائی ہے وہاں دوسری نماز نہ پڑھے بلکہ ہٹ جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عطاء خراسانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا یعنی ان سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ الرَّكْعَةِ۔

امام جب آخری رکعت کے سجدے سے سر اٹھالے اور اس کا وضو ٹوٹ جائے

٦١٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ

عبدالرحمٰن بن رافع اور بکر بن سوادہ سے حضرت عبداللہ

ثنا عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمن بن رافع وبكر بن سوادة عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا قضى الإمام الصلاة وقعد فأحدث قبل أن يتكلم فقد تمت صلاته ومن كان خلفه ممن أتم الصلاة۔

بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام نماز پوری کر کے قعدہ میں بیٹھا ہو اور کلام کرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز پوری ہو گئی اور جن مقتدیوں نے اس کے پیچھے ساری نماز پڑھی ہے ان کی نماز بھی پوری ہو گئی۔

باب ٧٢ في تحريم الصلاة وتحليلها۔

نماز کی تحریم و تحلیل کا بیان

٦١٤ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا وكيع عن سفيان عن ابن عقيل عن محمد بن الحنفية عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم۔

محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے۔ تکبیر (ابتدائی تکبیر) اس کی تحریم اور سلام کرنا (آخر میں دونوں جانب) اس کی تحلیل ہے۔

باب ٧٣ ما يؤمر به المأموم من اتباع الإمام۔

مقتدیوں کو امام کی پیروی کرنے کا حکم ہے

٦١٥ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن ابن عجلان حدثني محمد بن يحيى بن حبان عن ابن محيريز عن معاوية بن أبي سفيان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبادروني بركوع ولا بسجود فإنه مهما أسبقكم به إذا ركعت تدركوني به إذا رفعت إني قد بدنت۔

ابن محیریز نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ کرنے میں مجھ سے آگے نہ نکل جایا کرو کیونکہ اگر میں رکوع میں پہلے چلا جاؤں تو تم مجھے پا لو گے اور اسی طرح جب سر اٹھاؤں کیونکہ میرا جسم اب بھاری ہو گیا ہے۔

---

٦١٦ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن أبي إسحق قال سمعت عبد الله بن يزيد الخطمي يخطب الناس ثنا البراء وهو غير كذوب أنهم كانوا إذا رفعوا رؤوسهم من الركوع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قاموا قياما فإذا رأوه قد سجد سجدوا۔

عبد اللہ بن یزید خطمی نے خطبہ دیتے ہوئے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو جھوٹے نہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے رہتے جب دیکھتے کہ حضور سجدے میں چلے گئے ہیں تب سجدے میں جاتے۔

---

٦١٧ حدثنا زهير بن حرب وهارون بن معروف المعنى قالا ثنا سفيان عن أبان بن تغلب قال أبو داود قال زهير ثنا الكوفيون أبان وغيره عن الحكم عن عبد الرحمن بن

زہیر بن حرب اور ہارون بن معروف، سفیان، ابان بن تغلب - امام ابوداؤد نے فرمایا۔ زہیر، ابان وغیرہ کوفی، حکم، عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ۔

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى يَرَوْنَهُ قَدْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے اس وقت تک کوئی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکوع کرتے نہ دیکھ لیا کرتا۔

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو حضور رکوع میں چلے جاتے تو وہ بھی چلے جاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہہ لیا جاتا تو برابر کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کی مبارک پیشانی کو زمین پر دیکھ لیتے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں سجدہ کرتے۔

بَابُ ۲۲۴ التَّشْدِيدِ فِيمَنْ يَرْفَعُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَوْ يَضَعُ قَبْلَهُ۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ۔

امام سے پہلے سر اٹھانے اور اس سے پہلے سر رکھنے پر وعید

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جبکہ وہ سجدے سے اپنا سر اٹھا لیتا ہے حالانکہ امام سجدے میں ہوتا ہے کہ اس کا سر گدھے جیسا ہو جائے یا وہ گدھے کی صورت میں تبدیل ہو جائے۔

بَابُ ۲۲۵ فِي مَنْ يَنْصَرِفُ قَبْلَ الْإِمَامِ۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا حَفْصُ بْنُ بُغَيْلٍ الدُّهْنِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ۔

امام سے پہلے چلے جانے کا بیان

مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز کی ترغیب دی اور لوگوں کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے واپس لوٹنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۲۲۶ جِمَاعِ أَثْوَابِ مَا يُصَلَّى فِيهِ۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کتنے کپڑوں میں نماز پڑھی جائے

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں ہر ایک کے پاس

وسلم أو لكلكم ثوبان۔

دو کپڑے ہیں۔

٦٢٢- حدثنا مسدد ثنا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي أحدكم في الثوب الواحد ليس على منكبيه منه شيء۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس میں سے اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔

٦٢٣- حدثنا مسدد ثنا يحيى ح وحدثنا مسدد ثنا إسمعيل المعنى عن هشام بن أبي عبد الله عن يحيى بن أبي كثير عن عكرمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى أحدكم في ثوب فليخالف بطرفيه على عاتقيه۔

مسدد، یحییٰ۔ مسدد، اسمٰعیل، ہشام بن عبد اللہ، یحییٰ بن ابو کثیر، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے دونوں کنارے ان کے مخالف کندھوں پر ڈال لیا کرے۔

٦٢٤- حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن أبي أمامة بن سهل عن عمر بن أبي سلمة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب واحد ملتحفا مخالفا بين طرفيه على منكبيه۔

ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ اس کے دونوں کنارے ان کے مخالف کندھوں پر ڈالے یعنی کپڑا لپیٹ کر جسم چھپا لینا چاہیے۔

٦٢٥- حدثنا مسدد ثنا ملازم بن عمرو الحنفي ثنا عبد الله بن بدر عن قيس بن طلق عن أبيه قال قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم فجاء رجل فقال يا نبي الله ما ترى في الصلوة في الثوب الواحد قال فأطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم إزاره طارق به رداءه فاشتمل بهما ثم قام فصلى بنا نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما أن قضى الصلوة قال أو كلكم يجد ثوبين۔

قیس بن طلق سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک آدمی آگے عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے تہبند اور چادر کو ایک دوسرے پر منطبق کر کے دونوں کو اپنے اوپر لپیٹ لیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں۔

باب ٨٢ الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي۔

جو کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے

٦٢٦- حدثنا محمد بن سليمان الأنباري ثنا وكيع عن سفيان عن أبي حازم عن سهل بن

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کتنے ہی آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے تنگی

سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ كَأَمْثَالِ الصِّبْيَانِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ۔

کے باعث اپنی ازاریں گردنوں سے کے نیچے باندھی ہوئی تھیں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکوں کی طرح ایک کہنے والے نے کہا۔ اے عورتوں کے گروہ۔ تم اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھایا کرو جب تک مرد نہ اٹھالیا کریں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلٰى غَيْرِهِ۔

٦٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ۔

ایسے کپڑے سے نماز پڑھنا جس کا کچھ حصہ دوسرے پر ہو

ابوصالح نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کپڑے سے نماز پڑھی جس کا کچھ حصہ میرے اوپر تھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ۔

٦٢٨- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ أَفَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔

آدمی کا اکیلی قمیص سے نماز پڑھنا

موسیٰ بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں شکاری آدمی ہوں لہٰذا ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیا کروں؟ فرمایا ہاں لیکن اسے باندھ لیا کرو خواہ کانٹے کے ساتھ ہی۔

٦٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَوْمَلٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ وَالصَّوَابُ أَبُو حَرْمَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ۔

محمد بن حاتم بن بزیع، یحییٰ بن ابوبکیر، اسرائیل، ابوحومل عامری۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح کہا ابوحرمل۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہماری امامت کی اور قمیص کے علاوہ ان کے اوپر چادر بھی نہ تھی جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَابُ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا۔

٦٣٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ قَالُوا ثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سِرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

جب کپڑا تنگ ہو

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلا تو نماز پڑھنے کھڑا ہوا اور میرے اوپر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو الٹنے لگا لیکن ان میں اتنی گنجائش نہ تھی لیکن اس میں کنارے لگے ہوئے تھے میں نے لپیٹ کر

غَزْوَةٍ فَقَامَ يُصَلِّي وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا لَا تَسْقُطُ ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَ ابْنُ صَخْرٍ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَتَّزِرَ بِهَا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ۔

باب ۳۳۱ الْإِسْبَالِ فِي الصَّلَاةِ۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِي صَلَاتِهِ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا جَمَاعَةٌ عَنْ عَاصِمٍ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ۔

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا أَبَانُ ثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَقْبَلُ

اس کے دونوں کناروں کو باندھ دیا اور جھک گیا کہ مبادا گر جائے پھر میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھماتے ہوئے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر ابن صخر آ کر آپ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کن انکھیوں سے دیکھتے رہے جسے میں بھانپ نہ سکا پھر سمجھا تو آپ نے مجھے ازار باندھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا اے جابر! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ جب کپڑے میں وسعت ہو تو دونوں کنارے مخالف کندھوں پر ڈال لیا کرو اور جب تنگ ہو تو اسے کمر سے باندھا کرو۔

نماز میں کپڑے لٹکانا

ابو عثمان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو نماز میں اترا کر تکبر ابنی ازار کو لٹکائے گا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے حلال و حرام کی کوئی پرواہ نہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کو روایت کیا ایک جماعت نے عاصم سے حضرت ابن مسعود پر موقوف کرتے ہوئے ان میں سے حماد بن زید، ابوالاحوص اور ابو معاویہ بھی ہیں۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ وہ وضو کر کے آیا تو فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ وہ گیا اور پھر وضو کر کے آیا تو فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اسے کس وجہ سے وضو کرنے کا حکم فرمایا ہے؟ فرمایا کہ یہ تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند لٹکائے

صَلَاةِ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ۔

بَابٌ ٢٣٢ مَنْ قَالَ يَتَّزِرُ بِهِ إِذَا كَانَ ضَيِّقًا۔

٦٣٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ وَلَا يَشْتَمِلِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ۔

٦٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ثَنَا أَبُو الْمُنِيبِ عُبَيْدُ اللهِ الْعَتَكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهِ وَالْآخَرُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي سَرَاوِيلَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ۔

بَابٌ ٢٣٣ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ۔

٦٣٥- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ مَاذَا تُصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَتْ تُصَلِّي فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِي يُغَيِّبُ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا۔

٦٣٦- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

تنگ کپڑا ہو تو اسے تہمد کی طرح باندھ لے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ جب تمہارے پاس دو کپڑے ہوں تو ان کے ساتھ نماز پڑھا کرو اور جب ایک ہی کپڑا ہو تو اسے تہمد کی طرح باندھ لو اور اسے یہودیوں کی طرح نہ لٹکایا کرو۔

محمد بن یحییٰ ذہلی، سعید بن محمد، ابوتمیلہ یحییٰ بن واضح، ابومنیب عبداللہ عتکی، عبداللہ بن بریدہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جبکہ اسے لپیٹا نہ جائے اور شلوار کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب کہ آدمی کے اوپر چادر نہ ہو۔

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے

محمد بن زید بن قنفذ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم دوپٹے اور لمبے کرتے کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں جو پیروں کے اوپر والے حصوں کو چھپا لیتا ہے۔

مجاہد بن موسیٰ، عثمان بن عمر، عبدالرحمن بن عبداللہ یعنی ابن دینار، محمد بن زید سے اس حدیث کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا عورت کرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ اس کے جسم پر تہمد نہ ہو فرمایا جبکہ کرتا اتنا لمبا ہو کہ پیروں کے ظاہری حصے کو چھپا لے۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو مالک بن انس، بکر بن مضر، حفص بن غیاث، اسمعیل بن جعفر، ابن ابی ذئب، ابن اسحاق نے محمد بن زید ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ

زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرُوْا بِهِ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ

تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور کسی ایک نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لیا بلکہ اسے حضرت ام سلمہ پر موقوف کیا ہے۔

بَابُ ٢٣٤ الْمَرْأَةُ تُصَلِّيْ بِغَيْرِ خِمَارٍ

جب عورت دوپٹے کے بغیر نماز پڑھے

٦٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلٰوةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ قَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ رَوَاهُ سَعِيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صفیہ بنت حارث نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جوان عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا مگر دوپٹے کے ساتھ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے سعید یعنی ابن ابی عروبہ قتادہ، حسن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

٦٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلَى صَفِيَّةَ أُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَأَتْ بَنَاتٍ لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ وَفِيْ حُجْرَتِيْ جَارِيَةٌ فَأَلْقٰى لِيْ حَقْوَهُ وَقَالَ شُقِّيْهِ بِشُقَّتَيْنِ فَأَعْطِيْ هٰذِهِ نِصْفًا وَالْفَتَاةَ الَّتِيْ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ نِصْفًا فَإِنِّيْ لَا أَرَاهَا إِلَّا قَدْ حَاضَتْ أَوْ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا قَدْ حَاضَتَا قَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ۔

ایوب نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت صفیہ ام طلحہ کے پاس گئیں اور ان کی لڑکیوں کو دیکھ کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف فرما ہوئے اور وہاں ایک لڑکی تھی تو آپ نے اپنی لنگی میری جانب پھینکتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ اس کے دو حصے کر کے ایک اس لڑکی کو دے دو اور دوسرا حصہ اس لڑکی کو جو ام سلمہ کے پاس ہے کیونکہ میرے خیال میں یہ دونوں جوان ہو گئی ہیں امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام نے بھی محمد بن سیرین سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ ٢٣٥ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کپڑا لٹکانا

٦٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔

محمد بن علاء اور ابراہیم بن موسیٰ، ابن مبارک، حسن بن ذکوان، سلیمان احول، عطاء، ابراہیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

٦٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ الطَّبَّاعِ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّيْ سَادِلًا قَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ رَوَاهُ عِسْلٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

محمد بن عیسیٰ بن طباع، حجاج، ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطاء کو نماز میں اکثر سدل کئے ہوئے دیکھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عسل، عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں سدل سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ۸۷ الرَّجُلُ يُصَلِّيْ عَاقِصًا شَعْرَهٗ۔

جو بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے

٦٤٦۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ رَاٰى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَهٗ فِيْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا أَبُوْ رَافِعٍ فَالْتَفَتَ حَسَنٌ إِلَيْهِ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ رَافِعٍ أَقْبِلْ عَلٰى صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ مَقْعَدَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ مَغْرَزَ ضَفْرِهٖ۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ ابو رافع کو دیکھا کہ وہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے گردن کے پیچھے اپنے بالوں کا جوڑا باندھ رکھا تھا تو حضرت ابو رافع نے اسے کھول دیا۔ حضرت حسن نے ان کی جانب غصے سے دیکھا تو حضرت ابو رافع نے کہا کہ نماز کی جانب توجہ رکھو اور غصہ جانے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے۔

٦٤٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَرَائِهٖ فَقَامَ وَرَاءَهٗ فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِيْ قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ۔

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جنہوں نے اپنے سر کے پیچھے بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا۔ یہ ان کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے کھولنے لگے اور وہ خاموش رہے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت ابن عباس کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ آپ نے میرے سر کو ہاتھ کیوں لگایا؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے نماز میں کسی کے ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے ہوں۔

بَابٌ ۸۸ الصَّلٰوةُ فِي النَّعْلِ۔

جوتے پہن کر نماز پڑھنا

٦٤٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَّسَارِهٖ۔

ابن سفیان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار کے بائیں جانب رکھے۔

٦٤٩۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ

محمد بن عباد بن جعفر نے ابو سلمہ بن سفیان، عبد اللہ بن مسیب عابدی اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ

ابْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ مُوسَى وَعِيسَى ابْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ لِذَلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ نے سورہ المومنون کی تلاوت شروع کر دی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ و حضرت ہارون یا حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ کے ذکر پر پہنچے ابن عباد کو اس میں شک ہے یا شیوخ نے اختلاف کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانسی آئی تو قراءت چھوڑ کر رکوع کیا اور حضرت عبداللہ بن سائب اس وقت وہاں موجود تھے۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ ذَلِكَ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى إِلْقَاءِ نِعَالِكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا أَوْ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا۔

ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے تو آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار دیئے اور انہیں بائیں جانب رکھ دیا۔ جب لوگوں نے یہ بات دیکھی تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے اپنے جوتے اتارے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار دیئے لہٰذا ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان میں نجاست لگی ہوئی ہے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور اپنے جوتوں میں نجاست لگی ہوئی دیکھے تو اسے رگڑ دے اور ان سمیت

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا أَبَانُ ثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا قَالَ فِيهِمَا خَبَثٌ قَالَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ خَبَثًا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، قتادہ، حضرت بکر بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ دونوں میں نجاست تھی فرمایا کہ دونوں جگہ لفظ نجاست ہے۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُودَ

یعلیٰ بن شداد بن اوس نے اپنے والد ماجد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہود کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں اور موزوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔

فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا۔

مسلم بن ابراہیم، علی بن مبارک، حسین معلم، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ننگے پیر اور نعلین مبارک پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

بَابُ ۲۳۹ الْمُصَلِّي إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ أَيْنَ يَضَعُهُمَا۔

نمازی اپنے جوتے اتار کر کہاں رکھے

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونَ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ۔

یوسف بن ماہک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے دائیں جانب نہ رکھے اور نہ بائیں جانب کیونکہ وہ دوسرے آدمی کی دائیں جانب ہے مگر یہ کہ اس کے بائیں جانب کوئی آدمی نہ ہو اور چاہیے کہ انہیں اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ لے۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ ثَنَا بَقِيَّةُ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا لِيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا۔

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتار کر ان کے ذریعے دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے لہٰذا انہیں اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھے یا انہیں پہن کر نماز پڑھے۔

بَابُ ۲۴۰ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ۔

چھوٹے بوریئے پر نماز پڑھنا

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور میں حالت حیض کے اندر آپ کے برابر ہوتی جب آپ سجدے میں جاتے تو کبھی آپ کا کپڑا مجھ سے لگ بھی جاتا اور آپ بوریئے پر نماز پڑھا کرتے۔

بَابُ ۲۴۱ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ۔

بڑے بوریئے پر نماز پڑھنا

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک انصاری عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں موٹا آدمی ہوں اور موٹاپے کے باعث

رَجُلٌ ضَخْمٌ وَكَانَ ضَخْمًا لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلِّ حَتَّى أَرَاكَ كَيْفَ تُصَلِّي فَأَقْتَدِيَ بِكَ فَنَضَحُوا لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ لَهُمْ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ لَمْ أَرَهُ صَلَّى إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا اس نے آپ کے لیے کھانا تیار کروایا اور اپنے گھر آپ کی دعوت کی۔ تاکہ آپ نماز پڑھیں اور میں آپ کا نماز پڑھنا دیکھ کر پیروی کروں۔ پس انہوں نے آپ کیلئے بوریے کا ایک کنارہ دھو دیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ فلاں بن جارود نے حضرت انس بن مالک سے دریافت کیا کہ کیا حضور چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے اس روز کے سوا آپ کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ أُمَّ سُلَيْمٍ فَتُدْرِكُهُ الصَّلَاةُ أَحْيَانًا فَيُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ لَنَا وَهُوَ حَصِيرٌ تَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت ام سلیم سے ملنے جاتے اور نماز کا وقت ہو جاتا تو ہمارے فرش پر نماز پڑھتے جو بوریے کا تھا اور اسے پانی سے دھو دیا جاتا۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ وَالْحَدِيثِ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ۔

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابو شیبہ، ابو احمد زبیری، یونس بن حارث، ابو عون ان کے والد ماجد سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوریئے اور دباغت کیے ہوئے چمڑے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۲۷ الرَّجُلُ يَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِهِ۔

اپنے کپڑے پر سجدہ کرنا

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شدت کی گرمی میں نماز پڑھا کرتے جب ہمارے لیے زمین پر اپنی پیشانی رکھنا مشکل ہو جاتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیا کرتے۔

بَابٌ ۲۲۸ تَسْوِيَةُ الصُّفُوفِ۔

صفیں برابر کرنا

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشَ عَنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنَا عَنِ

عبد اللہ بن محمد نفیل، زہیر، سلیمان اعمش نے حضرت جابر بن سمرہ سے پہلی صف کے متعلق روایت کی۔ مسیب بن رافع، تمیم بن طرفہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ

الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔

عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسے اپنے رب کے حضور فرشتے صفیں بناتے ہیں ہم عرض گزار ہوئے کہ فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صفیں بناتے ہیں۔ فرمایا کہ پہلی صف کو سب سے پہلے پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّينَا فِي الصُّفُوفِ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدْحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنْ قَدْ أَخَذْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ وَفَقِهْنَا أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ بِوَجْهِهِ إِذَا رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ بِصَدْرِهِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفوں کو یوں سیدھی کیا کرتے جیسے تیر کی لکڑی کو سیدھا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ آپ نے محسوس فرمایا کہ ہمیں اس کی مشق ہو گئی ہے۔ پس ایک روز آپ نے ہماری جانب توجہ فرمائی تو ایک آدمی کا سینہ آگے نکلا ہوا تھا۔ فرمایا کہ اپنی صفیں سیدھی کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمِ ابْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ۔

ہناد بن سری اور ابو العاصم بن جواس حنفی، ابو الاحوص، منصور، طلحہ یامی، عبد الرحمٰن بن عوسجہ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفوں کے درمیان پھرا کرتے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہمارے سینوں اور کندھوں کو برابر کیا کرتے اور فرمایا کرتے کہ آگے پیچھے نہ رہا کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي يَعْنِي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلٰوةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھی فرمایا کرتے۔ جب ہم صفیں سیدھی کر لیتے تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ أَتَمُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

عیسیٰ بن ابراہیم غافقی، ابن وہب، قتیبہ بن سعید، لیث اور ابن وہب کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ معاویہ بن صالح، ابو الزاہریہ، کثیر بن مرہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے۔ دوسری قتیبہ، ابو الزاہریہ نے ابو شجرہ سے

عُمَرَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي الشَّجَرَةِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ لَمْ يَقُلْ عِيسَى بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو شَجَرَةَ كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ۔

روایت کی اور حضرت ابن عمر کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو قائم کرو کندھوں کو برابر رکھو خالی جگہ کو پُر کر دیا کرو اور اپنے بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ۔ عیسیٰ نے بایدی اخوانکم نہیں کہا اور شیطان کے گزرنے کے لیے جگہ نہ چھوڑا کرو۔ جو صف کو جوڑے گا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے گا اور جو صف کو توڑے گا تو اللہ تعالیٰ اسے توڑے گا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو شجرہ کا نام کثیر بن مرہ ہے۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صفوں میں مل کر کھڑے ہوا کرو اور ان میں فاصلہ کم رکھو اور گردنیں برابر رکھا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح تمہاری

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھی کیا کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو مکمل کرتا ہے۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ صَاحِبِ الْمَقْصُورَةِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي لِمَ صُنِعَ هَذَا الْعُودُ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ عَلَيْهِ يَدَهُ فَيَقُولُ اسْتَوُوا وَاعْدِلُوا صُفُوفَكُمْ۔

مقصورہ والے محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہے کہ ایک روز میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ انہوں نے فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ یہ لکڑی کس لیے رکھی ہوئی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم نہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا کرتے۔ سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفیں درست کرلو۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ أَخَذَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ أَخَذَهُ بِيَسَارِهِ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اس لکڑی کو اپنے دائیں دست مبارک سے پکڑ لیتے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اپنی صفوں کو درست کرو پھر اسے دوسرے دست مبارک سے پکڑ کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو درست کرلو۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلی صف کو پوری کر لیا کرو پھر جو اس کے نزدیک والی صف ہے اگر کچھ کمی ہے تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیئے۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنِي عَمِّي عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ۔

ابن بشار، ابوعاصم، جعفر بن یحییٰ بن ثوبان، عمارہ بن ثوبان، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ آدمی ہیں جن کے کندھے نماز میں نرم رہتے ہیں۔

بَابُ ۲۴۲ الصُّفُوفِ بَيْنَ السَّوَارِي۔

ستونوں کے درمیان صفیں بنانا

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ مَحْمُودٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدُفِعْنَا إِلَى السَّوَارِي فَتَقَدَّمْنَا وَتَأَخَّرْنَا فَقَالَ أَنَسٌ كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے کہ میں نے جمعہ کی نماز حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پڑھی ہمیں ہجوم نے ستونوں کی جانب دھکیل دیا تو ہم ایک دوسرے کے آگے پیچھے ہو گئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہم اس بات سے بچا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۴۳ مَنْ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَلِيَ الْإِمَامَ فِي الصَّفِّ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ۔

صف میں امام سے نزدیک رہنا مستحب ہے اور دور رہنے کی کراہیت

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔

ابومعمر نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے سن رسیدہ لوگ میرے نزدیک رہیں پھر وہ جوان کے قریب ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی۔ یہ زیادہ ہے آگے پیچھے نہ رہا کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیا جائے گا اور بازاروں کی طرح شور مچانے سے بچا کرو۔

٦٧١ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا معاوية ابن هشام ثنا سفيان عن أسامة بن زيد عن عثمان بن عروة عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کے دائیں جانب کھڑے ہونے پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف سے رحمت نازل ہوتی ہے۔

باب ٢٢٥ مقام الصبيان من الصف۔

صف میں لڑکے کہاں کھڑے ہوں؟

٦٧٢ - حدثنا عيسى بن شاذان ثنا عياش الرقام ثنا عبد الأعلى ثنا قرة بن خالد ثنا بديل ثنا شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم قال قال أبو مالك الأشعري ألا أحدثكم بصلاة النبي صلى الله عليه وسلم قال فأقام الصلاة فصف الرجال وصف الغلمان خلفهم ثم صلى بهم فذكر صلاته ثم قال هكذا صلاة قال عبد الأعلى لا أحسبه إلا أمتي۔

عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے مردوں نے صفیں بنائیں اور ان کے پیچھے لڑکوں نے صف پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی، پھر آپ کی نماز کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ نماز یہ ہوتی ہے۔ عبد الاعلیٰ نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا کہ میری امت کی نماز یہ ہے۔

باب ٢٢٦ صف النساء والتأخر عن الصف الأول۔

عورتوں کی صف اور اگلی صف سے پیچھے رہنا

٦٧٣ - حدثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا خالد وإسمعيل بن زكريا عن سهيل ابن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال أولها وشرها آخرها وخير صفوف النساء آخرها وشرها أولها۔

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے بری پچھلی ہے اور عورتوں کی بہتر صف پچھلی اور بری سب سے اگلی ہے۔

٦٧٤ - حدثنا يحيى بن معين ثنا عبد الرزاق عن عكرمة بن عمار عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال قوم يتأخرون عن الصف الأول حتى يؤخرهم الله في النار۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ پہلی صف سے ہمیشہ تاخیر کرتے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں پیچھے کر دے گا۔

٦٧٥ - حدثنا موسى بن إسمعيل ومحمد ابن عبد الله الخزاعي قالا ثنا أبو الأشهب عن

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے

أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

بعض اصحاب کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو ان سے فرمایا کہ .... آگے آجاؤ اور میری پیروی کرو تاکہ بعد والے تمہاری پیروی کریں اور لوگ ہمیشہ پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے ڈال دے گا۔

باب ۲۴۴ مَقَامِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّفِّ۔

امام صف سے کدھر کھڑا ہو؟

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔

یحییٰ بن بشیر بن خلاد کی والدہ ماجدہ محمد بن کعب قرظی کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور خالی جگہوں کو پُر کرو۔

باب ۲۴۵ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ۔

پچھلی صف میں اکیلا نماز پڑھے

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الصَّلَاةَ۔

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ہلال بن یساف، عمرو بن راشد نے حضرت وابصہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف سے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے دہرانے کا حکم فرمایا۔ سلیمان بن حرب کا بیان ہے کہ نماز۔ ف

ف۔ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا کھڑے ہو کر جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے چاہیے کہ امام کے رکوع میں جانے تک دوسرے آدمی کے آنے کا انتظار کرے ورنہ اگلی صف سے کسی آدمی کو اپنے ساتھ ملائے جس آدمی کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اسے چاہیے کہ پیچھے ہٹ کر اس کے ساتھ آملے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۴۶ الرَّجُلِ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ۔

جو صف میں بغیر رکوع کیے ملے

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ ثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ قَالَ فَرَكَعْتُ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

حمید بن مسعدہ، یزید بن زریع، سعید بن ابو عروبہ، زیاد اعلم، حسن کو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع میں تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے صف سے پیچھے ہی رکوع کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو بڑھائے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا زِيَادٌ الْأَعْلَمُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ جَاءَ وَرَسُولُ

زیاد اعلم نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع میں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی الی الصف فقال ابوبکرۃ انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد۔

کو زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

باب ۲۵ ما یستر المصلی۔

۶۸۰۔ حدثنا محمد بن کثیر العبدی انا اسرائیل عن سماک عن موسی بن طلحۃ عن ابیہ طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جعلت بین یدیک مثل مؤخرۃ الرحل فلا یضرک من مر بین یدیک۔

۶۸۱۔ حدثنا الحسن بن علی نا عبد الرزاق عن ابن جریج عن عطاء قال اٰخرۃ الرحل ذراع فما فوقہ۔

۶۸۲۔ حدثنا الحسن بن علی نا ابن نمیر عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربۃ فتوضع بین یدیہ فیصلی الیہا والناس وراءہ وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذہا الامراء۔

۶۸۳۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبۃ عن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم بالبطحاء وبین یدیہ عنزۃ الظہر رکعتین والعصر رکعتین یمر خلف العنزۃ المراۃ والحمار۔

باب ۲۶ الخط اذا لم یجد عصا۔

۶۸۴۔ حدثنا مسدد نا بشر بن المفضل نا اسمعیل بن امیۃ حدثنی ابوعمرو بن محمد بن

تھے انہوں نے صف سے پیچھے ہی رکوع کر لیا اور پھر چل کر صف میں شامل ہو گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نماز پوری کر لی تو فرمایا۔ تم میں سے صف سے پیچھے کس نے رکوع کیا اور پھر چل کر صف میں ملا؟ حضرت ابو بکرہ عرض گزار ہوئے کہ میں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حرص

نمازی کے سترے کا بیان

موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد ماجد حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے آگے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز رکھ لو گے تو جو بھی تمہارے سامنے سے گزرے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

حسن بن علی، عبد الرزاق، ابن جریج سے عطاء نے فرمایا کہ پچھلی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عید کے روز نکلے تو آپ نے نیزے کا حکم فرمایا جو آپ کے سامنے کھڑا کیا گیا آپ نے اس کی جانب نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے تھے اور سفر میں بھی آپ ایسا ہی کیا کرتے پھر حکام نے اسے اپنا لیا۔

عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطحاء میں نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں نیزے کے پرے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

جب لکڑی نہ ملے تو لکیر کھینچ لے

ابو عمرو بن محمد بن حریث نے اپنے دادا جان سے سنا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ

بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ حُرَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ جَدِّهِ حُرَيْثٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْخَطِّ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ نَجِدْ شَيْئًا نَشُدُّ بِهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَجِئْ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَتَفَكَّرَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أَحْفَظُ إِلَّا أَبَا مُحَمَّدِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ قَدِمَ هَا هُنَا رَجُلٌ بَعْدَ مَا مَاتَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَطَلَبَ هَذَا الشَّيْخَ أَبَا مُحَمَّدٍ حَتَّى وَجَدَهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَخَلَطَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ سُئِلَ عَنْ وَصْفِ الْخَطِّ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ هَكَذَا عَرْضًا مِثْلَ الْهِلَالِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ مُسَدَّدًا قَالَ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ الْخَطُّ بِالطُّولِ۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ رَأَيْتُ شَرِيكًا صَلَّى بِنَا فِي جَنَازَةٍ الْعَصْرَ فَوَضَعَ قَلَنْسُوَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي فَرِيضَةٍ حَضَرَتْ۔

باب ۲۵ الصَّلٰوةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے۔ اگر کوئی چیز نہ ملے تو لاٹھی کھڑی کرے اگر لاٹھی نہ ملے تو اپنے سامنے خط کھینچ لے۔ پھر اس کے سامنے سے گزرنے والا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

بنی عذرہ کے ایک شخص ابو محمد بن عمرو بن حریث کے جد امجد حریث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابو القاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر خط والی حدیث ذکر کی۔ سفیان نے کہا کہ ہم ایسی کوئی چیز نہیں پاتے جس سے اس حدیث کو مضبوط کریں۔ صرف اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔ ابن مدینی نے سفیان سے کہا کہ لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں تو انہوں نے تھوڑی دیر سوچ کر فرمایا کہ مجھے تو ابو محمد بن عمرو ہی یاد ہے سفیان نے کہا کہ اسمٰعیل بن امیہ کی وفات کے بعد ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے اس بزرگ ابو محمد کو تلاش کیا تو پا لیا تو اس سے بات غلط ملط ہو گئی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے خط کی کیفیت کے بارے میں کئی دفعہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ عرض میں ہلال کی طرح ہو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے مسدد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن داؤد نے خط کو طول میں بتایا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ میں نے شریک کو دیکھا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ جنازے کی نماز پڑھی پھر جب عصر کی فرض نماز پڑھی تو اپنی ٹوپی کو اپنے سامنے رکھ لیا۔

اونٹ کی طرف نماز پڑھنا

عثمان بن ابو شیبہ اور وہب بن بقیہ اور ابن ابو خلف اور عبد اللہ بن سعید، عثمان، ابو خالد، عبید اللہ، نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ کی طرف نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابٌ ٢٥٣ اِذَا صَلّٰى اِلٰى سَارِيَةٍ اَوْ نَحْوِهَا اَيْنَ يَجْعَلُهَا مِنْهُ.

٦٨٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْمُهَلَّبِ ابْنِ حُجْرٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى عُوْدٍ وَلَا عَمُوْدٍ وَلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهُ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا.

جب سترے کی طرف نماز پڑھے تو اسے اپنی کس چیز کے سامنے رکھے

ضباعہ بنت مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی لکڑی، ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھی ہو مگر اسے اپنے دائیں یا بائیں ابرو مبارک کے بالمقابل رکھا اور اسے اپنے بالکل سامنے نہیں رکھا کرتے تھے۔

بَابٌ ٢٥٤ الصَّلٰوةُ اِلَى الْمُتَحَدِّثِيْنَ وَالنِّيَامِ.

٦٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَعْنِيْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ.

باتیں کرنے والوں اور سوئے ہوئے کی طرف نماز پڑھنا

عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، عبد الملک بن محمد بن ایمن، عبد اللہ بن یعقوب بن اسحاق، محمد بن کعب قرظی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوئے ہوئے اور باتیں کرنے والے کی جانب نماز نہ پڑھا کرو۔

بَابٌ ٢٥٥ الدُّنُوُّ مِنَ السُّتْرَةِ.

٦٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيٰى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهُ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ وَاقِدُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَاخْتُلِفَ فِيْ اِسْنَادِهِ.

سترے سے نزدیک رہنا

محمد بن صباح بن سفیان، سفیان۔ عثمان بن ابی شیبہ، حامد، ابن السرح، سفیان، صفوان بن سلیم، نافع بن جبیر نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی سترے کی جانب نماز پڑھے تو اس کے نزدیک رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو نہ توڑ سکے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے واقد بن محمد، صفوان، محمد بن سہل نے اپنے والد ماجد سے یا محمد بن سہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ بعض حضرات نے کہا کہ نافع بن جبیر نے حضرت سہل بن سعد سے اور اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔

۶۹۱۔ حدثنا القعنبی والنفیلی قالا ثنا عبد العزیز ابن ابی حازم اخبرنی ابی عن سھل قال وکان بین مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین القبلۃ ممر عنز قال ابوداؤد الخبر للنفیلی۔

عبدالعزیز بن ابی حازم کے والد ابی حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور قبلے کے درمیان بکری کی گزرگاہ کے برابر فاصلہ ہوتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ خبر نفیلی کی ہے۔

باب ۲۵۶ ما یؤمر المصلی ان یدرأ عن الممر بین یدیہ۔

نمازی اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکے

۶۹۲۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن زید ابن اسلم عن عبد الرحمن ابن ابی سعید الخدری عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم یصلی فلا یدع احدا یمر بین یدیہ ولیدرأہ ما استطاع فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان۔

عبدالرحمن بن ابوسعید خدری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے جہاں تک ہو سکے اسے روکے اور اگر باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۶۹۳۔ حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابو خالد عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن عبد الرحمن ابن ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیصل الی سترۃ ولیدن منھا ثم ساق معناہ۔

عبدالرحمن بن ابوسعید خدری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے سترہ کی جانب پڑھنی چاہیے اور اس سے نزدیک رہے۔ پھر باقی حدیث معناً بیان کی۔

۶۹۴۔ حدثنا احمد بن ابی سریج الرازی ثنا ابو احمد الزبیری انا مسرۃ بن معبد اللخمی لقیتہ بالکوفۃ قال حدثنی ابو عبید صاحب سلیمان قال رأیت عطاء بن یزید اللیثی قائما یصلی فذھبت امر بین یدیہ فردنی ثم قال حدثنی ابو سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من استطاع منکم ان لا یحول بینہ وبین قبلتہ احد فلیفعل۔

سلیمان بن دربان ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے عطاء بن یزید لیثی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا۔ پھر فرمایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کسی کو اپنے اور قبلہ کے درمیان گزرنے سے روک سکتا ہے تو وہ ایسا کرے۔

۶۹۵۔ حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا سلیمان یعنی ابن المغیرۃ عن حمید یعنی ابن ھلال قال قال ابو صالح احدثک عما رأیت من ابی سعید وسمعتہ منہ دخل ابو سعید علی مروان فقال

ابوصالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید کو دیکھا اور ان سے سنا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروان کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی سترہ رکھ کر جب

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

نماز پڑھ رہا ہو کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اسے اس کے سینے میں مارے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

بَابُ ۲۵۰ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔

بسر بن سعید کو زید بن خالد جہنی نے حضرت ابو جہیم کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق کیا فرمایا ہے حضرت ابو جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانے کہ اس پر کتنا گناہ لازم آیا تو وہ چالیس سال تک کھڑے رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے کی نسبت بہتر شمار کرے۔ ابو النضر نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور نے چالیس دن فرمائے یا مہینے یا سال۔

بَابُ ۲۵۱ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

جو چیز نماز توڑتی ہے

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ الْمَعْنَى أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَفْصٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَا عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ قِيْدُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

حفص بن عمر، شعبہ، عبد السلام بن مطہر اور ابن کثیر، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن صامت سے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ حضرت حفص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو توڑ دیتی ہے۔ دونوں نے سلیمان سے روایت کی کہ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ تین چیزیں آدمی کی نماز کو توڑ دیتی ہیں جبکہ اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی چیز نہ ہو وہ گدھا، سیاہ کتا اور عورت ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کالے، سرخ اور سفید کتے میں کیا فرق ہے؟ فرمایا کہ بھتیجے! جیسے تم نے پوچھا ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ شعبہ نے مرفوعاً روایت کی کہ حضور نے فرمایا

ابن عباس موقوفاً على شعبة قال يقطع الصلوة المرأة الحائض والكلب قال أبو داود أوقفه سعيد و هشام و همام عن قتادة عن جابر بن زيد على ابن عباس۔

حائضہ عورت اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید اور ہشام اور ہمام نے قتادہ، جابر بن زید، حضرت ابن عباس سے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔

٦٩٩۔ حدثنا محمد بن إسمعيل البصري ثنا معاذ ثنا هشام عن يحيى عن عكرمة عن ابن عباس قال أحسبه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا صلى أحدكم إلى غير سترة فإنه يقطع صلوته الكلب والحمار والخنزير واليهودي و المجوسي والمرأة ويجزئ عنه إذا مروا بين يديه على قذفة بحجر۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو کتا، گدھا، خنزیر، یہودی، آگ پرست اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں اور ایک ڈھیلے کی مار سے پرے گزریں تو نماز ہو جائے گی۔

٧٠٠۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري ثنا وكيع عن سعيد بن عبد العزيز عن مولى ليزيد ابن نمران عن يزيد بن نمران قال رأيت رجلا بتبوك مقعدا فقال مررت بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم وأنا على حمار وهو يصلي فقال اللهم اقطع أثره فما مشيت عليها بعد۔

حضرت یزید بن نمران سے روایت ہے کہ میں نے تبوک میں ایک لنجے کو دیکھا تو اس نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سے گدھے پر گزرا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ اے اللہ! اس کے پاؤں کاٹ دے اس کے بعد میں ان پر نہ چل سکا۔

٧٠١۔ حدثنا كثير بن عبيد يعني المذحجي ثنا حيوة عن سعيد بإسناده ومعناه وزاد فقال قطع صلوتنا قطع الله أثره قال أبو داود ورواه أبو مسهر عن سعيد قال فيه قطع صلوتنا۔

کثیر بن عبید مذحجی، حیاۃ نے سعید سے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا اس نے ہماری نماز کو توڑا اللہ تعالیٰ نے اس کے پیر توڑ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسہر نے سعید سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑا۔

٧٠٢۔ حدثنا أحمد بن سعيد الهمداني و سليمان بن داود قالا ثنا ابن وهب أخبرني معاوية عن سعيد بن غزوان عن أبيه أنه نزل بتبوك وهو حاج فإذا هو برجل مقعد فسأله عن أمره فقال له سأحدثك حديثا فلا تحدث به ما سمعت أني حي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل بتبوك إلى نخلة فقال هذه قبلتنا ثم صلى إليها فأقبلت وأنا غلام أسعى حتى مررت بينه

سعید بن غزوان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حج کے ارادے سے تبوک میں اترے ہوئے تھے تو انہوں نے ایک لنجے کو دیکھ کر اس سے اس بارے میں پوچھا اس نے کہا کہ میں آپ کو اس کا ماجرا بتاتا ہوں لیکن جو آپ مجھ سے سنیں وہ میری زندگی میں کسی کو نہ بتائیں۔ بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبوک میں ایک کھجور کے پاس اترے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا قبلہ ہے پھر آپ نے اس کی جانب نماز پڑھی میں لڑکا تھا اور دوڑتا ہوا حضور کے اور کھجور کے درمیان

وَبَيْنَهَا فَقَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللّٰهُ أَثَرَهُ فَمَا قُمْتُ عَلَيْهَا إِلَى يَوْمِي هٰذَا۔

بَابٌ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ۔

٧٠٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَعْنِي فَصَلَّى إِلَى جُدُرٍ فَاتَّخَذَهُ قِبْلَةً وَنَحْنُ خَلْفَهُ فَجَاءَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا حَتَّى لَصِقَ بَطْنُهُ بِالْجُدُرِ وَمَرَّتْ مِنْ وَرَائِهِ أَوْ كَمَا قَالَ مُسَدَّدٌ۔

٧٠٤۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فَذَهَبَ جَدْيٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَتَّقِيهِ۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْمَرْأَةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ۔

٧٠٥۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهَا قَالَتْ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو الْأَسْوَدِ وَتَمِيمُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَإِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَذْكُرُوا وَأَنَا حَائِضٌ۔

٧٠٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَهِيَ

سے گزر گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے پیروں کو توڑ ڈالا میں آج تک ان پر کھڑا نہیں ہو سکا۔

امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے

عمرو بن شعیب سے ان کے والد محترم نے اور ان سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ ہم اذاخر کی گھاٹی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اترے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے ایک دیوار کو قبلے کی جانب رکھتے ہوئے نماز پڑھی اور ہم آپ کے پیچھے تھے۔ ایک مویشی آیا اور آپ کے سامنے سے گزرنے لگا آپ اسے روکتے رہے یہاں تک کہ اپنا شکم مبارک دیوار سے لگا دیا۔ پس وہ آپ کے پیچھے سے گزر گیا یا جیسے مسدد نے کہا۔

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، یحییٰ بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ پس ایک بکری کا بچہ آپ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ نے اسے روکا۔

جس نے کہا کہ عورت کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان ہوتی۔ شعبہ نے کہا کہ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ میں حائضہ تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے زہری اور عطا اور ابوبکر بن حفص اور ہشام بن عروہ اور عراک بن مالک اور ابی الاسود اور تمیم بن سلمہ نے عروہ بن زبیر کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ ابراہیم نے اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ ابوالضحیٰ نے مسروق کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ قاسم بن محمد اور ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ میں حائضہ تھی۔

ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھا کرتے تو میں آپ کے اور قبلے کے درمیان

مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ رَاقِدَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَرْقُدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ۔

یعنی ہوتی جس پر آپ آرام فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب آپ وتر پڑھتے تو مجھے وتر پڑھنے کے لیے جگا دیا کرتے۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تم نے برا کیا جو ہمیں گدھے اور کتے کے ساتھ رکھا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے لیٹی رہتی جب آپ سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیر کو دبا دیتے۔ پس میں اسے سمیٹ لیتی پھر آپ سجدہ کر لیتے۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ نَائِمَةً وَرِجْلَايَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ضَرَبَ رِجْلِي فَقَبَضْتُهُمَا فَسَجَدَ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں سوئی ہوئی ہوتی اور میرے دونوں پیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے جبکہ آپ رات کو نماز پڑھتے۔ جب آپ سجدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو میرے پاؤں پر ضرب لگاتے تو میں اسے سمیٹ لیتی اور آپ سجدہ کرتے۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي قِبْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمَامَهُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ زَادَ عُثْمَانُ غَمَزَنِي ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ تَنَحِّي۔

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن بشر۔ قعنبی، عبد العزیز بن محمد، محمد بن عمرو، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے قبلے کی جانب سو جاتی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے۔ عثمان نے یہ بھی کہا کہ مجھے دبا دیتے تو میں سرک جاتی۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْحِمَارُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

جس نے کہا کہ گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ عَلَى حِمَارٍ ح وَثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ

عثمان ابن ابو شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ میں ایک گدھے پر آیا۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں قریب البلوغ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ وَهُوَ اَتَمُّ قَالَ مَالِكٌ وَاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ وَاسِعًا اِذَا اَقَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

رہے تھے۔ پس میں کچھ صف کے سامنے سے گزرا۔ گدھی سے اترا اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں شامل ہو گیا اس بات کا کسی نے بھی برا نہیں منایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ الفاظ قعنبی کے ہیں اور یہ سب سے مکمل ہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو میرے نزدیک اس میں وسعت ہے۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ تَذَاكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ جِئْتُ اَنَا وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حِمَارٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ اَمَامَ الصَّفِّ فَمَا بَالَاهُ وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَدَخَلَتَا بَيْنَ الصَّفِّ فَمَا بَالٰى ذٰلِكَ۔

ابوصہباء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ہم گفتگو کر رہے تھے کہ کیا چیز نماز کو توڑتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور بنی عبدالمطلب کا ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ پس وہ اترا اور میں بھی اتر پڑا اور گدھے کو ہم نے صف کے آگے چھوڑ دیا اور کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ نیز بنی عبدالمطلب کی دو لڑکیاں آئیں اور صف کے درمیان میں داخل ہو گئیں اور کوئی قباحت محسوس نہ کی۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَدَاوٗدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا فَاَخَذَهُمَا قَالَ عُثْمَانُ فَفَرَّعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ دَاوٗدُ فَنَزَعَ اِحْدَاهُمَا مِنَ الْاُخْرٰى فَمَا بَالٰى ذٰلِكَ۔

جریر نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بنی عبدالمطلب کی دو لڑکیاں لڑتی ہوئی آئیں تو انہیں پکڑ لیا گیا۔ عثمان نے کہا کہ انہیں جدا کر دیا گیا۔ داؤد نے کہا کہ ایک دوسری سے اتر گئی اور کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔

بَابٌ مَنْ قَالَ الْكَلْبُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

جس نے کہا کہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَّنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَّنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى ذٰلِكَ۔

عباس بن عبیداللہ بن عباس نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے جنگل میں تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ پس آپ نے کھلے جنگل میں نماز پڑھی جبکہ آپ کے سامنے سترہ بھی نہیں تھا اور ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے پھر رہی تھیں۔ آپ نے اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔

بَابُ ۱۲۲ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ.

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا مُجَالِدٌ ثَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ قَالَ مَرَّ شَابٌّ مِنْ قُرَيْشٍ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَفَعَهُ ثُمَّ عَادَ فَدَفَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّ الصَّلٰوةَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ وَلٰكِنْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُظِرَ إِلٰى مَا عَمِلَ بِهِ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

ابوداؤد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور گزرنے والے کو حتی الامکان روکو کہ وہ شیطان ہے ۔

ابوداؤد کہتے ہیں روایت ہے کہ قریش کا ایک نوجوان حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے سے گزرا جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انہوں نے اسے ہٹا دیا، وہ پھر آیا، یہاں تک کہ انہوں نے تین دفعہ ہٹایا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حتی الامکان اسے روکو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث دونوں جانب ہیں تو دیکھا جائے گا کہ آپ کے بعد صحابہ کرام کا عمل کس بات پر ہے ۔

پارہ ــــ ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ تَفْرِيْعِ اسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

نماز شروع کرنے کا بیان

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ۔

رفع یدین کرنا

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

سالم کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ اٹھاتے۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهُمَا كَذٰلِكَ فَيَرْكَعُ ثُمَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْفَعَ صُلْبَهٗ رَفَعَهُمَا حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَيَرْفَعُهُمَا فِيْ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلٰوتُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے اور وہ اسی طرح ہوتے۔ پس رکوع کرتے۔ پھر جب سیدھے کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تو انہیں کندھوں تک اٹھاتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سجدوں میں ہاتھ نہ اٹھاتے اور رکوع سے پہلے آپ جو تکبیر کہتے اس میں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کی نماز پوری ہو جاتی۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا لَا اَعْقِلُ صَلٰوةَ اَبِيْ فَحَدَّثَنِيْ وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا كَبَّرَ

وائل بن علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر چھپا لیے، پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا اور انہیں اپنے کپڑے میں داخل کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ رکوع کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو نکال کر

رَفَعَ يَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيْضًا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ هِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُحَادَةَ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ مِنَ السُّجُودِ۔

اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر سجدہ کرتے اور اپنے مبارک چہرے کو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے اور جب سجدوں سے سر مبارک اٹھاتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ محمد بن جحادہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کا حسن بن ابوالحسن سے ذکر کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یہی ہے کرنے والوں نے ایسا ہی کیا اور چھوڑنے والوں نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمام نے ابن جحادہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے تو وہ سجدوں کے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں کرتے۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي أَهْلُ بَيْتِي عَنْ أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرِ۔

عبدالجبار بن وائل کا بیان ہے کہ میرے گھر والوں نے میرے والد محترم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکبیر کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔

عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد محترم حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے تو تکبیر کہا کرتے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو قبلے کی جانب منہ کر کے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ وہ کانوں تک پہنچ گئے پھر بائیں دست مبارک کو دائیں دست اقدس سے پکڑا جب رکوع کا ارادہ فرمایا تو حسب سابق ہاتھ اٹھائے پھر اپنے

عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیے جب رکوع سے سر اٹھایا تو مثل سابق ہاتھ اٹھائے جب سجدے میں گئے تو سر مبارک کو دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھا۔ پھر بیٹھے تو بائیں پیر کو بچھا لیا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور چھوٹی دو انگلیوں کو بند کر کے حلقہ بنا لیا اور میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے دیکھا اور بشر بن مفضل نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

۷۲۲ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ شَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تَحَرَّكُ أَيْدِيهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ۔

زائدہ نے عاصم بن کلیب سے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا اور پہنچا اور کلائی بھی۔ اسی روایت میں کہا کہ پھر ایک مدت کے بعد میں سخت سردی کے دنوں میں حاضر ہوا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے اوپر کپڑے ہوتے اور کپڑوں کے اندر اپنے ہاتھوں کو حرکت دیتے۔

۷۲۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَأَكْسِيَةٌ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو کانوں کی لو تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ان کا بیان ہے کہ پھر میں حاضر خدمت ہوا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ سینوں تک اٹھاتے اور ان کے اوپر جبے اور کمبل وغیرہ ہوتے۔ ف

ف۔ رفع یدین کرنے اور نہ کرنے دونوں کے بارے میں صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ امام شافعی وغیرہ حضرات کا عمل رفع یدین کرنے کی حدیثوں پر ہے اور ان حضرات کے مقلدین کو اپنے ائمہ کی تقلید کرنا چاہیے حضرات احناف کا عمل رفع یدین نہ کرنے کی حدیثوں پر ہے حنفیوں کو رفع یدین نہیں کرنا چاہیے اور فریقین کے درمیان یہ محل نزاع ہی نہیں ہے، ہاں ترجیح فعل احناف کو ہے کیونکہ ہرگز کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ رفع یدین فرمایا اور نہ کسی حدیث میں صفت ہی مذکور بلکہ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ترک فرما دیا تھا۔ یہ تو ہوا مسلمانوں کے ناجی گروہ کا مذہب و مشرب لیکن جن حضرات کو ائمہ کرام تو ہے در ان کے مقلدین علمائے اعلام کا کلام سمجھنے کی لیاقت و اہلیت نہیں وہ مجتہدین کر فیصلہ کریں اور رفع یدین پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمیشہ کرنے کا ادعا فرمائیں تو سینہ زوری سے تفریق بین المسلمین کا راستہ نکالنا اور اپنی بے راہ روی کی بات پالنا ہے۔ جب ان کے نزدیک بھی یہ فرض و واجب نہیں بلکہ غایت درجہ مستحب ہے۔ ایسی حالت مستحب کی خاطر فتنہ و فساد برپا کرنا بڑی معیوب بات ہے کہ کہاں مستحب کا ثواب اور کہاں تفرقہ و فسا

کا عذاب کہ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہدایت فرمائے اور مسلمانوں کو فتنہ وفساد سے بچائے آمین، ملخصاً از فتاویٰ رضویہ جلد سوم۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

باب ۲۲۲ افتتاح الصلوٰۃ۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّتَاءِ فَرَاَيْتُ اَصْحَابَهُ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز شروع کرنا

علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں موسم سرما کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ نماز میں کپڑوں کے اندر رفع یدین کیا کرتے۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى وَهٰذَا حَدِيْثُ اَحْمَدَ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَلِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ بِاَكْثَرِنَا لَهُ تَبِعَةً وَلَا اَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَصُبُّ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ

احمد بن حنبل، ابو عاصم ضحاک بن مخلد، مسدد، یحییٰ، عبد الحمید ابن جعفر، محمد بن عمرو بن عطاء کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس اصحاب کی موجودگی میں حضرت ابو حمید ساعدی سے سنا جن میں حضرت ابو قتادہ بھی تھے حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کو میں آپ حضرات کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم یہ کس طرح؟ جبکہ نہ آپ کو پیروی کرتے ہم سے زیادہ عرصہ گزرا اور نہ آپ نے صحبت کا شرف ہم سے زیادہ پایا۔ انہوں نے کہا کہ بات یہی ہے۔ سب نے کہا کہ بیان کیجیے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ دونوں کندھوں کے برابر ہو جاتے پھر تکبیر کہتے یہاں تک کہ ہر ہڈی سیدھی ہو کر اپنی جگہ قرار پکڑ جاتی۔ پھر قرأت پڑھتے، پھر تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، پھر رکوع کرتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور برابر رہتے کہ سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ نیچے جھکاتے۔ پھر سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر سیدھے ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور اپنے بازوؤں کو کروٹوں سے جدا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے اور سجدے کے وقت پیروں کی انگلیوں کو کھلی رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور بائیں پیر کو بچھا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَعَدَ وَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ قَالُوا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہ اس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر لوٹ جاتی۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی تھی۔ پھر اپنی باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ کر لیتے جس کے بعد سلام پھیرنا ہے تو بائیں پیر کو باہر نکال لیتے اور بائیں پہلو پر کر بیٹھتے۔ سب نے کہا آپ نے سچ فرمایا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ ف

ف۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کیا جاتا ہے۔ بعض حدیثوں سے کندھوں تک ہاتھ اٹھانا ثابت ہے اور بعض احادیث میں سے کانوں کی لو تک۔ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل کرتے ہیں کہ مردوں کو کانوں کی لو تک اور عورتوں کو کندھوں تک ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ غائر نظر اور صائب فکر ہو تو یہی مذہب احادیث صحیحہ کے مفہوم و مراد سے قریب تر ہے۔ باقی رہی ان حضرات کی بات جن کا محبوب مشغلہ ہی یہ ہے کہ مقدس شجر اسلام میں تفریقات کی قلمیں لگائیں اور فروعی مسائل میں اختلاف کر کے مسلمانوں کو ان میں الجھائیں۔ ان حضرات کا مقصد قرآن و حدیث پر عمل کرنا نہیں بلکہ فروعی مسائل کی آڑ میں اپنی اسلام دشمنی کو چھپانا اور بے خبر مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعی اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو سچے مسلمان بنائے آمین۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرُوا صَلٰوتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو حُمَيْدٍ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَاْسَهٗ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهٖ وَقَالَ فَاِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ اَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى اِلَى الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ۔

محمد بن عمرو بن حلحلہ کا بیان ہے کہ عمرو عامری نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مجلس میں تھا تو انہوں نے حضور کی نماز کا ذکر کیا۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ پھر اس حدیث کے بعض حصے ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جب رکوع کرتے تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جما لیتے اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھتے پھر کمر کو سیدھا کیا سر کو اوپر اٹھائے یا ادھر ادھر جھکائے بغیر اور فرمایا کہ جب دو رکعتوں پر قعدہ کیا تو بائیں پیر کے تلوے پر بیٹھے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھا اور جب چوتھی پر بیٹھے تو اپنا بایاں پہلو زمین پر رکھا اور دونوں قدم مبارک ایک جانب نکال لیے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ نَا

عیسیٰ بن ابراہیم مصری، ابن وہب، لیث بن سعد،

ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ۔

٧٢٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَأَبُو أُسَيْدٍ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ أَوْ يَنْقُصُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ يَعْنِي مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرَةٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ فِي التَّشَهُّدِ۔

٧٢٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ

یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابو حبیب، محمد بن عمرو بن حلحلہ سے محمد بن عمرو بن عطاء سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا جب سجدہ کیا تو اپنے بازو زمین پر نہ بچھائے اور نہ انہیں اکٹھا کیا اور اپنی انگلیوں کے سرے قبلے کی جانب رکھے۔

محمد بن عمرو بن عطاء سے جو بنی مالک کے ایک فرد تھے عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت کی ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں ان کے والد ماجد تھے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور جس میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو حمید ساعدی اور حضرت ابو اسید بھی تھے تو کم و بیش یہی حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں یہ بھی فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر کہا اللّٰہُ اَکْبَرُ، پس اپنی دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں کی انگلیوں کو زمین پر جمایا جبکہ آپ نے سجدہ کیا، پھر تکبیر کہی اور پہلو پر بیٹھ گئے اور دوسرے پیر کو کھڑا رکھا، پھر تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور پہلو پر نہ بیٹھے۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے یہاں تک کہ جب کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے پھر آخری دو رکعتیں بھی پڑھ لیں اور تشہد میں تورک (پہلو پر بیٹھنے) کا ذکر نہ فرمایا۔

عباس بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید، حضرت ابو اسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا آپ سب سے زیادہ علم ہے پس انہوں نے اس حدیث کی بعض باتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے

كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ لَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ وَذَكَرَ نَحْوَ فُلَيْحٍ وَذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَحْوَ جِلْسَةِ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَعُتْبَةَ.

گویا انہیں پکڑ لیا ہے اور دونوں کو ترچھا کرتے ہوئے کروٹوں سے جدا رکھا۔ فرمایا کہ پھر سجدہ کیا تو اپنی ناک اور پیشانی ٹکائی اور اپنے ہاتھ کروٹوں سے علیحدہ رکھے اور اپنی ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھیں پھر سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آگئی یہاں تک کہ فارغ ہو گئے پھر بیٹھے تو اپنے بائیں پیر کو بچھا لیا اور دائیں پیر کی انگلیاں قبلہ رُو رکھتے ہوئے کھڑا کر لیا اور دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھ لی اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو عتبہ بن ابوحکیم، عبداللہ بن عیسیٰ، عباس بن سہل نے اور تورک کا ذکر نہیں کیا۔ فلیح نے بھی اس طرح ذکر کیا ہے۔ حسن بن حر نے بیٹھنے کا ذکر فلیح اور عتبہ کی طرح کیا ہے۔

---

۷۳۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا فُلَيْحٌ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُحَدِّثُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَحَدَّثَنِيهِ أُرَاهُ ذَكَرَ عِيسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ.

عباس بن سہل ساعدی نے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ جب سجدہ کیا تو دونوں رانوں کے درمیان فاصلہ رکھا اور شکم مبارک کا ذرا بھی حصہ رانوں پر نہ رکھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن مبارک، فلیح، عباس بن سہل کہ ابن مبارک کو اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ غالباً ان سے عیسیٰ بن عبداللہ نے ذکر کیا اور انہوں نے عباس بن سہل سے سنا کہ میں حضرت ابوحمید ساعدی کی خدمت میں حاضر تھا۔

---

۷۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَا كَفَّاهُ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَجَافَى عَنْ إِبْطَيْهِ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ هَمَّامٌ وَحَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عبدالجبار بن وائل کے والد ماجد نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سجدہ کیا تو زمین پر اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور جب سجدہ کیا تو اپنی پیشانی ہتھیلیوں کے درمیان رکھی اور بغلیں کھلی رکھیں۔ حجاج اور ہمام، شقیق، عاصم بن کلیب کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے ان میں سے ایک کی حدیث میں ہے کہ محمد بن جحادہ کی حدیث میں یہ ہے کہ جب آپ اٹھے تو اپنے

وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا وَفِيْ حَدِيْثِ اَحَدِهِمَا وَاَكْبَرُ عِلْمِيْ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَاِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلٰى فَخِذِهٖ۔

گھٹنوں کے بل اٹھتے اور اپنی رانوں پر بوجھ ڈالتے۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ۔

عبدالجبار بن وائل کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو تک اٹھایا کرتے تھے۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ لِلسُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

عبدالملک بن شعیب بن لیث ان کے والد ان کے دادا، یحییٰ بن ایوب، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل کر لیتے اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کیا کرتے اور جب سجدوں کے لیے اٹھتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے اس وقت بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُبَيْرَةَ عَنْ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيِّ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَصَلّٰى بِهِمْ يُشِيْرُ بِكَفَّيْهِ حِيْنَ يَقُوْمُ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَسْجُدُ وَحِيْنَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُوْمُ فَيُشِيْرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اِنِّيْ رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ اَرَ اَحَدًا يُصَلِّيْهَا فَوَصَفْتُ لَهٗ هٰذِهِ الْاِشَارَةَ فَقَالَ اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَدِ بِصَلٰوةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

ابوہبیرہ نے میمون مکی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ اپنی ہتھیلیوں سے اشارہ کرتے جب کھڑے ہوتے جب رکوع کرتے جب سجدہ کرتے اور جب کھڑے ہونے لگتے جب وہ کھڑے ہو جاتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے لیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے حضرت ابن زبیر کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ کسی دوسرے کو اس طرح پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہیں ان اشاروں کے متعلق بتایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا چاہتے ہو تو عبداللہ بن زبیر جیسی نماز پڑھو۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ الْمَعْنٰى قَالَا نَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيْرٍ يَعْنِي السَّعْدِيَّ

نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے کہ مسجد خیف کے اندر عبداللہ بن طاؤس نے میرے پہلو میں نماز پڑھی جب

قَالَ صَلّٰى إِلٰى جَنْبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُوْلٰى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِيْ يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِيْ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ.

انہوں نے پہلا سجدہ کر کے اس سے اپنا سر اٹھایا تو اپنے دونوں ہاتھ چہرے تک بلند کیے میں نے اس بات کا انکار کیا۔ اور وہیب بن خالد سے کہا۔ وہیب بن خالد نے ان سے کہا کہ آپ ایسا کام کرتے ہیں جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ ابن طاؤس نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ میرے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا اور میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔

٧٣٦- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَيَرْفَعُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ الصَّحِيْحُ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ لَيْسَ بِمَرْفُوْعٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوٰى بَقِيَّةُ أَوَّلَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَسْنَدَهُ وَرَوَاهُ الثَّقَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ فِيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُهُمَا إِلٰى ثَدْيَيْهِ وَهٰذَا الصَّحِيْحُ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَمَالِكٌ وَأَيُّوْبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ مَوْقُوْفًا وَأَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحْدَهُ عَنْ أَيُّوْبَ لَمْ يَذْكُرْ أَيُّوْبُ وَمَالِكٌ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَذَكَرَهُ اللَّيْثُ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيْهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ الْأُوْلٰى أَرْفَعَهُنَّ قَالَ لَا سَوَاءً قُلْتُ أَشِرْ لِيْ فَأَشَارَ إِلَى الثَّدْيَيْنِ أَوْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کر لیتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر کا قول مرفوع نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ باقی حضرات نے اس کے پہلے حصے کو عبیداللہ سے روایت کرتے ہوئے مسند کیا ہے اور ثقفی نے عبیداللہ سے اسے روایت کرتے ہوئے حضرت ابن عمر پر موقوف کیا اور اس میں کہا۔ جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو انہیں چھاتیوں تک اٹھاتے اور صحیح یہی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے لیث بن سعد اور مالک اور ایوب اور ابن جریج نے موقوفاً اور صرف حماد بن سلمہ نے اسے ایوب سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ایوب اور مالک نے اس کا مرفوعاً ذکر نہیں کیا کہ جب سجدوں سے کھڑے ہوتے جبکہ لیث نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے اس میں کہا کہ میں نافع سے عرض گزار ہوا کہ کیا حضرت ابن عمر پہلی تکبیر میں زیادہ اونچے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ فرمایا نہیں بلکہ برابر۔ میں عرض گزار ہوا کہ بتایئے تو انہوں نے چھاتیوں تک اشارہ کیا یا اس سے بھی نیچے۔

٧٣٧- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو

يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ رَفْعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ مَالِكٍ فِي مَا أَعْلَمُ۔

کندھوں کے برابر ہوتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو نہیں اٹھاتے مگر اس سے نیچے رکھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق مالک کے سوا نیچے ہاتھ اٹھانے کا کسی ایک نے ذکر نہیں کیا۔

باب ۲۲۲

دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُحَارِبِيِّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

عثمان بن ابوشیبہ اور محمد بن محاربی، محمد بن فضیل، عاصم بن کلیب، محارث بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ حِينَ وَصَفَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ۔

عبیداللہ بن ابورافع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے تو اسی طرح کرتے جبکہ رکوع کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے اٹھتے اور نماز میں کسی اور جگہ پر نہ اٹھاتے جبکہ بیٹھے ہوئے ہوتے اور جب سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوحمید ساعدی کی حدیث میں ہے جبکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا حال بیان کیا کہ جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی تھی۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

نصر بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا جبکہ تکبیر تحریمہ کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کانوں کی لو تک پہنچ جاتے۔

ف۔ احناف کا یہی مذہب ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے جائیں اور عورتیں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھایا کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ نَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ الْمَعْنٰى عَنْ عِمْرَانَ عَنْ لَاحِقٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَأَيْتُ إِبْطَيْهِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ يَقُولُ لَاحِقٌ أَلَا تَرٰى أَنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ مُوسٰى يَعْنِي إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ۔

ابن معاذ ان کے والد ماجد، موسیٰ بن مروان، شعیب بن اسحاق، عمران، لاحق، بشیر بن نہیک سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ...۔ ابن معاذ نے یہ بھی کہا کہ لاحق کہا کرتے: بھلا وہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس طرح آگے ہو سکتے تھے؟ موسیٰ نے یہ بھی کہا کہ جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أَمَرَنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی پس تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھتے۔ جب حضرت سعد بن ابی وقاص کو یہ بات پہنچی تو فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے، ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر ہمیں حکم فرمایا گیا کہ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ۔

جس نے رکوع کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہ کیا

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً۔

عثمان بن ابو شیبہ، وکیع، سفیان، عاصم بن کلیب، عبد الرحمٰن بن اسود، علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والی نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک دفعہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔ ف

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ نماز میں ہاتھ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی اٹھائے جائیں اور احناف کا اسی پر عمل ہے کیونکہ رفع یدین کی ایک بھی روایت ایسی نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ رفع یدین کرتے رہے اور نہ کسی حدیث میں مدت ہی مذکور ہے۔ دریں حالات دو صورتیں ممکن ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ شروع میں رفع یدین کیا جاتا ہو گا پھر چھوڑ دیا گیا لہٰذا رفع یدین اس صورت میں منسوخ شمار ہو گا۔ دوسری صورت یہ کہ کبھی کیا جاتا ہو گا اور کبھی ترک کر دیا جاتا ہو گا کیونکہ

دونوں قسم کی احادیث صحیحہ موجود ہیں اس صورت میں کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز قرار پائیں گے لیکن ترجیح رفع یدین نہ کرنے کو ہوگی کیونکہ رفع یدین ذکر نہ کرنے میں سکون ہے اور وہ نماز میں مطلوب ومقصود ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو حُذَيْفَةَ قَالُوا أَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

حسن بن علی، معاویہ اور خالد بن عمرو اور ابو حذیفہ نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہا: ۔ پہلی دفعہ ہی ہاتھ اٹھائے اور بعض نے کہا کہ ایک ہی مرتبہ اٹھائے

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے اور پھر ایسا نہ کرتے۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَ حَدِيثِ شَرِيكٍ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا بِالْكُوفَةِ بَعْدُ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ لَمْ يَذْكُرُوا ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

عبد اللہ بن محمد زہری، سفیان نے یزید سے حدیث شریک کے مطابق روایت کی لیکن یہ نہیں کہا کہ پھر ایسا نہ کرتے سفیان نے کہا ہم سے کوفے میں کہا گیا کہ پھر ایسا نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ پھر ایسا نہ کرتے۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ۔

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے اور فارغ ہونے تک پھر نہیں اٹھائے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے یعنی درجۂ صحت پر فائز نہیں۔ ف

ف ۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ہٰذا الحدیث لیس بصحیح تو فرما دیا لیکن اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کی وجہ بیان نہ فرمائی۔ محدثین کرام جب اس حکم پر کان نہیں دھرتے جو وجہ کے بغیر لگایا جائے تو امام موصوف نے یہ جانتے ہوئے بھی شاید اپنے شافعی مذہب کی ترجیح دکھانے کی غرض سے اس حدیث کی صحت سے انکار کیا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

سعید بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اونچا کر کے اٹھاتے۔

باب ۲۶ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ۔

زرعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قدموں کو برابر رکھنا اور ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھنا سنت ہے۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْيُمْنٰى فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے بائیں ہاتھ کو داہنے پر رکھے ہوئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔ ف

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے (اس حدیث کو حدیث رسول کے بدلے ہوں نے اپنے مطبوعہ نسخوں م

باب ۲۷ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الصَّلٰوةُ مِنَ الدُّعَاءِ۔

کس دعا کے ساتھ نماز شروع کی جائے

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ

عبیداللہ بن ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر گویا ہوتے میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو مالک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس میرے

ذنوبي جميعا لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس اليك انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك واذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظامي وعصبي واذا رفع قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ملء السموات والارض وملء ما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد واذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره فاحسن صورته وشق سمعه وبصره وتبارك الله احسن الخالقين واذا سلم من الصلوة قال اللهم اغفرلي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم والمؤخر لا اله الا انت۔

سارے گناہ بخش دے نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے۔ ان کی خوبی کی ہدایت نہیں دیتا مگر تو۔ ان کی برائی مجھ سے پھیر دے اور ان کی برائی نہیں پھیرتا مگر تو۔ میں تیرے حکم ماننے کے لیے تیار اور مستعد ہوں۔ تمام بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں اور برائی تیری طرف سے نہیں ہے۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف سے ہوں۔ تو برکت والا اور بلند ہے۔ میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیری جانب تائب ہوتا ہوں اور جب رکوع کرتے تو کہتے:۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع فرمان ہوا۔ تیرے حضور عاجزی پیش کرتی ہے میری سماعت، میری بصارت، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اور جب سر اٹھاتے تو کہتے سن لیا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب اور تیرے لیے سب تعریفیں ہیں جن سے بھرے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور بھری ہوئی ہیں تمام چیزیں جو ان کے درمیان ہیں اور اس کے بعد بھری ہوئی ہے ہر وہ چیز جو تو نے چاہی اور جب سجدہ کرتے تو کہتے:۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع فرمان ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور صورت دی اور اچھی صورت بنائی اور اس میں سماعت و بصارت رکھی اور برکت والا ہے اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا اور جب نماز کا سلام پھیرتے تو کہتے اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور بعد میں کروں اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو زیادتی ہوئی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ آگے لے جانے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔

۷۵۲۔ حدثنا الحسن بن علي نا سليمان بن داود الهاشمي نا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل ابن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب عن الاعرج عن عبيد الله بن ابي رافع عن علي ابن

عبید اللہ بن ابو رافع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور اسی طرح کرتے جب قرأت ختم کر کے رکوع کا ارادہ فرماتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی

أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ وَدَعَا نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الدُّعَاءِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ الشَّيْءَ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَزَادَ فِيهِ وَيَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

ایسا ہی کرتے اور بیٹھے ہوئے کسی موقع پر رفع یدین نہ کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ لینے کے بعد کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے تکبیر کہتے اور دعا کرتے۔ دعا کے متعلق کو پیش حدیث عبدالعزیز کے مطابق لیکن وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ کا ذکر نہیں کرتے بلکہ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے پر کہتے۔ اے اللہ بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں اور جو چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَابْنُ أَبِي فَرْوَةَ وَغَيْرُهُمَا مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا قُلْتَ أَنْتَ ذَاكَ فَقُلْ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي قَوْلَهُ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ۔

عمرو بن عثمان، شریح بن یزید، شعیب بن ابو حمزہ سے کہا کہ مجھ سے ابن منکدر اور ابن ابی فروہ وغیرہ مدینہ منورہ کے فقہاء نے فرمایا کہ جب تم اس دعا کو پڑھو تو انا اول المسلمین کی جگہ انا من المسلمین کہا کرو یعنی میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا وَزَادَ حُمَيْدٌ فِيهِ وَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْشِ نَحْوَ مَا كَانَ يَمْشِي فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَهُ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ۔

قتادہ، ثابت اور حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے آیا اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا اس نے کہا اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ... جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے ہیں اور اس نے کوئی بری بات نہیں کہی۔ اس آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے۔ جب حاضر ہوا تو میرا سانس پھولا ہوا تھا لہٰذا یہ کہہ گئے۔ فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ انہیں اٹھانے کے لیے دوڑ رہے تھے۔ حمید نے اس میں یہ بھی کہا۔ جب تم میں سے کوئی آئے تو حسب معمول چلے اور جتنی نماز مل جائے پڑھے اور جتنی رہ جائے تو پوری کرے۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً قَالَ عَمْرٌو لَا اَدْرِيْ اَيَّ صَلٰوةٍ هِيَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلَاثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ قَالَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ۔

ابن جبیر بن مطعم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک نماز پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ عمرو نے کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کونسی نماز تھی پس کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ ۔۔۔۔ فرمایا کہ نفث اس کی لغویات نفخ اس کا تکبر اور ہمز اس کے وسوسے ہیں۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي التَّطَوُّعِ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

نافع بن جبیر کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نفل نماز کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَرَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَرَازِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَفْتَتِحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا قَامَ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ۔

عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز کس چیز کے ساتھ شروع فرمایا کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے بھی نہیں پوچھی۔ جب حضور کھڑے ہوتے تو دس دفعہ اللّٰہ اکبر، دس دفعہ الحمد للّٰہ، دس دفعہ سبحان اللّٰہ، دس دفعہ لا الٰہ الا اللّٰہ اور دس دفعہ استغفر اللّٰہ کہا کرتے اور کہتے اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت پر رکھ اور مجھے روزی دے اور مجھے عافیت سے رکھ اور قیامت کے روز کھڑے ہونے کی تنگی سے پناہ مانگتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے خالد بن معدان نے ربیعہ جرشی سے حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے جبکہ رات کو قیام فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ حضور جب رات کو

وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ أَنْتَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

٧٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَبُوْ نُوْحٍ قُرَادٌ نَا عِكْرِمَةُ بِإِسْنَادِهِ بِلَا إِخْبَارٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ كَبَّرَ وَيَقُوْلُ۔

٧٦٠۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ مَالِكٌ لَا بَأْسَ بِالدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَفِيْ آخِرِهِ فِي الْفَرِيْضَةِ وَغَيْرِهَا۔

٧٦١۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ۔

کھڑے ہوتے تو اپنی نماز اس دعا سے شروع کرتے۔ اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپی اور ظاہر چیزوں کے جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اختلافی باتوں میں مجھے اپنے حکم سے حق کی ہدایت فرما۔ تو جسے چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

محمد بن رافع، ابونوح، قراد، عکرمہ نے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا جب آپ کھڑے ہوتے تو تکبیر کے بعد کہتے۔

قعنبی نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ نماز کے شروع، درمیان یا آخر میں دعا کرنے میں کوئی ممانعت نہیں خواہ نماز فرض ہو یا دوسری۔

یحییٰ زرقی سے ان کے والد ماجد حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا ابھی ابھی یہ کلمات کس نے کہے؟ اس آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیس سے اوپر فرشتوں کو لپکتے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔ ف۔

ف۔ اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معجزانہ حالت کا پتہ لگتا ہے کہ آپ نے صحابی کی زبان سے نکلے ہوئے کلمے بھی نماز کی حالت میں سن لیے۔ ان کا ثواب لکھنے کے لیے جو فرشتے آئے انہیں بھی دیکھ لیا۔ فرشتوں کی تعداد بھی نماز کی حالت میں معلوم کر لی۔ فرشتوں کا مقصد بھی جان لیا کہ ان کلمات کو لکھنے کے لیے ہی دوڑ رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہو گیا

کہ ہر فرشتہ دوسروں سے سبقت لے جانے میں کوشاں تھا۔ سبحان اللہ! اگر ہم نماز میں دیگر امور کی جانب توجہ کریں تو اس سے ہماری نماز میں خلل واقع ہوتا ہے لیکن حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا اور متوجہ الی اللہ میں کوئی فرق آتا تھا۔ معلوم ہوا کہ حبیب خدا کی حالت دوسروں سے بالکل مختلف تھی اور انہیں دوسروں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ تو خالق اور مخلوق کے درمیان رابطہ اور برزخ کبریٰ تھے۔ اسی لیے عارف رومی نے فرمایا ہے ۔ ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے۔ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تعریف تیری ہے تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور تعریف تیری ہی ہے تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان میں ہے تو سچا ہے تیری بات سچی ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات سچی ہے اور جنت و دوزخ و قیامت حقیقت ہیں۔ اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع ہوا، تیرے لیے جھگڑا، تیری طرف سے حکم کیا پس بخش دے جو میں نے تقدیم و تاخیر کی اور خفیہ یا علانیہ کیا تو میرا معبود ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُ قَالَ نَا طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي التَّهَجُّدِ يَقُوْلُ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

ابو کامل، خالد بن حارث، عمران بن مسلم، قیس بن سعد طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد میں تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد کہتے۔ پھر پہلی حدیث کی طرح معناً روایت کی۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَحْوَهُ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ أَبِيْهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رِفَاعَةُ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ رِفَاعَةُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

معاذ بن رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس حضرت رفاعہ کو چھینک آئی۔ قتیبہ نے حضرت رفاعہ نہیں کہا پس میں نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى ...

حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَتَمَّ مِنْهُ۔

٧٧٥۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضَى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ قَالَ فَسَكَتَ الشَّابُّ ثُمَّ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا قُلْتُهَا لَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَ مَا تَنَاهَتْ دُونَ عَرْشِ الرَّحْمَنِ جَلَّ ذِكْرُهُ۔

بَابٌ ١٢٠ مَنْ رَأَى الِاسْتِفْتَاحَ بِسُبْحَانَكَ۔

٧٧٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ نَا جَعْفَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا الْحَدِيثُ يَقُولُونَ هُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا الْوَهْمُ مِنْ جَعْفَرٍ۔

٧٧٧۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى نَا طَلْقُ بْنُ

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو نماز میں بولنے والے سے فرمایا۔ پھر حدیث مالک کی طرح بیان کی بلکہ اس سے مکمل۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے انصار کے ایک نوجوان کو چھینک آئی تو اس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتّٰى يَرْضٰى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضٰى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کہ ان لفظوں کا کہنے والا کون ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ نوجوان خاموش رہا۔ پھر فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے؟ اس نے بری بات نہیں کی۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے کہے اور ان کے ساتھ میرا ارادہ نہیں تھا مگر بھلائی کا۔ فرمایا وہ کلمات اللہ تعالیٰ کے عرش سے نیچے کہیں نہ ٹھہرے۔

جس کے نزدیک نماز سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ سے شروع کی جائے

ابو متوکل ناجی سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو قیام کرتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ پھر تین مرتبہ کہتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پھر تین مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ۔۔ پھر قراءت پڑھتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ علی بن علی نے حسن سے مرسلاً روایت کی ہے اس میں جعفر کو وہم ہوا۔

ابو الجوزاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

غَنَّامٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ وَقَدْ رَوَى قِصَّةَ الصَّلَاةِ عَنْ بُدَيْلٍ جَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ شَيْئًا مِنْ هَذَا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کہتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالسلام سے یہ حدیث مشہور نہیں ہے اسی لیے طلق بن غنام کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور نماز کے واقعہ کو بدیل سے کافی لوگوں نے روایت کیا ہے لیکن اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ۲۲۲ السَّكْتَةِ عِنْدَ الِافْتِتَاحِ

نماز شروع کرتے وقت سکتہ کرنا

۷٦٨ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتَّى يَقْرَأَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ عِنْدَ الرُّكُوعِ قَالَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ فَكَتَبُوا فِي ذَلِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أُبَيٍّ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ حُمَيْدٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ۔

حسن نے حضرت سمرہ سے روایت کی ہے کہ نماز میں مجھے دو سکتے یاد رہے ہیں۔ ایک جب امام تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد قرأت شروع کرنے سے پہلے اور دوسرے جب فاتحہ اور سورت پڑھ لے یعنی رکوع میں جاتے وقت۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے اس بات کا انکار کیا تو انہوں نے مدینہ منورہ کو ایک خط حضرت ابی بن کعب کے لیے لکھا۔ حضرت ابی نے حضرت سمرہ کی تصدیق فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کے بارے میں ایسا ہی حمید نے کہا ہے کہ دوسرا سکتہ اس وقت تھا

۷٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ كُلِّهَا فَذَكَرَ بِمَعْنَى يُونُسَ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو مقامات پر سکتہ کرتے۔ ایک جب نماز شروع کرتے اور دوسرے جب قرأت سے بالکل فارغ ہو جاتے۔ یونس نے معناً اس کا ذکر کیا ہے۔

---

۷۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ نَا سَعِيدٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے مذاکرہ کیا۔ پس حضرت سمرہ بن جندب نے کہا کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد ہیں ایک تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہہ کر فارغ ہو جاتے حضرت سمرہ کو یہی یاد تھا اور حضرت عمران نے انکار کیا پس دونوں

فَحَفِظَ ذَلِكَ سَمُرَةُ وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِي ذَلِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ إِلَيْهِمَا أَوْ فِي رَدِّهِ عَلَيْهِمَا أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ۔

نے اس بارے میں حضرت ابی بن کعب کے لیے لکھا انہوں نے دونوں کو جواب دیتے ہوئے بتایا کہ سمرہ کو صحیح یاد ہے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدٌ بِهَذَا قَالَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهِ قَالَ سَعِيدٌ قُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

قتادہ نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے دو سکتے یاد رکھے ہیں۔ اس سلسلے میں سعید نے کہا ہم قتادہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ وہ سکتے کون سے ہیں؟ فرمایا کہ ایک نماز شروع کرنے کے وقت اور دوسرا قرأت سے فارغ ہونے کے بعد۔ پھر فرمایا کہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنے کے بعد۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ أَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ قَالَ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

احمد بن شعیب، محمد بن فضیل، عمارہ۔ ابو کامل، عبد الواحد، عمارہ، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہہ لیتے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں آپ کو تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش دیکھا کرتا ہوں مجھے بتائیے کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا یہ کہتا ہوں اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَالثَّوْبِ الْاَبْیَضِ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ۔۔۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جس کے نزدیک تسمیہ جہر سے نہیں پڑھنی چاہیے

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔ ف۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں بلکہ سورۂ نمل کا حصہ ہے اور سورتوں کے شروع میں ایک سورت کو دوسری سے جدا کرنے کے لیے لکھی جاتی ہے۔ اگر تسمیہ سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت ہوتی تو امت محمدیہ کے یہ تینوں بڑے

جلیل القدر ہستی ہست اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے قرأت شروع نہ کیا کرتے بلکہ تسمیہ سے شروع کرتے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ امام قرأت شروع کرتے وقت تسمیہ کو ہمیشہ آہستہ پڑھے جیسا کہ احناف کا مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ وَكَانَ إِذَا جَلَسَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ وَعَنْ فَرْشَةِ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ۔

ابوالجوزاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ سے نماز شروع کرتے اور قرأت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے اور جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اونچا رکھتے اور نہ نیچے جھکاتے بلکہ اس کے درمیان رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب ایک سجدے سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور جب بیٹھتے تو بائیں پیر کو بچھا لیتے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے نیز جانوروں کی طرح بازوؤں کو بچھانے سے منع فرماتے اور نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرتے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتّٰى خَتَمَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ۔

مختار بن فلفل سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پس آپ نے پڑھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ہ آخر تک۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ ثَنَا جَعْفَرٌ ثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ الْإِفْكَ قَالَتْ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ أَعُوْذُ بِالسَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْآيَةَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ قَدْ رَوٰى هٰذَا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بہتان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور مبارک چہرے سے کپڑا ہٹا کر پڑھا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ (۲۴ : ۱۱) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اس حدیث کو زہری سے کتنے ہی حضرات نے روایت کیا ہے لیکن ان کلام

الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَمْ يَذْكُرُوا هٰذَا الْكَلَامَ عَلَى هٰذَا الشَّرْحِ وَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَمْرُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ كَلَامِ حُمَيْدٍ۔

شرح کا ذکر نہیں کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ تعوذ کی بات حمید کا کلام ہے یعنی آیت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ روایت کرنا ہے۔

بَابُ ۱۲۴ مَنْ جَهَرَ بِهَا۔

جس نے بلند آواز سے پڑھا

۷۷۷ – أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى بَرَاءَةٍ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ وَإِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي فَجَعَلْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَنَزَّلُ عَلَيْهِ الْآيَاتُ فَيَدْعُو بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ لَهُ وَيَقُولُ لَهُ ضَعْ هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَتَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ وَالْآيَتَانِ فَيَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَّلِ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ هُنَاكَ وَضَعْتُهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ سورہ براءت جو مئین میں سے ہے آپ نے اسے سورہ انفال سے پیچھے کر دیا جو مثانی میں سے ہے اور اسے سات لمبی سورتوں میں شامل کر دیا اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی سطر نہیں لکھی۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آیتیں نازل ہوتیں تو اپنے کسی کاتب کو بلا کر ان سے فرماتے کہ اسے فلاں سورت کی فلاں جگہ لکھ دو اور آپ پر ایک یا دو آیتیں نازل ہوتیں تو اسی طرح فرماتے سورہ انفال پہلے نازل ہوئی مدینہ منورہ میں اور سورہ براءت آخر میں نازل ہونے والے قرآن کریم سے ہے اور دونوں کے مضامین میں مشابہت ہے۔ پس میں نے گمان کیا کہ یہ اسی سے ہے۔ یہی وجہ ہے میں نے اسے سات لمبی سورتوں میں رکھا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی سطر نہ لکھی۔

۷۷۸ – حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ أَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ فَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَبُو مَالِكٍ وَقَتَادَةُ وَثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ حَتّٰى نَزَلَتْ سُورَةُ النَّمْلِ هٰذَا مَعْنَاهُ۔

یزید فارسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کو معناً روایت کیا ہے اس میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا لیکن ہم سے آپ نے نہیں فرمایا کہ سورہ براءت سورہ انفال کا حصہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبی، ابومالک، قتادہ اور ثابت بن عمارہ کا ارشاد ہے کہ سورہ نمل کے نازل ہونے تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھا کرتے تھے یہاں ارشاد کا مفہوم ہے۔

۷۷۹ – حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ

قتیبہ کے لفظوں میں سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ

مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى تَنْزِلَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورتوں کا ایک دوسرے سے جدا ہونا نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہو گئی۔ یہ ابن سرح کے الفاظ ہیں۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورتوں کے شروع میں جو بسم اللہ شریف لکھی ہوتی ہے یہ سورتوں کا جزو نہیں بلکہ ایک سورت کو دوسری سے جدا کرنے کے لیے لکھی جاتی ہے۔ حضرت سورۂ نمل کا ہے جہاں کہ اس کے درمیان میں واقع ہوتی ہے اسی لیے احناف کا مذہب ہے کہ تسمیہ سورتوں کا جزو کی پہلی آیت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۶ تَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ۔

کوئی حادثہ پیش آ جائے تو نماز مختصر کر لینا

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ۔

عبد الرحمن بن ابراہیم، عمر بن عبد الواحد اور بشر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ ہوتا ہے کہ اسے خوب لمبی پڑھوں گا۔ پس میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کی ماں کی تنگی مجھے ناپسند ہے۔

باب ۲۷ مَا جَاءَ فِي نُقْصَانِ الصَّلٰوةِ۔

نماز میں نقص آنے کا بیان

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنَمَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا

عبد اللہ بن عنمہ المزنی سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نماز سے فارغ ہو کر لوٹتا ہے تو نہیں لکھا جاتا اس کے لیے مگر دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا اور نصف حصہ ثواب کا۔

باب ۲۸ تَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ۔

نماز کو مختصر کرنا

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا قَالَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِقَوْمِهِ فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز پڑھا کرتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پھر واپس آ کر ہماری امامت کرتے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ واپس آ کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً الصَّلٰوةَ وَقَالَ مَرَّةً الْعِشَاءَ فَصَلّٰى مُعَاذٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰى فَقِيلَ نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَا نَافَقْتُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَنَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَإِنَّهُ جَاءَ يَؤُمُّنَا فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا اقْرَأْ بِكَذَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى فَذَكَرْنَا لِعَمْرٍو فَقَالَ أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَهُ۔

نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی اور ایک دفعہ فرمایا عشاء میں۔ پس حضرت معاذ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر جا کر اپنی قوم کی امامت کی تو سورۂ البقرہ پڑھی۔ چنانچہ ایک آدمی نے لوگوں سے الگ نماز پڑھی۔ اس سے کہا گیا کہ اے فلاں! کیا آپ منافق ہو گئے ہیں؟ جواب دیا کہ میں تو منافق نہیں ہوا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر وہاں جا کر ہماری امامت کرتے ہیں اور ہم مشقت کرنے اور ہاتھوں سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ جب وہ امامت کرانے ہمارے پاس تشریف لائے تو انہوں نے سورۃ البقرہ پڑھی۔ فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالنے والے ہو، کیا تم فتنے میں ڈالنے والے ہو؟ اتنا قرآن مجید پڑھا کرو۔ ابو الزبیر نے کہا کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى۔ پس ہم نے عمرو سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس کا ذکر کیا ہے۔

---

۷۸۳ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا طَالِبُ بْنُ حَبِيبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَزْمِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَتَى مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِقَوْمٍ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَتَّانًا فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ وَالْمُسَافِرُ۔

عبد الرحمٰن بن جابر نے حضرت حزم بن کعب سے روایت کی ہے کہ میں حضرت معاذ بن جبل کے پاس گیا جبکہ وہ لوگوں کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے۔ اسی خبر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ فتنے میں ڈالنے والے نہ بنو کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، کمزور، ضرورت مند اور مسافر بھی نماز پڑھتے ہیں۔

---

۷۸۴ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَتَشَهَّدُ وَأَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ۔

ابو صالح نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا میں کہتا ہوں کہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی دعا کا پتہ نہیں لگتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم بھی اسی کے ارد گرد دعا مانگتے ہیں۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ ذَكَرَ قِصَّةَ مُعَاذٍ قَالَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَتَى كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا صَلَّيْتَ قَالَ أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي مَا دَنْدَنَتُكَ وَلَا دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي وَمُعَاذٌ حَوْلَ هَاتَيْنِ أَوْ نَحْوَ هَذَا۔

عبید اللہ بن مقسم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت معاذ کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوجوان سے فرمایا۔ اے بھتیجے! تم نماز میں کیسے کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ چاہتا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ آپ اور حضرت معاذ کیا دعا مانگتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور معاذ بھی ان دونوں باتوں کے گرد رہتے ہیں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ جماعت میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

ابن مسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پھلکی رکھے کیونکہ ان میں بیمار، زیادہ بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

ظہر کی قرأت کا بیان

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعُمَارَةَ بْنِ مَيْمُونٍ وَحَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَلَيْنَا أَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ۔

عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نماز میں قرآن مجید پڑھا جاتا۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں سنا کر پڑھتے وہ ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جو آپ نے ہم سے چھپا کر پڑھا وہ تم پر چھپا کر پڑھتا ہوں۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ح وَثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

مسدد، یحییٰ، ہشام بن ابو عبد اللہ، ابن مثنیٰ، ابن ابو عدی، حجاج، یحییٰ، عبد اللہ بن ابو قتادہ، ابن المثنیٰ اور ابوسلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

ابن أبي قتادة قال ابن المثنى وأبي سلمة ثم اتفقا عن أبي قتادة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بنا فيقرأ في الظهر والعصر في الركعتين الأوليين بفاتحة الكتاب وسورتين ويسمعنا الآية أحيانا وكان يطول الركعة الأولى من الظهر ويقصر الثانية وكذلك في الصبح قال أبو داود لم يذكر مسدد فاتحة الكتاب وسورة۔

تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور ایک آدھ آیت ہمیں بھی سنا دیتے اور ظہر کی پہلی رکعت کو لمبی کر دیتے اور دوسری کو مختصر رکھتے اور اسی طرح صبح کی نماز میں کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسدد نے سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت کا ذکر نہیں کیا۔

٧٩٠۔ حدثنا الحسن بن علي نا يزيد بن هارون انا همام وأبان بن يزيد العطار عن يحيى عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه ببعض هذا وزاد في الأخريين بفاتحة الكتاب وزاد عن همام قال وكان يطول في الركعة الأولى ما لا يطول في الثانية وهكذا في صلاة العصر وهكذا في صلاة الغداة۔

عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بعض حصے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ ہمام سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ پہلی رکعت کو لمبی کرتے اور دوسری رکعت کو اتنی لمبی نہ رکھتے اور اسی طرح نماز عصر میں کرتے اور ایسا ہی صبح کی نماز میں کیا جاتا۔

٧٩١۔ حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق انا معمر عن يحيى عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال فظننا أنه يريد بذلك أن يدرك الناس الركعة الأولى۔

عبد اللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ پس ہم نے گمان کیا کہ اس سے آپ کا یہ ارادہ ہوتا کہ لوگ پہلی رکعت میں شامل ہو جائیں۔

٧٩٢۔ حدثنا مسدد نا عبد الواحد بن زياد عن الأعمش عن عمارة بن عمير عن أبي معمر قال قلنا لخباب هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر والعصر قال نعم قلنا بم كنتم تعرفون ذلك قال باضطراب لحيته صلى الله عليه وسلم۔

ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرات کو اس کا کیسے پتہ لگتا تھا؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک ہلنے سے۔

٧٩٣۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا عفان نا همام نا محمد بن جحادة عن رجل عن عبد الله بن أبي أوفى أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقوم في الركعة الأولى من صلاة الظهر حتى لا يسمع وقع قدم۔

محمد بن جحادہ نے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی رکعت میں اتنی دیر کھڑے رہتے کہ پھر کسی کے قدموں کی آواز سنائی نہ دیتی۔

بابٌ ۲۷۹ تَخْفِيفُ الْأُخْرَيَيْنِ۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

پچھلی دو رکعتوں کو مختصر رکھنا

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ لوگ ہر بات میں آپ کی شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی انہوں نے کہا کہ میں پہلی دو رکعتوں کو لمبی رکھتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی پڑھنے میں حتی الامکان کوتاہی نہیں کرتا حضرت عمر نے کہا کہ آپ کے ساتھ مجھے بھی یہی حسن ظن ہے۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا هُشَيْمٌ أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ الٓمّٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

ابو صدیق ناجی سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگایا پس آپ اتنا ٹھہرا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کا قیام تیس آیتوں یعنی سورہ الم سجدہ کے برابر تھا اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف اور ہم نے اندازہ لگایا کہ آپ کی عصر کی پہلی دو رکعتوں کا قیام ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر ہوتا اور عصر کی آخری دو رکعتوں کا قیام اس سے نصف ہوتا۔

بابٌ ۲۸۰ قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔

ظہر اور عصر میں قرأت کی مقدار

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ۔

سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں سورہ الطارق، سورہ البروج اور ان جیسی کوئی سورت پڑھا کرتے تھے۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَرَأَ بِنَحْوٍ مِنْ وَاللَّيْلِ

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب سورج ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر ادا کرتے اور سورہ واللیل کے برابر کوئی سورت پڑھتے اسی طرح عصر اور دوسری نمازوں میں ماسوائے صبح

إِذَا يَغْشَى وَالْعَصْرِ كَذٰلِكَ وَالصَّلَوَاتِ إِلَّا الصُّبْحَ فَإِنَّهُ كَانَ يُطِيلُهَا۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ قَالَ ابْنُ عِيسَى لَمْ يَذْكُرْ أُمَيَّةَ أَحَدٌ إِلَّا مُعْتَمِرٌ۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي شَبَابٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْنَا لِشَابٍّ مِنَّا سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا لَا فَقِيلَ لَهُ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ خَمْشًا هٰذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى كَانَ عَبْدًا مَأْمُورًا بَلَّغَ مَا أُرْسِلَ بِهِ وَمَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا۔

بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ أَنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا

کے کہ آپ لمبی قرأت پڑھا کرتے تھے۔

ابو مجلز نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں بوقت قیام سجدہ کیا، پھر کھڑے ہو گئے پھر رکوع کیا تو ہم نے جان لیا کہ آپ نے سورہ تنزیل السجدہ پڑھی ہے۔ ابن عیسیٰ کا قول ہے کہ معتمر کے سوا امیہ کا کسی نے بھی ذکر نہیں کیا۔

عبد اللہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ میں بنی ہاشم کے کچھ نوجوانوں کے ساتھ حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم میں سے ایک نوجوان سے کہا کہ حضرت ابن عباس سے پوچھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ ان سے کہا گیا کہ شاید دل میں پڑھتے ہوں۔ فرمایا بہت تمہاری، یہ تو پہلی بات سے بھی بری ہے۔ حضور بندے تھے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پہنچانے پر مامور تھے اور آپ نے ہمیں دوسرے لوگوں سے خاص نہیں کیا مگر تین باتوں میں یعنی پورا وضو کرنے، صدقہ نہ کھانے اور گدھے کو گھوڑی پر نہ چڑھانے کا حکم فرمایا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے یا نہیں۔

مغرب میں قرأت کی مقدار

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضرت ام الفضل بنت حارث نے انہیں سورۂ والمرسلات پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا، اے بیٹے! تم نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد کروا دی یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ اسے مغرب میں پڑھا کرتے تھے۔

فِي الْمَغْرِبِ.

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

محمد بن جبیر بن مطعم سے ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مغرب میں سورۂ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ وَالْأُخْرَى الْأَنْعَامُ وَسَأَلْتُ أَنَا ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ الْمَائِدَةُ وَالْأَعْرَافُ.

عروہ بن زبیر نے مروان بن حکم سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے جو مغرب میں بہت چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو؟ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مغرب میں دو لمبی سورتیں پڑھا کرتے۔ راوی کا بیان ہے میں نے کہا کہ وہ دونوں لمبی سورتیں کونسی ہیں۔ فرمایا کہ سورۂ اعراف اور سورۂ انعام اور ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا تو اپنی طرف سے کہا کہ سورۂ المائدہ اور سورۂ الاعراف۔

بَابٌ ۲۸۲ مَنْ رَأَى التَّخْفِيفَ فِيهَا.

مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ مَا تَقْرَءُونَ وَالْعَادِيَاتِ وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مَنْسُوخًا وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر مغرب میں آپ کی طرح ہی پڑھا کرتے سورۂ العادیات یا اس جیسی کوئی سورت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی بات منسوخ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

عمرو بن شعیب کے والد محترم سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ کوئی مفصل سورت چھوٹی یا بڑی نہیں مگر میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی امامت کرتے ہوئے فرض نماز میں اسے پڑھا کرتے۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا قُرَّةُ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِقُلْ

نزال بن عمار نے ابو عثمان نہدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز مغرب پڑھی تو انہوں نے سورۂ اخلاص کی تلاوت کی۔

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

باب ٢٨٣ اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ۔

باب ٢٨٤ اَلرَّجُلُ يُعِيْدُ سُوْرَةً وَاحِدَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ۔

٨٠٧۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ قَرَاَ ذٰلِكَ عَمْدًا۔

عشاء کی قرأت کا بیان

جو اسی سورت کو دوسری رکعت میں دہرائے

معاذ بن عبداللہ جہنی کو جہینہ کے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز فجر کی ہر رکعت میں سورۂ اذا زلزلت الارض پڑھتے ہوئے سنا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھول گئے تھے یا آپ نے دانستہ اس طرح پڑھا۔

باب ٢٨٥ اَلْقِرَاءَةُ فِي الْفَجْرِ۔

٨٠٨۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ اَنَا عِيْسَى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَصْبَغَ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَسْمَعُ صَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ۔

فجر کی قرأت کا بیان

اصبغ مولیٰ عمرو بن حریث سے حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ صبح کی نماز میں پڑھ رہے ہیں فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس (یعنی سورۂ والشمس کی یہ آیتیں)

باب ٢٨٦ مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ فِيْ صَلٰوتِهٖ۔

٨٠٩۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ۔

٨١٠۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ اَنَا عِيْسَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَصْرِيِّ نَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُجْ فَنَادِ فِي الْمَدِيْنَةِ اَنَّهُ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقُرْاٰنٍ وَّلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَمَا زَادَ۔

جو نماز میں قرأت ترک کر دے

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ جو قرآن کریم سے میسر آئے پڑھا کریں۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جا کر مدینہ منورہ میں منادی کر دو کہ قرآن مجید کے بغیر نماز نہیں ہوتی خواہ وہ سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ ہو۔

٨١١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا جَعْفَرٌ عَنْ

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَادِيَ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ
إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى
هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى
صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ
خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي
وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي
نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي
مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ
يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي
يَقُولُ الْعَبْدُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ فَهٰذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي
مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ السَّرْحِ
قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے یہ منادی کرنے کا حکم فرمایا کہ نماز نہیں مگر سورۂ فاتحہ
اور کچھ زیادہ پڑھنے کے ساتھ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نماز
پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص ہے وہ
ناقص ہے مکمل نہیں ہے میں (ابو سائب) عرض گزار ہوا کہ
اے حضرت ابوہریرہ! میں کبھی امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں۔
انہوں نے میری کلائی دباتے ہوئے فرمایا کہ اے فارسی! اپنے
دل میں پڑھ لیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز کو
میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصفا نصف
تقسیم کر لیا ہے۔ آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے
کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا
پڑھو بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی بندہ کہتا ہے
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے
نے میری ثنا بیان کی بندہ کہتا ہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
تو اللہ تعالیٰ ... ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان
کی بندہ کہتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ...
تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے
اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا بندہ کہتا
ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ
تو یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے
ہے جو اس نے مانگا۔

محمود بن ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا قَالَ سُفْيٰنُ لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ۔

اور کچھ زیادہ نہ پڑھے۔ سفیان کا قول ہے کہ یہ اس شخص کے لیے ہے جو تنہا نماز پڑھے۔

۸۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا۔

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھ رہے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قراءت پڑھی تو قراءت پڑھنے میں آپ کو دقت پیش آئی۔ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ شاید تم امام کے پیچھے قراءت پڑھتے ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو سوائے سورۂ فاتحہ کے کیونکہ جو اسے نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ ف

ف۔ احناف کا مذہب در بارۂ قراءت مقتدی عدم اباحت و کراہت تحریمہ ہے۔ نماز سری میں جو حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف استحباب کی ایک روایت نسبت کی گئی وہ محض ضعیف ہے کما بسط المحقق علی الاطلاق فقیہ النفس مولانا کمال الملت والدین محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کما قال فی الدر المختار۔ خود تصانیف امام محمد میں جا بجا عدم جواز مصرح۔ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں۔ یہی مذہب ہمارا مختار اور اسی پر عامہ احادیث و اخبار وارد اور فرمایا ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قراءت مقتدی کو مفسد نماز کہتی ہے اور ما قوی الدلیلین پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔ مؤطا میں بہت آثار روایت فرمائے جن سے عدم جواز ثابت۔ قال الشیخ المحقق مولانا عبد الحق المحدث الدہلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز فی اللمعات۔ بایں ہمہ خلاف تصریحات امام ایک روایت مرجوحہ مجروحہ سے نماز سری میں جواز خواہ استحباب قراءت ان کا مذہب ٹھہرانا اور فقہ حنفی میں اس کا وجود سمجھنا محض باطل و وہم عاطل۔ ہمارے علمائے مجتہدین بالاتفاق عدم جواز کے قائل ہیں اور یہی مذہب جمہور صحابہ و تابعین کا ہے حتی کہ صاحب ہدایہ یعنی علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعوی اجماع صحابہ کیا ہے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ احادیث و آثار کہ اس باب میں وارد بے حد و شمار۔ یہاں بخوف طوالت بیان بعض پر اقتصار الحاصل ان احادیث معتبرہ و صحیحہ سے مذہب حنفیہ بحمد اللہ ثابت ہو گیا۔ اب باقی رہے تمسکات شافعیہ ان میں عمدہ ترین دلائل جسے ان کا مدار مذہب کہنا چاہیے حدیث صحیحین ہے یعنی لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کوئی نماز نہیں ہوتی بے فاتحہ کے جواب اس حدیث سے چند طور پر ہے یہاں اس قدر کافی کہ یہ حدیث تمہارے مفید نہ ہمارے مضر ہم خود مانتے ہیں کہ کوئی نماز ذات رکوع و سجود بے فاتحہ کے تمام نہیں امام کی ہو خواہ ماموم کی مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کے لیے امام کی قراءت کافی اور امام کا پڑھنا بعینہ اس کا پڑھنا ہے کما مر سابقاً پس خلاف ارشاد حضور والا تم نے کہاں سے نکال لیا کہ مقتدی جب تک خود نہ پڑھے گا نماز اس کی بے فاتحہ رہے گی اور فاسد ہو جائے گی۔ دوسری دلیل حدیث مسلم من صلی صلوۃ لم یقرء فیہا بام القرآن فہی خداج ہی خداج ہی خداج۔ حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے۔ اس کا جواب بھی بعینہ مثل اول کے ہے۔ نماز بے فاتحہ کا نقصان مسلم اور قراءت امام قراءت ماموم سے مغنی خلاصہ یہ کہ اس قسم کی احادیث

با اگر جہاں لکھوں ہوں تمہیں اس وقت بکار آمد ہوں گی جب تمہارے طور پر نماز مقتدی بے ام الکتاب رہتی ہو، دوم جو متمسک اور ما آخر حدیث میں قول حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقرأ بہا فی نفسک یا فارسی کہ شافعیہ اس سے بھی استناد کرتے ہیں۔ فقیر بتوفیق الٰہی اس سے ایک جواب حسن طویل الذیل رکھتا ہے جس کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔ تیسری دلیل حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتفعلوا الا بأم القرآن امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔ اولاً یہ حدیث ضعیف ہے اس صحیح حدیث کی جو ہم نے مسلم اور ترمذی و نسائی و موطائے امام مالک و موطائے امام محمد وغیرہا صحاح و معتبرات سے نقل کیں کب مقاومت کر سکتی ہے۔ امام احمد بن حنبل وغیرہ حفاظ نے اس کی تضعیف کی یحییٰ بن معین جیسے ناقد جن کی نسبت امام ممدوح نے فرمایا جس حدیث کو یحییٰ نہ پہچانے حدیث ہی نہیں، فرماتے ہیں استثنائے فاتحہ غیر محفوظ ہے۔ ثانیاً خود شافعیہ اس حدیث پر دو وجہ سے عمل نہیں کرتے ایک یہ کہ اس میں ماورائے فاتحہ سے نہی ہے اور ان کے نزدیک مقتدی کو ضم سورت بھی جائز صرح به الامام النووی فی شرح صحیح مسلم۔ دوسرے یہ کہ یہ حدیث مذکور جس طریق سے ابوداؤد نے روایت کی، با آواز بلند منادی کہ مقتدی کو جہراً فاتحہ پڑھنا روا۔ اور یہ امر بالاجماع ممنوع۔ صرح به الشیخ فی اللمعات ویفیدہ الکلام النووی فی الشرح پس جو حدیث خود ان کے نزدیک متروک ہو ہم پر اس سے کس طرح احتجاج کرتے ہیں۔ بالجملہ ہمارا مذہب مہذب بحمد اللہ حجج کافیہ و دلائل وافیہ سے ثابت اور مخالفین کے پاس کوئی دلیل قاطع ایسی نہیں کہ اسے معاذ اللہ باطل یا متزلزل کر سکے۔ مگر اس زمانہ پر فتن کے بعض جہال بے لگام جنہوں نے ہوائے نفس کو اپنا امام بنایا ہے اور انتظام اسلام کو درہم برہم کرنے کے لیے تقلید ائمہ کرام میں خدشات و اوہام پیدا کرتے ہیں، جس ساز و سامان پر ائمہ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ و عن مقلدیہ اور جس بے بضاعتی مزجات پر ادعائے اجتہاد و فقاہت ہے عقلائے منصفین کو معلوم اصل مقصود ان کا اغوائے عوام ہے کہ وہ بیچارے قرآن و حدیث سے ناواقف ہیں خود ان مدعیان خام کا رستہ کہہ دیا انہوں نے مان لیا اگرچہ خواص کی نظر میں یہ باتیں موجب ذلت و باعث فضیحت ہوں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ وساوس شیطان سے امان بخشے، آمین ملخصاً از فتاویٰ رضویہ، جلد سوم)۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَزْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ أَبْطَأَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى أَبُو نُعَيْمٍ بِالنَّاسِ وَأَقْبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى صَفَفْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا الْقِرَاءَةَ قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ

حضرت نافع بن محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت صبح کی نماز کے لیے دیر سے پہنچے تو ابونعیم مؤذن نے اقامت کہی اور ابونعیم لوگوں کو نماز پڑھانے لگے تو حضرت عبادہ آگے بڑھے اور میں ان کے ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم نے حضرت ابونعیم کے پیچھے صف بنالی۔ ابونعیم آواز سے قرأت پڑھنے لگے تو حضرت عبادہ سورہ فاتحہ پڑھنے لگے جب فارغ ہوئے تو میں نے حضرت عبادہ سے کہا کہ میں نے آپ کو سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور ابونعیم آواز سے قرأت پڑھ رہے تھے کیا یہی بات ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کوئی نماز پڑھی جس میں آواز سے قرأت پڑھی جاتی ہے تو قرأت میں آپ کو رکاوٹ پیش آئی۔ جب فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا جب میں آواز سے قرأت پڑھتا ہوں کیا

فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا اِنَّا نَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

تم بھی اس وقت پڑھتے ہو ہم میں سے کوئی عرض گزار ہوا کہ ہم اسی طرح کرتے ہیں۔ فرمایا ایسا نہ کیا کرو میں کہہ رہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے پس آواز سے قراءت کے وقت قرآن کریم سے کچھ نہ پڑھا کرو مگر سورۂ فاتحہ۔

٨١٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ عُبَادَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ الرَّبِيْعِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوْا فَكَانَ مَكْحُوْلٌ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ سِرًّا قَالَ مَكْحُوْلٌ اِقْرَأْ بِهَا فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْاِمَامُ اِذَا قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَكَتَ سِرًّا فَاِنْ لَّمْ يَسْكُتْ اِقْرَأْ بِهَا قَبْلَهٗ وَمَعَهٗ وَبَعْدَهٗ لَا تَتْرُكْهَا عَلٰى حَالٍ۔

مکحول نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ربیع بن سلیمان کی حدیث کے مانند روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکحول مغرب، عشا اور فجر کی ہر رکعت میں آہستہ سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ مکحول نے فرمایا کہ جب امام جہر سے سورۂ فاتحہ پڑھے تو سکتے کے وقت آہستہ پڑھ لیا کرو اگر سکتہ نہ کرے تو اس سے پہلے اس کے ساتھ یا اس کے بعد پڑھ لو لیکن کسی حالت میں ترک نہ کیا کرو۔

بابـ ١٢٥ مَنْ رَاَى الْقِرَاءَةَ اِذَا لَمْ يَجْهَرْ۔

جس کے نزدیک قراءت ہے جبکہ جہر سے نہ پڑھا جائے

٨١٣۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ اُكَيْمَةَ هٰذَا مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ وَاُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَعْنٰى مَالِكٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہر سے قراءت پڑھی جاتی ہے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ابھی میرے ساتھ قراءت کر رہا تھا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول ہاں۔ فرمایا میں کہتا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت سے رک گئے جس نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہر سے قراءت پڑھتے جبکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سن لی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن اکیمہ کی اس حدیث کو معمر اور یونس اور اسامہ بن زید نے زہری سے معنًا امام مالک کی طرح روایت کیا ہے۔ ف

ف جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے مقتدی کو قراءت سے خود منع فرما دیا اور اسے امام سے قرآن مجید چھینا قرار دیا تو سورۂ فاتحہ بھی قرآن کریم کا ایک حصہ ہے اور اس کا پڑھنا بھی تو قراءت ہے لہٰذا اس روایت سے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ

کا پڑھنا بھی ممنوع قرار پائے گا، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

٨١٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَّاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اُكَيْمَةَ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً نَظُنُّ اَنَّهَا صَلٰوةُ الصُّبْحِ بِمَعْنَاهُ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا لِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَانْتَهَى النَّاسُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ مِنْ بَيْنِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ وَتَكَلَّمَ الزُّهْرِيُّ بِكَلِمَةٍ لَّمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ مَعْمَرٌ اِنَّهٗ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَانْتَهٰى حَدِيْثُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا لِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِيْهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ مَعَهٗ فِيْمَا يَجْهَرُ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ قَوْلُهٗ فَانْتَهَى النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، میرے خیال میں وہ صبح کی نماز تھی۔ پھر یہاں تک معناً روایت کی کہ مجھے کیا ہو گیا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ مسدد کی حدیث میں ہے کہ معمر نے زہری سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ پس لوگ رک گئے اور عبداللہ بن محمد زہری نے عن تمیم کہا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ایک لفظ کہا جو میں سن نہ سکا۔ معمر نے کہا کہ انہوں نے فرمایا۔ پس لوگ رک گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری سے اور اسے ان لفظوں پر ختم کیا۔ مجھے کیا ہو گیا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے اور اوزاعی نے زہری سے روایت کرتے ہوئے اس میں کہا کہ زہری نے فرمایا۔ پس مسلمانوں کو اس سے نصیحت ہو گئی لہٰذا وہ آپ کے ساتھ قرأت نہ کرتے جس نماز میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہر سے پڑھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے سنا محمد بن یحییٰ بن فارس سے کہ پس لوگ رک گئے، یہ زہری کا کلام ہے۔

بَابُ ٢٨٨ مَنْ رَّاَى الْقِرَاءَةَ اِذَا لَمْ يَجْهَرْ۔

جس کے نزدیک قرأت ہے جبکہ آواز سے نہ پڑھا جا رہا ہو

٨١٩۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ اَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَاَ خَلْفَهٗ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَاَ قَالُوْا رَجُلٌ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ شُعْبَةُ

ابوالولید طیالسی، شعبہ۔ محمد بن کثیر عبدی، شعبہ، قتادہ، زرارہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے آکر سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے قرأت کس نے کی؟ عرض گزار ہوئے کہ ایک آدمی نے۔ فرمایا میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالولید نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ شعبہ نے قتادہ سے کہا کہ کیا قرآن مجید کے لیے خاموش رہا

فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَلَيْسَ قَوْلُ سَعِيدٍ أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ قَالَ ذَاكَ إِذَا جَهَرَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ كَأَنَّهُ كَرِهَهُ قَالَ لَوْ كَرِهَهُ نَهَى عَنْهُ۔

کرو، کیا سعید کا قول نہیں ہے؟ فرمایا: اس وقت ہے جب جہر سے پڑھا جائے۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں کہا کہ میں نے قتادہ سے کہا کہ گویا حضور نے اسے ناپسند فرمایا۔ فرمایا اگر یہ بات ناپسند ہوتی تو منع فرما دیتے۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا۔

زرارہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے سبح اسم ربک الاعلیٰ کس نے پڑھا؟ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ میں نے۔ فرمایا میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔

بَابُ ۲۴۹ مَا يُجْزِئُ الْأُمِّيَّ وَالْأَعْجَمِيَّ مِنَ الْقِرَاءَةِ

ان پڑھ اور غیر عربی کے لیے کتنی قرأت کافی ہے

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ۔

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن کریم پڑھ رہے تھے ہم میں اعرابی اور غیر عربی بھی تھے۔ فرمایا کہ پڑھو سب اچھے ہو۔ عنقریب کچھ قومیں آئیں گی جو اسے اس طرح سیدھا کریں گے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے پڑھنے میں جلدی کریں گے اور دیر نہیں ٹھہریں گے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِئُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ وَفِيكُمُ الْأَحْمَرُ وَفِيكُمُ الْأَبْيَضُ وَفِيكُمُ الْأَسْوَدُ اقْرَءُوهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يُتَعَجَّلُ أَجْرُهُ وَلَا يُتَأَجَّلُهُ۔

وفاء بن شریح صدفی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن مجید پڑھ رہے تھے فرمایا الحمد للہ کہ اللہ کی کتاب تو ایک ہے لیکن تم میں سرخ، سفید اور سیاہ ہر قسم کے لوگ ہیں اسے پڑھو اس سے پہلے کہ ایسی قومیں آئیں جو اسے سیدھا کریں جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے اس کا بدلہ دنیا میں لیں گے اور آخرت پر نہیں چھوڑیں گے۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

ابراہیم سکسکی سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مجھے قرآن کریم سے

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ تَعَالٰى فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ۔

کچھ بھی یاد نہیں ہوتا لہٰذا ایسی چیز سکھا دیجئے جو اس کی جگہ کفایت کرے۔ فرمایا کہ یوں کہا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے لیکن میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ جب وہ کھڑا ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے اس نے کچھ کہا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اپنے ہاتھ کو بھلائی سے بھر لیا۔ ف

ف۔ جو حضرات مقتدی کے لیے بھی سورۂ فاتحہ کا پڑھنا فرض بتاتے اور اس کے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے پر فساد نماز کا حکم لگاتے ہیں وہ اس روایت سے استفادہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس کو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہو سکے وہ نماز میں یہی پڑھ لیا کرے نماز درست ہو جائے گی بھلا اس کھلے تضاد کا کوئی ٹھکانا ہے؟ جب نماز میں قراءت فرض ہے تو بقدر کفایت قرآن مجید پڑھے بغیر نماز کس طرح ہو جائے گی؟ بات صاف تھی کہ سوال متعلقہ اذکار و شاغل نافلہ مندوبہ تھا، یار لوگوں کو دلیل مل گئی کہ شریعت سازی کر کے فرض سے چھٹی کا پروانہ لکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو صحیح ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَنَا أَبُو إِسْحٰقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي التَّطَوُّعَ نَدْعُو قِيَامًا وَقُعُودًا وَنُسَبِّحُ رُكُوعًا وَسُجُودًا۔

حسن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نفلی نمازوں کے اندر قیام و قعود میں دعا کر لیا کرتے اور رکوع و سجود میں تسبیح پڑھا کرتے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّطَوُّعَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِمَامًا أَوْ خَلْفَ إِمَامٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ قَدْرَ قٓ وَالذَّارِيَاتِ۔

حماد نے حمید سے اسی طرح روایت کی لیکن نفلی نماز کا ذکر نہیں کیا۔ کہا کہ حسن ظہر و عصر کی امامت کرتے ہوئے یا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ، تسبیح، تکبیر اور تہلیل کیا کرتے سورۂ ق یا سورۂ الذاریات کی مقدار۔

بَابُ ۲۹۰ تَمَامِ التَّكْبِيرِ۔

کہاں کہاں تکبیر کہے

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَخَذَ

مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی جب رکوع کیا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تب بھی تکبیر کہی۔ جب ہم فارغ ہو گئے تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ ایسی پہلے پڑھی

عِمْرَانَ بِيَدِي وَقَالَ لَقَدْ صَلَّى هٰذَا قَبْلُ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هٰذَا قَبْلَ صَلٰوةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا أَبِي وَبَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي اثْنَتَيْنِ فَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلٰوتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الْكَلَامُ الْأَخِيرُ يَجْعَلُهُ مَالِكٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَوَافَقَ عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ شُعَيْبَ بْنَ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ الشَّامِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ لَمْ يُكَبِّرْ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يُكَبِّرْ.

جاتی تھی یا فرمایا کیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اس سے پہلے بھی کسی نے ایسے پڑھائی۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر فرض اور دوسری نماز میں تکبیر کہا کرتے تھے وہ تکبیر کہتے جب کھڑے ہوتے، پھر تکبیر کہتے جب رکوع کرتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر سجدہ کرنے سے پہلے ربنا ولک الحمد کہتے پھر تکبیر کہتے جب سجدے کے لیے جھکتے پھر تکبیر کہتے جب سر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے جب دوبارہ سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جب دوبارہ سر اٹھاتے، پھر جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ پس ہر رکعت میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر فرماتے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ میری نماز آپ سب حضرات کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ حضور کی نماز دنیا کو خیرباد کہنے تک یہی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی کو آخری کلام قرار دیا ہے مالک اور زبیدی وغیرہ نے زہری سے اور انہوں نے علی بن حسین سے موافقت کی ہے اس کی عبدالاعلیٰ معمر، شعیب بن ابو حمزہ نے زہری سے روایت کرتے ہوئے

محمد بن بشار اور ابن المثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ، حسن بن عمران (ابن بشار شامی، ابوداؤد، ابوعبداللہ عسقلانی) ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے اپنے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ تکبیر پوری نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس سے یہ مراد ہے کہ جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو تکبیر نہ کہتے اور جب سجدوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر نہ کہتے۔

باب ۲۹۵ كيف يضع ركبتيه قبل يديه۔

گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے کیسے رکھے؟

۸۲۹۔ حدثنا الحسن بن علي وحسين ابن عيسى قالا نا يزيد بن هارون انا شريك عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه۔

عاصم بن کلیب کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ ف

ف۔ سنت سے یہی ثابت ہے کہ سجدے میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں اور اٹھتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھا لیے جائیں۔ زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ کھڑا ہو بلکہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر ٹانگوں کے زور سے کھڑا ہو۔ جو روایات اس کے خلاف وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل توجیہ ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۳۰۔ حدثنا محمد بن معمر نا حجاج ابن منهال نا همام نا محمد بن جحادة عن عبد الجبار بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم فذكر حديث الصلوة قال فلما سجد وقعتا ركبتاه الى الارض قبل ان تقعا كفاه قال همام نا شقيق حدثني عاصم بن كليب عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل هذا وفي حديث احدهما واكبر علمي انه في حديث محمد بن جحادة واذا نهض نهض على ركبتيه واعتمد على فخذه۔

عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد ماجد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر نماز کی حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنوں کو زمین پر ہتھیلیوں سے پہلے رکھتے۔ ہمام، شقیق، عاصم بن کلیب کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے اور ان دونوں میں سے ایک کی حدیث میں غالباً محمد بن جحادہ کی حدیث میں ہے کہ جب آپ کھڑے ہوتے تو گھٹنوں کے بل رانوں کے سہارے اٹھتے۔

۸۳۱۔ حدثنا سعيد بن منصور نا عبد العزيز ابن محمد حدثني محمد بن عبد الله بن الحسن عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد احدكم فلا يبرك كما يبرك البعير وليضع يديه قبل ركبتيه۔

سعید بن منصور، عبد العزیز بن محمد، محمد بن عبد اللہ بن حسن، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

۸۳۲۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا عبد الله بن نافع عن محمد بن عبد الله بن حسن عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال

قتیبہ بن سعید، عبد اللہ بن نافع، محمد بن عبد اللہ بن حسن، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ يَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ.

فرمایا۔ تم میں سے کوئی اپنی نماز میں ایسے بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھا کرتا ہے۔

بَابٌ ۲۹۲ النُّهُوضِ فِي الْفَرْدِ

پہلی اور تیسری رکعت سے اٹھنا

۸۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ صَلَّى قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ إِمَامَهُمْ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَعَدَ ثُمَّ قَامَ.

ایوب سے روایت ہے کہ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو سلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے تو فرمایا کہ خدا کی قسم میں نماز پڑھاؤں گا اور نماز پڑھانے سے میرا ارادہ یہ ہے کہ میں آپ کو یہ دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں (راوی) ایوب نے حضرت ابو قلابہ سے عرض کی کہ انہوں نے کیسے نماز پڑھائی؟ فرمایا کہ ہمارے بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح جو ان کے امام تھے اور ذکر کیا کہ جب وہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔

۸۳۴ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ.

ایوب سے روایت ہے کہ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو سلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے تو فرمایا کہ خدا کی قسم نماز میں پڑھاؤں گا اور نماز پڑھانے سے میرا ارادہ ہے کہ آپ کو دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پہلی رکعت کے بعد بیٹھے جبکہ انہوں نے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا۔

۸۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.

ابو قلابہ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ اپنی نماز کی وتر رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے۔

بَابٌ ۲۹۳ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کرنا

۸۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ قَالَ قُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِيَ سُنَّةُ

ابو الزبیر نے طاؤس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ سجدوں میں قدموں پر اقعاء کا حکم کیا ہے؟ فرمایا یہ سنت ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو یہ پیروں پر ظلم نظر آتا تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے صلی اللہ تعالیٰ

نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم)۔

بَابُ ۲۹۴ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ سُفْيَانُ لَقِينَا الشَّيْخَ عُبَيْدًا أَبَا الْحَسَنِ فَلَمْ يَقُلْ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ۔

عبید بن حسن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری اور شعبہ بن حجاج نے عبید بن حسن سے اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن اس میں بعد رکوع نہیں ہے۔ سفیان نے کہا کہ ہم ایک بزرگ سے ملے جو ابوالحسن کے غلام تھے تو انہوں نے اس میں رکوع کے بعد نہیں کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے شعبہ، ابو عصمہ، اعمش نے عبید سے اور بعد الرکوع کہا۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا الْوَلِيدُ ح وَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا أَبُو مُسْهِرٍ ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ قَالَ مُؤَمَّلٌ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ زَادَ مَحْمُودٌ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ بِشْرٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَمْ يَقُلْ مَحْمُودٌ اللَّهُمَّ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

مؤمل بن الفضل الحرانی، ولید، محمود بن خالد، ابو مسہر ابن سرح، بشر بن بکر، محمد بن مصعب، عبد اللہ بن یوسف، سعید بن عبد العزیز، عطیہ بن قیس، قزعہ بن یحییٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو یہ بھی کہا کرتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ مؤمل نے کہا مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ۔۔۔۔۔۔۔

محمود نے یہ بھی کہا کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ پھر سارے اس پر متفق ہو گئے۔ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ بشر نے کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور محمود نے لفظ اللّٰھم نہیں کہا بلکہ کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۔۔۔۔۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابوصالح سمّان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا کرو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ لَا يَقُولُ الْقَوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلٰكِنْ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

مطرف سے روایت ہے کہ عامر نے فرمایا۔ لوگ امام کے پیچھے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نہ کہیں بلکہ وہ کہیں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ ف۔

ف۔ احادیث میں یہ الفاظ تین طرح وارد ہوئے ہیں (۱) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (۲) اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (۳) اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ .... پہلے الفاظ بقدر کفایت ہیں باقی دونوں نمبروں میں پہلے کی نسبت جتنے حروف زیادہ اتنا ثواب زیادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۹۵ الدُّعَاءُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

محمد بن مسعود، زید بن حباب، کامل ابوالعلاء، حبیب بن ابوثابت، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان میں کہا کرتے: اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔ مجھے عافیت دے مجھے ہدایت پر قائم رکھ اور مجھے روزی عطا فرما۔ ف۔

ف۔ اس پُرفتن دور میں جبکہ مسلمانوں کی اکثریت نماز جیسے اہم ترین فریضہ کو چھوڑ بیٹھی تو جو نماز پڑھتے ہیں ان کی خاصی تعداد رکوع کے بعد قومہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسے کرنے کو غیر ہلکا سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ دونوں امور نماز میں واجب ہیں بطور دانستہ یا نادانستہ انہیں ترک کر دینے سے نماز نہیں ہوتی بلکہ واجب الاعادہ رہتی ہے ایسے حالات میں علمائے کرام اگر عوام کو اس دعا کی تلقین کریں تو جلسہ ترک کرنے کی بیماری کا بڑی حد تک علاج ہو جائے۔ کاش! ہمارے علماء اپنی اور عوام کی بیماریوں کا احساس کر کے ان کے علاج معالجے کی جانب متوجہ ہو جائیں۔ آمین۔

باب ۲۹۶ رَفْعُ النِّسَاءِ إِذَا كُنَّ مَعَ الْإِمَامِ رُءُوسَهُنَّ مِنَ السَّجْدَةِ۔

عورتیں جب امام کے ساتھ ہوں تو سجدے سے کب سر اٹھائیں

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلًى لِأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ

مولیٰ اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تم میں سے

أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ مِنْكُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ رُءُوسَهُمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَيْنَ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ۔

اللہ اور آخری دن (قیامت) پر ایمان رکھتی ہو وہ اس وقت تک سر نہ اٹھائے جب تک مرد سر نہ اٹھائیں یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ عورتیں مردوں کا ستر دیکھیں۔

بَابٌ ٢٩ طُولِ الْقِيَامِ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

رکوع کے بعد کھڑا ہو کر اور دونوں سجدوں کے درمیان کتنا ٹھہرے

٨٢٣۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ سُجُودُهُ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدے رکوع، قعدے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (تشہد میں) تقریباً برابر ہوا کرتے۔

٨٢٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ أَوْجَزَ صَلٰوةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَامٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ وَكَانَ يَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کسی آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مختصر اور مکمل ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر کھڑے ہوتے تو ہم کہتے کہ شاید آپ بھول گئے۔ پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا بیٹھتے کہ ہم کہتے کہ شاید آپ بھول گئے۔

٨٢٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخَرِ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ كَرَكْعَتِهِ وَسَجْدَتِهِ وَاعْتِدَالَهُ فِي الرَّكْعَةِ كَسَجْدَتِهِ وَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَسَجْدَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فَرَكْعَتُهُ وَاعْتِدَالُهُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ فَجَلْسَتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قصداً دیکھا۔ ابو کامل نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں تھے تو میں نے آپ کے قیام کو رکوع اور سجود کی طرح پایا اور رکوع میں ٹھہرنے کو سجدے کی طرح اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور اس سجدے کو جو سلام سے پہلے ختم کرتے وقت کیا جاتا ہے تقریباً برابر پایا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا اور مسدد کا قول ہے کہ آپ کا رکوع دو رکعتوں کے درمیان اعتدال، سجدہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا دوسرا سجدہ نیز سلام اور لوگوں کی جانب پھرنے کا جلسہ تقریباً سب برابر ہوتے۔

فَجَلَسْتُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

بَابُ صَلٰوةِ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودِ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيمَ ظَهْرَهٗ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا قَالَ اَبُو دَاوٗدَ قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

اس کی نماز جو رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے

حفص بن عمر نمری، شعبہ، سلیمان، عمارہ بن عمیر، ابو معمر، حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا جس نے نماز پڑھی پھر حاضر خدمت ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا کہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے پس وہ آدمی واپس لوٹا اور پہلے کی طرح نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو سلام کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین دفعہ ایسا ہی کیا گیا تو وہ شخص عرض گزار ہوا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اس سے بہتر نہیں آتی لہٰذا مجھے سکھا دیجیے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو تکبیر تحریمہ کہو پھر اس کے ساتھ جو قرآن مجید میسر آئے پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان ہو جائے پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ قعنبی، سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہوئے اس کے آخر میں کہا، جب تم ایسا کرو گے تو تم نے اپنی نماز مکمل کر لی اور ان میں سے جس چیز کی کمی کرو گے تو اپنی نماز میں اتنی کمی

وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَإِذَا فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَإِنَّمَا انْتَقَصْتَهُ مِنْ صَلَاتِكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ۔

کرلی اور اسی کے اندر فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پوری طرح وضو کیا کرو۔ ف

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں تعدیل ارکان واجب ہے فرض ہرگز نہیں ہے اگر تعدیل ارکان فرض ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں کمی کرنے پر یہ کب فرماتے اِنْتَقَصْتَهُ مِنْ صَلَاتِكَ بلکہ فرماتے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی جیسا کہ ایک اعرابی سے فرمایا صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ نماز میں کمی اور نقصان آنے سے واضح ہو رہا ہے کہ تعدیل ارکان نماز میں واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلٰوةٌ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ فَيَضَعَ الْوُضُوْءَ يَعْنِي مَوَاضِعَهُ ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَحْمَدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُثْنِيَ عَلَيْهِ وَيَقْرَأَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُكَبِّرُ فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے چچا جان سے روایت کی کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے اس میں کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک وضو نہ کرے یعنی جب تک تمام اعضا کو اچھی طرح نہ دھوئے پھر تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے اور قرآن مجید سے جتنا چاہے پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہے پھر رکوع کرے یہاں کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اللہ اکبر کہے پھر سجدہ کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کہہ کر دوبارہ سجدہ کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں پھر سر اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے جب اس نے ایسا کیا تو اپنی نماز کو مکمل کر لیا۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا نَا هَمَّامٌ نَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ

یحییٰ بن خلاد نے اپنے چچا جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ پورا وضو کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اپنا منہ دھوئے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سر کا مسح کرے اور دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے

كَمَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالَى فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أُذِنَ لَهُ فِيهِ وَتَيَسَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلٰوةَ هٰكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتّٰى فَرَغَ لَا يَتِمُّ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذٰلِكَ۔

پھر قرآن مجید سے جو اسے حکم دیا گیا ہے اور جو میسر آئے پڑھے پھر حدیث حماد کی طرح ذکر کرتے ہوئے کہا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کرے اور اپنی پیشانی کو ٹکائے۔ ہمام نے کہا کبھی یہ کہتے کہ اپنی پیشانی کو زمین میں یہاں تک کہ جوڑوں کو اطمینان آجائے اور وہ ڈھیلے ہو جائیں پھر تکبیر کہہ کر بیٹھنے کی طرح سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی کمر کو سیدھی کرلے اسی طرح نماز کی چار رکعتوں کو بیان کیا فارغ ہونے تک اور نہیں مکمل ہوتی تم میں سے کسی کی نماز جب تک ایسا نہ کرے۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِمَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَقْرَأَ وَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَقَالَ إِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاقْعُدْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى۔

یحییٰ بن خلاد نے حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب تم کھڑے ہو تو قبلہ کی طرف منہ کر لو۔ پھر تکبیر کہو، پھر سورۂ فاتحہ پڑھو اور اس کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ چاہے پڑھو اور جب رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا کرو اور اپنی کمر کو پھیلا دو اور فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو سجدے میں ٹھہرا کرو اور جب تم اٹھو تو اپنی بائیں ران پر بیٹھا کرو۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا أَنْتَ قُمْتَ فِي صَلٰوتِكَ فَكَبِّرِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ عَلَيْكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا جَلَسْتَ فِي وَسَطِ الصَّلٰوةِ فَاطْمَئِنَّ وَافْتَرِشْ فَخِذَكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ تَشَهَّدْ ثُمَّ إِذَا قُمْتَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

یحییٰ بن خلاد بن رافع نے اپنے چچا جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو پھر جو قرآن مجید سے تمہیں میسر آئے پڑھو اور اس میں کہا کہ جب تم نماز کے درمیان میں بیٹھو تو اطمینان سے بیٹھو اور اپنی بائیں ران کو بچھاؤ، پھر تشہد پڑھو پھر جب تم کھڑے ہو تو اسی طرح کرو، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ

یحییٰ بن خلاد بن رافع زرقی نے اپنے چچا جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

ابن يحيى بن خلاد بن رافع الزرقي عن أبيه عن جده رفاعة بن رافع أن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقص هذا الحديث قال فيه فتوضأ كما أمرك الله ثم تشهد فأقم ثم كبر فإن كان معك قرآن فاقرأ به وإلا فاحمد الله عز وجل وكبره وهلله وقال فيه فإن انتقصت منه شيئا انتقصت من صلاتك.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں کہا کہ پس وضو کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے پھر تشہد کے بعد کھڑا ہو جائے اور تکبیر کہے اور جو تمہیں قرآن مجید سے آتا ہو پڑھو ورنہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ .... کہو اسی میں کہا کہ اگر ان میں سے کسی چیز کی کمی کرو گے تو اپنی نماز میں کمی کرو گے۔

۸۵۳۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي نا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن جعفر بن الحكم ح ونا قتيبة نا الليث عن جعفر بن عبد الله الأنصاري عن تميم بن محمود عن عبد الرحمن بن شبل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب وافتراش السبع وأن يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير هذا لفظ قتيبة.

ابوالولید طیالسی، لیث، یزید بن ابو حبیب، جعفر بن حکم۔ قتیبہ، لیث، جعفر بن عبد اللہ انصاری، تمیم بن محمود سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگے مارنے، جانوروں کی طرح بازو بچھانے اور آدمی کو مسجد میں اپنی جگہ مقرر کر لینے سے منع فرمایا ہے جیسے اونٹ اپنی جگہ مقرر کر لیتا ہے یہ لفظ قتیبہ کے ہیں۔

۸۵۴۔ حدثنا زهير بن حرب نا جرير عن عطاء بن السائب عن سالم البراد قال أتينا عقبة بن عمرو الأنصاري أبا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بين أيدينا في المسجد فكبر فلما ركع وضع يديه على ركبتيه وجعل أصابعه أسفل من ذلك وجافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استقر كل شيء منه ثم كبر وسجد ووضع كفيه على الأرض ثم جافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم رفع رأسه فجلس حتى استقر كل شيء منه ففعل مثل ذلك أيضا ثم صلى أربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي.

عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ سالم براد نے فرمایا ہم حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بتائیے۔ پس وہ مسجد میں ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے چنانچہ انہوں نے تکبیر کہی اور جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیوں کو نیچے کی جانب رکھا اور اپنی کہنیوں کو علیحدہ رکھا یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ قرار پکڑ گئی۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا پھر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ قرار پکڑ گئی پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھیں اور اپنی کہنیوں کو علیحدہ رکھا یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ پر قرار پکڑ گئی پھر اپنا سر اٹھایا اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ پر قرار پا گئی پھر اسی طرح کیا پھر اس رکعت کی طرح چاروں رکعتیں پڑھیں اور نماز ختم کر کے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح

باب ۲۹۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُتِمُّهَا صَاحِبُهَا تُتَمُّ مِنْ تَطَوُّعِهِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس کی نماز پوری نہ ہوئی تو نوافل سے پوری کی جائے گی

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا إِسْمٰعِيلُ نَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ خَافَ مِنْ زِيَادٍ أَوِ ابْنِ زِيَادٍ فَأَتَى الْمَدِينَةَ فَلَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَنَسَبَنِي فَانْتَسَبْتُ لَهُ فَقَالَ يَا فَتَى أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا قَالَ قُلْتُ بَلَى رَحِمَكَ اللّٰهُ قَالَ يُونُسُ وَأَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلٰوةُ قَالَ يَقُولُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِمَلٰئِكَتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ انْظُرُوا فِي صَلٰوةِ عَبْدِي أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً وَإِنِ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَتِمُّوا لِعَبْدِي فَرِيضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى ذٰلِكَ۔

حسن سے روایت ہے کہ انس بن حکیم ضبی نے فرمایا کہ میں زیاد یا ابن زیاد کے خوف سے مدینہ منورہ میں پہنچا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے نسب ملایا تو میرا نسب ان سے مل گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے جوان! میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ضرور بیان کیجیے۔ یونس راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے مرفوعاً روایت کی۔ فرمایا قیامت کے روز لوگوں کے اعمال سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کی فرض نماز کو دیکھو کہ وہ مکمل ہے یا کم ہے اگر پوری ہے تو پوری لکھ دی جائے اور اگر کچھ کم ہے تو دیکھو کیا میرے بندے کی نفل نماز ہے؟ اگر اس کی نفل نماز ہے تو میرے بندے کے نوافل سے اس کے فرائض پورے کرو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید، حسن، بنی سلیط کا ایک آدمی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، داؤد بن ابی ہند، زرارہ بن اوفیٰ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً اسی طرح روایت کی۔ فرمایا کہ پھر زکوٰۃ اور پھر باقی اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔

باب ۳۰۰ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

رکوع اور سجود کے احکام نیز ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى

مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو اپنے دونوں

جَنْبِي أَيْ فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذٰلِكَ فَعُدْتُ فَقَالَ لَا تَصْنَعْ هٰذَا فَإِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ۔

ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ والد محترم نے مجھے اس سے منع کیا میں نے پھر ایسا کیا تو فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو کیونکہ ہم بھی ایسا کیا کرتے تھے لیکن ہمیں اس سے منع فرما دیا گیا اور حکم فرمایا کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی رکوع کرے تو اپنی کلائیاں اپنی رانوں سے ملا لے اور دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ لے گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت ہائے مبارک کا اختلاف دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

آدمی رکوع اور سجود میں کیا کہے

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ۔

ربیع بن نافع ابو توبہ، موسیٰ بن اسمٰعیل، ابن مبارک، موسیٰ ابو سلمہ موسیٰ بن ایوب، ان کے چچا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت فسبح باسم ربک العظیم نازل ہوئی تو فرمایا کہ اسے اپنے رکوع میں کیا کرو اور جب سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں رکھ لو۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى أَوْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ نَخَافُ أَنْ لَا تَكُونَ مَحْفُوظَةً۔

ایوب بن موسیٰ یا موسیٰ بن ایوب کی قوم کے ایک آدمی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو تین مرتبہ کہتے سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور جب سجدہ کرتے تو تین دفعہ کہتے سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ اضافہ ہے ہمیں خدشہ ہے کہ بات اچھی طرح محفوظ نہ رہی ہو۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ أَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ إِذَا مَرَرْتُ بِآيَةِ تَخَوُّفٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے سلیمان سے کہا کہ جب میں نماز کے اندر خوف والی آیت پڑھتا ہوں تو دعا مانگتا ہوں پس انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی سعد بن عبیدہ، مستورد

مُسْتَوْرِدٍ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ۔

صلہ بن زفر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی حضور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتے اور رحمت کی آیت پڑھتے تو ٹھہر کر اس کا سوال کرتے اور عذاب کی آیت پر ٹھہر کر پناہ مانگتے۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ثَنَا هِشَامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ وَرُكُوْعِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

مطرف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدوں اور رکوع میں کہا کرتے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِقَدْرِ قِيَامِهٖ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِيَامِهٖ ثُمَّ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِآلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَأَ سُوْرَةً سُوْرَةً۔

عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قیام کیا پس آپ نے سورۃ البقرہ پڑھی جب آیت رحمت کو پڑھتے تو ٹھہر کر سوال کرتے اور جب آیت عذاب پڑھتے تو ٹھہر کر پناہ مانگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے قیام کے برابر رکوع کیا اور رکوع میں کہتے سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ پھر قیام کے برابر سجدہ کیا اور سجدے میں اسی طرح کہا پھر کھڑے ہوئے اور سورہ آل عمران پڑھی پھر ایک ایک سورت پڑھی۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ

ابو حمزہ مولی الانصار نے بنی عبس کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کہتے اللہ اکبر تین بار ذُو الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ پھر سورہ فاتحہ پڑھ کر سورۃ البقرہ پڑھی پھر رکوع کیا اور رکوع بھی قیام کے برابر تھا اور رکوع میں کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قومہ بھی آپ کا رکوع کے برابر تھا اور لِرَبِّیَ الْحَمْدُ کہتے رہے پھر سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے برابر

نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔

تھا آپ سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں سجدہ کیا تھا اور جلسہ میں رب اغفرلی کہا کرتے پس آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں البقرہ، آل عمران، النساء اور المائدہ یا الانعام کی تلاوت کی اس میں شعبہ کو شک ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

رکوع اور سجود میں دعا کرنا

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔

احمد بن صالح اور احمد بن عمرو بن سرح اور محمد بن سلمہ ابن وہب، عمرو ابن الحارث، عمارہ بن غزیہ، سمی مولیٰ ابوبکر ابوصالح ذکوان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے پس (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

عبداللہ بن معبد کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے صف بستہ تھے پس فرمایا۔ اے لوگو! نبوت کی خوشخبریوں سے کچھ باقی نہیں رہا مگر اچھا خواب جو کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی اس کے لیے دیکھے اور مجھے منع فرمایا گیا ہے کہ رکوع و سجود میں قرآن مجید پڑھوں۔ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں زیادہ دعا کرو قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے۔

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یوں کہا کرتے۔ سبحانک اللهم ربنا وبحمدک اللهم اغفرلی اور قرآن کریم کی ایک آیت سے یہی مراد لیا کرتے۔

۸۶۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا وَهْبٌ ح وَنَا اَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ زَادَ ابْنُ السَّرْحِ عَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ -

احمد بن صالح، وہب۔ احمد بن سرح، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عمارہ بن غزیہ، سمی مولا ابوبکر، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کہا کرتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ابن سرح نے یہ بھی کہا عَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ -

---

۸۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْاَنْبَارِیُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَلَمَسْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گم ہو گئے تو میں نے آپ کو مسجد میں ٹٹول لیا جبکہ آپ سجدے میں تھے اور دونوں قدم مبارک کھڑے تھے۔ آپ کہہ رہے تھے پناہ لیتا ہوں تیری رضا کی تیرے غصے سے اور پناہ لیتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں تجھ سے تیری۔ تیری تعریفیں شمار سے باہر ہیں تو اپنی ثنا کے مطابق ہے -

بَابُ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوةِ -

نماز میں دعا مانگنا

۸۷۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِیَّةُ نَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَدْعُوْ فِیْ صَلَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِیْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ -

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائش سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ اور قرض سے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ آپ قرض سے کیوں اکثر پناہ مانگتے ہیں فرمایا کہ جب آدمی مقروض ہو جائے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

۸۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نفلی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ تَطَوُّعٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ۔

کے پہلو میں پڑھی لیں میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی جہنم سے خرابی ہے جہنم والوں کے لیے۔

٨٧٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے تو نماز میں ایک اعرابی نے کہا "اے اللہ! مجھ پر اور محمد مصطفیٰ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر" جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اعرابی سے کہا "تم نے وسیع چیز کو تنگ کر دیا" اس سے آپ کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

٨٧٤۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ خُولِفَ وَكِيعٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ رَوَاهُ أَبُو وَكِيعٍ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تو سبحان ربی الاعلیٰ کہتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں وکیع نے اختلاف کیا ہے۔ روایت کیا ہے اسے وکیع اور شعبہ، ابواسحاق، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً۔

٨٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَوْقَ بَيْتِهِ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى قَالَ سُبْحَانَكَ فَبَلَى فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَحْمَدُ يُعْجِبُنِي فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَدْعُوَ بِمَا فِي الْقُرْآنِ۔

شعبہ سے روایت ہے کہ موسیٰ بن ابوعائشہ نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھا کرتا۔ جب اس نے پڑھا "کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مُردہ زندہ کرے" تو کہا "تو پاک ہے کیوں نہیں" اس سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ امام احمد فرماتے تھے مجھے فرض نمازوں میں یہ پسند ہے کہ وہ دعا کی جائے جو قرآن مجید میں ہو۔

بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع و سجود کی مقدار

٨٧٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ

سعدی سے ان کے والد ماجد یا چچا جان نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں غور سے

قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا۔

دیکھا تو آپ رکوع اور سجود میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ تین بار کہنے کی مقدار ٹھہرا کرتے۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الْأَهْوَازِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ عَوْنٌ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ اللّٰهِ۔

عون بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین مرتبہ کہے اور یہ تعداد کم از کم ہے اور جب سجدہ کرے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین دفعہ کہے اور یہ تعداد کم از کم ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عون نے حضرت عبداللہ کو نہیں پایا۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَانْتَهٰى إِلٰى آخِرِهَا أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى إِلٰى أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ ذَهَبْتُ أُعِيدُ عَلَى الرَّجُلِ الْأَعْرَابِيِّ وَأَنْظُرُ لَعَلَّهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَتَظُنُّ أَنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے سورۂ والتین پڑھے اور اس کے آخر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ تک پہنچے تو کہے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاہِدِیْنَ اور جو سورۂ قیامہ پڑھے اور اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی تک پہنچے تو کہے بَلٰی اور جو سورۂ والمرسلات پڑھے اور فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ تک پہنچے تو کہے اٰمَنَّا بِاللّٰہِ۔ اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں دوبارہ اس اعرابی کے پاس گیا تاکہ دیکھ کر تسلی کروں تو اس نے فرمایا اے بھتیجے! کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ مجھے یاد نہیں رہا میں نے ساٹھ حج کیے ہیں جن میں سے ایک حج بھی ایسا نہیں کہ جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ میں نے کونسے اونٹ پر کیا تھا۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی ایک کے پیچھے نماز نہیں پڑھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جس کی نماز زیادہ مشابہت رکھتی ہو رسول اللہ

يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَحَزَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قُلْتُ لَهُ مَانُوسُ أَوْ مَابُوسُ فَقَالَ أَمَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَيَقُولُ مَابُوسُ وَأَمَّا حِفْظِي فَمَانُوسُ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ أَحْمَدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے اس نوجوان یعنی عمر بن عبدالعزیز کی نسبت فرمایا کہ ہم نے ان کے رکوع میں دس تسبیحوں کا اور سجدہ میں دس تسبیحوں کا اندازہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا احمد بن صالح نے عبداللہ سے پوچھا کہ مانوس ہے یا مابوس؟ فرمایا کہ عبدالرزاق تو مابوس کہتے ہیں اور مجھے مانوس یاد ہے۔ یہ ابن رافع کے لفظ ہیں ہے نیز روایت کیا احمد سعید بن جبیر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

باب ۳۰۵ الرَّجُلُ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ۔

جو امام کو سجدے میں پائے وہ کیا کرے

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، سعید بن حکم، نافع بن یزید، یحییٰ بن ابو سلیمان، زید بن ابو عتاب اور ابن المقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرلو اور اسے شمار نہ کرو اور جس نے رکوع پالیا تو اس نے نماز (رکعت) پالی۔ ف

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہوجاتا ہے کہ رکوع پانے والا رکعت کا پانے والا ہے اگر امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض یا واجب ہوتا تو اس کے رہ جانے پر رکعت پانے کا فیصلہ بارگاہ رسالت سے کیسے صادر ہوجاتا۔ معلوم ہوا کہ مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری نہیں بلکہ امام کی قرأت مقتدیوں کی جانب سے بھی ہے۔ امام حقیقتاً قاری ہے اور مقتدی حکماً قاری شمار فرمائے گئے ہیں جن حضرات کا مذہب یہ ہے کہ بغیر سورۂ فاتحہ پڑھے محض رکوع پانے والا رکعت کا پانے والا نہیں ہے ایسے حضرات اس فرمانِ رسالت کو ٹالتے اور اپنی انانیت کو پالتے ہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

باب ۳۰۶ أَعْضَاءُ السُّجُودِ۔

سجدہ کن اعضاء پر ہو

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ قَالَ حَمَّادٌ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا يَكُفَّ

مسدد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے حماد نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا اور کوئی اکٹھے نہ کرے بال

شعرا ولا ثوبا۔

اور نہ کپڑے۔

۸۸۲۔ حدثنا محمد بن کثیر انا شعبۃ عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت وربما قال امر نبیکم ان یسجد علی سبعۃ آراب۔

محمد بن کثیر، شعبہ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے اور کبھی کہا کہ تمہارے نبی کو حکم دیا گیا ہے کہ سجدہ کیا کریں سات اعضاء پر۔

۸۸۳۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا بکر یعنی ابن مضر عن ابن الہاد عن محمد بن ابراہیم عن عامر بن سعد عن العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ۔

عامر بن سعد نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ اس کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم۔

۸۸۴۔ حدثنا احمد بن حنبل نا اسمعیل یعنی ابن ابراہیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر رفعہ قال ان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ فاذا وضع احدکم وجہہ فلیضع یدیہ واذا رفعہ فلیرفعہما۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کی فرمایا کہ دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو چاہیے کہ دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب اسے اٹھائے تو انہیں بھی اٹھالے۔

باب۳۸۰ السجود علی الانف والجبہۃ

ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنا

۸۸۵۔ حدثنا ابن المثنی نا صفوان بن عیسی نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رئی علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلوۃ صلاہا بالناس۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بارش کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کے نشانات لگ گئے کیونکہ لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔

۸۸۶۔ حدثنا محمد بن یحیی نا عبد الرزاق عن معمر نحوہ۔

محمد بن یحیی، عبد الرزاق نے معمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب۳۸۱ صفۃ السجود

سجدے کی کیفیت

۸۸۷۔ حدثنا الربیع بن نافع ابو توبۃ نا شریک عن ابی اسحق قال وصف لنا البراء بن عازب فوضع یدیہ واعتمد علی رکبتیہ ورفع عجیزتہ وقال ہکذا کان رسول اللہ صلی

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں سجدہ بتاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، اپنے گھٹنوں پر بوجھ ڈالا اور اپنی پیٹھ کو بلند رکھا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ۔

طرح سجدہ کیا کرتے تھے۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سجدوں میں ٹھہرا کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو اس طرح نہ بچھایا کرے جیسے کتا بچھاتا ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ۔

یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو علیحدہ رکھتے یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزر سکتا۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ التَّمِيمِيِّ الَّذِي يُحَدِّثُ بِالتَّفْسِيرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ مُجَخٍّ قَدْ فَرَّجَ يَدَيْهِ۔

ابو اسحاق نے تمیمی سے روایت کی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تفسیر کی روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیچھے کی جانب سے حاضر ہوا تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی آپ نے پیٹھ اونچی کر رکھی تھی اور دونوں بازو علیحدہ تھے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ نَا الْحَسَنُ نَا أَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ حَتَّى نَأْوِيَ لَهُ۔

حسن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت احمر بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو کروٹوں سے علیحدہ رکھتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشْ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ۔

ابن حجیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو زمین پر نہ بچھائے اور دونوں رانوں سے ملائے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

اس بات کی رخصت

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُودِ

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشقت سجدہ کی شکایت کی جب کہ وہ پھیل کر سجدہ کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ گھٹنوں سے مدد حاصل کر لیا کرو۔

عَلَيْهِمْ إِذَا انْفَرَجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ۔

بَابُ التَّخَصُّرِ وَالْإِقْعَاءِ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى خَاصِرَتَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلَوٰةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُ۔

بَابُ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَوٰةِ۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَسْوَسَةِ وَحَدِيثِ النَّفْسِ فِي الصَّلَوٰةِ۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

کمر پر ہاتھ رکھنا

سعید بن زیاد بن صبیح حنفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ نماز میں سولی کی شکل ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

نماز میں رونا

مطرف نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا کہ آپ کے سینۂ مبارک سے رونے کی آواز اس طرح نکل رہی تھی جیسے چکی کی آواز۔

نماز میں وسوسوں اور خیالات کی کراہیت

عطاء بن یسار نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں کوئی بھول چوک نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

عثمان بن ابو شیبہ، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن یزید، ابو ادریس خولانی، جبیر بن نفیر حضرمی سے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے اور ان میں دل و زبان سے متوجہ رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

باب ۱۶۳۔ الفتح على الإمام في الصلوٰة

۸۹۸۔ حدثنا محمد بن العلاء وسليمان بن عبد الرحمن الدمشقي قالا نا مروان بن معاوية عن يحيى الكاهلي عن المسور بن يزيد المالكي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يحيى وربما قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصلوٰة فترك شيئا لم يقرأه فقال له رجل يا رسول الله تركت آية كذا وكذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا أذكرتنيها قال سليمان في حديثه قال كنت أراها نسخت وقال سليمان قال نا يحيى بن كثير

نماز میں امام کو لقمہ دینا

یحییٰ کاہلی نے حضرت مسور بن یزید مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحییٰ نے کبھی کہا فرمایا کہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں قرأت پڑھ رہے تھے۔ آپ کچھ آیتیں بھول گئے جن کو نہ پڑھا ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ فلاں فلاں آیتیں چھوڑ گئے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھے یاد کیوں نہ کروائیں۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں کہا میں نے خیال کیا کہ شاید منسوخ ہو گئی ہیں سلیمان نے یحییٰ بن کثیر سے اسے روایت کیا ہے۔

۸۹۹۔ حدثنا يزيد بن محمد الدمشقي نا هشام بن إسمعيل نا محمد بن شعيب أنا عبد الله بن العلاء بن زبر عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلوٰة فقرأ فيها فلبس عليه فلما انصرف قال لأبي أصليت معنا قال نعم قال فما منعك۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھتے ہوئے قرأت کی تو اس میں سہو ہو گیا جب فارغ ہوئے تو حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ عرض گزار ہوئے ہاں۔ فرمایا تو تمہیں بتانے سے کس چیز نے منع کیا۔

باب ۱۶۴۔ النهي عن التلقين

۹۰۰۔ حدثنا عبد الوهاب بن نجدة نا محمد بن يوسف الفريابي عن يونس بن أبي إسحق عن أبي إسحق عن الحارث عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي لا تفتح على الإمام في الصلوٰة قال أبو داؤد أبو إسحق لم يسمع من الحارث إلا أربعة أحاديث ليس هذا منها۔

لقمہ دینے کی ممانعت

حارث نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! نماز میں امام کو لقمہ نہ دیا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو اسحاق نے حارث سے نہیں سنیں مگر چار حدیثیں اور یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے۔

باب ۱۶۵۔ الالتفات في الصلوٰة

۹۰۱۔ حدثنا أحمد بن صالح نا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب قال سمعت أبا الأحوص يحدثنا في مجلس سعيد بن المسيب قال قال

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ برابر بندے کی جانب متوجہ رہتا ہے الخ

ابو ذر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الله عز وجل مقبلا على العبد وهو في صلاته ما لم يلتفت فاذا التفت انصرف۔

۹۰۲ ـ حدثنا مسدد نا ابو الاحوص عن الاشعث يعني ابن سليم عن ابيه عن مسروق عن عائشة قالت سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التفات الرجل في الصلوٰة فقال انما هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلوٰة العبد۔

باب ۳۱۳ السجود على الانف۔

۹۰۳ ـ حدثنا مؤمل بن الفضل نا عيسى عن معمر عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رئي على جبهته وعلى ارنبته اثر طين من صلوٰة صلاها بالناس قال ابو علي هذا الحديث لم يقراه ابو داؤد في العرضة الرابعة۔

باب ۳۱۴ النظر في الصلوٰة۔

۹۰۴ ـ حدثنا مسدد نا ابو معاوية ح و نا عثمان بن ابي شيبة نا جرير وهذا حديثه وهو اتم عن الاعمش عن المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة الطائي عن جابر بن سمرة قال عثمان قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فرأى فيه ناسا يصلون رافعي ايديهم الى السماء ثم اتفقا فقال لينتهين رجال الذين يشخصون ابصارهم الى السماء قال مسدد في الصلوٰة او لا ترجع اليهم ابصارهم۔

۹۰۵ ـ حدثنا مسدد نا يحيى عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة ان انس بن مالك حدثهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال اقوام يرفعون ابصارهم في صلاتهم فاشتد

نماز میں جو جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے جب ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں آدمی کے ادھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ شیطان کا اچک لینا ہے جو وہ کسی بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔

ناک پر سجدہ کرنا

ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر نماز کے باعث مٹی کا نشان دیکھا گیا جب آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔ ابو علی نے فرمایا کہ چوتھی دفعہ کتاب کو پڑھتے ہوئے امام ابو داؤد نے اس حدیث کو نہیں پڑھا تھا۔

نماز میں کسی چیز کو دیکھنا

مسدد، ابو معاویہ، عثمان بن ابو شیبہ، جریر، اعمش، مسیب بن رافع، تمیم بن طرفہ طائی، جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو اس میں دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے فرمایا کہ لوگ آسمان کی طرف دیکھنے سے باز آ جائیں۔ مسدد نے کہا کہ نماز میں دیکھنے سے ہو سکتا ہے کہ ان کی بینائی واپس نہ لوٹائی جائے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نماز میں اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں پھر سختی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے باز آ جائیں ورنہ

قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر کے ساتھ نماز پڑھی جس میں نقش و نگار بنے ہوئے تھے فرمایا کہ اس نے مجھے مشغول کیا لہٰذا جا کر یہ ابوجہم کو دے دو اور میرے لیے کمبل لے آؤ۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ وَأَخَذَ كُرْدِيًّا كَانَ لِأَبِي جَهْمٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْخَمِيصَةُ كَانَتْ خَيْرًا مِنَ الْكُرْدِيِّ۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضور نے ابوجہم کی کُردی چادر لے لی تو آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ آپ کی چادر اس کُردی چادر سے بہتر تھی۔

بَابُ ۱۷۵ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

اس کی اجازت

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أَرْسَلَ فَارِسًا إِلَى الشِّعْبِ مِنَ اللَّيْلِ يَحْرُسُ۔

سلولی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز فجر کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور گھاٹی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ آپ نے رات کے وقت گھاٹی کی جانب نگرانی کے لیے سوار بھیجے تھے۔ ف

ف۔ اس حدیث میں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پہلی بات یہ کہ دوران نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار بار گھاٹی کی طرف دیکھا اور اس سے توجہ الی اللہ میں کوئی فرق نہ آیا۔ اسی طرح مشہور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز دو تین مرتبہ اوپر کی جانب دست مبارک اٹھایا اور نیچے کر لیا۔ بعد نماز صحابہ کرام کے عرض کرنے پر فرمایا کہ دوران نماز میں جنت کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ ایک پھلوں سے لدی ہوئی ٹہنی مجھے بہت پسند آئی، ارادہ ہوا کہ امت کے لیے توڑ لوں پھر دنیا کی بے ثباتی کے پیش نظر ارادہ ملتوی کر دیا۔ دست مبارک کا اٹھانا اور نیچے لانا ان خیالات کی وجہ سے ہی تھا۔ آخر میں فرمایا لَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا۔ اگر میں اسے توڑ لاتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اسی طرح قرآن کریم میں ہے قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ (سورہ البقرہ آیت ۱۴۴) اے محبوب! ہم تمہارا بار بار آسمان کی طرف دیکھنا ملاحظہ فرما رہے ہیں یہ واقعہ بھی نماز کے دوران پیش آیا تھا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز میں کسی اور جانب متوجہ ہونا یا دیکھنا توجہ الی اللہ میں حائل نہیں ہوتا تھا ورنہ دوران نماز آپ کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا جاتا۔ لہٰذا وہ ہزاروں چیزوں کی جانب بھی توجہ فرمائیں تو

ایک کی جانب توجہ دوسروں کی طرف متوجہ ہونے میں حائل نہیں ہوگی کیونکہ یہ بات محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے لہٰذا آپ کو اپنے جیسا سمجھنا اور خلیت کلام بجز باسرا سر بارگاہ رسالت کی تنقیص ہے۔

دوسری بات اس حدیث کی یہ کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوران نماز بار بار گھاٹی کی جانب نظر کرتے ہوئے دیکھا۔ ممکن ہے دیگر کتنے ہی صحابۂ کرام بھی اسی طرح دیکھتے رہے ہوں۔ نماز تو جہ الی اللہ کا مقام ہے اور حالت قیام میں سجدے کی جگہ نظر رکھنی چاہیئے لیکن صحابۂ کرام عین نماز کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب دیکھنے لگتے سجدے کی جگہ سے نظر ہٹا لیتے اور اسے توجہ الی اللہ کے خلاف شمار نہیں کیا جاتا تھا اسی طرح جب آخری مرض میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے اور دوران نماز حضور تشریف لے آئے تو صحابۂ کرام کی نگاہیں مقام سجدہ سے ہٹ کر حبیب پروردگار کی جانب ہو گئیں اور انہوں نے بار بار حضرت ابوبکر کو مطلع کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکر نے بھی حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا لہٰذا اسی طرح جاری رکھنے کے اشارے کا بھی مشاہدہ کیا اللہ اور رسول نے ان حضرات کو ایسا کرنے سے کسی مرحلے پر منع نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ توجہ الی رسول اللہ بھی عین توجہ الی اللہ ہے۔ اسی لیے پروردگار عالم نے فرمایا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ (سورۃ الانفال، آیت ۲۴) اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے لیے حاضر ہو جب وہ تمہیں بلائیں۔ اس کے باوجود کسی کا عقیدہ رکھنا۔ از وسوسۂ زنا خیال مجامعت خود بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در خیال صورت گاؤ خر خود است (صراط مستقیم ص ۹۵) پھر اسے شرک قرار دینا یہ سراسر بد دینی اور منصب رسالت کی تنقیص ہے مسلمانوں کو رسول دشمنی کی اس وبا سے کوسوں دور بھاگنا چاہیئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے آمین۔

بَابُ ۳۰۹ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں عمل

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا

عمرو بن سلیم نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اٹھایا ہوا تھا جب آپ سجدہ کرتے تو اسے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا

عمرو بن سلیم زرقی نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور آپ نے امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع کو اٹھایا ہوا تھا اس کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں وہ بچی تھیں اور انہیں کندھے پر اٹھایا ہوا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور انہیں کندھے پر اٹھائے رکھا۔ انہیں رکوع کرتے وقت

إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهَا۔

بٹھا دیا اور کھڑے ہوتے وقت اٹھا لیا۔ نماز پوری کرنے تک آپ ان کے ساتھ ایسا ہی کرتے رہے۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَسْمَعْ مَخْرَمَةُ مِنْ أَبِيهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا۔

عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت امامہ بنت ابوالعاص آپ کی گردن پر تھیں۔ جب آپ سجدہ کرتے تو انہیں بٹھا دیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مخرمہ نے اپنے والد ماجد سے نہیں سُنی مگر ایک ہی حدیث۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَقَدْ دَعَاهُ بِلَالٌ لِلصَّلٰوةِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بِنْتُ ابْنَتِهِ عَلَى عُنُقِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُصَلَّاهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَهِيَ فِي مَكَانِهَا الَّذِي هِيَ فِيهِ قَالَ فَكَبَّرَ فَكَبَّرْنَا قَالَ حَتّٰى إِذَا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَعَ أَخَذَهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ قَامَ أَخَذَهَا فَرَدَّهَا فِي مَكَانِهَا فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ بِهَا ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ظہر یا عصر کی نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اور نماز کے لیے حضرت بلال نے آپ کو بلایا تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور امامہ بنت ابوالعاص کو آپ نے گردن پر اٹھایا ہوا تھا جو آپ کی نواسی تھی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے مصلے پر کھڑے ہو گئے اور اسے اسی جگہ پر رکھا جہاں تھی راوی کا بیان ہے کہ آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کرنا چاہا تو پکڑ کر اسے بٹھا دیا یہاں تک کہ جب سجود سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے تو اسے اٹھا لیا اور اسی طرح سوار کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رکعت میں اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔

ضمضم بن جوس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو کالے جانوروں کو نماز میں مار ڈالا کرو یعنی سانپ اور بچھو کو

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ نَا بُرْدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْمَدُ يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ قَالَ أَحْمَدُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام بن حنبل نے فرمایا۔ نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا میں آئی تو میں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، امام کا بیان ہے کہ آپ نے چل کر میرے لیے دروازہ کھولا پھر اپنے مصلے کی طرف لوٹ گئے اور بتایا کہ دروازہ جانب قبلہ تھا۔

بَابُ ۲۳۳ رَدِّ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں سلام کا جواب دینا

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کر لیا کرتے تھے جبکہ آپ نماز میں ہوتے اور آپ ہمیں سلام کا جواب مرحمت فرما دیتے جب ہم حضرت نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے تو اور ہم نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ نماز میں مصروفیت ہوتی ہے۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ نَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ وَنَأْمُرُ بِحَاجَتِنَا فَقَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَأَخَذَنِي مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں ہم سلام اور ضرورت کی باتیں کر لیا کرتے تھے پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا مجھے اگلی پچھلی باتوں کی پریشانی نے پکڑ لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ نماز میں باتیں نہ کیا کریں۔" پھر میرے سلام کا جواب دیا۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِشَارَةً قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ إِشَارَةً بِإِصْبَعِهِ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ

یزید بن خالد بن موہب اور قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، نابل، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اشارے سے جواب دیا۔ راوی کا بیان ہے میرے علم کے مطابق انھوں نے یہی فرمایا کہ اپنی

قُتَیْبَۃَ

انگلی کے ساتھ۔ یہ الفاظ حدیث قتیبہ کے ہیں۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ نَا زُھَیْرٌ نَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی بَعِیْرِہٖ فَکَلَّمْتُہٗ فَقَالَ لِیْ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا ثُمَّ کَلَّمْتُہٗ فَقَالَ لِیْ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَنَا اَسْمَعُہٗ یَقْرَاُ وَیُوْمِیُٔ بِرَاْسِہٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِی الَّذِیْ اَرْسَلْتُکَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اُکَلِّمَکَ اِلَّا اَنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ۔

ابو زبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بنی مصطلق کی طرف بھیجا جب میں واپس حاضر خدمت ہوا تو آپ اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے پھر میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسی طرح میں پھر عرض گزار ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ اسی طرح میں آپ کی قرأت سن رہا تھا اور آپ سر مبارک سے اشارہ کر رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس کام کے لیے میں نے تمہیں بھیجا تھا اس کا کیا بنا یا علاوہ بریں مجھے تمہارے ساتھ باتیں کرنے سے کسی چیز نے نہیں روکا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عِیْسَی الْخُرَاسَانِیُّ الدَّامِغَانِیُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا ھِشَامُ بْنُ سَعْدٍ نَا نَافِعٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی قُبَاءٍ یُصَلِّیْ فِیْہِ قَالَ فَجَاءَتْہُ الْاَنْصَارُ فَسَلَّمُوْا عَلَیْہِ وَھُوَ یُصَلِّیْ قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ کَیْفَ رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرُدُّ عَلَیْھِمْ حِیْنَ کَانُوْا یُسَلِّمُوْنَ عَلَیْہِ وَھُوَ یُصَلِّیْ قَالَ یَقُوْلُ ھٰکَذَا وَبَسَطَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ کَفَّہٗ وَجَعَلَ بَطْنَہٗ اَسْفَلَ وَجَعَلَ ظَھْرَہٗ اِلٰی فَوْقٍ۔

نافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس انصار حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے آپ کو سلام کیا۔ جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بلال سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے دیکھا جبکہ انہوں نے نماز میں آپ کو سلام کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس طرح جعفر بن عون نے اپنی ہتھیلی کو کھلا کیا۔ اس کے بطن کو نیچے اور پشت کو اوپر کر لیا۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا غِرَارَ فِیْ صَلٰوۃٍ وَلَا تَسْلِیْمٍ قَالَ اَحْمَدُ یَعْنِیْ فِیْمَا اَرٰی اَنْ لَّا تُسَلِّمَ وَلَا یُسَلَّمَ عَلَیْکَ وَیُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِصَلٰوتِہٖ فَیَنْصَرِفُ وَھُوَ فِیْھَا شَاکٌّ۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں نہ دھوکہ ہے اور نہ سلام کرنا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ تم کسی کو سلام کرو اور نہ کوئی تمہیں سلام کرے اور دھوکا یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز سے اس حالت میں لوٹے کہ وہ اس میں شک کرتا ہو۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا مُعَاوِیَۃُ

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

ابْنُ مَهْشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا غِرَارَ فِي تَسْلِيمٍ وَلَا صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَلَى لَفْظِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور شاید مرفوعاً فرمایا کہ سلام اور نماز میں دھوکا یا نقصان نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن فضیل نے ابن مہدی کے لفظوں میں اور مرفوع نہیں کیا۔

پارہ — ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ٣٢٢ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ فِي الصَّلٰوةِ

٩٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى ح وَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَعْنٰى عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ يُصَمِّتُوْنِيْ قَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَا ضَرَبَنِيْ وَلَا كَهَرَنِيْ وَلَا سَبَّنِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَحِلُّ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ هٰذَا اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّ جَارِيَةً لِّيْ كَانَتْ

نماز میں چھینکنے والے کو جواب دینا

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ایک آدمی کو چھینک آگئی تو میں نے کہا یرحمک اللہ۔ پس لوگ مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا میری ماں مجھے روئے بات کیا ہے کہ آپ میری طرف دیکھ رہے ہیں؟ وہ اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے تو میں سمجھ گیا کہ مجھے خاموش رہنے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ نہ مجھے مارا نہ ڈانٹا اور نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا کہ نماز میں لوگوں سے باتیں کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں تسبیح تکبیر اور قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے یا جو بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہماری جاہلیت کا زمانہ زیادہ دور نہیں گیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام میں لے آیا لیکن ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ فرمایا کہ تم ان کے پاس نہ جایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہم میں سے بعض لوگ شگون لیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ان کے دلوں کی گھڑنت ہے لہٰذا تمہیں ایسی کوئی بات نہ روکے۔ میں نے عرض کی کہ ہم میں سے بعض خط کھینچتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے تو جو اس کے موافق ہو درست ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میری ایک لونڈی ہے جو احد اور جوانیہ کی جانب بکریاں چرایا کرتی ہے جب میں اس کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ بھیڑیا ان

ترعى غنيمات قبل أحد والجوانية إذ اطلعت عليها اطلاعة فإذا الذئب قد ذهب بشاة منها وأنا من بني آدم آسف كما يأسفون لكني صككتها صكة فعظم ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت أفلا أعتقها قال ائتني بها فجئت بها فقال أين الله قالت في السماء قال من أنا قالت أنت رسول الله قال أعتقها فإنها مؤمنة۔

میں سے ایک بکری لے گیا ہے آخر میں انسان تھا اور مجھے بھی انہی کی طرح افسوس ہوا تو میں نے اس کی پٹائی کر دی تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گراں گزری۔ میں عرض گزار ہوا کیا اسے آزاد کر دوں؟ فرمایا کہ اسے میرے پاس لاؤ۔ میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا کہ خدا کہاں ہے؟ وہ بولی کہ آسمان میں۔ فرمایا کہ میں کون ہوں؟ عرض گزار ہوئی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، یہ تو مومنہ ہے۔

٩٢٣ - حدثنا محمد بن يونس النسائي نا عبد الملك بن عمرو نا فليح عن هلال بن علي عن عطاء بن يسار عن معاوية بن الحكم السلمي قال لما قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم علمت أمورا من أمور الإسلام فكان فيما علمت أن قيل لي إذا عطست فاحمد الله وإذا عطس العاطس فحمد الله فقل يرحمك الله قال فبينما أنا قائم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة إذ عطس رجل فحمد الله فقلت يرحمك الله رافعا بها صوتي فرماني الناس بأبصارهم حتى احتملني ذلك فقلت ما لكم تنظرون إلي بأعين شزر قال فسبحوا فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة قال من المتكلم قيل هذا الأعرابي فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي إنما الصلوة لقراءة القرآن وذكر الله فإذا كنت فيها فليكن ذلك شأنك فما رأيت معلما قط أرفق من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اسلامی تعلیمات سے چند باتیں سیکھیں ان میں ایک بات یہ سکھائی گئی کہ جب تمہیں چھینک آئے تو الحمد للہ کہنا اور جب دوسرا چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یرحمک اللہ کہنا۔ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا پس میں نے اونچی آواز سے یرحمک اللہ کہا۔ لوگ مجھے گھورنے لگے یہاں تک کہ مجھے یہ بات ناگوار گزری میں نے کہا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے جو مجھے کنکھیوں سے دیکھ رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے سبحان اللہ کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہ باتیں کون کر رہا تھا؟ عرض کی گئی کہ یہ اعرابی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر مجھ سے فرمایا۔ نماز قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر الٰہی کے لیے ہے جب تم نماز میں ہو تو تمہیں یہی کام کرنا چاہیے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر نرمی کے ساتھ سکھانے والا نہیں دیکھا۔

باب ٢٢٣ التأمين وراء الإمام

امام کے پیچھے آمین کہنا

٩٢٤ - حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن سلمة عن حجر أبي العنبس الحضرمي عن وائل بن حجر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قرأ ولا الضالين قال آمين ورفع بها صوته۔

حجر ابو العنبس حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولا الضالین پڑھا تو کہا آمین اور اپنی آواز اونچی رکھی۔

ف۔ آمین کہنے کے بارے میں احادیث مختلف وارد ہوئی ہیں۔ بعض سے آمین آہستہ سے کہنا اور بعض سے بلند آواز کے ساتھ کہنا ثابت ہوتا ہے۔ اسی لیے آمین کہنے میں ائمہ مجتہدین کے درمیان اختلاف ہے۔ ہر ایک کے مذہب کی بنیاد احادیث صحیحہ پر ہے۔ مجتہدین حضرات کے سرخیل یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ امام مقتدی اور منفرد سب آہستہ آمین کہیں کیونکہ نماز کی روح حضور قلب ہے اور اس کے لیے سکون و اطمینان درکار ہے جو آہستہ آمین کہنے میں زیادہ حاصل ہے لہٰذا احناف کا یہی مختار و شعار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٩٢٥۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَهَرَ بِآمِينَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهِ۔

حجر بن اسود نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آواز سے آمین کہی اور آپ نے دائیں اور بائیں جانب سلام کیا یہاں تک کہ میں نے آپ کے مبارک رخساروں کی سفیدی دیکھی۔

٩٢٦۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

بشر بن رافع سے حضرت عبداللہ بن عم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ کی تلاوت کرلی تو کہا۔ آمین یہاں تک کہ پہلی صف میں جو نزدیک تھے انہوں نے سن لیا۔

٩٢٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہا کرو اور جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ ف

ف۔ فرشتوں کے ساتھ آمین کہنے میں دو طرح موافقت ہو سکتی ہے۔ اولاً وقت کا ایک ہونا۔ ثانیاً آواز ایک جیسی ہونا۔ وَلَا الضَّالِّينَ کہنے کے فوراً بعد آمین کہنے سے فرشتوں کے ساتھ وقتی موافقت ہو جاتی ہے لیکن فرشتوں کے آمین کہنے کی آواز کوئی نہیں سنتا لہٰذا یہ صوتی موافقت آہستہ آمین کہنے میں ہے اسی لیے احناف نے آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دی تاکہ فرشتوں کے ساتھ ڈبل موافقت ہو جائے جس کے باعث اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کے زیادہ حقدار قرار پائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٩٢٨۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ۔

کہا کرو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَاهْوَيْهِ اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَسْبِقْنِيْ بِاٰمِيْنَ۔

ابو عثمان نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ مجھ سے پہلے آمین نہ کہا کریں۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ صُبَيْحِ بْنِ مُحْرِزٍ الْحِمْصِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مُصَبِّحٍ الْمَقْرَائِيُّ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ اِلٰى اَبِيْ زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ فَيَتَحَدَّثُ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ فَاِذَا دَعَا الرَّجُلُ مِنَّا بِدُعَاءٍ قَالَ اخْتِمْهُ بِاٰمِيْنَ فَاِنَّ اٰمِيْنَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ قَالَ اَبُوْ زُهَيْرٍ اُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِي الْمَسْاَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِاَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ فَقَالَ بِاٰمِيْنَ فَاِنَّهُ اِنْ خَتَمَ بِاٰمِيْنَ فَقَدْ اَوْجَبَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِيْ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الرَّجُلَ فَقَالَ اخْتِمْ يَا فُلَانُ بِاٰمِيْنَ وَاَبْشِرْ وَهٰذَا لَفْظُ مَحْمُوْدٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ الْمَقْرَائِيُّ قَبِيْلَةٌ مِّنْ حِمْيَرٍ۔

صبیح بن محرز حمصی نے ابو مصبح مقرائی سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت ابو زہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے جو صحابی تھے۔ وہ بہت ہی اچھی باتیں بتایا کرتے تھے۔ جب ہم میں سے ایک نے دعا کی تو فرمایا کہ اسے آمین پر ختم کیا کرو کیونکہ آمین اس طرح ہے جیسے تحریر پر مہر۔ حضرت ابو زہیر نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے۔ پس ہم ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو گڑگڑا کر دعا کر رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے سننے کے لیے ٹھہر گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبول ہو جائے گی اگر یہ ختم کرے۔ لوگوں میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ کسی چیز کے ساتھ ختم کرے؟ فرمایا آمین کے ساتھ۔ اگر یہ آمین کے ساتھ ختم کرے گا تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔ وہ شخص واپس لوٹا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا اور دعا کرنے والے کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اے فلاں! اسے آمین کے ساتھ ختم کر اور خوشی پاؤ۔ اور یہ محمود کا لفظ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مقرائی، قبیلہ حمیر میں سے ہے۔

بَابُ التَّصْفِيْقِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں تالی بجانا

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سبحان اللہ مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔ ف

ف جب نماز میں کوئی ایسا واقعہ پیش آجائے جس کے باعث امام کو متوجہ کرنا پڑ جائے تو ایسے مواقع پر مردوں کے لیے حکم ہے وہ دو حرفی لفظوں میں کلام نہ کریں بلکہ سبحان اللہ اتنی آواز سے کہہ دیں کہ امام سن لے اور اس امر کی جانب متوجہ ہو جائے۔ جب عورتیں بھی مسجدوں میں مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھا کرتی تھیں تو حکم تھا کہ جب کوئی عورت امام کو متوجہ کرنا چاہے تو اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی مارے جس سے تھوڑی سی آواز پیدا ہوگی اور امام متوجہ ہو جائے گا۔ یہ اس لیے ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت یعنی چھپانے والی چیز ہے لہٰذا عورت غیر محرم مردوں کو سبحان اللہ کہہ کر بھی اپنی آواز نہ سنائے کیا یہ عبرتناک سانحہ اور قیامت کی ایک نشانی نہیں کہ ملت اسلامیہ کی اس کان غیرت اور گوہر گراں مایہ کو حقوق نسواں اور آزادیٔ نسواں کے نام پر پستی ادزال اور بے قدر و قیمت شئے بنانے پر کمر باندھی ہوئی ہے وہ چاہتے ہیں کہ یہ چراغ خانہ اب شمع محفل بن کر رہے یہ عطر خالص اب کسی شیشی میں رہ کر اپنا وجود قائم نہ رکھے بلکہ باہر نکل کر فضاؤں میں تحلیل ہو جائے اور سرے سے اپنا وجود ہی کھو بیٹھے تاکہ ان کے پیٹ سے غیور مسلمان جنم ہی نہ پاسکیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمُ فَقَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيحِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کی طرف تشریف لے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کروا دی جائے اور نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے آکر حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں پس حضرت ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ لوگوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں جاکر جلوہ افروز ہو گئے تو لوگوں نے تالیاں بجائیں اور حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ ہی تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایسا حکم فرمایا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے یہاں تک کہ پیچھے صف میں آگئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے ابوبکر! جب میں نے حکم دیا تھا تو تمہیں کس چیز نے منع کیا؟ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی مجال نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں

إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ ... إِذَا سَبَّحْتُمْ الْتَفَتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا فِي الْفَرِيضَةِ۔

کیا ہوا کہ میں نے تمہیں کثرت سے تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا؟ جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو سبحان اللہ کہا کرو کیونکہ جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام متوجہ ہو گا اور تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حکم فرض نماز سے متعلق ہے۔ ف

ف۔ بنی عمرو بن عوف میں حضرت ابوبکر صدیق کہتے ہیں صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں آ شامل ہوئے کہتے ہیں صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب عین حالت نماز میں متوجہ ہو گئے اور آپ کی تعظیم کے پیش نظر حضرت ابوبکر صدیق کو حضور کی حاضری سے مطلع کرنے کے لیے تالیاں بجانے لگے۔ حضرت ابوبکر نے مصلے پر کھڑے ہونے کے باوجود نماز پڑھاتے ہوئے مڑ کر حضور کو دیکھا اور حضور نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا جو اشارہ سے حکم فرمایا وہ بھی دیکھا اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عین حالت نماز میں تعظیم بجا لاتے ہوئے پیچھے ہٹ آئے اور نماز کے بعد حضور نے وجہ پوچھی کہ حکم دینے کے باوجود کیوں ہٹے تو عرض گزار ہوئے کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال کہاں کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو۔ گویا عین حالت نماز میں بھلا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بجا لانے اور نہ رہنے الی پر تنکیر نہ فرمائی کیونکہ نبی کی تعظیم تو روح ایمان و جان اسلام ہے اس کے باوجود پاک و ہند کی موجودہ وہابیت کے بانی یعنی مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی صاحب نے المتوفی ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء نے لکھا ہے۔

از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدای دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد (صراط مستقیم، ص ۸۶)

زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا خیال بہتر ہے اور اپنے شیخ یا اس جیسے کسی بزرگ کی جانب توجہ کرنا خواہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں بیسیوں درجے گدھے بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے کہ ان کا خیال تعظیم و توقیر کے ساتھ انسان کے دل میں سما جائے گا، جبکہ اس کے خلاف گدھے بیل کے خیال سے یہ وابستگی نہیں ہوتی اور نہ تعظیم بلکہ تحقیر و حقارت ہی ہوتی ہے اور دوسرے کی ایسی تعظیم و توقیر اگر نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو وہ شرک کی طرف لے جاتی ہے۔

موصوف نے نبی کی تعظیم و توقیر اور اس کے خیال کو شرک ٹھہرایا جبکہ پروردگار عالم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یوں بیان فرمایا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا شاہد کرتا اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ

(۴۸ : ۹)

کی پائی بیان کردہ

یہاں آپ کی بعثت کے تین مقاصد مذکور ہوئے۔ (۱) لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔ (۲) رسول کی تعظیم و توقیر کریں (۳) اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ یہاں رسول کی تعظیم و توقیر کو عبادات پر مقدم رکھا اور ایمان کے بعد بیان فرمایا کیونکہ ایمان کی روح اور عبادات کی جان ہی رسول کی تعظیم و توقیر ہے۔ اس آیہ مقدسہ کے پیش نظر مسلمانوں کا اسلامی ایمانی اور قرآنی طرز عمل یہ ہونا چاہیئے۔

شرک تھہرے جس میں تعظیم نبی

اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ لِبِلَالٍ إِنْ حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَلَمْ اٰتِكَ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ قَالَ فِي اٰخِرِهٖ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْتُصَفِّحِ النِّسَاءُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں جھگڑا ہو گیا تھا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ ظہر کے بعد ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے چل پڑے اور حضرت بلال سے فرمایا کہ اگر نماز عصر کا وقت ہو جائے اور میں تمہارے پاس نہ پہنچوں تو ابوبکر سے کہنا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت بلال نے اذان پڑھی پھر اقامت کہی، پھر حضرت ابوبکر سے کہا تو وہ آگے بڑھ گئے اس کے آخر میں فرمایا کہ جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيدُ نَا عِيسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ قَوْلُهُ التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ تَضْرِبُ بِإِصْبَعَيْنِ مِنْ يَمِيْنِهَا عَلٰى كَفِّهَا الْيُسْرٰى۔

محمود بن خالد، ولید، عیسیٰ بن ایوب نے عورتوں سے متعلق تالی بجانے کے ارشاد کے بارے میں فرمایا کہ عورت دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں اپنی بائیں ہتھیلی پہ مارے۔

بَابُ ۱۷۲ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں اشارہ کرنا

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلٰوةِ۔

احمد بن محمد بن شبویہ اور ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهٖ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْ لَهَا يَعْنِي

ابو غطفان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں سبحان اللہ کہنا مردوں کے واسطے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں ایسا اشارہ کرے جس کا کوئی مفہوم ہو تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث وہم ہے۔

الصلوٰۃ قال ابوداؤد هذا الحديث وهم۔

باب مسح الحصى في الصلوٰۃ

۹۳۷- حدثنا مسدد نا سفيان عن الزهري عن ابي الاحوص شيخ من اهل المدينة انه سمع ابا ذر يرويه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم الى الصلوٰۃ فان الرحمة تواجهه فلا يمسح الحصى۔

۹۳۸- حدثنا مسلم بن ابراهيم نا هشام عن يحيى عن ابي سلمة عن معيقيب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمسح وانت تصلي فان كنت لا بد فاعلا فواحدة تسوية للحصى۔

باب الرجل يصلي مختصرا۔

۹۳۹- حدثنا يعقوب بن كعب نا محمد بن سلمة عن هشام عن محمد عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاختصار في الصلوٰۃ قال ابوداؤد يعني يضع يده على خاصرته۔

باب الرجل يعتمد في الصلوٰۃ على عصا۔

۹۴۰- حدثنا عبد السلام بن عبد الرحمن الوابصي نا ابي عن شيبان عن حصين بن عبد الرحمن عن هلال بن يساف قال قدمت الرقة فقال لي بعض اصحابي هل لك في رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قلت غنيمة فدفعنا الى وابصة قلت لصاحبي نبدأ فننظر الى دله فاذا عليه قلنسوة لاطئة ذات اذنين وبرنس خز اغبر واذا هو معتمد على عصا في صلاته فقلنا بعد ان سلمنا فقال حدثتني ام قيس بنت محصن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اسن وحمل اللحم اتخذ عمودا في مصلاه

نماز میں کنکریاں ہٹانا

اس حدیث کے شیخ ابو الاحوص نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت خداوندی اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا کنکریوں کو نہ ہٹائے۔

حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز پڑھتے ہوئے کنکریوں کو نہ ہٹاؤ۔ اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو کنکریوں کو ایک دفعہ ہٹا لیا کرو۔

کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا

محمد بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں اختصار سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یعنی اپنے کولہوں پر ہاتھ رکھنے سے۔

نماز میں لاٹھی کا سہارا لینا

ہلال بن یساف نے فرمایا کہ میں رقہ بستی میں آیا تو میرے ایک ساتھی نے کہا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھنے کی آرزو ہے؟ میں نے کہا غنیمت ہے پس ہم حضرت وابصہ کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ پہلے ہم ان کی وضع دیکھیں گے چنانچہ انہوں نے دو کانوں والی ٹوپی اوڑھی تھی اور ان کے اوپر خاکی رنگ کا بڑا کوٹ تھا اور نماز میں انہوں نے لاٹھی کا سہارا لیا ہوا تھا۔ سلام کرنے کے بعد ہم عرض گزار ہوئے تو فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوئی اور بدن بڑھ گیا تو آپ نماز میں لاٹھی کا سہارا لے لیا کرتے تھے۔

يَجْنُبُ عَلَيْهِ۔

بابٌ ۳۲۸ النَّهْيُ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ۔

٩٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا هُشَيْمٌ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ أَحَدُنَا يُكَلِّمُ الرَّجُلَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ۔

نماز میں بولنے کی ممانعت

عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز میں اپنے ساتھ والے آدمی سے بات کر لیا کرتے تھے تو آیت " اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے ہوا کرو۔ (۲: ۲۳۸) نازل ہوئی۔ پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتیں کرنے سے منع فرمایا گیا۔

بابٌ ۳۲۹ فِي صَلٰوةِ الْقَاعِدِ۔

٩٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ يَعْنِي ابْنَ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب آدھا ہے پس میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا پس میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا۔ فرمایا اے عبداللہ بن عمرو! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب نصف ہے حالانکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں فرمایا کہ بات اسی طرح ہے لیکن میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں۔ ف

ف۔ حقیقت یہی ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق اور سارے انسانوں سے اپنی ذات اور صفات میں ممتاز ہوتے ہیں۔ ماننے والوں نے انہیں ہمیشہ بے مثل انسان دیکھا اور مانا جبکہ ہر زمانے کے کفار انہیں اپنے جیسا بشر کہتے اور بتاتے جیسا کہ قرآن کریم نے متعدد مقامات پر بتایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے جملہ انبیائے کرام علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی ممتاز ہیں۔ یہ ہر دو عالم کے جس کو ایمانی فراست اور نور بصیرت سے نوازا ہو اس پر یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔ سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ السامی نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با وجود نشأۂ عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افراد عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے

گشتہ است کما قال علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ دیگراں را این دولت میسر نشدہ است۔ (مکتوبات ۳ : ۱۰۰)

یا وجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ "میں خدا کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں"۔ دوسرے افراد کو یہ دولت میسر نہیں ہے۔

جو انبیائے کرام کی اس حقیقت کے ادراک سے محروم رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پوری کائنات سے ممتاز ہونے کو تسلیم نہ کر سکے ان کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ والمتوفی [illegible] نے فرمایا ہے۔

مجو یان کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بشر گفتند ودر رنگ سائر بشر تصور نمودند ناچار منکر آمدند وصاحب دولتاں کہ اورا علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان رسالت ورحمت عالمیان دانستند وازسائر ناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند وازاہل نجات آمدند۔ (مکتوبات ۳ : ۴۴)

حقیقت سے ناآشنا لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا جس کے باعث منکر ہو گئے جبکہ خوش قسمت حضرات نے رسالت کے رنگ میں دیکھا رحمت عالمیان جانا اور تمام انسانوں سے آپ کو ممتاز دیکھا تو ایمان جیسی متاعِ عزیز سے مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات پانے والوں میں ہو گیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقت کو جاننے اور نہ جاننے والے دونوں گروہوں کا ذکر فرما دیا اور انہیں جاننے اور نہ جاننے کے انجام اور نتیجے سے بھی مطلع فرما دیا ہے اسی لیے ماضی قریب کے ایک دوسرے دانائے راز نے فرمایا ہے۔ ؎

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

٩٤٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ صَلَاتُهُ قَائِمًا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا وَصَلَاتُهُ قَاعِدًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَائِمًا وَصَلَاتُهُ نَائِمًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا۔

بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب بیٹھ کر پڑھنے والے سے نصف ہے۔ ف

ف۔ اہل علم میں سے کسی نے یہ نہیں فرمایا کہ لیٹ کر نوافل پڑھنا جائز ہیں اور ان کا ثواب بیٹھ کر نفل پڑھنے کی نسبت نصف ہو گا اگر اسے معذور و مجبور کے لیے سمجھا جائے تو پھر نوافل کی کیا تخصیص، مجبوری میں تو فرض نماز بھی لیٹ کر پڑھی جا سکتی ہے اور اس پر بیٹھنے کی نسبت نصف اور کھڑے ہونے سے چوتھائی ثواب نہیں بلکہ حالتِ صحت میں پڑھی ہوئی نمازوں سے بھی زیادہ ثواب ہو گا بلکہ حالت صحت و عافیت کی نمازوں کو مجبوری و معذوری کی حالت میں پڑھی ہوئی نمازیں درِ قبولیت تک پہنچاتی

ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِيَ النَّاصُوْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بڑا پھوڑا نکل آیا تھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر ایسا نہ کر سکو تو بیٹھ کر پڑھ لیا کرو اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھ لیا کرو۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا قَطُّ حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يَجْلِسُ فِيْهَا فَيَقْرَاُ حَتّٰى اِذَا بَقِيَ اَرْبَعُوْنَ اَوْ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ سَجَدَ۔

ہشام بن عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز میں ہرگز کبھی بیٹھ کر قراءت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو اس میں بیٹھ کر قراءت پڑھا کرتے اور جب چالیس یا تیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھتے اور پھر سجدہ کرتے۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَاَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ دَاؤدَ رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے اور بیٹھے ہوئے قراءت پڑھتے۔ جب قراءت میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قراءت پڑھتے پھر رکوع سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ صدیقہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بُدَيْلَ بْنَ مَيْسَرَةَ وَاَيُّوْبَ يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت لمبی نماز پڑھا کرتے کھڑے ہو کر اور رات کے وقت لمبی نماز پڑھا کرتے بیٹھ کر۔ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو بحالت قیام میں رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے ہوئے رکوع کرتے۔

مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَيَفْتَخُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ زَادَ أَحْمَدُ قَالُوا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي وَلَمْ يَذْكُرَا فِي حَدِيثِهِمَا الْجُلُوسَ فِي اثْنَتَيْنِ كَيْفَ جَلَسَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس اصحاب میں فرماتے ہوئے سنا جن میں حضرت ابو قتادہ بھی تھے۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ بتائیے تو حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سجدہ کرتے ہوئے دونوں پیروں کی انگلیاں کو کھلی ہوئی رکھتے پھر ٹھہرتے، پھر اللہ اکبر کہتے اور اٹھ جاتے اور بائیں پیر کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر دوسرے سجدے میں بھی اسی طرح کرتے۔ پھر حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہاں تک کہ جب سلام والا سجدہ کرتے تو بائیں پیر کو نکال کر بائیں پہلو پر تورک کر کے بیٹھتے۔ امام احمد کی روایت میں یہ بھی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا حضور اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ دونوں حضرات نے اپنی حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ دو رکعت کے بعد کس طرح بیٹھا کرتے تھے۔

٩٥١۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَجَلَسَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ۔

عیسیٰ بن ابراہیم مصری، ابن وہب، لیث، یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابو حبیب، محمد بن عمرو ابن حلحلہ سے محمد بن عمرو ابن عطاء سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی اور حضرت ابو قتادہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا کہ جب دو رکعت کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پیر کو نکال کر زمین پر پیٹھ لگا کر بیٹھے۔

٩٥٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ

قتیبہ، ابن لہیعہ، یزید بن ابو حبیب، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو عامری نے فرمایا کہ میں ایک مجلس میں تھا، مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں فرمایا۔ جب دو رکعت کے بعد قعدہ کیا تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور دائیں کو کھڑا کر لیا اور جب چوتھی رکعت ہوئی تو اپنا بایاں سرین مبارک زمین سے لگا لیا اور دونوں پیروں کو ایک جانب نکال لیا۔

۹۴۸۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا یزید ابن ھارون انا کھمس بن الحسن عن عبد اللہ ابن شقیق قال سألت عائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السورۃ فی رکعۃ قالت المفصل قال قلت فکان یصلی قاعدا قالت حین حطمہ الناس۔

عبد اللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رکعت میں ایک سورت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ مفصل سورتوں سے نیز فرمایا کہ جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

تشہد میں کس طرح بیٹھے

باب ۳۳ کیف الجلوس فی التشھد۔

۹۴۹۔ حدثنا مسدد نا بشر بن المفضل عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم اخذ شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعھما مثل ذلک قال ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورأیتہ یقول ھکذا وحلق بشر الابھام والوسطی واشار بالسبابۃ۔

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کس طرح پڑھا کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو قبلہ کی جانب منہ کرکے تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ کانوں کے برابر ہوگئے پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔ جب رکوع کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھ حسب سابق اٹھائے۔ پھر بیٹھے تو بایاں پیر بچھایا ———— اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ لیا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور دو انگلیاں بند کر لیں نیز حلقہ بنا لیا اور میں نے آپ کو اسی طرح فرماتے دیکھا اور بشر راوی نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ ف

ف۔ تشہد کے وقت انگلی سے اشارہ کرنے کی مختلف صورتیں وارد ہوئی ہیں جبکہ اکثر اہل علم کا معمول یہ ہے کہ خنصر، بنصر اور وسطیٰ تینوں انگلیوں کو بند کرے۔ انگوٹھے کا سر اور درمیانی انگلی کے سرے پر رکھے اور لا الٰہ پر شہادت کی انگلی اٹھائے پھر الا اللہ کہتے وقت گرا لے اور تمام انگلیوں کو کھول کر قبلہ رو رکھے۔ حلقہ عین وقت پر بنائے اور انگلی گراتے ہی توڑ دے۔ شہادت کی انگلی کو ہلانا نہیں چاہیے جیسا کہ بعض لوگ کرتے رہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

چوتھی رکعت میں سرین پر بیٹھنا

باب ۳۳ من ذکر التورک فی الرابعۃ۔

۹۵۰۔ حدثنا احمد بن حنبل نا ابو عاصم الضحاک بن مخلد انا عبد الحمید یعنی ابن جعفر ح ونا مسدد نا یحیی نا عبد الحمید یعنی ابن جعفر حدثنی محمد بن عمرو وعن ابی حمید الساعدی قال سمعتہ فی عشرۃ

احمد بن حنبل، ابو عاصم ضحاک بن مخلد، عبد الحمید بن جعفر، مسدد، یحییٰ، عبد الحمید بن جعفر، محمد بن عمرو، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس اصحاب میں سنا۔ احمد نے کہا کہ مجھے محمد بن عطاء بن عمرو نے بتایا کہ میں نے ابوحمید ساعدی کو

وَاحِدَۃٍ۔

۹۵۳- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ نَا اَبُوْ بَدْرٍ نَا زُھَیْرٌ اَبُوْ خَیْثَمَۃَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَا عِیْسَی بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عَبَّاسٍ اَوْ عَیَّاشِ بْنِ سَھْلٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْہِ اَبُوْہُ فَذَکَرَ فِیْہِ قَالَ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلٰی کَفَّیْہِ وَرُکْبَتَیْہِ وَصُدُوْرِ قَدَمَیْہِ وَھُوَ جَالِسٌ فَتَوَرَّکَ وَنَصَبَ قَدَمَہُ الْاُخْرٰی ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ کَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ یَتَوَرَّکْ ثُمَّ عَادَ فَرَکَعَ الرَّکْعَۃَ الْاُخْرٰی فَکَبَّرَ کَذٰلِکَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّکْعَتَیْنِ حَتّٰی اِذَا ھُوَ اَرَادَ اَنْ یَّنْھَضَ لِلْقِیَامِ قَامَ بِتَکْبِیْرٍ ثُمَّ رَکَعَ الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِہٖ مَا ذَکَرَ عَبْدُ الْحَمِیْدِ فِی التَّوَرُّکِ وَالرَّفْعِ اِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَیْنِ۔

عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد محترم کی مجلس میں تھے پس مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نے سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں دونوں گھٹنوں اور پیروں کے سروں پر سجدہ کیا اور بیٹھے تو تورک کیا اور دوسرا پیر کھڑا رکھا۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کیا پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور تورک نہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کا اسی طرح رکوع کیا تو اسی طرح تکبیر کہی۔ پھر دو رکعتوں کے بعد بیٹھے یہاں تک کہ جب اٹھنے کا ارادہ ہوا تو تکبیر کہتے ہوئے اٹھے۔ پھر آخری دونوں رکعتیں پڑھیں۔ جب سلام پھیرا تو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ انہیں ذکر کیا اپنی اس حدیث میں جو دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت عبدالحمید نے تورک اور رفع یدین کا ذکر کیا ہے۔

۹۵۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِیْ فُلَیْحٌ اَخْبَرَنِیْ عَبَّاسُ بْنُ سَھْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَاَبُوْ اُسَیْدٍ وَسَھْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فَذَکَرَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ لَمْ یَذْکُرِ الرَّفْعَ اِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَیْنِ وَلَا الْجُلُوْسَ قَالَ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْیُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِہٖ۔

عباس بن سہل نے فرمایا کہ حضرت ابو حمید، حضرت ابو اسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اکٹھے ہوئے پھر مذکورہ حدیث بیان کی اور دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین اور بیٹھنے کا ذکر نہیں کیا فرمایا یہاں تک کہ فارغ ہو گئے تو بایاں پیر بچھایا اور دائیں پیر کی انگلیاں قبلہ رو رکھیں۔

بَابُ التَّشَھُّدِ۔

تشہد کا بیان

۹۵۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ قَبْلَ عِبَادِہِ السَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَی

شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے بندوں پر سلام بھیجنے سے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو اور فلاں فلاں پر سلام ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ السلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام

اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ بِهِ۔

٩٥٦- حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عُلِّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ شَرِيكٌ وَنَا جَامِعٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ وَلَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَاهُنَّ كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

٩٥٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مِثْلَ دُعَاءِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِذَا قُلْتَ هٰذَا أَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ

ہے اور جب تم نماز میں بیٹھو تو کہا کرو۔ تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر کیونکہ جب تم اس طرح کہو گے تو آسمان و زمین میں رہنے والے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا یا آسمان و زمین کے درمیان۔ نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اختیار ہے کہ جو دعا پسند ہو اس کے ذریعے دعا کرے۔

ابو الاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں یہ معلوم نہیں تھا کہ نماز میں بیٹھ کر کیا پڑھا کریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ شریک، جامع ابن شداد ابو وائل نے حضرت عبد اللہ سے اسی کے مانند روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں اور کلمے سکھاتے تھے لیکن وہ اس طرح نہیں سکھاتے تھے جیسے تشہد سکھایا یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت ڈال اور ہمارے درمیان صلح و صفائی رکھ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اجالے سے اندھیرے کی طرف جانے سے بچا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں اور ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں ہمیں برکت دے اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والا بنا اور اپنے ثنا خواں و قائل اور پورا

قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ان کا ہاتھ پکڑا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھایا تھا پھر حدیث اعمش کی طرح بیان کیا۔ جب تم نے یہ کہا یا اس سے فارغ ہوئے تو نماز سے فارغ ہو گئے، اب کھڑا ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تشہد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی تمام زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں سلام ہو نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اس میں وبرکاتہ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اس پر وحدہ لا شریک لہ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَلَمَّا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمُّوا قَالَ فَلَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا

عمرو بن عون، ابو عوانہ، قتادہ۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ہشام، قتادہ، یونس بن جبیر، حطان بن عبد اللہ رقاشی نے فرمایا کہ ہمیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی، جب وہ نماز کے آخر میں بیٹھے تو ایک آدمی نے کہا۔ نماز بھلائی اور پاکیزگی کے لیے مقرر فرمائی گئی ہے۔ جب حضرت ابو موسیٰ فارغ ہوئے تو قوم سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ فلاں الفاظ تم میں سے کس نے کہے ہیں؟ لوگ خاموش رہے۔ فرمایا فلاں کلمے تم میں سے کس نے کہے ہیں؟ شاید اے حطان تم نے کہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نہیں کہے اور میں آپ کی جھڑکی سے ڈرتا ہوں۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے کہے ہیں اور میرا ارادہ نیک تھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ نماز میں کیا کہنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھاتے اور سکھاتے ہوئے راستہ واضح فرمایا اور ہمیں نماز سکھاتے ہوئے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کیا کرو، پھر تم میں سے ایک امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو

فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَبَرَكَاتُهُ وَلَا قَالَ وَأَشْهَدُ قَالَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا۔

لیکن امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور پہلے اٹھے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا تبادل ہو جائے گا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری التجا سن لے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے سمع اللہ لمن حمدہ کہا ہے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے ——— سر اٹھائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا تبادل ہو جائے گا۔ جب وہ بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک سب سے پہلے یہ کہے۔ تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۹۷۰ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَقَالَ فِي التَّشَهُّدِ بَعْدَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ زَادَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَوْلُهُ وَأَنْصِتُوا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَمْ يَجِئْ بِهِ إِلَّا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

عاصم بن نصر، معتمر، ان کے والد، قتادہ، ابو غلاب، حطان بن عبد اللہ رقاشی نے اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ جب وہ قرأت پڑھے تو تم خاموش رہو اور تشہد میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے بعد وحدہٗ لا شریک لہٗ بھی کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وانصتوا کا لفظ محفوظ نہیں ہے سلیمان تیمی کے سوا اس حدیث میں اسے کسی نے نقل نہیں کیا۔

۹۷۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

سعید بن جبیر اور طاؤس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی طرح ہمیں تشہد سکھایا۔ وہ کہا کرتے۔ برکت والی تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمان اسلام کو عقل سلیم اور سواء مستقیم روزی فرمائے۔ آمین اس سلام اور خطاب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے خاتم المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) نے نمازیوں کو یوں تلقین فرمائی ہے۔

ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیاں موجود و حاضراست پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائز گردد (اشعۃ اللمعات، جلد اول ص ۴۰۱)

یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ موجودات کے تمام ذروں اور ممکنات کے جملہ افراد میں حقیقت محمدیہ سرایت کیے ہوئے ہے پس حضور نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود ہیں۔ نمازی کو چاہیے کہ اس امر سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے فیض یاب ہونے کا فائدہ حاصل کر سکے۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

شعبہ نے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجا تو نے حضرت ابراہیم پر۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِاِسْنَادِهٖ بِهٰذَا قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رَوَاهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى كَمَا رَوَاهُ مِسْعَرٌ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَاقَ مِثْلَهٗ۔

مسعر نے حکم سے اپنی اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر۔ بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد کو اور حضرت محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کو بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ زبیر بن عدی نے بھی اس حدیث کو ابن ابی لیلیٰ سے مسعر کی طرح روایت کیا ہے مگر انہوں نے یہ کہا جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے اور برکت دے۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

قعنبی، مالک۔ ابن سرح، ابن وہب، مالک، عبد اللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان کے والد ماجد، عمرو بن سلیم زرقی کو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر اور برکت دے حضرت محمد کو اور ان کی ازواج و اولاد کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کی آل کو بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى اَبُوْ دَاوُدَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِيْ وَسَطِ الصَّلٰوةِ اَوْ حِيْنَ انْقِضَائِهَا فَابْدَءُوْا قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَقُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ ثُمَّ سَلِّمُوْا عَلَى الْيَمِيْنِ ثُمَّ عَلٰى قَارِئِكُمْ وَعَلٰى اَنْفُسِكُمْ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى كُوْفِيُّ الْاَصْلِ كَانَ بِدِمَشْقَ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ دَلَّتْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ اَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ سَمُرَةَ۔

سلیمان بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ امابعد ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جب نماز کے درمیان میں ہوں یا نماز ختم کرنے لگیں تو سلام سے پہلے کہا کریں۔ تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں نیز بادشاہی اللہ کے لیے ہے پھر دائیں جانب سلام پھیریں، پھر اپنے امام اور اپنے لیے سلام کریں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ سلیمان بن موسیٰ کوفی الاصل اور دمشق میں رہتے تھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا۔ یہ تحریر دلالت کرتی ہے کہ حسن نے سمرہ سے سماع کیا۔

بَابُ ۲۳۳ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا اَوْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ وَاَنْ نُّسَلِّمَ عَلَيْكَ فَاَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حضور نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کریں، سلام کا طریقہ تو ہم جان گئے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر اور برکت دے حضرت محمد کو اور حضرت محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کو بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ ف

ف۔ درود و سلام کا پروردگارِ عالم نے ایمان والوں کو یوں حکم دیا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (۳۳ : ۵۶) اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔ جیسے نماز میں پڑھی جانے والی درودِ ابراہیمی کا ثواب دوسری درودوں سے زیادہ ہے کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمودہ ہے اسی طرح نماز میں عرض کیے جانے والا سلام یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعلیم فرمودہ ہے جو یقیناً دوسرے سلاموں سے ثواب میں زیادہ ہوگا۔ نماز میں خود اسے پڑھنے کے باوجود بعض لوگ مخاطبے اور حرفِ ندا والے سلاموں کو بیرونِ نماز شرک بتاتے ہیں گویا ان کے نزدیک نماز میں شرک کرنا عبادت اور باعثِ ثواب ہے اور نماز سے باہر نکلتے ہی موجبِ عذاب ہو جاتا

٩٦٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ زَادَ فِي آخِرِهِ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

محمد بن عبداللہ بن زید جن کے والد عبداللہ کو خواب میں اذان کی اذان دکھائی گئی ان سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، پس ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم آرزو کرنے لگے کہ سوال ہی نہ کرتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔ پھر حدیث کعب بن عجرہ کے مانند بیان کی اور اس کے آخر میں فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ زیادہ ہے۔

٩٦٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۔

محمد بن عبداللہ بن زید نے بھی حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے اس میں فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر جو امی نبی ہیں اور حضرت محمد کی آل پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٩٦٩۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حِبَّانُ بْنُ يَسَارٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حبان بن یسار کلابی، ابو مطرف عبید اللہ بن طلحہ بن عبید اللہ بن کریز، محمد بن علی ہاشمی، مجمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو پورا پورا ثواب حاصل کرنا چاہے تو جب ہم اہل بیت پر درود بھیجنا چاہے تو کہے۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر جو نبی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو امت کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر اور ان کے گھر والوں پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو حمد کے لائق بزرگی والا ہے۔

بَابٌ ١٨٣ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ۔

تشہد کے بعد کیا کہے

٩٧٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ

محمد بن ابو عائشہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے جہنم کے عذاب سے، عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح الدجال کی شر انگیزی سے۔

۹۷۱ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۹۷۲ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ فَقَالَ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا۔

حنظلہ بن علی سے روایت ہے کہ حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا ہے اور کسی نے تجھے جنا اور تیری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے بیشک تو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے تین مرتبہ فرمایا۔ اسے بخش دیا گیا۔

بَابُ ۳۳۵ إِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ۔

تشہد آہستہ پڑھنا

۹۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشَهُّدُ۔

عبد اللہ بن سعید کندی، یونس، ابن بکیر، محمد بن اسحٰق، عبد الرحمٰن بن اسود، اسود، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تشہد کو آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

بَابُ ۳۳۶ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ۔

تشہد میں اشارہ کرنا

۹۷۴ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ

علی بن عبد الرحمٰن معاوی نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر

ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

نے مجھے دیکھا کہ میں نماز میں کنکریاں ہٹا رہا تھا جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ایسا کیا کرو جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور اپنی ساری انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ نَا عَفَّانُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ نَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى تَحْتَ فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَسَاقَهُ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَأَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

عامر بن عبداللہ بن زبیر سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پیر کو داہنی ران اور پنڈلی کے نیچے کر لیا اور داہنے پیر کو بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ لیا اور داہنا ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور داہنی انگلی سے اشارہ کیا۔ عبدالواحد نے ہمیں شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے دکھایا۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيْصِيُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو كَذٰلِكَ وَيَتَحَامَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

عامر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیا کرتے تھے۔ ابن جریج نے کہا کہ عمرو بن دینار نے یہ بھی کہا ہے کہ مجھے عامر نے اپنے والد ماجد کے واسطے سے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا کرتے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ وَحَدِيْثُ حَجَّاجٍ أَتَمُّ۔

عامر بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی نگاہ اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی اور حجاج کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا۔

مالک بن نمیر خزاعی سے ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر رکھا ہوا تھا۔ شہادت کی انگلی اٹھا رکھی تھی جسے قدرے جھکا رکھا تھا۔

باب ۳۳۳ كَرَاهِيَةِ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی کراہیت۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهِ وَذَكَرَهُ فِي بَابِ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَهٰى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ۔

احمد بن حنبل اور احمد بن محمد بن شبویہ اور محمد بن رافع اور محمد بن عبدالملک غزال، عبدالرزاق، معمر، اسمٰعیل بن امیہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ نماز میں آدمی اس طرح بیٹھے کہ ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور سجدوں سے اٹھنے کے وقت بھی اس کا ذکر کیا۔ ابن عبدالملک نے فرمایا کہ نماز سے کھڑے ہوتے وقت ہاتھ سے سہارا لینے سے منع فرمایا گیا۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُشَبِّكٌ يَدَيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔

اسمٰعیل بن امیہ نے نافع سے اس آدمی کے متعلق پوچھا کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال لے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے ان لوگوں کی نماز بتاتے جو غضب میں گرفتار ہیں۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ وَهْبٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأٰى رَجُلًا يَتَّكِئُ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ سَاقِطٌ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَهُ لَا تَجْلِسْ هٰكَذَا فَإِنَّ هٰكَذَا يَجْلِسُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ۔

ہارون بن زید بن ابو زرقاء ان کے والد ماجد۔ محمد بن سلمہ، ابن وہب، ہشام بن سعد، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک آدمی کو بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا اور وہ نماز میں بیٹھا تھا۔ ہارون بن زید نے کہا کہ بائیں پہلو پر پڑا ہوا۔ فرمایا کہ اس طرح نہ بیٹھا کرو کیونکہ اس طرح وہ بیٹھتے ہیں جنہیں عذاب دیا جائے گا۔

باب ۲۳۸ في تخفيف القعود

۹۸۲ — حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن أبي عبيدة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان في الركعتين الأوليين كأنه على الرضف قال قلنا حتى يقوم قال حتى يقوم۔

قعدہ اولیٰ میں تخفیف

ابوعبیدہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں اس طرح بیٹھتے جیسے گرم پتھر پر۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا کھڑے ہونے تک؟ فرمایا کہ کھڑے ہونے تک۔ ف

ف۔ پہلے قعدہ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جانا چاہیے اور آخری قعدے میں تشہد کے بعد درود و دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔ پہلے قعدے میں تشہد کے بعد درود وغیرہ کوئی چیز نہیں پڑھنی چاہیے۔ اگر بھول کر پڑھ بیٹھے تو سجدہ سہو لازم آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۳۹ في السلام

۹۸۳ — حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان ح وثنا أحمد بن يونس نا زائدة ح وثنا مسدد نا أبو الأحوص ح وثنا محمد بن عبيد المحاربي وزياد بن أيوب قالا نا عمر بن عبيد الطنافسي ح وثنا تميم بن المنتصر أنا إسحاق يعني ابن يوسف عن شريك ح وحدثنا أحمد بن منيع نا حسين بن محمد نا إسرائيل كلهم عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبد الله وقال إسرائيل عن أبي الأحوص والأسود عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه وعن شماله حتى يرى بياض خده السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله قال أبو داود وهذا لفظ حديث سفيان وحديث إسرائيل لم يفسره قال أبو داود ورواه زهير عن أبي إسحاق ويحيى بن آدم عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن عبد الرحمن ابن الأسود عن أبيه وعلقمة عن عبد الله قال أبو داود وشعبة كان ينكر هذا الحديث حديث أبي إسحاق أن يكون مرفوعا۔

سلام پھیرنے کا بیان

محمد بن کثیر، سفیان۔ احمد بن یونس، زائدہ، مسدد، ابوالاحوص۔ محمد بن عبید المحاربی اور زیاد بن ایوب، عمر بن عبید طنافسی، تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف، شریک۔ احمد بن منیع، حسین بن محمد، اسرائیل، ابواسحاق، ابوالاحوص اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ بغل مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث سفیان کے الفاظ ہیں اور حدیث اسرائیل میں یہ تفصیل نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے زہیر، ابواسحاق اور یحییٰ بن آدم، اسرائیل، ابواسحاق، عبدالرحمن بن اسود، اسود اور علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے ابواسحاق کی اس حدیث کے مرفوع ہونے کا انکار کیا ہے۔

---

۹۸۴ — حدثنا عبدة بن عبد الله نا يحيى

علقمہ بن وائل نے ان کے والد ماجد سے فرمایا کہ

ابن آدم نا موسى بن قيس الحضرمي عن سلمة بن كهيل عن علقمة بن وائل عن أبيه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله.

۹۸۵ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا يحيى بن زكريا ووكيع عن مسعر عن عبيد الله بن القبطية عن جابر بن سمرة قال كنا إذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم أحدنا أشار بيده من عن يمينه ومن عن يساره فلما صلى قال ما بال أحدكم يومئ بيده كأنها أذناب خيل شمس إنما يكفي أحدكم أو ألا يكفي أحدكم أن يقول هكذا وأشار بأصبعه يسلم على أخيه من عن يمينه ومن عن شماله.

۹۸۶ - حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا أبو نعيم عن مسعر بإسناده ومعناه قال أما يكفي أحدكم أو أحدهم أن يضع يده على فخذه ثم يسلم على أخيه من عن يمينه ومن عن شماله.

۹۸۷ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا زهير نا الأعمش عن المسيب بن رافع عن تميم الطائي عن جابر بن سمرة قال دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس رافعوا أيديهم قال زهير أراه قال في الصلاة فقال ما لي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة.

باب الرد على الإمام.

۹۸۸ - حدثنا محمد بن عثمان أبو الجماهر ناسعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم أن

نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے دائیں جانب سلام پھیرا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو سلام پھیرتے وقت ہم میں سے ایک نے اپنے دائیں جانب والے اور اپنے بائیں جانب والے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہارے اس آدمی کا کیا حال ہے جو شریر گھوڑے کی دم کی طرح ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے۔ کیا تمہارے لیے زبان سے کہنا کافی نہیں اور انگلی سے اشارہ کیا کہ وہ اپنے دائیں جانب والے اور بائیں جانب والے بھائی کو سلام کرے۔

ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ اسے مسعر سے معناً روایت کیا ہے اور فرمایا۔ کیا تمہارے یا دوسروں کے لیے کافی نہیں کہ ہاتھ اپنی ران پر رکھے پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب والے بھائی کو سلام کرے۔

رافع بن تمیم طائی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ زہیر نے فرمایا۔ میرے خیال میں نماز کے اندر۔ حضور نے فرمایا کہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ اپنے ہاتھ ایسے اٹھائے ہوئے ہیں جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔

امام کے سلام کا جواب دینا

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ امام کے سلام کا جواب دیا کریں اور

تَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَأَنْ نَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔

آپس میں محبت کریں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں۔

بَابُ [illegible] التَّكْبِيرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

نماز کے بعد تکبیر کہنا

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُعْلَمُ انْقِضَاءُ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ۔

ابو معبد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پوری ہو جانے کا علم تکبیر کے ذریعے ہوتا تھا۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ لِلذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ وَأَسْمَعُهُ۔

عمرو بن دینار کو ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے بتایا کہ فرض نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے نماز سے فارغ ہونے کا اسی سے علم ہوتا جبکہ میں سنا کرتا۔

بَابُ [illegible] حَذْفِ السَّلَامِ۔

سلام کو مختصر رکھنا

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ۔

احمد بن حنبل، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی، قرہ بن عبدالرحمٰن، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سلام کو مختصر رکھنا سنت ہے۔

بَابُ [illegible] إِذَا أَحْدَثَ فِي صَلٰوتِهِ يَسْتَقْبِلُ۔

جب نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو چلا جائے

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلٰوتَهُ۔

مسلم بن سلام نے حضرت علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی نماز کے اندر ہوا خارج ہو جائے تو چھوڑ کر چلا جائے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

بَابُ [illegible] فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ۔

گھر میں جہاں فرض پڑھے ہوں اسی جگہ نوافل پڑھنا

۹۹۳۔ حدثنا مسدد نا حماد وعبد الوارث عن ليث عن الحجاج بن عبيد عن إبراهيم بن إسمعيل عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيعجز أحدكم قال عن عبد الوارث أن يتقدم أو يتأخر أو عن يمينه أو عن شماله زاد في حديث حماد في الصلاة يعني في السبحة۔

ابراہیم بن اسمٰعیل نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے۔ عبدالوارث سے روایت ہے کہ آگے یا پیچھے ہو جائے یا دائیں یا بائیں جانب ہو جائے۔ حماد کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ نفل نماز میں۔

۹۹۴۔ حدثنا عبد الوهاب بن نجدة نا أشعث بن شعبة عن المنهال بن خليفة عن الأزرق بن قيس قال صلى بنا إمام لنا يكنى أبا رمثة فقال صليت هذه الصلاة أو مثل هذه الصلاة مع النبي صلى الله عليه وسلم قال وكان أبو بكر وعمر يقومان في الصف المقدم عن يمينه وكان رجل قد شهد التكبيرة الأولى من الصلاة فصلى نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى رأينا بياض خديه ثم انفتل كانفتال أبي رمثة يعني نفسه فقام الرجل الذي أدرك معه التكبيرة الأولى من الصلاة يشفع فوثب إليه عمر فأخذ بمنكبه فهزه ثم قال اجلس فإنه لم يهلك أهل الكتاب إلا أنه لم يكن بين صلواتهم فصل فرفع النبي صلى الله عليه وسلم بصره فقال أصاب الله بك يا ابن الخطاب۔

ازرق بن قیس کا بیان ہے کہ امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھی۔ فرمایا کہ میں نے یہ نماز یا ایسی نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہوتے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں شامل ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو دائیں بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ مبارک رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابو رمثہ مڑے ہیں پس جو شخص تکبیر اولیٰ میں آکر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھنے لگا پس حضرت عمر اس کی طرف جھپٹے اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا۔ پھر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ کیونکہ اہل کتاب نہیں ہلاک ہوئے مگر اسی وجہ سے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں رہتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہ جلال اوپر اٹھائی اور فرمایا اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔

باب ۳۷۵ في سجدتي السهو۔

سجدۂ سہو کا بیان

۹۹۵۔ حدثنا محمد بن عبيد نا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إحدى صلاتي العشي الظهر أو العصر قال فصلى بنا ركعتين ثم سلم ثم قام إلى خشبة في مقدم المسجد فوضع يديه عليها إحداهما على الأخرى يعرف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر دن کی کوئی نماز پڑھائی تو آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس گئے جو سامنے مسجد میں تھی۔ اس پر دونوں دست مبارک رکھ لیے ایک کے اوپر دوسرا۔ آپ کے پُرنور چہرے سے غصے کے آثار نمایاں تھے جلدی سے جانے والے

فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَأَوْمَؤُا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ قَالَ فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ فَقَالَ لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۹۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ بِنَا وَلَمْ يَقُلْ فَأَوْمَؤُا قَالَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ وَلَمْ يَقُلْ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَتَمَّ حَدِيثُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَوْمَؤُا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

۹۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَمَّادٍ كُلِّهِ إِلٰى آخِرِ قَوْلِهِ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَالتَّشَهُّدُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي التَّشَهُّدِ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَانَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ

حضرات چلے گئے اور وہ کہہ رہے تھے نماز کم ہو گئی۔ موجود حضرات میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرنے سے دونوں ڈرتے رہے تو ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تھے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی جانب توجہ ہو کر فرمایا کہ کیا ذوالیدین ٹھیک کہتے ہیں؟ لوگوں نے اشارے سے ہاں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی جگہ پر لوٹے اور باقی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور پہلے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا ان سے طویل۔ پھر اٹھتے ہوئے تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا ان سے طویل۔ پھر اٹھے اور تکبیر کہی۔ راوی کا بیان ہے کہ محمد بن سیرین سے سہو میں سلام کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھے حضرت ابوہریرہ سے تو یاد نہیں رہا لیکن مجھے بتایا گیا کہ حضرت عمران بن حصین نے فرمایا۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ایوب نے محمد بن سیرین سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا اور حدیث حماد زیادہ کامل ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ نہیں کہا کہ ہمیں پڑھائی اور نہ اشارے کے متعلق کہا۔ فرمایا کہ لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا پھر اٹھے اور یہ نہیں کہا کہ تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہلے سجدوں کی طرح یا ان سے طویل پھر اٹھے اور باقی حدیث مکمل کی لیکن بعد کا مضمون بیان نہیں کیا اور اشارہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر حماد کی ساری حدیث معناً یہاں تک بیان کی کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت عمران بن حصین نے فرمایا کہ پھر سلام پھیرا۔ میں عرض گزار ہوا کہ تشہد؟ فرمایا کہ تشہد کے متعلق میں نے نہیں سنا اور تشہد پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے اور راوی نے ذوالیدین کہنے کا ذکر نہیں کیا اور نہ لوگوں کے اشارہ کرنے کا ذکر کیا اور نہ غصے

وَلَا ذَكَرَ فَأَوْمَئُوا وَلَا ذَكَرَ الْغَضَبَ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ

کا ذکر کیا اور حماد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

٩٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ أَنَّهُ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ وَحُمَيْدٌ وَيُونُسُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامٍ لَمْ يَذْكُرَا عَنْهُ هَذَا الَّذِي ذَكَرَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذوالیدین والے واقعہ میں روایت کی کہ آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ ہشام یعنی ابن حسان نے کہا تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حبیب بن شہید، حمید، یونس، عاصم احول محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ سے ـــ کی لیکن ان میں سے کسی نے بھی ذکر نہیں کیا جو حماد بن زید نے ہشام سے روایت کی کہ تکبیر کہی پھر تکبیر کہی۔ حماد بن سلمہ اور ابو بکر بن عیاش نے اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا اور ان سے اس بات کا ذکر نہیں کیا جس کا حماد بن زید نے ذکر کیا ہے کہ تکبیر کہی اور پھر تکبیر کہی۔

---

٩٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حَتَّى يَقَّنَهُ اللهُ ذَلِكَ۔

سعید بن مسیب، ابو سلمہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اور آپ نے سہو کے دو سجدے نہیں کیے مگر جب آپ کو اس بات کا پورا یقین ہو گیا۔

١٠٠٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُسْجَدَانِ إِذَا شَكَّ حَتَّى لَقَّاهُ النَّاسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْخَبَرِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ

ابن شہاب کو ابو بکر بن سلیمان بن ابو حثمہ نے بتایا کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دو سجدے نہیں کیے جو کیے جاتے ہیں مگر جبکہ لوگوں نے متفقہ طور پر بتایا۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے یہ بات سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ کے حوالے سے بتائی اور فرمایا کہ مجھے اس کی ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابو بکر بن حارث بن ہشام اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس واقعے کو یحییٰ بن ابو کثیر اور عمران بن ابی انس نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن

وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رَوَاهُ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَعِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

ہے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اس میں دو سجدوں کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے زبیدی، زہری، ابو بکر بن سلیمان بن ابو حثمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اس میں فرمایا کہ سہو کے دو سجدے نہیں کیے۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ لَهٗ نَقَصْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ پس آپ نے مزید دو رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کیے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَسَدٍ اَنَا شَبَابَةُ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ اَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رَوَاهُ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلٰى اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک فرض نماز میں دو رکعتوں پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک آدمی آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں کمی فرما دی گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ فرمایا کہ میں نے ان میں سے کچھ بھی نہیں کیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے کیا ہے۔ پس آپ نے باقی دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہو گئے اور سہو کے دو سجدے نہیں کیے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس واقعہ کو داؤد بن حصین، ابو سفیان مولیٰ ابو احمد، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ فرمایا کہ پھر سلام کے بعد بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

ضمضم بن جوس ہفانی نے اس واقعہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ نَا

احمد بن محمد بن ثابت، ابو اسامہ۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ

أَبُوْ أُسَامَةَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

عبید اللہ، نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ پھر ابن سیرین سے جو حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے اس کے مطابق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ نَا أَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ قَالَ عَنْ مَسْلَمَةَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ طَوِيْلَ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ أَصَدَقَ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْهَا ثُمَّ سَلَّمَ۔

مسدد، یزید بن زریع۔ مسدد، مسلمہ بن محمد، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابو المہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر اندر داخل ہو گئے۔ مسلمہ بھی روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں پیش ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا اور وہ لمبے ہاتھوں والا تھا وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ پس آپ غصے میں چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے فرمایا کیا اس نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس آپ نے بقیہ رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا۔ ف۔

ف۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیار سے ذوالیدین کہا کرتے تھے یعنی دو ہاتھوں والا۔ سبحان اللہ! بھلا دو ہاتھوں والا کون نہیں ہے؟ مسلمان کو چاہیے کہ اگر وہ اپنے کسی بھائی یا عزیز کو اصلی نام کے سوا کسی اور نام سے پکاریں تو ایسا لقب محبت سے لبریز ہونا چاہیے، وہ دوسرے کے لیے باعث اذیت و ذلت اور دل آزار نہیں ہونا چاہیے کیونکہ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ (۴۹: ۱۱) کے ذریعے پروردگار عالم نے ایسے ناموں سے روکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ إِذَا صَلّٰى خَمْسًا

جب پانچ رکعتیں پڑھیں

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْمَعْنٰى قَالَ حَفْصٌ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ أَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ عرض کی گئی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں پس آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

۱۰۰۷- حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا جرير عن منصور عن ابراهيم عن علقمة قال قال عبد الله صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابراهيم فلا ادري زاد ام نقص فلما سلم قيل له يا رسول الله احدث في الصلوة شيء قال وما ذاك قالوا صليت كذا وكذا فثنى رجله واستقبل القبلة فسجد سجدتين ثم سلم فلما انفتل اقبل علينا بوجهه صلى الله عليه وسلم فقال انه لو حدث في الصلوة شيء انباتكم به ولكن انما انا بشر انسى كما تنسون فاذا نسيت فذكروني وقال اذا شك احدكم في صلوته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم ليسجد سجدتين۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ زیادہ پڑھی یا کم۔ جب سلام پھیر دیا تو عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! نماز میں ایک نئی بات ہوئی ہے؟ فرمایا کہ وہ کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اتنی اتنی پڑھی ہے۔ پس آپ نے اپنا پیر پھیرا، قبلے کی جانب رخ کیا اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔ جب فارغ ہوئے تو چہرۂ مبارک ہماری جانب کرکے فرمایا جب نماز میں کوئی نئی بات ہو جائے تو تمہیں بتا دیا کروں گا کیونکہ میں بھی بشر ہوں، بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو، جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو غور کرے کہ درست کیا ہے اور اس کے مطابق پوری کرکے سلام پھیر دے پھر دو سجدے کر لے۔

۱۰۰۸- حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا ابي نا الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بهذا قال فاذا نسي احدكم فليسجد سجدتين ثم تحول فسجد سجدتين قال ابوداؤد رواه حصين نحو الاعمش۔

علقمہ نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ فرمایا جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو چاہیے دو سجدے کر لے۔ پھر آپ گھومے اور دو سجدے کیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حصین نے اعمش کی طرح۔

۱۰۰۹- حدثنا نصر بن علي انا جرير ح وثنا يوسف بن موسى نا جرير وهذا حديث يوسف عن الحسن بن عبيد الله عن ابراهيم بن سويد عن علقمة قال قال عبد الله صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا فلما انفتل توشوش القوم بينهم فقال ما شانكم قالوا يا رسول الله هل زيد في الصلوة قال لا قالوا فانك قد صليت خمسا فانفتل فسجد سجدتين ثم سلم ثم قال انما انا بشر انسى كما تنسون۔

نصر بن علی، جریر، یوسف بن موسیٰ، جریر اور یوسف کی یہ حدیث حسن بن عبیداللہ، ابراہیم بن سوید، علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپس میں کانا پھوسی کی۔ فرمایا کیا کہتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ گھومے اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا پھر فرمایا کہ میں بھی بشر ہوں، بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔

۱۰۱۰- حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث يعني ابن سعد عن يزيد بن ابي حبيب ان سويد

سوید بن قیس نے حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ فَقَالُوا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ

بَابُ مَنْ قَالَ يُلْقِي الشَّكَّ۔

١٠١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ مُرْغِمَتَيِ الشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي خَالِدٍ أَشْبَعُ۔

١٠١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ۔

١٠١٣۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

نے ایک روز نماز پڑھائی تو سلام پھیر دیا اور نماز سے ایک رکعت باقی تھی۔ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ آپ نماز کی ایک رکعت بھول گئے ہیں۔ آپ واپس مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے اقامت کہی پس آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ میں نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ اس آدمی کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں مگر میں اسے پہچان لوں گا جب وہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا یہ تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

جس نے شک کو دور کرنے کے لیے کہا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک لاحق ہو تو شک کو دور کر کے ایک بات پر یقین کرے۔ جب یقین ہو جائے پوری ہونے کا تو دو سجدے کرے اگر نماز پوری ہو گئی تھی تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور دو سجدے اور اگر نماز کم تھی تو یہ رکعت اس کی نماز کو پوری کر دے گی اور دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے ہوئے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ہشام بن سعد اور محمد بن مطرف عطاء بن یسار و حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور خالد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

محمد بن عبد العزیز بن ابو رزمہ، فضل بن موسیٰ، عبد اللہ بن کیسان، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہو کے دونوں سجدوں کا نام شیطان کو ذلیل کرنے والے رکھا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ۔

جائے اور اسے یہ پتہ نہ ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟ چاہیے کہ ایک رکعت اور پڑھے اور سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے جو رکعت پڑھی اگر یہ پانچویں ہے تو دونوں سجدے اسے دوگانہ بنا دیں گے اور اگر چوتھی ہے تو یہ دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنِ اسْتَيْقَنَ أَنْ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيَقُمْ فَلْيُتِمَّ رَكْعَةً بِسُجُودِهَا ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَتَشَهَّدُ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَحَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّ هِشَامًا بَلَغَ بِهِ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ۔

زید بن اسلم نے مالک کی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے اگر اسے یقین ہو جائے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو ایک رکعت اس کے سجدوں سمیت مزید پڑھے پھر بیٹھ کر تشہد پڑھے اور جب سلام کے سوا کچھ باقی نہ رہے تو بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے اور سلام پھیر دے۔ پھر مالک کی طرح معناً بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے ابن وہب نے مالک، اور حفص بن میسرہ اور داؤد بن قیس اور ہشام بن سعد سے۔ مگر ہشام نے اسے حضرت ابو سعید خدری تک پہنچایا ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُتِمُّ عَلَى أَكْبَرِ ظَنِّهِ۔

جس نے کہا کہ ظن غالب کے مطابق پوری کرے

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَأَكْبَرُ ظَنِّكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ خُصَيْفٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَيْضًا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَإِسْرَائِيلُ وَاخْتَلَفُوا فِي الْكَلَامِ فِي مَتْنِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں نماز میں شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اور اس کا غالب گمان چار کی طرف ہو تو تشہد پڑھ کر سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے پھر دوبارہ تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عبد الواحد نے خصیف سے لیکن مرفوع نہیں کیا اور موافقت کی ہے عبد الواحد کی سفیان، شریک اور اسرائیل نے لیکن ان کا حدیث کے متن میں اختلاف ہے اور انہوں نے اسے مسند نہیں کیا۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا إِسْمٰعِيلُ

محمد بن علاء، اسمٰعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی، یحییٰ

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ نَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ نَا عِيَاضٌ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ نَا يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَتَاهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ إِلَّا مَا وَجَدَ رِيحًا بِأَنْفِهِ أَوْ صَوْتًا بِأُذُنِهِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ عِيَاضُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ۔

ابن ابوکثیر، عیاض۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحییٰ، ہلال بن عیاض؛ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور پتہ نہ ہو کہ زیادہ پڑھی یا کم تو بیٹھا ہوا دو سجدے کرلے۔ جب اس کے پاس شیطان آکر کہے کہ تیرا وضو ٹوٹ گیا تو کہنا چاہیئے کہ تو جھوٹ بولتا ہے مگر جبکہ اس کی بدبو اپنی ناک سے سونگھے یا اپنے کان سے آواز سنے اور یہ لفظ حدیث ابان کے ہیں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر اور علی بن مبارک نے عیاض بن ہلال کہا ہے اور اوزاعی کہتے ہیں کہ وہ عیاض بن ابی زہیر ہے۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ وَاللَّيْثُ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اسے بھلاتا ہے یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو ایسا پیش آئے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ابن عیینہ، معمر اور لیث نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ نَا يَعْقُوبُ أَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ۔

حجاج بن ابویعقوب، یعقوب، زہری کا بھتیجا؛ محمد بن مسلم نے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ نَا يَعْقُوبُ أَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

حجاج، یعقوب، ان کے والد ماجد ابن اسحاق؛ محمد بن مسلم زہری نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے۔

بَابُ مَنْ قَالَ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

جس نے سلام کے بعد کہا

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَجَّاجٌ عَنِ

احمد بن ابراہیم، حجاج، ابن جریج، عبداللہ بن مسافع

ابن جريج أخبرني عبد الله بن مسافع أن مصعب ابن شيبة أخبره عن عتبة بن محمد بن الحارث عن عبد الله بن جعفر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شك في صلاته فليسجد سجدتين بعد ما يسلم.

مصعب بن شیبہ، عقبہ بن محمد بن حارث نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو وہ دو سجدے کرے سلام پھیرنے کے بعد۔

باب ٣١٥ من قام من ثنتين ولم يتشهد.

جو دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھے بغیر کھڑا ہو جائے

١٠٢١۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عبد الرحمن الأعرج عن عبد الله ابن بحينة أنه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم قام فلم يجلس فقام الناس معه فلما قضى صلاته وانتظرنا التسليم كبر فسجد سجدتين وهو جالس قبل التسليم ثم سلم صلى الله عليه وسلم.

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب نماز پوری کر چکے اور ہم سلام کا انتظار کر رہے تھے تو تکبیر کہی کہ آپ نے دو سجدے کیے بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

١٠٢٢۔ حدثنا عمرو بن عثمان نا أبي وبقية قالا نا شعيب عن الزهري بمعنى إسناده وحديثه زاد وكان منا المتشهد في قيامه قال أبو داود وكذلك سجدهما ابن الزبير قام من ثنتين قبل التسليم وهو قول الزهري.

شعیب نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کیا اور اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ ہم میں قیام کے اندر تشہد پڑھنے والے بھی تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابن زبیر نے بھی سلام سے پہلے دو سجدے کیے جبکہ وہ دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے تھے اور یہی زہری کا قول ہے۔

باب ٣١٦ من نسي أن يتشهد وهو جالس.

جو تشہد میں بیٹھنا بھول جائے

١٠٢٣۔ حدثنا الحسن بن عمرو عن عبد الله ابن الوليد عن سفيان عن جابر نا المغيرة بن شبيل الأحمسي عن قيس بن أبي حازم عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام الإمام في الركعتين فإن ذكر قبل أن يستوي قائما فليجلس فإن استوى قائما فلا يجلس ويسجد سجدتي السهو.

قیس بن ابو حازم نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر امام دو رکعت کے بعد کھڑا ہو جائے تو سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اگر یاد آ جائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ سہو کے دو سجدے کر لے۔

١٠٢٤۔ حدثنا عبيد الله بن عمر الجشمي

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ

نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْنَا سُبْحَانَ اللهِ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَمَضَى فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ كَمَا صَنَعْتُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِثْلَ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو عُمَيْسٍ أَخُو الْمَسْعُودِيِّ وَفَعَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمُغِيرَةُ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَالضَّحَّاكُ ابْنُ قَيْسٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ عَبَّاسٍ أَفْتَى بِذَلِكَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا فِيمَنْ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ ثُمَّ سَجَدُوا بَعْدَ مَا سَلَّمُوا.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو وہ دوسری رکعت پر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے سبحان اللہ سبحان اللہ بھی کہا لیکن وہ چلتے رہے۔ جب انہوں نے اپنی نماز مکمل کی اور سلام پھیر تو سہو کے دو سجدے کیے جب لوٹے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو کرتے ہوئے دیکھا وہی کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابن ابی لیلیٰ، شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اور روایت کیا ہے اسے ابوعمیس نے ثابت بن عبید سے فرمایا کہ ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی۔ پھر زیاد بن علاقہ کی طرح حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعمیس بھائی ہے مسعودی کا اور حضرت مغیرہ کی طرح کیا حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عمران بن حصین، حضرت ضحاک بن قیس، حضرت معاویہ بن ابوسفیان اور حضرت ابن عباس نے اور اسی پر فتویٰ دیا عمر بن عبدالعزیز نے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس کے لیے ہے جو دو رکعت پر کھڑا ہو جائے۔ پھر انہوں نے سجدہ کیا سلام پھیرنے کے بعد۔

١٠٢٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْعَنْسِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ قَالَ عَمْرٌو وَحْدَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ أَبِيهِ غَيْرُ عَمْرٍو.

عمرو بن عثمان اور ربیع بن نافع اور عثمان بن ابی شیبہ اور شجاع بن مخلد، ابن عیاش، عبید اللہ بن عبید کلاعی، زہیر یعنی ابن سالم عنسی، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، عمرو، ان کے والد ماجد حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بھول کے لیے دو سجدے ہیں سلام پھیرنے کے بعد اور عمرو کے سوا ان کے والد ماجد کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

بَابُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ.

سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرے

١٠٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَشْعَثُ

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن عبداللہ ابن المثنیٰ، اشعث، محمد بن سیرین، خالد حذاء، ابوقلابہ، ابومہلب، حضرت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی تو بھول گئے لہٰذا دو سجدے کیے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا۔

بَابُ ٣٥٠ اِنْصِرَافِ النِّسَاءِ قَبْلَ الرِّجَالِ مِنَ الصَّلَاةِ۔

نماز پڑھ کر عورتوں کا مردوں سے پہلے چلے جانا

١٠٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مَكَثَ قَلِيلًا وَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ كَيْمَا يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ۔

ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے اور لوگ سمجھ جاتے کہ یہ اس لیے ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

بَابُ ٣٥١ كَيْفَ الِانْصِرَافُ مِنَ الصَّلَاةِ۔

نماز سے کیسے واپس لوٹے

١٠٢٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ رَجُلٌ مِنْ طَيِّئٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ۔

قبیلہ طے کے ایک فرد قبیصہ بن ہلب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ دونوں جانب پھرا کرتے تھے۔

١٠٢٩۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ نَصِيبًا لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ عُمَارَةُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدُ فَرَأَيْتُ مَنَازِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ۔

اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آدمی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے حصہ مقرر نہ کرے کہ ہمیشہ دائیں جانب ہی سے لوٹا کرے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر بائیں جانب سے لوٹتے دیکھا ہے۔ عمارہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانوں کو بائیں جانب دیکھا۔

بَابُ ٣٥٢ صَلَاةِ الرَّجُلِ التَّطَوُّعَ فِي بَيْتِهِ۔

آدمی کا اپنے گھر میں نوافل پڑھنا

١٠٣٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ

فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا اپنا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

بَابُ ۳۵۵ مَنْ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ عَلِمَ۔

جس نے قبلہ رو نماز نہ پڑھی پھر معلوم ہوا

۱۰۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَمَالُوا كَمَا هُمْ رُكُوعٌ إِلَى الْكَعْبَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ آیت اتری۔ پس پھیر لو اپنا منہ مسجد حرام کی جانب اور جہاں کہیں ہو تو اپنے منہ اسی کی جانب پھیرا کرو (۲: ۱۴۴) تو ایک شخص بنی سلمہ کے پاس سے گزرا تو انہیں آواز دی جبکہ وہ نماز فجر کے رکوع میں تھے بیت المقدس کی جانب منہ کیے ہوئے کہ لوگو! قبلہ کعبہ کی جانب تبدیل ہو گیا ہے دو مرتبہ کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ رکوع میں ہی کعبے کی جانب پھر گئے۔

بَابُ ۳۵۶ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے احکام

۱۰۳۳ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں بہتر جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدم پیدا فرمائے گئے اسی میں اتارے گئے اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اسی میں وفات پائی اور اسی میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی ذی روح ایسا نہیں مگر جمعہ کے روز صبح کو سورج طلوع ہونے تک گھڑی پر کان لگائے رہتا ہے سوائے جنوں اور انسانوں کے اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اسے بندہ مسلمان نماز کی حالت میں اور وہ اللہ تعالیٰ سے حاجت کا سوال کرے مگر اسے عطا فرما دیا جاتا ہے۔ کعب نے کہا کہ یہ ساعت سال میں ایک روز ہوتی ہے تو میں نے کہا کہ ہر جمعہ کو ہوتی ہے لیکن

في كل سنة يوم فقلت بل في كل جمعة قال فقرأ كعب التوراة فقال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو هريرة ثم لقيت عبد الله ابن سلام فحدثته بمجلسي مع كعب فقال عبد الله بن سلام قد علمت اية ساعة هي قال ابو هريرة فقلت له فاخبرني بها فقال عبد الله ابن سلام هي اخر ساعة من يوم الجمعة فقلت كيف هي اخر ساعة من يوم الجمعة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي وتلك الساعة لا يصلى فيها فقال عبد الله بن سلام الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر الصلوة فهو في صلوة حتى يصلي قال فقلت بلى قال هو ذلك۔

کعب نے توریت پڑھ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا اور ان سے ذکر کیا جو اپنی کعب سے مجلس ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ مجھے وہ ساعت معلوم ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ مجھے بھی بتا دیجئے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ وہ جمعہ کے روز آخری ساعت ہے۔ میں نے کہا کہ جمعہ کے روز آخری ساعت کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "نہیں پاتا اس کو بندہ مسلمان نماز پڑھتے ہوئے" اور اس ساعت میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے یہاں تک کہ نماز پڑھے۔ میں نے کہا یہی بات ہے کہا تو پھر وہ یہی ہے۔

١٠٣٤۔ حدثنا هرون بن عبد الله نا حسين ابن علي عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن ابي الاشعث الصنعاني عن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق ادم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة فاكثروا علي من الصلوة فيه فان صلوتكم معروضة علي قال قالوا يا رسول الله وكيف تعرض صلوتنا عليك وقد ارمت قال يقولون بليت فقال ان الله عز وجل حرم على الارض اجساد الانبياء۔

ابوالاشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بیہوش ہونے لگیں گے پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس وقت بھلا ہمارا درود پڑھنا کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ گل چکے ہوں گے یعنی مٹی ہو گئے ہوں گے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسم کو زمین پر حرام فرمایا ہے۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں اور اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم السلام بھی ہمیشہ سے اہل حق کا یہی عقیدہ رہا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف جذب القلوب میں اسے تصریحاً بیان فرمایا اور اشعۃ اللمعات جلد اول میں بھی حیاتِ انبیاء کی تصریح فرمائی ہے۔ ان حضرات کے اجسام مبارکہ دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتے ہیں۔ ان کے کسی حصے کو کھانا اور اپنے اندر جذب کرنا پروردگار عالم نے زمین پر حرام فرما دیا ہے بلکہ ان کے طفیل ان حضرات کے صحابہ کرام کے اجسام مبارکہ بھی گلنے سڑنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ۔

مَنْ يَّشَاءُ ۔ اہل حق کا یہ اجماعی عقیدہ ہے جس کی تقریباً تمام بزرگوں نے تصریح فرمائی ہے۔ یہ حضرات بعد وفات بھی پوری دنیا کی خبر رکھتے اور ساری کائنات میں تصرف فرماتے ہیں کیونکہ پروردگار عالم نے ان حضرات کے مبارک سروں پر تاج خلافت سجایا اور انہیں کائنات کا حاکم بنایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب میں افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم، نبی الانبیاء اور سرور کون و مکاں ہیں۔ آپ صرف پروردگار عالم کے محکوم اور کائنات کے ہر بڑے سے بڑے فرد کے حاکم ہیں اس خلافت عظمیٰ کے باعث پوری کائنات اور اس کا ہر فرد پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے دائرۂ علم میں رکھا اور کونین میں تصرف کرنے کا ماذون و مختار و مجاز بنایا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۴ء) نے تفسیر عزیزی میں إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً کے تحت خلافت کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے اہل حق کی خوب ترجمانی کی ہے اس اسلامی ایمانی اور اجماعی عقیدے میں اہل حق کے ایک فرد نے بھی اختلاف نہیں کیا لیکن خوارج اپنے دور اول ہی سے مقربین بارگاہ الٰہیہ سے عداوت رکھنے کے باعث حیات انبیاء کا انکار کرتے اور ان حضرات کے علم و تصرف کی بات سن کر سیخ پا اور آگ بگولہ ہوتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کی آواز پر کان دھر کر انبیائے کرام کے دشمنوں کی صف میں شامل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ حضرات انبیائے کرام کی تعظیم و محبت ہی سرمایۂ انسان اور جان ایمان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْإِجَابَةِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے

١٠٣٥ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ اَنَّ الْجُلَاحَ مَوْلٰى عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيْدُ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو ابن الحارث، جلاح مولیٰ عبدالعزیز، ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کا روز بارہ ساعت کا ہوتا ہے۔ ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اس کو مسلمان اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے مگر اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے پس اسے عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کیا کرو۔

١٠٣٦ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَاْنِ الْجُمُعَةِ يَعْنِي السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ قَالَ

ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کیا تم نے اپنے والد ماجد سے وہ بات سنی ہے جو وہ جمعہ کی مقبول ساعت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ امام کے بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ منبر پر بیٹھنے کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔

أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ.

بَابُ ۳۵۹ فَضْلِ الْجُمُعَةِ.

۱۰۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا.

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عِيسَى نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ أَوِ الرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُونَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَإِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَهٍ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ ثُمَّ يَقُولُ فِي آخِرِ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ بِالرَّبَائِثِ وَقَالَ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ.

بَابُ ۳۶۰ التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ.

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ

جمعہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز جمعہ کے لیے آیا تو غور سے سنا اور خاموش رہا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے گئے بلکہ تین دن زیادہ کے اور جس نے کنکریاں ہٹائیں تو اس نے لغو کام کیا۔

ام عثمان کے مولیٰ نے کوفہ کے منبر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو شیطان اپنے جھنڈوں کو لے کر بازاروں میں آجاتے ہیں اور لوگوں کو ان کی ضروریات اور کاروبار میں پھنسا کر جمعہ سے روکتے ہیں اور فرشتے صبح سے مسجد کے دروازے پر آبیٹھتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ پہلی ساعت میں کون آیا اور کونسا آدمی دوسری ساعت میں آیا یہاں تک کہ امام نکل آتا ہے۔ جب وہ ایسی جگہ بیٹھتا ہے جہاں سے امام کی سن سکے اور اسے دیکھ سکے نیز خاموش رہے اور کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کے لیے دوگنا ثواب ہے اور جو ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے امام کو سنا اور اسے دیکھا لیکن لغو کام کیا اور خاموش نہ رہا تو اس پر ایک حصہ بوجھ پڑے گا۔ جس نے جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہو تو اس نے بھی لغو کام کیا اور جس نے کوئی لغو کام کیا تو اس کو اس جمعہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ پھر آخر میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے ولید بن مسلم نے ابن جابر سے روایت کرتے ہوئے الربائث کہا اور ان کی بیوی ام عثمان کا مولیٰ ابن عطا ہے۔

جمعہ چھوڑنے پر وعید

عبیدہ بن سفیان حضرمی نے حضرت ابو الجعد ضمری

ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کاہلی کے باعث تین جمعہ ترک کر دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَهَا۔

جمعہ چھوڑنے کا کفارہ

۱۰۴۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ الْعُجَيْفِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ وَخَالَفَهُ فِي الْإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ فِي الْمَتْنِ۔

قدامہ بن وبرہ عجیفی نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز جمعہ بغیر کسی عذر کے ترک کر دے وہ ایک دینار خیرات کرے اگر میسر نہ آئے تو نصف دینار سہی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح خالد بن قیس نے روایت کی اور انہوں نے اسناد میں اختلاف اور متن میں اختلاف کیا ہے۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ وَإِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِرْهَمٍ أَوْ نِصْفِ دِرْهَمٍ أَوْ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ نِصْفِ صَاعٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ هَكَذَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُدًّا أَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَقَالَ عَنْ سَمُرَةَ۔

حضرت قدامہ بن وبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا بغیر کسی عذر کے جمعہ فوت ہو جائے اسے چاہیے کہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک صاع گندم یا نصف صاع خیرات کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید بن بشیر نے بھی اسے روایت کیا ہے مگر انہوں نے کہا کہ ایک مد یا نصف مد اور انہوں نے سمرہ سے روایت کیا۔

بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ۔

جس پر جمعہ واجب ہے

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا قَبِيصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ يَعْنِي

عبد اللہ بن ہارون نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ عَنْ سُفْيَانَ مَقْصُورًا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ قَبِيصَةُ۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْيَوْمِ الْمَطِيرِ

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَانَ يَوْمَ مَطَرٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهُ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الرِّحَالِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ۔

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدٌ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَأَصَابَهُمْ مَطَرٌ لَمْ يَبْتَلَّ أَسْفَلُ نِعَالِهِمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا فِي رِحَالِهِمْ۔

بَابُ التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَزَلَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الرِّحَالِ قَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ مَطِيرَةٌ أَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نمازِ جمعہ ہر اس شخص پر ہے جو اذان سنے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً روایت کیا ہے اور انہوں نے مرفوع نہیں کیا مرفوعاً اسے قبیصہ نے روایت کیا ہے۔

بارش کے روز جمعہ

ابوالملیح نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ غزوۂ حنین کے روز بارش ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ندا کرنے کا حکم فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید ان کے ایک دوست نے ابوالملیح سے روایت کی ہے کہ وہ جمعہ کا روز تھا۔

نصر بن علی، سفیان بن حبیب، خالد حذاء، ابوقلابہ، ابوالملیح نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ صلح حدیبیہ کے روز بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو جمعہ کا روز تھا اور بارش ہو رہی تھی لیکن اتنی ہوئی کہ جوتوں کے تلے بھی نہ بھیگے مگر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھی جائے۔

ٹھنڈی رات میں جماعت سے رک جانا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ضجنان نامی مقام پر ایک ٹھنڈی رات میں اترے تو آپ نے منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔ ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ٹھنڈی یا بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم فرماتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔

۱۰۴۸ - حدثنا مؤمل بن هشام نا اسمعيل عن ايوب عن نافع قال نادى ابن عمر بالصلوٰة بضجنان ثم نادى ان صلوا في رحالكم قال فيه ثم حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يامر المنادي فينادي بالصلوٰة ثم ينادي ان صلوا في رحالكم في الليلة الباردة وفي الليلة المطيرة في السفر قال ابو داؤد رواه حماد بن سلمة عن ايوب وعبيد الله قال فيه في السفر في الليلة القرة او المطيرة۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان نامی مقام پر نماز کی اذان کہی پھر آواز دی کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے پھر حدیث بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم فرماتے پھر ندا کرواتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے جبکہ سفر میں رات زیادہ ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حماد بن سلمہ ایوب اور عبید اللہ نے اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ سفر میں جب رات زیادہ ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی۔

۱۰۴۹ - حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا ابو اسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر انه نادى بالصلوٰة بضجنان في ليلة ذات برد وريح فقال في اخر ندائه الا صلوا في رحالكم الا صلوا في الرحال ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر المؤذن اذا كانت ليلة باردة او ذات مطر في سفر يقول الا صلوا في رحالكم۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان نامی مقام پر نماز کے لیے اذان کہی جبکہ رات ٹھنڈی اور آندھی والی تھی اور اذان کے آخر میں فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر کے دوران ٹھنڈی اور بارش والی رات میں مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرمایا کرتے کہ نماز اپنی قیام گاہوں میں پڑھ لو۔

۱۰۵۰ - حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع ان ابن عمر يعني اذن بالصلوٰة في ليلة ذات برد وريح فقال الا صلوا في الرحال ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر المؤذن اذا كانت ليلة باردة او ذات مطر يقول الا صلوا في رحالكم۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور آندھی والی رات میں اذان کہی اور کہا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو پھر فرمایا کہ ٹھنڈی اور بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرمایا کرتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

۱۰۵۱ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحٰق عن نافع عن ابن عمر قال نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك في المدينة في الليلة المطيرة والغداة القرة قال ابو داؤد روى هذا الخبر يحيى بن سعيد الانصاري عن القاسم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی نے مدینہ منورہ میں ایک بارش اور سخت سردی والی رات میں اسی طرح منادی کی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس بات کو یحییٰ بن سعید انصاری، قاسم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا سفر میں ہوا۔

قَالَ زُهَيْرٌ فِي السَّفَرِ۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو چاہے وہ اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک بارش والے روز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ کہو تو اس کے بعد حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ کہنا۔ لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا تو فرمایا ایسا انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ جمعہ ایک ذمہ داری ہے اور میں نے ناپسند کیا کہ کیچڑ اور بارش میں آپ لوگوں کو چلنے کی تکلیف دوں۔

بَابُ الْجُمُعَةِ لِلْمَمْلُوكِ وَالْمَرْأَةِ۔

غلام اور عورت کے لیے جمعہ

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا هُرَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا۔

قیس بن مسلم نے حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ باجماعت ہر مسلمان پر ضروری حق ہے ماسوائے چار کے۔ مملوک غلام، عورت، بچہ اور بیمار کے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت طارق بن شہاب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے لیکن آپ سے کچھ بھی سنا نہیں ہے۔ (گویا یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ مرسل ہے)۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى۔

دیہات میں نماز جمعہ

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ لَفْظُهُ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اسلام میں پہلا جمعہ جو پڑھا گیا اس جمعہ کے بعد جمعہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد

إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَا قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى عَبْدِ الْقَيْسِ۔

کے اندر پڑھا گیا تھا وہی ہے جو جواثی میں قائم کیا گیا اور جواثی بحرین کا ایک قریہ ہے۔ عثمان راوی نے کہا کہ عبد القیس کا ایک قریہ تھا۔

ف۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جمعہ کی شرائط میں سے ایک شرط مصر یعنی شہر کا ہونا بھی ہے۔ دیہات میں جمعہ فرض نہیں اور اہل دیہات کا جمعہ پڑھنا مکروہ ہے (در مختار) لیکن جہاں گاؤں والے پڑھتے ہوں تو مفسدہ یعنی فتنۂ عوام کے باعث منع نہ کیا جائے اور اہل علم جمعہ کے بعد ظہر کے چار فرض پڑھ لیں اور عوام کو ان کا حکم نہ دیں کہ جھگڑا کریں گے۔ اس حدیث میں جو جواثی کے اندر جمعہ پڑھنا مذکور ہوا اور اس کے لیے لفظ قریہ وارد ہوا تو اس سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے کہ لفظ قریہ کا شہر اور گاؤں دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ أَبِيْهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ عَنْ أَبِيْهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لِأَسْعَدَ ابْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِي هَزْمِ النَّبِيْتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي نَقِيْعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيْعُ الْخَضِمَاتِ قُلْتُ كَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُوْنَ۔

عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک جو اپنے والد ماجد کی بینائی چلی جانے کے بعد انہیں راستہ بتایا کرتے تھے ان سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب جمعہ کے روز اذان سنی تو حضرت اسعد بن زرارہ کے لیے دعا مانگی میں عرض گزار ہوا کہ اذان سن کر آپ حضرت اسعد بن زرارہ کے لیے دعا کیوں مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ سب سے پہلے انہوں نے ہی ہزم النبیت میں جمعہ قائم کیا تھا جو نقیع کے اندر بنی بیاضہ کی زمین میں ہے میں نے کہا کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا کہ چالیس۔

بَابٌ إِذَا وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عِيْدٍ۔

جب عید جمعہ کے روز آئے

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا إِسْرَائِيْلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ۔

ایاس بن ابو رملہ شامی کا بیان ہے کہ میں حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے پاس موجود تھا جبکہ وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جبکہ ایک دن میں دو عیدیں (عید اور جمعہ) جمع ہو گئیں۔ کہا ہاں۔ کہا آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ آپ نے عید کی نماز پڑھائی پھر جمعہ کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو نماز جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْبَجَلِيُّ نَا

عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز

أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ أَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا فَصَلَّيْنَا وُحْدَانًا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا قَدِمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں دن کے پہلے حصے میں عید کی نماز پڑھائی پھر ہم نماز جمعہ کے لیے آئے تو وہ ہمارے پاس تشریف نہ لائے اور ہم نے خود نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس طائف میں تھے جب وہ تشریف لائے تو ہم نے اس بات کا ان سے ذکر کیا فرمایا کہ انہوں نے سنت کو پالیا ہے۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ اجْتَمَعَ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَيَوْمُ فِطْرٍ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا فَصَلَّاهُمَا رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ۔

ابن جریج نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں جمعہ اور عید الفطر دونوں ایک روز جمع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایک دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ پس دونوں کی اکٹھی دو رکعتیں صبح کے وقت پڑھ لیں اور ان دونوں پر کوئی اضافہ نہیں کیا یہاں تک کہ نماز عصر پڑھی۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَابِيُّ الْمَعْنَى قَالَا نَا بَقِيَّةُ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَدِ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ قَالَ عُمَرُ عَنْ شُعْبَةَ۔

محمد بن مصفی اور عمر بن حفص وصابی، بقیہ، شعبہ، مغیرہ ضبی، عبد العزیز بن رفیع، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا جو تم میں نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھے اور ہم نماز جمعہ پڑھیں گے عمر نے شعبہ سے بھی روایت کی ہے۔

بَابٌ ۳۳۵ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَوٰةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا پڑھے

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوٰةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر میں سورۂ تنزیل السجدہ اور سورۃ الدھر یعنی هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِي صَلَوٰةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ۔

شعبہ نے مخول سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ اللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ يَعْنِي تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

لباس جمعہ کا بیان

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش اسے آپ خرید لیں تاکہ اسے پہنا کریں جمعے کے روز اور جبکہ کوئی وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی چیزیں وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ان میں سے حلے آئے تو ان میں سے آپ نے حضرت عمر کو ایک حلہ دیا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے پہناتے ہیں حالانکہ حلہ عطارد کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کو نہیں دیا۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے مشرک بھائی کو پہنا دیا جو کہ مکہ میں تھا۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْتَعْ هٰذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازار میں ایک ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا تو اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض گزار ہوئے کہ اسے خرید لیجیے تاکہ عید کے روز اور وفود کے وقت زینت حاصل ہو۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی لیکن پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ أَوْ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدْتُمْ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ

یحییٰ بن سعید انصاری نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی پر یہ زیادہ بوجھ نہیں ہے کہ اپنے محنت کرنے والے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے نماز جمعہ کے لیے رکھ چھوڑے۔ اسے عمرو ابن ابو حبیب، موسیٰ بن سعد، ابن حبان، حضرت ابن سلام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے وہب بن جریر ان کے والد ماجد یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب

سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

موسیٰ بن سعد، یوسف بن عبداللہ بن سلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابُ ٣٣٧ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

١٠٧٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

نماز سے پہلے جمعہ کے روز حلقہ بنانا

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد اور دادا جان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے اور اس میں گمشدہ چیز تلاش کرنے سے اور اس میں شعر پڑھنے سے اور جمعہ کے روز نماز جمعہ سے پہلے حلقہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ٣٣٨ اتِّخَاذِ الْمِنْبَرِ

١٠٧٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ ابْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ

منبر بنوانا

ابوحازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں منبر رسول کی لکڑی کے بارے میں شک تھا۔ انہوں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ کس چیز کا ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ کس روز رکھا گیا اور کس روز پہلے پہل اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں عورت کے لیے پیغام بھیجا جس کا حضرت سہل نے نام بتایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑی کا منبر بنا دے تاکہ اس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے گفتگو کیا کروں۔ عورت نے اسے حکم دیا تو اس نے غابہ کے طرفا نامی درخت کی لکڑی سے بنا کر حاضر کر دیا۔ عورت نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسی جگہ سے رکھ دیا گیا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ نے اس پر تکبیر کہی پھر رکوع کیا اسی پر رہتے پھر پیچھے ہٹ کر اترتے

الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي۔

اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر واپس جلوہ افروز ہو گئے جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تم میری پیروی کر سکو اور تمہیں میری نماز معلوم ہو جائے۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَدُنَ قَالَ لَهُ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَلَا أَتَّخِذُ لَكَ مِنْبَرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَجْمَعُ أَوْ يَحْمِلُ عِظَامَكَ قَالَ بَلٰى فَاتَّخَذَ لَهُ مِنْبَرًا مِرْقَاتَيْنِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اطہر بھاری ہو گیا تو حضرت تمیم داری عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منبر تیار نہ کر دوں؟ فرمایا اچھا تیار کر دو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر بنایا جس کی دو سیڑھیاں تھیں۔

بَابُ مَوْضِعِ الْمِنْبَرِ

منبر کی جگہ

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحَائِطِ كَقَدْرِ مَمَرِّ الشَّاةِ۔

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے درمیان اتنی جگہ تھی جس سے بکری گزر سکے۔

بَابُ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الزَّوَالِ

جمعہ کے روز زوال سے پہلے نماز پڑھنا

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ مُرْسَلٌ مُجَاهِدٌ أَكْبَرُ مِنْ أَبِي الْخَلِيلِ وَأَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ۔

ابو الخلیل نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے ماسوائے روز جمعہ کے اور فرمایا کہ جمعہ کے سوا جہنم کو روزانہ سلگایا جاتا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ مجاہد عمر میں ابو الخلیل سے بڑے تھے اور ابو الخلیل کو حضرت ابو قتادہ سے سماع حاصل نہیں ہوا۔

بَابُ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کا وقت

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيُّ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ۔

عثمان بن عبد الرحمٰن تیمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ اس وقت پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا (یعنی زوال ختم ہونے کے بعد)۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ

[1] اکوع بن سلمہ سے ان کے والد ماجد حضرت سلمہ بن اکوع۔

الحارث سمعت إياس بن سلمة بن الأكوع يحدث عن أبيه قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم ننصرف وليس للحيطان فيء۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے پھر واپس لوٹتے تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۷۳۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال كنا نقيل ونتغدى بعد الجمعة۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم قیلولہ کرتے اور دوپہر کا کھانا کھاتے نماز جمعہ کے بعد۔

باب ۳۷۵ النداء يوم الجمعة

جمعہ کی اذان

۱۰۷۴۔ حدثنا محمد بن سلمة المرادي نا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب أخبرني السائب بن يزيد أن الأذان كان أوله حين يجلس الإمام على المنبر يوم الجمعة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فلما كان خلافة عثمان وكثر الناس أمر عثمان يوم الجمعة بالأذان الثالث فأذن به على الزوراء فثبت الأمر على ذلك۔

ابن شہاب نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے میں جمعہ کے روز پہلی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگ بڑھ گئے تو حضرت عثمان نے جمعہ کے روز تیسری اذان کا حکم فرمایا پس یہ زوراء کے مقام پر دی جاتی پھر یہ حکم معمول ہو گیا۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ جمعہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شیخین کے زمانوں میں ایک ہی اذان کہی جاتی تھی۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسری اذان کا اضافہ کیا اور اس اذان پر صحابہ کرام کا اجماع ہوا کسی نے انکار نہ کیا لہٰذا ایسا کرنا بھی مسلمانوں کے لیے مسنون ہو گیا کیونکہ یہ اجماع صحابہ سے ثابت ہوا جو امت محمدیہ کے لیے حجت ہے۔ اسی طرح اہل علم حضرات کا جن امور محدثہ پر اجماع ہوا وہ ملت اسلامیہ کا معمول بنے کیونکہ مصلحت وقت اور اپنی افادیت کے باعث وہ شرعاً مقبول ہیں۔ دریں حالات بعض جدید علماء کا ہر بات کا قرآن و حدیث سے ثبوت مانگنا عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اپنی بات پالنے اور اہل حق کے مذہب میں کیڑے نکالنے کے لیے ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۷۵۔ حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن الزهري عن السائب بن يزيد قال كان يؤذن بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس على المنبر يوم الجمعة على باب المسجد وأبي بكر وعمر ثم ساق نحو حديث يونس۔

زہری سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے فرمایا اذان دی جاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جبکہ جمعہ کے روز منبر پر بیٹھ جاتے یعنی مسجد کے دروازے پر اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے وقت میں پھر باقی حدیث آگے حدیث یونس کے مطابق بیان کی۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دورِ خلافت میں جمعہ کی اذان مسجد کے دروازے پر ہوتی تھی، اسی لیے اہل سنت و جماعت کے نزدیک مسجد کے اندر اذان دینا مکروہ قرار پایا کیونکہ احادیث سے یہ ثبوت نہیں ملتا کہ کسی زمانے میں مسجد کے اندر اذان کہی گئی ہو۔ آج کل لاؤڈ سپیکروں کے باعث مسجدوں کے اندر اذان کہنا معمول بن گیا ہے جو مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ بِلَالٌ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

زہری سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن صرف حضرت بلال تھے پھر معناً حدیث مذکورہ کے مطابق بیان کی۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ أَخْبَرَهُ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَسَاقَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ۔

ابن شہاب نے نمر کے بھانجے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کے سوا اور کوئی مؤذن نہیں تھا اور پھر باقی حدیث بیان کی یہ حدیث مکمل نہیں ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُكَلِّمُ الرَّجُلَ فِي خُطْبَتِهِ۔

امام کا خطبے میں کسی سے کلام کرنا

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا يُعْرَفُ مُرْسَلًا إِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَخْلَدٌ هُوَ شَيْخٌ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ جب یہ ارشاد حضرت عبداللہ بن مسعود نے سنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے انہیں دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن مسعود ادھر آجاؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لوگوں نے عطاء سے روایت کی ہے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور مخلد بوڑھے تھے۔

بَابُ الْجُلُوسِ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ۔

امام کا منبر پر بیٹھنا

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ مؤذن فارغ ہو جاتا پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھ جاتے اور کسی سے کلام نہ کرتے

الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَفْرُغَ أُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ۔

بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ الْمَعْنٰى عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ نَا سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلٰى قَوْسٍ۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا شِهَابُ ابْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ جَلَسْتُ إِلٰى رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حَزْنٍ الْكُلَفِيُّ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ وَفَدْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زُرْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَأَمَرَ بِنَا أَوْ أَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّأْنُ إِذْ ذَاكَ دُوْنٌ فَأَقَمْنَا بِهَا أَيَّامًا شَهِدْنَا

پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے۔

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے جو تم سے یہ کہے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے تو اس نے غلط بیانی کی کیونکہ خدا کی قسم میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے پڑھا کرتے تھے جن کے درمیان بیٹھ کر قرآن کریم پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ دیتے دیکھا۔ پھر تھوڑی دیر بیٹھے اور کسی سے کلام نہ فرمایا اور باقی حدیث بیان کی۔

کمان سے ٹیک لگا کر خطبہ دینا

شعیب بن زریق طائفی سے روایت ہے کہ میں ایک ایسے شخص کے پاس بیٹھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کے شرف سے مشرف تھا جسے حکم بن حزن کلفی کہا جاتا تھا وہ ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے میں ایک وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ ہم سات یا نو افراد تھے۔ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم نے آپ کی زیارت کر لی۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بھلائی کی دعا کیجیے آپ نے ہمیں کچھ کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور مسلمان ان دنوں خستہ حالی میں تھے جتنے دن ہم ٹھہرے ان میں ہم نے

فِيهَا الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا أَوْ قَوْسٍ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُبَارَكَاتٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَنْ تُطِيقُوا أَوْ لَنْ تَفْعَلُوا كُلَّ مَا أُمِرْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ ثَبَّتَنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَقَدْ كَانَ انْقَطَعَ مِنَ الْقِرْطَاسِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی پڑھا آپ ایک لاٹھی یا کمان سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے تو آپ نے چند مختصر، پاکیزہ اور مبارک کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! ہر حکم پر عمل کرنے کی تم کو طاقت نہیں ہے لہٰذا مضبوطی سے قائم رہو اور بشارت پاؤ۔ ابو علی نے کہا کہ میں نے ابو داؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعض دوستوں نے بعض کلمات لکھوائے جو کاغذ سے رہ گئے تھے۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو کہتے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس سے مدد مانگتے اور بخشش چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی برائی سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کے لیے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہیں حق کے ساتھ بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا گیا کیونکہ قیامت سامنے ہے لہٰذا جس نے اللہ کا حکم مانا اور اس کے رسول کا تو وہ ہدایت پا گیا اور جس نے دونوں کی نافرمانی کی تو اس نے نہیں نقصان کیا مگر اپنی جان کا اور وہ اللہ کا

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ تَشَهُّدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى وَنَسْأَلُ اللهَ رَبَّنَا أَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سُخْطَهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ۔

یونس نے ابن شہاب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبہ جمعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کرتے ہوئے کہا جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ بھٹک گیا اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں جو ہمارا رب ہے کہ ہمیں ان لوگوں میں سے کرے جو اس کا حکم مانتے ہیں اور اس کے رسول کا اور اس کی رضامندی کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں کیونکہ ہم اسی کے باعث اور اسی کے لیے ہیں۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا

تمیم طائی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک خطیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے کہا۔ جس نے حکم مانا اللہ کا اور اس

خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوِ اذْهَبْ بِئْسَ الْخَطِيْبُ أَنْتَ۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قٓ إِلَّا مِنْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَنُّوْرُنَا وَاحِدًا قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ أُمُّ هِشَامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا مَرْوَانُ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتِهَا قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قٓ إِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمَعْنَاهُ۔

کے رسول کا اور جو دونوں کی نافرمانی کرے فرمایا اٹھو یا جاؤ تم برے خطیب ہو۔

عبداللہ محمد بن معن سے روایت ہے کہ حضرت بنت حارث بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سورۂ ق نہیں یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر کیونکہ آپ اس کو ہر جمعہ کے خطبے میں پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور ہمارا تنور ایک ہی تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بنت حارثہ بن نعمان اور ابن اسحاق نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان کہا ہے۔

سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز درمیانی اور خطبہ درمیانہ ہوتا جس میں قرآن کریم کی آیتیں پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔

عمرہ سے ان کی بہن نے فرمایا کہ میں نے سورۂ ق نہیں یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر کیونکہ آپ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے یحییٰ بن ایوب، ابن رجال، یحییٰ بن سعید عمرہ نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے۔

ابن سرح، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، یحییٰ بن سعید عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اپنی بڑی بہن سے معناً مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

باب ۳۸۰ - رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَأَى عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ وَهُوَ يَدْعُو فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ حُصَيْنٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا يَزِيدُ عَلَى هٰذِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ۔

۱۰۹۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مِنْبَرِهِ وَلَا غَيْرِهِ وَلٰكِنْ رَأَيْتُهُ يَقُولُ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَعَقَدَ الْوُسْطٰى بِالْإِبْهَامِ۔

باب ۳۸۱ - إِقْصَارِ الْخُطَبِ

۱۰۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا أَبِي نَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِقْصَارِ الْخُطَبِ۔

۱۰۹۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُطِيلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنَّمَا هُنَّ كَلِمَاتٌ

باب ۳۸۲ - الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ

۱۰۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مُعَاذُ

منبر پر دونوں ہاتھ اٹھانا

حضرت عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو جمعہ کے وقت دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ پس حضرت عمارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کا برا کرے۔ زائدہ نے حصین سے روایت کی کہ حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ آپ صرف انگوٹھے کے پاس والی یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

ابن ابوذباب سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بالکل نہیں دیکھا (نماز جمعہ کے وقت) کہ آپ نے منبر پر اس کے علاوہ دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوں۔ ہاں میں نے آپ کو اس طرح فرماتے ہوئے ضرور دیکھا اور اشارہ کیا شہادت کی انگلی سے درمیانی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ بناتے ہوئے۔

خطبے چھوٹے پڑھنا

محمد بن عبداللہ نمیر، ابوالعلاء بن صالح، عدی بن ثابت، ابوراشد نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوٹے خطبے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز بوقت خطبہ طویل وعظ نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ وہ چند آسان فقرے ہوا کرتے تھے۔

خطبے کے وقت امام کے نزدیک بیٹھنا

یحییٰ بن مالک نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

ابْنُ هِشَامٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا.

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خطبے میں حاضر ہوا کرو اور امام کے نزدیک رہا کرو کیونکہ جو پیچھے رہتا ہے گا اگر وہ جنت میں گیا تو تاخیر سے جائے گا۔

بَابُ ۳۸۳ الْإِمَامُ يَقْطَعُ الْخُطْبَةَ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ.

اگر کوئی حادثہ رونما ہو تو امام خطبہ موقوف کردے

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ حَدَّثَهُمْ نَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَصَعِدَ بِهِمَا ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ.

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن اور امام حسین گرتے پڑتے آئے جنہوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ آپ نیچے اترے اور دونوں کو لاکر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (۸ : ۲۸) میں نے ان دونوں کو دیکھا تو صبر نہ کرسکا۔ پھر آپ نے خطبہ دینا شروع کردیا۔

بَابُ ۳۸۴ الِاحْتِبَاءُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

امام اکڑوں بیٹھ کر خطبہ دے

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جبکہ جمعہ کے روز امام خطبہ دے رہا ہو۔

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ نَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجَمَّعَ بِنَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا جُلُّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُمْ مُحْتَبِينَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَشُرَيْحٌ وَصَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ کے ساتھ بیت المقدس میں حاضر ہوا انہوں نے ہمیں جمعہ پڑھایا میں نے دیکھا کہ مسجد میں اکثر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے میں نے انہیں گوٹ مارے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ امام کے خطبہ دیتے وقت حضرت ابن عمر بھی گوٹ مارا کرتے نیز انس بن مالک، شریح، صعصعہ بن صوحان، سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی، مکحول، اسمٰعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں

وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَمَكْحُولٌ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَنُعَيْمُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ أَحَدًا كَرِهَهَا إِلَّا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ.

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے کسی ایک کے متعلق خبر نہیں پہنچی جو اسے ناپسند کرتا ہو سوائے عبادہ بن نسی کے۔

بَاب ۲۳۵ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

خطبے کے دوران باتیں کرنا

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے خطبہ دیتے وقت جب تم نے کہا کہ خاموش رہو تو تم نے لغویات کی۔

۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُو فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ میں تین قسم کے آدمی حاضر ہوتے ہیں۔ ایک آدمی بیہودہ باتیں کرنے کے لیے آتا ہے اور اس کا حصہ یہی ہے۔ دوسرا آدمی دعا کرنے کے حاضر ہوتا ہے، یہ ایسا آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو عطا فرمائے اور چاہے تو روک دے۔ تیسرا وہ آدمی جو خاموشی اور اطمینان کے ساتھ حاضر ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے تو یہ اس کے لیے ساتھ والے جمعے تک کا کفارہ ہے بلکہ تین دن زیادہ کا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو ایک نیکی کرے اس کے لیے دس گنا ہے (۶ : ۱۶۰)

بَاب ۲۳۶ اسْتِئْذَانِ الْمُحْدِثِ الْإِمَامَ.

محدث کا امام سے اجازت لینا

۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ نَا حَجَّاجٌ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرَا عَائِشَةَ.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوران نماز تم میں سے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پکڑے ہوئے وہاں سے ہٹ جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے حماد بن سلمہ اور ابواسامہ، ہشام ان کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا حضرت عائشہ صدیقہ کا۔

باب ٣٨٤ إذا دخل الرجل والإمام يخطب

١١٠٢- حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد عن عمرو وهو ابن دينار عن جابر أن رجلا جاء يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال أصليت يا فلان قال لا قال قم فاركع۔

١١٠٣- حدثنا محمد بن محبوب وإسماعيل بن إبراهيم المعنى قالا نا حفص بن غياث عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر وعن أبي صالح عن أبي هريرة قالا جاء سليك الغطفاني ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فقال له أصليت شيئا قال لا قال صل ركعتين تجوز فيهما۔

١١٠٤- حدثنا أحمد بن حنبل نا محمد بن جعفر عن سعيد عن الوليد أبي بشر عن طلحة أنه سمع جابر بن عبد الله يحدث أن سليكا جاء فذكر نحوه زاد ثم أقبل على الناس قال إذا جاء أحدكم والإمام يخطب فليصل ركعتين يتجوز فيهما۔

جب کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو

ابن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نمازِ جمعہ کے وقت آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اے فلاں کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو۔

ابو سفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سلیک غطفانی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ فرمایا کیا تم نے کچھ نماز پڑھ لی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لو۔

طلحہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت سلیک آئے پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسے وقت آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیئے کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

باب ٣٨٥ تخطي رقاب الناس يوم الجمعة

١١٠٥- حدثنا هارون بن معروف نا بشر بن السري نا معاوية بن صالح عن أبي الزاهرية قال كنا مع عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة فجاء رجل يتخطى رقاب الناس فقال عبد الله بن بسر جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اجلس فقد آذيت۔

جمعے کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا

معاویہ بن صالح نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جمعے کے وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر کے ساتھ تھے۔ پس ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا تو حضرت عبد اللہ بن بسر نے فرمایا کہ ایک آدمی جمعے کے وقت کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو تکلیف دی ہے۔

باب ۳۸۹ الرَّجُلُ يَنْعَسُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهِ۔

جو دوران خطبہ اونگھ رہا ہو

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد کے اندر اونگھنے لگے تو اسے چاہیے کہ اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا جائے۔

باب ۳۹۰ الْإِمَامُ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ وَهُوَ ابْنُ حَازِمٍ لَا أَدْرِيْ كَيْفَ قَالَهُ مُسْلِمٌ أَوْ لَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ فَيَقُوْمُ مَعَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَدِيْثُ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ عَنْ ثَابِتٍ هُوَ مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ۔

منبر سے اترنے کے بعد امام کا کلام کرنا

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر سے اترتے تو ایک آدمی کسی حاجت کے تحت آپ سے عرض گزار ہوا آپ اس کے ساتھ کھڑے رہے یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری فرما دی پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ثابت سے یہ حدیث معروف نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی جریر بن حازم متفرد ہے۔

باب ۳۹۱ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

جس نے جمعہ کی ایک رکعت پائی

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پائی اس نے نماز پالی۔

باب ۳۹۲ مَا يُقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَقَرَأَ بِهِمَا۔

نماز جمعہ میں کیا پڑھے

حبیب بن سالم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور سورۂ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے اور جب ایک دن میں ان دونوں کا اجتماع ہو جاتا تب بھی یہی دونوں پڑھتے۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

قعنبی، مالک، ضمرہ بن سعید مازنی، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ کے بعد کونسی سورۃ پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ سورۃ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

ابن ابی رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز جمعہ پڑھائی تو سورۃ الجمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۃ اذا جاءک المنافقون۔ فارغ ہونے پر میں حضرت ابوہریرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ آپ نے ایسی دو سورتیں پڑھی جنہیں کوفہ میں حضرت علی پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہیں نماز جمعہ میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

زید بن عقبہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور سورۃ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۲۵ الرَّجُلُ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَبَيْنَهُمَا جِدَارٌ۔

امام کی اقتدا کرنا جبکہ دونوں کے درمیان دیوار حائل ہو

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور لوگ حجرے سے باہر آپ کی اقتدا کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۲۶ الصَّلٰوةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے بعد نماز پڑھنا

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

دَاوُدَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَقَامِهِ فَدَفَعَهُ وَقَالَ أَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيَقُولُ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے ایک آدمی کو نماز جمعہ کے بعد اسی جگہ پر دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو اسے ہٹاتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟ حضرت عبد اللہ بن عمر جمعہ کے روز دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيلُ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَيُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ سے پہلے کافی لمبی نماز پڑھا کرتے اور اس کے بعد اپنے دولت خانہ پر دو رکعتیں پڑھا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَى مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا صَنَعْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ صَلٰوةٌ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ أَوْ يَخْرُجَ۔

عمر بن عطاء بن ابی الخوار سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب بن یزید کے پاس وہ بات پوچھنے کے لیے بھیجا جو حضرت معاویہ نے انہیں نماز میں کرتے ہوئے دیکھا تھا، فرمایا کہ میں نے ان کے ساتھ مقصورہ میں نماز جمعہ پڑھی جب میں نے سلام پھیرا تو کھڑا ہو کر اسی جگہ اور نماز پڑھی جب وہ اپنے دولت خانہ میں داخل ہوئے تو میرے لیے پیغام بھیجا کہ تم نے جو کیا ہے آئندہ ایسا نہ کرنا جب تم نماز جمعہ پڑھ لو تو اس کے ساتھ کوئی نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کلام نہ کر لو یا باہر نکل جاؤ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ ایک نماز کے ساتھ دوسری نہ ملائی جائے یہاں تک کہ آدمی کلام کر لے یا باہر

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ مروزی، فضل بن موسیٰ، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر آگے بڑھ جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر آگے بڑھ جاتے اور چار رکعتیں پڑھتے اور جب مدینہ منورہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر اپنے دولت خانے کی طرف لوٹ آتے اور دو رکعتیں پڑھتے جنہیں مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ ان سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْجُمُعَةَ فَصَلُّوا بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ فَقَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ فَإِنْ صَلَّيْتَ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَيْتَ الْمَنْزِلَ أَوِ الْبَيْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

احمد بن یونس، زہیر۔ محمد بن صباح، بزار، اسمٰعیل بن زکریا، سہیل ان کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بروایت ابن صباح کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعتیں پڑھے اور پوری حدیث بیان کی۔ ابن یونس کی روایت میں ہے کہ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھو۔ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے! اگر تم مسجد میں دو رکعتیں پڑھو پھر اپنی قیام گاہ یا گھر میں آؤ تو دو رکعتیں اور پڑھ لیا کرو۔

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے کاشانۂ اقدس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر سے۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَيَنْمَازُ عَنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ قَلِيلًا غَيْرَ كَثِيرٍ قَالَ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي أَنْفَسَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ مِرَارًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَلَمْ يُتِمَّهُ۔

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے عطاء نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد اپنے نماز پڑھنے کی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گئے جہاں کہ جمعہ کی نماز پڑھی تھی اور وہاں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں سے کافی دور چل کر گئے اور چار رکعتیں پڑھیں۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ نے کتنی مرتبہ حضرت ابن عمر کو ایسا کرتے دیکھا؟ فرمایا کہ کئی مرتبہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عبدالملک بن ابوسلیمان نے بھی ناکمل روایت کیا ہے۔

بَابٌ ۲۴۵ صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ۔

نمازِ عیدین

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو ان لوگوں نے کھیل کود کے لیے دو دن مقرر کر رکھے تھے۔ دریافت فرمایا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ عرض گزار

فيهما في الجاهلية. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله قد أبدلكم بهما خيرا منهما يوم الأضحى ويوم الفطر.

باب ۴۹۳ وقت الخروج إلى العيد.

۱۱۲۲ - حدثنا أحمد بن حنبل نا أبو المغيرة نا صفوان نا يزيد بن خمير الرحبي قال خرج عبد الله بن بسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس في يوم عيد فطر أو أضحى فأنكر إبطاء الإمام فقال إنا كنا قد فرغنا ساعتنا هذه وذلك حين التسبيح.

باب ۴۹۴ خروج النساء في العيد.

۱۱۲۳ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن أيوب ويونس وحبيب ويحيى بن عتيق وهشام في آخرين عن محمد أن أم عطية قالت أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نخرج ذوات الخدور يوم العيد قيل فالحيض قال ليشهدن الخير ودعوة المسلمين قال فقالت امرأة يا رسول الله إن لم يكن لإحداهن ثوب كيف تصنع قال تلبسها صاحبتها طائفة من ثوبها.

۱۱۲۴ - حدثنا محمد بن عبيد نا حماد نا أيوب عن محمد عن أم عطية بهذا الخبر قال ويعتزل الحيض مصلى المسلمين ولم يذكر الثوب قال وحدث عن حفصة عن امرأة تحدثه عن امرأة أخرى قالت قيل يا رسول الله فذكر معنى موسى في الثوب.

۱۱۲۵ - حدثنا النفيلي نا زهير نا عاصم الأحول عن حفصة بنت سيرين عن أم عطية قالت كنا نؤمر بهذا الخبر قالت والحيض يكن

جو کہ زمانہ جاہلیت کے اندر ہم ان سے کھیلا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ دو دن عید الاضحیٰ اور عید الفطر ان سے بہتر مرحمت فرمائے ہیں۔

عید کے لیے نکلنے کا وقت

یزید بن خمیر رحبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے لیے لوگوں کے ساتھ نکلے تو انہوں نے امام کے دیر کرنے کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت تو ہم فارغ ہو جایا کرتے تھے اور یہ وقت تو تسبیح کا ہے۔

عورتوں کا عید کے لیے نکلنا

محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ عید کے روز مستورات بھی نکلا کریں۔ عرض کی گئی کہ حیض والی بھی؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا ان کے لیے بہتر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنا کچھ کپڑا اس کے اوپر ڈال دے۔

محمد بن عبید، حماد، ایوب، محمد نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حیض والی مسلمانوں کے نماز کی جگہ سے علیحدہ رہے اور کپڑے کا ذکر نہیں کیا۔ حفصہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک دوسری عورت نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا، عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ، پھر موسیٰ بن اسمٰعیل کی طرح معناً کپڑے کا ذکر کیا۔

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا انہوں نے فرمایا کہ حائضہ عورتیں لوگوں سے پیچھے رہتیں اور لوگوں

خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ۔

کے ساتھ تکبیر کہتیں۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ وَمُسْلِمٌ قَالَا نَا إِسْحٰقُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُنَّ وَأَمَرَنَا بِالْعِيدَيْنِ أَنْ نُخْرِجَ فِيهِمَا الْحُيَّضَ وَالْعُتَّقَ وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ نے اپنی دادی یعنی حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کر کے ان کے پاس حضرت عمر کو بھیجا انہوں نے دروازے پر کھڑے ہو کر ہمیں سلام کیا تو ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا کہ مجھے آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور ہمیں حکم فرمایا گیا نماز عیدین کے لیے نکلنے کا خواہ کوئی حیض والی ہو یا کنواری اور ہم پر جمعہ فرض نہیں ہے اور نہ جنازے کے ساتھ جانا۔

ف۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے اور جنازوں کے ساتھ جانے کی عورتوں کے لیے عہد رسالت ہی سے ممانعت تھی فرض نمازوں میں شامل ہونے سے عہد فاروقی میں باجماع صحابہ عورتوں کو روک دیا گیا۔ جاننا ضروری ہے کہ جب صحابہ کرام کے مبارک زمانے میں عورتوں کو نماز جماعت کی حاضری سے روک دیا گیا کہ اب تقویٰ و طہارت کی پہلی جیسی حالت نہیں رہی تو اس پُرفتن دور میں عورتوں کا مردوں کی طرح کاروبار زندگی میں شامل ہو جانا کہاں تک اسلامی تعلیمات کے مطابق شمار ہو سکتا ہے۔ مسلمان کہلانے والوں کی اسی ترقی اور ماڈرنیت کا نتیجہ ہے جس نے مدعیان اسلام کے تقویٰ و طہارت اور دین و دیانت کے خرمن میں آگ لگا رکھی ہے۔ ادھر اس اسلامی غیرت کو چراغ خانہ سے شمع محفل بنایا اور ادھر طاؤس و رباب نے بھی ڈنکا بجا دیا۔ جب شمشیر زن ہی زن مرید اور راگ رنگ کے رسیا ہو گئے تو پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں کے تنزل اور ذلت و رسوائی کے اسباب کیا ہیں۔ مسلمان ساری دنیا میں رسوائی کا نشان اور سامان تضحیک و تماشا ہو کر کیوں رہ گئے ہیں؟ حالانکہ شاعر مشرق نے بڑے واضح لفظوں میں فرمایا ہے۔ ؎

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر

بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ۔

عید کے روز خطبہ دینا

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ فِيهِ وَبَدَأْتَ

محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، اسمٰعیل بن رجاء ان کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی۔ قیس بن مسلم، طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوایا اور نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے مروان! آپ نے سنت کے خلاف کیا ہے۔ آپ نے عید کے روز منبر نکالا حالانکہ پہلے اس روز نہیں

بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ مَنْ هٰذَا قَالُوْا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَأٰى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُّغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ۔

نکالا جاتا تھا اور نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں بن فلاں ہے۔ فرمایا کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو برے کام کو دیکھے تو اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو روک دے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے اور اس کی استطا [illegible]

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَّبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِي النِّسَاءُ فِيْهِ الصَّدَقَةَ قَالَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ فَتَخَتَهَا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کھڑے ہوئے تو آپ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو اتر آئے پس عورتیں حاضر ہو گئیں تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور آپ حضرت بلال کے ہاتھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں راوی کا بیان ہے کہ کوئی چھلا ڈال دیتی اور دوسری کچھ اور۔ محمد بن بکر نے فتخہا کی جگہ فتختہا کہا ہے۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح وَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَشَهِدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ أَكْبَرُ عِلْمِ شُعْبَةَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ۔

حفص بن عمر، شعبہ۔ ابن کثیر، شعبہ، ایوب، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے نکلے تو نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا پھر عورتیں حاضر ہوئیں اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ ابن کثیر نے کہا کہ شعبہ کا غالب گمان یہی ہے کہ آپ نے انہیں صدقے کا حکم فرمایا تو وہ ڈالنے لگیں۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَّأَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَا نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَظَنَّ أَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَمَشٰى إِلَيْهِنَّ وَبِلَالٌ مَعَهٗ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے خیال میں عورتوں نے کچھ نہیں سنا ہو گا۔ پس آپ ان کی جانب تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پس انہیں نصیحت کی اور صدقے کا حکم فرمایا تو عورتیں بالی اور انگوٹھی حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

نمیر عن ایوب عن عطاء عن ابن عباس بمعنٰی هٰذا الحدیث قال فجعلت المرأة تعطی القرط والخاتم وجعل بلال یجعله فی کسائه قال فقسمه علی فقراء المسلمین۔

باب ۲۹۹ یخطب علی قوس۔

۱۱۳۲ - حدثنا الحسن بن علی نا عبد الرزاق انا ابن عیینة عن ابی جناب عن یزید بن البراء عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نُوِّلَ یوم العید قوسًا فخطب علیه۔

باب ترک الاذان فی العید۔

۱۱۳۳ - حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن عبد الرحمٰن بن عابس قال سأل رجل ابن عباس اشهدت العید مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم ولولا منزلتی منه ما شهدته من الصغر فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانًا ولا اقامة قال ثم امر بالصدقة قال فجعل النساء یشرن الی آذانهن وحلوقهن قال فامر بلالًا فاتاهن ثم رجع الی النبی صلی الله علیه وسلم۔

۱۱۳۴ - حدثنا مسدد نا یحیٰی عن ابن جریج عن الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی العید بلا اذان ولا اقامة وابا بکر وعمر او عثمان شک یحیٰی۔

۱۱۳۵ - حدثنا عثمان بن ابی شیبة وهناد قالا نا ابو الاحوص عن سماک یعنی ابن حرب عن جابر بن سمرة قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم غیر مرة ولا مرتین العیدین

حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں بالی اور انگوٹھی دینے لگیں اور حضرت بلال انہیں اپنے کمبل میں سمیٹنے لگے۔ اور کا بیان ہے کہ آپ نے انہیں غریب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا۔

کمان سے ٹیک لگا کر خطبہ دینا

یزید بن براء نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عید کے روز کسی نے کمان دی تو آپ نے اس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔

عید کے لیے اذان نہ کہنا

عبد الرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید پڑھی ہے؟ فرمایا ہاں اور اگر مجھ پر حضور کی نگاہ کرم نہ ہوتی تو کمسنی کے باعث میں آپ تک نہ پہنچ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس جھنڈے کے پاس تشریف لے گئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا پس نماز پڑھائی پھر خطبہ پڑھا اور اذان و اقامت کا کوئی ذکر نہ کیا پھر صدقے کا حکم فرمایا تو عورتوں کے ہاتھ ان کے کانوں اور گلوں کی طرف جانے لگے پس آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو وہ ان کے پاس گئے اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ آئے۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید بغیر اذان و اقامت کے پڑھی اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر نے بھی حضرت عثمان کے متعلق یحیٰی کو شک ہے۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کتنی ہی مرتبہ عیدین کی نماز پڑھی ہے اذان و اقامت کے بغیر۔

بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔

بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین کی تکبیریں

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى فِي الْأُولٰى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سِوٰى تَكْبِيرَتَيِ الرُّكُوعِ۔

خالد بن یزید نے اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے مذکورہ حدیث کو معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ رکوع کی دونوں تکبیروں کے علاوہ۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُولٰى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا۔

مسدد، معتمر، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن طائفی، عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں ہیں اور ان کے بعد قراءت دونوں رکعتوں میں ہے۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ أَبِي يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ فِي الْأُولٰى سَبْعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْكَعُ قَالَ أَبُو دَاوٗدَ رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا سَبْعًا وَخَمْسًا۔

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد اور جد امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہا کرتے پھر قراءت پڑھتے پھر تکبیر کہتے پھر کھڑے ہوتے تو چار تکبیریں کہتے پھر قراءت پڑھتے پھر رکوع کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وکیع اور ابن مبارک نے اسے روایت کرتے ہوئے سات اور پانچ کہا ہے۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنٰى قَرِيبٌ قَالَا نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِشَةَ جَلِيسٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَ

محمد بن علاء اور ابن ابی زیاد، زید ابن حباب، عبد الرحمٰن بن ثوبان، ثوبان، مکحول، ابو عائشہ، سعید بن العاص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیریں کس

حذيفة بن اليمان كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في الأضحى والفطر فقال أبو موسى كان يكبر أربعا تكبيره على الجنائز فقال حذيفة صدق فقال أبو موسى كذلك كنت أكبر في البصرة حيث كنت عليهم قال أبو عائشة وأنا حاضر سعيد بن العاص

طرح کہا کرتے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ آپ جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے پس حضرت حذیفہ نے کہا کہ سچ فرمایا حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ میں بصرے میں اسی طرح تکبیریں کہتا رہا جب تک ان پر حاکم رہا۔ ابو عائشہ نے کہا کہ میں سعید بن العاص کے پاس موجود تھا۔ ف

ف۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء) کا یہی مذہب ہے کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں چار تکبیریں کہی جائیں تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت میں بھی چار تکبیریں کہی جائیں رکوع کی تکبیر سمیت۔ یوں دونوں رکعتوں میں زائد تکبیریں چھ کہی جائیں گی۔ اس حدیث کی اسناد میں بعض حضرات نے کلام کیا ہے لیکن ہمارے امام اعظم کے امام اعظم یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ / ۶۵۲ء) سے صحیح سند کے ساتھ چھ زائد تکبیریں کہنا مروی ہے اور یقیناً اس پایہ کے خادم رسول نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہوگا اسی لیے چھ زائد تکبیروں کو نماز عیدین میں اپنا معمول بنایا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ما يقرأ في الأضحى والفطر

١١٤١ - حدثنا القعنبي عن مالك عن ضمرة بن سعيد المازني عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن عمر بن الخطاب سأل أبا واقد الليثي ماذا كان يقرأ به رسول الله صلى الله عليه وسلم في الأضحى والفطر قال كان يقرأ فيهما ق والقرآن المجيد واقتربت الساعة وانشق القمر۔

عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کیا پڑھے

قعنبی، مالک، ضمرہ بن سعید مازنی، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ ان دونوں میں سورۂ ق والقرآن المجید اور سورۂ اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھا کرتے تھے۔

باب الجلوس للخطبة

١١٤٢ - حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا الفضل بن موسى السيناني نا ابن جريج عن عطاء عن عبد الله بن السائب قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد فلما قضى الصلوة قال إنا نخطب فمن أحب أن يجلس للخطبة فليجلس ومن أحب أن يذهب فليذهب قال أبو داود وهذا مرسل۔

خطبے کے لیے لوگوں کا بیٹھنا

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں حاضر ہوا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا ہم خطبہ پڑھیں گے لہٰذا جو خطبے کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھا رہے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

بَابُ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَيَرْجِعُ فِي طَرِيقٍ

۱۱۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ آخَرَ۔

عید کے لیے ایک راستے سے آئے اور دوسرے سے جائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کے روز ایک راستہ اختیار کیا پھر واپس لوٹے تو دوسرا راستہ اختیار کیا۔

پارہ — ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۲۵۵ إِذَا لَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ لِلْعِيْدِ مِنْ يَوْمِهِ يَخْرُجُ مِنَ الْغَدِ

اگر عید کے دن امام نہ نکل سکے تو اگلے روز نماز عید کیلئے نکلے

۱۱۴۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ وَحْشِيَّةَ عَنْ أَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُوْنَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوْا وَإِذَا أَصْبَحُوْا أَنْ يَغْدُوْا إِلَى مُصَلَّاهُمْ۔

ابو عمیر بن انس نے اپنے چچاؤں سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ تھے کہ کچھ سوار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ گواہی دینے کے لیے حاضر ہوئے کہ کل انہوں نے چاند دیکھا ہے پس آپ نے لوگوں کو روزہ افطار کرنے اور اگلی صبح عید گاہ کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ أَخْبَرَنِيْ أُنَيْسُ بْنُ أَبِيْ يَحْيٰى أَخْبَرَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ سَالِمٍ مَوْلٰى نَوْفَلِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كُنْتُ أَغْدُوْ مَعَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى فَنَسْلُكُ بَطْنَ بَطْحَانَ حَتّٰى نَأْتِيَ الْمُصَلّٰى فَنُصَلِّيَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ مِنْ بَطْنِ بَطْحَانَ إِلٰى بُيُوْتِنَا۔

حمزہ بن نصیر، ابن ابی مریم، ابراہیم بن سوید، انیس بن ابی یحییٰ، اسحٰق بن سالم مولیٰ نوفل بن عدی، بکر بن مبشر انصاری کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ عید گاہ کو جایا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز صبح کے وقت۔ پس ہم بطن بطحان سے ہو کر عید گاہ جاتے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور بطن بطحان کے راستے اپنے گھروں کو لوٹتے۔

بَابُ ۲۵۶ الصَّلٰوةُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ

نماز عید کے بعد نماز پڑھنا

۱۱۴۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھائیں ان سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ پس آپ نے انہیں صدقے

بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا۔

کا حکم فرمایا تو وہ اپنی بالی اور ہار ڈالنے لگیں۔

بَابٌ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَطَرٍ

بارش کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھنا

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ ح وَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا رَجُلٌ مِنَ الْفَرْوِيِّينَ وَسَمَّاهُ الرَّبِيعُ فِي حَدِيثِهِ عِيسَى بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعَ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللهِ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ۔

ہشام بن عمار، ولید، ربیع بن سلیمان، عبد اللہ بن یوسف، ولید بن مسلم جو ایک فروی کا بیٹا ہے جس کو ربیع نے اپنی حدیث میں عیسیٰ بن عبد الاعلیٰ بن ابی فروہ کہا ہے، ابو یحییٰ عبید اللہ تیمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ عید کے موقع پر بارش ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید مسجد میں پڑھائی۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ۲۰۸ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا

نماز استسقاء اور اس کے احکام

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں جہری قرأت کی اور اپنی چادر مبارک کو الٹ دیا اور دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بارش کی دعا مانگی اور قبلے کی جانب رخ فرمایا۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَقَرَأَ فِيهِمَا زَادَ ابْنُ السَّرْحِ يُرِيدُ الْجَهْرَ۔

عباد بن تمیم مازنی نے اپنے محترم چچا حضرت عبد اللہ بن زید کو فرماتے ہوئے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے تو آپ نے پشت مبارک لوگوں کی جانب کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ سلیمان بن داؤد کی روایت میں ہے کہ قبلے کی جانب رخ فرمایا اور اپنی چادر مبارک الٹ دی پھر دو رکعتیں پڑھائیں۔ ابن ابی ذئب سے کہا کہ دونوں میں قرأت پڑھی۔ ابن السرح نے یہ بھی کہا کہ جہر سے۔

۱۱۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَعْنِي الْحِمْصِيَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ لَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

محمد بن عوف، عمرو بن حارث حمصی، عبد اللہ بن سالم، زبیدی نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہوئے نماز کا ذکر نہیں کیا اور اپنی چادر مبارک کو لیا کہ اس کا دایاں کنارا اپنے بائیں کندھے پر اور بایاں کنارا اپنے دائیں کندھے پر ڈال لیا پھر اللہ جل شانہ سے دعا مانگی۔

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے اور آپ کے اوپر سیاہ چادر تھی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اس کے نچلے حصے کو اوپر کر لیں۔ جب اس میں دشواری ملاحظہ فرمائی تو اسے اپنے دوش مبارک پر ڈال لیا۔

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال، یحییٰ، ابی بکر بن محمد، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے اور جب دعا کا ارادہ فرمایا تو قبلہ رو ہو گئے پھر اپنی چادر مبارک کو الٹ لیا۔

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

عباد بن تمیم نے حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے اور قبلہ رو ہوتے وقت اپنی چادر مبارک کو الٹ لیا۔

۱۱۵۴- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْوَهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ أَخْبَرَنِي

ہشام بن اسحٰق بن عبد اللہ بن کنانہ کا بیان ہے کہ مجھے ولید بن عقبہ نے جو عثمان بن عقبہ کے بقول مدینہ منورہ کے حاکم تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز استسقاء معلوم

قَالَ اَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُقْبَةَ وَكَانَ اَمِيرَ الْمَدِينَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى زَادَ عُثْمَانُ فَرَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ قَالَ اَبُو دَاوُدَ وَالْاِخْبَارُ لِلنُّفَيْلِيِّ وَالصَّوَابُ ابْنُ عُتْبَةَ۔

کرنے کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سادہ کپڑوں میں عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نکلے۔ عثمان نے یہ بھی کہا کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے لیکن تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ نہ پڑھا لیکن دعا گریہ وزاری اور تکبیر میں برابر مصروف رہے پھر نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ خبر نفیلی کے لفظوں میں ہے اور درست ابن عتبہ ہے۔

بَابٌ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ۔

استسقاء میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَعُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُو يَسْتَسْقِي رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهٗ۔

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمیر مولیٰ آبی اللحم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارش مانگتے دیکھا کہ زوراء کے قریب احجار زیت کے پاس کھڑے ہو کر بارش کی دعا مانگ رہے تھے۔ اپنے دونوں ہاتھ سامنے کی جانب اٹھائے ہوئے تھے لیکن وہ سر مبارک سے اونچے نہ تھے۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَلَفٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا مِسْعَرٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ قَالَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ۔

یزید الفقیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ روتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ہم پر بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے نیک انجام والی سبزہ اگانے والی نقصان سے مبرا اور فائدہ پہنچانے والی جلد آنے والی دیر نہ کرنے والی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ ان پر

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھوں کو نہ اٹھاتے مگر استسقاء میں کیونکہ اس میں دونوں ہاتھوں کو اتنے اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا

ثابت سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عفان نا حماد أنا ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يستسقي هكذا يعني ومد يديه وجعل بطونهما مما يلي الأرض حتى رأيت بياض إبطيه۔

۱۱۵۹۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا شعبة عن عبد ربه بن سعيد عن محمد بن إبراهيم أخبرني من رأى النبي صلى الله عليه وسلم يدعو عند أحجار الزيت باسطا كفيه۔

۱۱۶۰۔ حدثنا هارون بن سعيد الأيلي نا خالد بن نزار قال حدثنا القاسم بن مبرور عن يونس عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت شكا الناس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر فأمر بمنبر فوضع له في المصلى ووعد الناس يوما يخرجون فيه قالت عائشة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر وحمد الله عز وجل ثم قال إنكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر عن إبان زمانه عنكم وقد أمركم الله عز وجل أن تدعوه ووعدكم أن يستجيب لكم ثم قال الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين لا إله إلا الله يفعل ما يريد اللهم أنت الله لا إله إلا أنت الغني ونحن الفقراء أنزل علينا الغيث واجعل ما أنزلت لنا قوة وبلاغا إلى حين ثم رفع يديه فلم يزل في الرفع حتى بدا بياض إبطيه ثم حول إلى الناس ظهره وقلب أو حول رداءه وهو رافع يديه ثم أقبل على الناس ونزل فصلى ركعتين فأنشأ الله سحابة فرعدت وبرقت ثم أمطرت

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح بارش کے لیے دعا مانگی کہ اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور ہتھیلیاں زمین کی جانب رکھیں یہاں تک کہ میں نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

محمد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی کہ جب آپ نے احجار زیت کے پاس دعا کی تو اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارشوں کے بند ہونے کی شکایت کی آپ نے حکم فرمایا تو عیدگاہ میں منبر رکھ دیا گیا اور ایک مقررہ دن میں لوگ باہر نکل آئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ سورج نظر آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا تم نے اپنے علاقے کی خشک سالی اور مدت سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری دعا کو شرف قبولیت بخشے گا پھر کہا۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا روز قیامت کا مالک، نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ جو چاہے کرے۔ اے اللہ! تو اللہ ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو، تیرے پاس سب کچھ ہے اور ہم تہی دست ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور ایسی برسا جو ایک مدت تک ہمیں قوت اور فائدہ دے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور برابر بلند کرتے رہے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر لوگوں کی جانب پیٹھ کر کے اپنی چادر الٹ لی اور ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے نیچے اترے اور دو رکعتیں پڑھائیں پس اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرما دیئے جن میں گرج اور چمک ہوئی پھر اللہ کے حکم سے برسنے

بِإِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقْرَءُونَ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَهٰذَا الْحَدِيثُ حُجَّةٌ لَهُمْ۔

ابھی مسجد نبوی تک پہنچے تھے کہ نالیاں چلنے لگیں۔ حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی جلدی دیکھی تو ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے اور میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد مضبوط ہے۔ مدینہ منورہ والے ملک یوم الدین پڑھتے ہیں اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔

١١٦١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ثُمَّ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَحْبِسَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ يَتَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ۔

مسدد، حماد بن زید، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک، یونس بن عبید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ والے قحط میں مبتلا ہو گئے جبکہ جمعہ کے روز آپ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش برسائے پس آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ آسمان آبگینے کی طرح شفاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی پھر بادل نمودار ہوا، پھر بادل اکٹھے ہو گئے اور آسمان نے گویا اپنا دہانہ کھول دیا۔ ہم نکلے تو پانی میں بھیگتے ہوئے اپنے گھروں میں پہنچے۔ برابر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم ریز ہو گئے پھر فرمایا ہمارے اردگرد نہ کہ ہم پر۔ پس میں نے دیکھا کہ بادلوں نے پھٹ کر مدینہ منورہ کے گرد حلقہ بنا لیا۔ ف

ف۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر دلالت کرنے والی نشانیوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بڑی نشانی ہیں اور یہ حضور کے بے شمار معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ نے بادلوں کو حوالینا ولا علینا کے لفظوں میں حکم فرمایا اور تعمیل ارشاد کرتے ہوئے بادل فوراً چھٹ گئے یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ خداداد اور مجازی حکومت ہے جس کا خوارج انکار کرتے آئے ہیں۔ حالانکہ آپ کی معجزنما صفات سے صفات الٰہیہ کا پتہ لگتا ہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے خدا کی صفات بندوں کے ذہن نشین ہوتی اور شرک کی جڑ کٹتی ہے کہ جب ایسے کمالات رکھنے والا بھی یہی کہتا ہے کہ میں بھی خدا نہیں ہوں بلکہ خدا وہی ہے جس نے زمین و آسمان پیدا کیے ہیں اور میں اس کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ جائے غور ہے کہ جب ایسی ہستی بھی خدا کی شریک نہیں۔

تو اس کوئی ہرگز شریک نہیں ہوسکتا کیونکہ جب اس عدیم النظیر بندے کے مخصوص کمالات میں کائنات کا ایک فرد بھی شریک نہیں تو اس کے خالق و مالک کی ذات و صفات میں کیسے شریک ہوسکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوص کمالات کا انکار کرنے والے عقیدۂ توحید کو عقربود کرنا چاہتے ہیں خواہ پیش نظر وہ عقیدۂ توحید کے علمبردار اور مبلغ اپنی کیوں نہ بنتے پھریں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

۱۱۶۲ – حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ بِحِذَاءِ وَجْهِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ۔

عبد اللہ بن ابو نمر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ پھر حدیث عبد العزیز کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ سامنے کی جانب اٹھا کر کہا اے اللہ ہم پر بارش برسا اور باقی مذکورہ حدیث کی طرح۔

۱۱۶۳ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرو بن شعیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سہل بن صالح، علی بن قادم، سفیان، یحییٰ بن سعید، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب استسقاء کرتے تو کہتے۔ اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت بکھیر دے اور اپنے مردہ شہروں کو حیات نو بخش۔ یہ حدیث مالک کے لفظ ہیں۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ

کسوف کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ۔

نمازِ کسوف

۱۱۶۴ – حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

عبید بن عمیر سے عطاء کے گمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ بہت دیر تک قیام فرمایا پھر رکوع کیا، پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا۔ پس دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں تین تین رکوع کرکے پھر سجدہ کرتے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ قیام

فِي كُلِّ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى أَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشَى عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ حَتَّى أَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

کرنے کے باعث بعض لوگ تو اس روز بیہوش ہو گئے اسی دوران گھبرا گئے اور ان پر پانی ڈالا جانے لگا۔ رکوع کے وقت اللہ اکبر اور اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہناتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب انہیں گہن لگے تو نماز کی طرف دوڑا کرو۔ ف

ف۔ چاند اور سورج کو گرہن لگا کر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت دکھاتا اور بندوں کو ڈراتا ہے کہ وہ نافرمانی چھوڑ کر فرمانبرداری کریں خدا کو بھلا نہ بیٹھیں بلکہ ہر وقت اس کی قدرت کو مدِ نظر رکھیں لہٰذا گرہن کا وقت توجہ الی اللہ کا وقت ہے یہ تائب ہونے نماز اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کا وقت ہے۔ ایسے وقت میں صدقہ و خیرات کرنا اور بھی مقبول و مرغوب ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں وارد ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَنْ قَالَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

جس کے نزدیک چار رکعتیں ہیں

۱۱۷۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا كُسِفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الثَّالِثَةَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْحَدَرَ لِلسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ نَحْوٌ مِنْ قِيَامِهِ قَالَ ثُمَّ تَأَخَّرَ فِي صَلَاتِهِ فَتَأَخَّرَتِ

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا اور اسی روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت ابراہیم کی موت کے باعث گرہن لگا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ لوگوں کو نماز پڑھائی۔ یعنی تکبیر تحریمہ کہی پھر طویل قراءت پڑھی پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا تو پہلی سے کم قراءت پڑھی، پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا تو تیسری رکعت کی قراءت دوسری رکعت سے کم پڑھی پھر قیام کے برابر رکوع کیا۔ پھر سر مبارک اٹھا کر سجدے کے لیے جھکے اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے تو سجدے سے پہلے تین رکوع کیے۔ اس نماز میں کوئی رکعت ایسی نہ تھی جو اپنی بعد والی سے طویل نہ ہو مگر رکوع اپنے قیام کے برابر ہوتا پھر آپ نماز میں پیچھے ہٹے تو صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہٹ گئیں پھر آگے بڑھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے

الصُّفُوفُ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَامَ فِي مَقَامِهِ وَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوفُ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

تو صفیں بھی اپنی جگہ پر آگئیں۔ پس نماز پوری ہو گئی اور سورج چمکنے لگا آپ نے فرمایا۔ لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی آدمی کی موت سے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو روشن ہونے تک نماز پڑھا کرو۔ باقی مذکورہ حدیث کی طرح۔ ف

ف۔ بخاری شریف میں ہے کہ نماز کسوف کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور جہنم کا مشاہدہ فرمایا۔ جنت میں پھلوں سے لدی ہوئی ایک ٹہنی آپ کو بہت پسند آئی۔ ادھر امت کی محبت نے جوش مارا تو اسے توڑنے کے لیے دست اقدس اٹھایا پھر دنیا کی بے ثباتی پر نظر گئی تو دست مبارک پیچھے کر لیا کہ آخر چند روز کی بات ہے پھر یہی تو انہیں کھانا ہے اسی طرح امت کی محبت میں دو تین مرتبہ سے توڑنے کا ارادہ فرمایا اور ہر دفعہ دنیا کی بے ثباتی کے پیش نظر ارادہ ملتوی فرمایا اور آخر کار نہ توڑا۔ قربان جائیں اس نگاہ پاک پر کہ آپ عین حالت نماز میں جنت اور دوزخ کو دیکھ سکتے تھے ان کا دست مبارک بھی کیا معجز نما ہے دست قدرت تھا کہ جنت کی ٹہنیوں تک پہنچ سکتا تھا۔ خدا کی طرف سے ایسے ماذون و مختار کہ چاہتے تو جنت کی ٹہنی توڑ لیتے اسی لیے تو ایک دانا نے کہا ہے۔ ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامٍ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز سخت گرمی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی اور طویل قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر طویل رکوع کیا پھر اٹھے تو کافی دیر رہے پھر طویل رکوع کیا پھر اٹھے تو کافی دیر رہے، پھر دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو اسی طرح کیا اور یوں چار رکوع اور چار سجدے کیے باقی گزشتہ حدیث کی طرح۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

ابن سرح، ابن وہب، محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سورج کو گہن لگا تو رسول اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَی الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَکَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَہٗ فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِرَاءَۃً طَوِیْلَۃً ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَۃً طَوِیْلَۃً ہِیَ أَدْنٰی مِنَ الْقِرَاءَۃِ الْأُوْلٰی ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ہُوَ أَدْنٰی مِنَ الرُّکُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّکْعَۃِ الْأُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ فَاسْتَکْمَلَ أَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ یَّنْصَرِفَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی جانب نکلے۔ آپ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی تو لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہوگئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے ہوئے تو طویل قرأت پڑھی جو پہلی قرأت سے کم تھی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہا پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا یوں پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہوگیا۔

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَۃُ نَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ کَانَ کَثِیْرُ بْنُ عَبَّاسٍ یُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِیْثِ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہٗ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ رَکْعَتَیْنِ۔

کثیر بن عباس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے جو مرفوعاً روایت کی ہے اس کے مطابق بیان کیا اور بتایا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔ ف۔

ف۔ اکثر ائمہ اور جمہور اہل علم حضرات کے نزدیک نماز کسوف کی دو رکعتیں ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان میں آہستہ قرأت پڑھنی چاہیے اور دیگر نمازوں کی طرح ان کی ہر رکعت میں بھی ایک رکوع اور دو سجدے کیے جائیں۔ اگرچہ بعض روایات میں ہر رکعت کے اندر متعدد رکوع بھی وارد ہوئے ہیں لیکن احناف کا معمول وہی ہے جو مذکور ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ بْنِ خَالِدٍ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الرَّازِیُّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِیْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَحُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَقِیْقٍ نَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ وَہٰذَا لَفْظُہٗ وَہُوَ أَتَمُّ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِی الْعَالِیَۃِ عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہِمْ فَقَرَأَ بِسُوْرَۃٍ مِّنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمْسَ

احمد بن فرات بن خالد ابو مسعود رازی، محمد بن عبداللہ بن ابو جعفر رازی۔ امام ابوداؤد، عمر بن شقیق، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس، ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور طویل سورتوں میں سے تلاوت کی نیز پانچ رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو طویل سورت پڑھی نیز پانچ رکوع اور

رکعات وسجد سجدتین ثم قام الثانیۃ فقرأ سورۃ من الطول ورکع خمس رکعات وسجد سجدتین ثم جلس کما ھو مستقبل القبلۃ یدعو حتی انجلی کسوفھا۔

۱۱۷۰۔ حدثنا مسدد نا یحیی عن سفیان نا حبیب بن ابی ثابت عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف الشمس فقرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد والاخری مثلھا۔

۱۱۷۱۔ حدثنا احمد بن یونس نا زھیر نا الاسود بن قیس حدثنی ثعلبۃ بن عباد العبدی من اھل البصرۃ انہ شھد خطبۃ یوما لسمرۃ بن جندب قال قال سمرۃ بینما انا وغلام من الانصار نرمی غرضین لنا حتی اذا کانت الشمس قید رمحین او ثلاثۃ فی عین الناظر من الافق اسودت حتی آضت کانھا تنومۃ فقال احدنا لصاحبہ انطلق بنا الی المسجد فواللہ لیحدثن شان ھذہ الشمس لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امتہ حدثا قال فدفعنا فاذا ھو بارز فاستقدم فصلی فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلاۃ قط لا نسمع لہ صوتا قال ثم رکع بنا کاطول ما رکع بنا فی صلاۃ قط لا نسمع لہ صوتا قال ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلاۃ قط لا نسمع لہ صوتا ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک قال فوافق تجلی الشمس جلوسہ فی الرکعۃ الثانیۃ قال ثم سلم ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ وشھد ان لا الہ الا اللہ وشھد انہ عبدہ ورسولہ ثم ساق احمد بن یونس خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

دو سجدے کیے پھر قبلہ رو بیٹھے اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ گہن ہٹ کر سورج روشن ہو گیا۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گہن کے وقت نماز پڑھائی تو قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری بھی اسی طرح پڑھی۔

اہل بصرہ سے ثعلبہ بن عباد عبدی اس روز خطبے میں موجود تھے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور انصار کا ایک لڑکا نشانہ بازی کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج دو یا تین نیزوں کے برابر ہو گیا۔ دیکھنے والے کو افق سے تو سرمگیں کی طرح سیاہ نظر آتا تھا۔ ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہمارے ساتھ مسجد چلیے کیونکہ خدا کی قسم ہم سورج کا یہ حال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کریں گے کہ آپ کی امت میں نئی بات ہوئی ہے۔ جب ہم جا رہے تھے تو آپ تشریف لے آئے اور ہمیں نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور نماز میں کافی طویل قیام کیا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر ہمارے ساتھ خوب طویل رکوع کیا جیسا کسی نماز میں نہیں کیا تھا لیکن ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی پھر ہمارے ساتھ ایسا طویل سجدہ کیا کہ کسی نماز میں کیا نہیں تھا لیکن ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دی پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ دوسری رکعت میں بیٹھے ہوئے تھے تو سورج روشن ہو گیا۔ پھر سلام پھیرا پھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور گواہی دی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی آپ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر احمد بن یونس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مذکورہ خطبہ بیان کیا۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپ گھبرائے ہوئے اور اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ مدینہ منورہ کے اندر اس روز میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا پس آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں طویل قیام فرمایا۔ فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے وہ خوف دلاتا ہے جب تم ایسا دیکھو تو اتنی نماز پڑھو جتنی قریب ہی تم نے فرض نماز پڑھی ہو۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى قَالَ حَتَّى بَدَتِ النُّجُومُ۔

احمد بن ابراہیم، ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، ہلال بن عامر سے حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ سورج کو گرہن لگا اور حدیث موسیٰ کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے کہا۔ یہاں تک کہ ستارے نظر آنے لگے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ۔

نمازِ کسوف کی قرأت

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمِّي نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ كُلُّهُمْ قَدْ حَدَّثَنِي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَحَزَرْتُ قِرَاءَتَهُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ فَحَزَرْتُ قِرَاءَتَهُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے باہر نکلے۔ پس آپ کھڑے ہوئے تو میں نے آپ کی قرأت کا اندازہ کیا کہ سورۂ البقرہ پڑھی اور باقی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور قرأت پڑھی تو میں نے آپ کی قرأت کا اندازہ کیا کہ آپ نے سورۂ آل عمران پڑھی۔

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي نَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی اور جہر کے ساتھ یعنی سورج گرہن کی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ قِرَاءَۃً طَوِیْلَۃً فَجَھَرَ بِھَا یَعْنِیْ فِیْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ۔

نماز میں۔

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَہٗ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا بِنَحْوٍ مِنْ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ ثُمَّ رَکَعَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تو آپ نے بہت طویل قیام کیا سورۃ البقرہ کے برابر۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

بَابُ ۳۱۳ یُنَادٰی فِیْھَا بِالصَّلٰوۃِ۔

اس نماز کے لیے لوگوں کو بلانا

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا الْوَلِیْدُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ اَنَّہٗ سَاَلَ الزُّھْرِیَّ فَقَالَ الزُّھْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُسِفَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰی اَنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ۔

زہری نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ندا کرنے کا حکم فرمایا کہ نماز جماعت سے ہوگی۔

بَابُ ۳۱۴ الصَّدَقَۃُ فِیْھَا۔

اس میں صدقہ دینا

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِکٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَادْعُوا اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَکَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا جب تم اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، تکبیر کہو اور صدقہ دو۔

بَابُ ۳۱۵ الْعِتْقُ فِیْھَا۔

اس میں غلام آزاد کرنا

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ عَمْرٍو نَا زَائِدَۃُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ فَاطِمَۃَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِالْعَتَاقَۃِ فِیْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ۔

فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کسوف کے وقت لونڈی غلام آزاد کرنے کا حکم فرماتے۔

بَابُ ۳۱۶ مَنْ قَالَ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ

جس کے نزدیک دو رکعتیں ہیں

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنِی الْحَارِثُ بْنُ عُمَیْرٍ الْبَصْرِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

ایوب سختیانی نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے دو دو رکعتیں پڑھیں اور سورج کے روشن ہونے تک اس کے متعلق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتْ۔

دریافت کرتے رہے۔

١١٨١- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ نَفَخَ فِي آخِرِ سُجُودِهِ فَقَالَ أُفْ أُفْ ثُمَّ قَالَ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَفَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سائب بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور رکوع کرنے کا نام نہ لیتے تھے پھر رکوع کیا تو اٹھنے کا نام نہیں لے رہے تھے پھر اٹھے تو سجدے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ پھر سجدہ کیا تو اٹھنے کا نام نہ لے رہے تھے پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کیا۔ پھر آخری سجدے میں سرد آہ بھرتے ہوئے اُف اُف کہا اور عرض گزار ہوئے۔ اے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا کہ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک میں ان میں ہوں۔ کیا تو نے وعدہ نہیں فرمایا کہ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک یہ مغفرت چاہتے رہیں گے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے

١١٨٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسُوفُ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ بِسُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

حیان بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے اندر میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا میں نے انہیں پھینک دیا اور کہا میں دیکھوں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج سورج گرہن کے باعث کیا کیا کام کرتے ہیں۔ میں آپ کی جانب لپکا تو آپ تسبیح تحمید اور تہلیل کے ساتھ دعا کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا پس آپ نے دو سورتیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَنَحْوِهَا۔

اندھیرے کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

١١٨٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ نَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كَانَتْ ظُلْمَةٌ عَلَى عَهْدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَتَيْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَلْ كَانَ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ هٰذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

عبید اللہ بن نضر کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں سخت اندھیرا ہوا تو میں حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے ابو حمزہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی آپ حضرات نے ایسا دیکھا؟ فرمایا معاذ اللہ! اگر تیز

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَاذٌ اِنَّ الرِّيَاحَ كَانَتْ اِذَا هَبَّتْ تَشْتَدُّ فَنُبَادِرُ الْمَسْجِدَ مَخَافَةَ الْقِيَامَةِ۔

ہوا بھی چلنے لگتی تو ہم قیامت کے خوف سے مسجد کی جانب دوڑنے لگتے تھے۔ ف

ف۔ اللہ اللہ! صحابہ کرام کی ایمانی رفعت کا اندازہ بھلا کون کر سکتا ہے کہ وہ حضرات خوفِ خدا اور توجہ الی اللہ کے پیکر تھے ذرا تیز ہوا چلے یا زیادہ اندھیرا ہو جائے تو قیامت کے تصور سے لرزتے ہوئے مسجدوں کی جانب دوڑنے لگتے کیونکہ بارگاہِ خداوندی کے سوا ان کے مقدس ذہنوں میں اور کوئی پناہ گاہ نہیں تھی۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پروردگارِ عالم کے سامنے ایسا جھکایا کہ آخری دم تک ادھر ہی جھکے رہے اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے جھکنے کا تصور وہ اپنے دماغوں سے نکال چکے تھے۔ ایک ہم بھی آج مسلمان کہلانے والے ہیں کہ دنیا کی ہر چھوٹی موٹی طاقت کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ جس سے ذرا سی غرض بھی وابستہ ہوئی اس کے آگے جھکنے سے بھی عار نہیں حتیٰ کہ خدا کے دشمنوں کے رحم و کرم پر جینا اور گڑگڑا کر ان سے تحفظ کی بھیک مانگنا ہم نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ کاش! ہم سمجھ جاتے کہ ایمان و کفر تو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایمان کفر کو اور کفر ایمان کو مٹانا چاہتا ہے۔ ایمان کبھی کفر کو تحفظ نہیں دیتا اور کفر کبھی ایمان کو تحفظ نہیں دے سکتا۔ کفار کیوں مسلمانوں کو تحفظ دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور مسلمان کیوں کافروں سے تحفظ لینے پر مجبور ہیں؟ اس کا راز شاعرِ مشرق نے یوں سمجھایا ہے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

بَابُ ۲۱۸ السُّجُوْدِ عِنْدَ الْاٰيَاتِ۔

اللہ کی نشانی دیکھنے پر سجدہ ریز ہونا

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ نَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيْلَ لَهٗ تَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا وَاَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فلاں زوجۂ مطہرہ کا انتقال ہو گیا ہے تو وہ سجدہ ریز ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ نے اس وقت سجدہ کیا؟ بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رب کی نشانی دیکھو تو سجدہ کیا کرو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے وصال سے بڑھ کر اور کونسی نشانی ہو گی۔

تَفْرِيْعُ اَبْوَابِ صَلٰوةِ السَّفَرِ۔

سفر کی نماز کے احکام

بَابُ ۲۱۹ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ۔

مسافر کی نماز

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضر اور سفر میں نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ سفر کی نماز تو قائم رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ ہو گیا۔

۱۱۸۶۔ حدثنا احمد بن حنبل ومسدد قالا نا يحيى عن ابن جريج ح وحدثنا خشيش يعني ابن اصرم نا عبد الرزاق عن ابن جريج حدثني عبد الرحمن بن عبد الله بن ابي عمار عن عبد الله بن بابيه عن يعلى بن امية قال قلت لعمر بن الخطاب ارايت اقصار الناس الصلوة اليوم وانما قال الله عز وجل ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا فقد ذهب ذلك اليوم فقال عجبت مما عجبت منه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقة تصدق الله عز وجل بها عليكم فاقبلوا صدقته۔

احمد بن حنبل اور مسدد، یحییٰ، ابن جریج۔ خشیش ابن اصرم، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابو عمار، عبد اللہ بن بابیہ، حضرت یعلیٰ بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ آجکل لوگ کس طرح نماز قصر کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے" (۴: ۱۰۱) اور وہ ایام خوف گزر چکا ہے فرمایا کہ مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا تھا جس پر آپ کو ہوا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے تم پر احسان فرمایا ہے لہٰذا اس کے احسان کو قبول کرو۔ ف

ف۔ حکم قرآنی سے بظاہر یہی معلوم ہے کہ سفر میں جب فتنۂ کفار کا خوف ہو تو نماز قصر پڑھی جائے گی یعنی چار فرضوں کی جگہ دو فرض۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا صدقہ ہے لہٰذا خوف کے بغیر بھی سفر میں نماز قصر پڑھ لیا کرو۔ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو سمجھنے میں ہم بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصریحات کے محتاج ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منشائے ایزدی کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۸۷۔ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق ومحمد بن بكر قالا نا ابن جريج قال سمعت عبد الله بن ابي عمار يحدث فذكر نحوه قال ابو داود رواه ابو عاصم وحماد بن مسعدة كما رواه ابن بكر۔

ابن جریج نے عبد اللہ بن ابو عمار کو مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو عاصم اور حماد بن مسعدہ نے بھی اسے ابن بکر کی طرح روایت کیا ہے۔

باب ۲۷۲ متى يقصر المسافر۔

مسافر کب قصر کرے

۱۱۸۸۔ حدثنا ابن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن يحيى بن يزيد الهنائي قال سالت انس بن مالك عن قصر الصلوة فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج مسيرة ثلثة اميال او ثلثة فراسخ شك شعبة يصلي ركعتين۔

یحییٰ بن یزید ہنائی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز قصر کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ (نو میل) کے لیے نکلتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے اس میں شعبہ کو شک ہے۔ ف

ف۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین منزل سے کم سفر ہو تو قصر نماز نہیں پڑھی جائے گی، قصر کم از کم تین منزل کے سفر پر پڑھی جائے گی جس کے تقریباً اٹھاون میل یا [illegible] کلومیٹر بنتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۸۹۔ حدثنا زهير بن حرب ثنا ابن عيينة عن محمد بن المنكدر وإبراهيم بن ميسرة سمعا أنس بن مالك يقول صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة أربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين۔

محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ ف

ف۔ ذوالحلیفہ ایک بستی ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے معلوم ہوا کہ جب مدتِ سفر پر نکلے جس میں قصر پڑھی جاتی ہے تو اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلنے پر نماز قصر پڑھی جائے گی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر پر جاتے ہوئے ذوالحلیفہ میں قصر نماز پڑھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۷۲ الأذان في السفر۔

سفر میں اذان دینا

۱۱۹۰۔ حدثنا هارون بن معروف ثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث أن أبا عشانة المعافري حدثه عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يعجب ربك عز وجل من راعي غنم في رأس شظية بجبل يؤذن للصلاة ويصلي فيقول الله عز وجل انظروا إلى عبدي هذا يؤذن ويقيم للصلاة يخاف مني قد غفرت لعبدي وأدخلته الجنة۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارا رب اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو اپنی بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر رہتا۔ نماز کے لیے اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو مجھ سے ڈرتے ہوئے اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

باب ۲۷۳ المسافر يصلي وهو يشك في الوقت۔

مسافر کا نماز پڑھنا اور وقت میں شک ہو

۱۱۹۱۔ حدثنا مسدد ثنا أبو معاوية عن المسحاج بن موسى قال قلت لأنس بن مالك حدثنا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنا إذا كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر فقلنا أزالت الشمس أو لم تزل صلى الظهر ثم ارتحل۔

مسحاج بن موسیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پس ہم نے کہا کہ سورج ڈھلا ہے یا نہیں لیکن حضور نے ظہر پڑھ لی اور کوچ فرمایا۔

۱۱۹۲۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن شعبة حدثني حمزة العائذي رجل من بني ضبة قال سمعت أنس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله

بنی ضبہ کے فرد حمزہ عائذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو اس وقت تک کوچ نہ فرماتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

جب تک ظہر پڑھ نہ لیتے دو آدمی عرض گزار ہوا اگرچہ سورج سر پر ہوتا فرمایا اگرچہ سورج سر پر ہی ہوتا۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ۔

دو نمازوں کو جمع کرنا

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا۔

عامر بن واثلہ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک روز آپ نے نماز میں تاخیر کردی پھر باہر تشریف لائے تو ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھی۔ پھر اندر تشریف لے گئے۔ پھر باہر تشریف لائے تو مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَسَارَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فِي سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَنَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت صفیہ کے وصال کی خبر پہنچی تو وہ مکہ مکرمہ میں تھے تو چلتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جب کسی کام کے باعث جلدی ہوتی تو ان دونوں نمازوں (مغرب و عشاء) کو جمع فرمایا کرتے۔ پس چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گیا تو اترے اور ان دونوں کو جمع کر لیا۔ ف

ف احادیث مطہرہ کی رو سے سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی وہی صورت ثابت ہے جس کو جمع تاخیر یا جمع صوری کہتے ہیں یعنی ظہر کو آخر وقت اور عصر کو اول وقت میں پڑھنا۔ اسی طرح مغرب کو آخر وقت اور عشاء کو اول وقت میں پڑھنا۔ جمع تقدیم کی روایات میں اہل علم حضرات کو کلام ہے۔ حدیث کے نام پر عوام کو چھلنے والے حضرات کے پیشوا نے جمع تقدیم کی صحت پر بلند بانگ دعاوی کیے لیکن معاصرین سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک علمی فرزند نے حاجز البحرین کے ذریعے ان کے مزعومہ دلائل کے تار و پود کو مسمار کر کے رکھ دیا اور ثابت کر دیا کہ اَلْحَقُّ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى۔ یعنی حق غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

ابوالطفیل نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبکہ غزوۂ تبوک میں تھے ان دنوں اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر و عصر کو جمع فرما لیتے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کر جاتے تو

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذَلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْمُفَضَّلِ وَاللَّيْثِ۔

ظہر میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ عصر کے لیے اترتے اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے کہ کوچ سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اگر کوچ کر جاتے تو مغرب میں تاخیر فرما لیتے یہاں تک کہ عشاء کے لیے اترتے تو دونوں کو جمع فرما لیا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ہشام بن عروہ، حسین بن عبداللہ، کریب، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مفضل اور لیث کی حدیث کے مانند۔

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَطُّ فِي السَّفَرِ إِلَّا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا يُرْوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ ابْنَ عُمَرَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَطُّ إِلَّا تِلْكَ اللَّيْلَةَ يَعْنِي لَيْلَةَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَرُوِيَ مِنْ حَدِيثِ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔

سلیمان بن ابویحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں مغرب اور عشاء کو ہرگز جمع نہیں کیا مگر صرف ایک دفعہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مروی ہے ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے موقوفاً کیونکہ انہوں نے حضرت ابن عمر کو انہیں جمع کرتے ہوئے بالکل نہیں دیکھا مگر اسی رات جبکہ انہیں حضرت صفیہ کے وصال کی خبر ملی اور مکحول کی حدیث میں مروی ہے کہ نافع نے حضرت ابن عمر کو ایسا کرتے دیکھا ایک یا دو دفعہ کیا۔

۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا۔ امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بارش کا وقت تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن سلمہ نے ابوالزبیر سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔ قرہ بن خالد سے روایت ہے کہ ابوالزبیر نے فرمایا کہ یہ اس سفر کی بات ہے جو ہم نے تبوک کی طرف کیا۔

إلى تبوك۔

۱۱۹۸۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أبو معاوية نا الأعمش عن حبيب بن ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر فقيل لابن عباس ما أراد إلى ذلك قال أراد أن لا يحرج أمته۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور بارش کے مدینہ منورہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا۔ یہ اس لیے کہ اُمت پر کوئی تنگی نہ ہے۔

۱۱۹۹۔ حدثنا محمد بن عبيد المحاربي نا محمد بن فضيل عن أبيه عن نافع عن عبد الله ابن واقد أن مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سر سر حتى إذا كان قبل غيوب الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء ثم قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا عجل به أمر صنع مثل الذي صنعت فسار في ذلك اليوم والليلة مسيرة ثلاث قال أبو داود ورواه ابن جابر عن نافع نحو هذا بإسناده۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن واقد سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کے لیے کہا تو فرمایا چلتے رہو یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی تو اترے پھر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی تو عشاء کی نماز پڑھی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی کام کے باعث جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جیسے میں نے کیا پس اس روز دن اور رات میں تین دنوں کا سفر کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن جابر نے اسی طرح اپنی اسناد کے ساتھ نافع سے۔

۱۲۰۰۔ حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أنا عيسى عن ابن جابر بهذا المعنى قال أبو داود ورواه عبد الله بن العلاء عن نافع قال حتى إذا كان عند ذهاب الشفق نزل فجمع بينهما۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ نے ابن جابر سے اسے معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے عبد اللہ بن العلاء نے نافع سے اور کہا۔ یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے لگی تو اترے اور دونوں کو جمع کیا۔

۱۲۰۱۔ حدثنا سليمان بن حرب ومسدد قالا نا حماد بن زيد ح وحدثنا عمرو بن عون نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة ثمانيا وسبعا الظهر والعصر والمغرب والعشاء ولم يقل سليمان ومسدد بنا قال أبو داود ورواه صالح مولى التوأمة عن ابن عباس قال في غير مطر۔

سلیمان بن حرب، مسدد، حماد بن زید۔ عمرو بن عون، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ میں آٹھ رکعتیں ظہر و عصر اور سات رکعتیں مغرب و عشاء کی پڑھائیں۔ سلیمان اور مسدد نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں پڑھائیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ صالح مولیٰ توأمہ نے اسے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بارش کے بغیر۔

۱۲۰۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفَ۔

احمد بن صالح، یحییٰ بن محمد جاری، عبد العزیز بن محمد، مالک، ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سورج مکہ مکرمہ میں غائب ہو گیا تو آپ نے سرف میں دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔

۱۲۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ جَارُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَيْنَهُمَا عَشَرَةُ اَمْيَالٍ يَعْنِي بَيْنَ مَكَّةَ وَسَرِفَ۔

محمد بن ہشام جارِ احمد بن حنبل، جعفر بن عون، ہشام بن سعد نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ اور سرف کے درمیان دس میل کا فاصلہ ہے۔

۱۲۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ قَالَ رَبِيعَةُ يَعْنِي كَتَبَ اِلَيْهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَسِرْنَا فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ قَدْ اَمْسَى قُلْنَا الصَّلٰوةَ فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ وَتَصَوَّبَتِ النُّجُومُ ثُمَّ اِنَّهُ نَزَلَ فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ صَلّٰى صَلٰوتِي هٰذِهِ يَقُولُ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ اَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَخِيهِ عَنْ سَالِمٍ وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا مِنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ بَعْدَ غُيُوبِ الشَّفَقِ۔

عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ سورج غروب ہو گیا تھا اور میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا اور ہم سفر کرتے رہے جب دیکھا کہ اندھیرا ہو گیا تو ہم نے نماز کے لیے کہا لیکن سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غائب ہو گئی اور تارے خوب چمکنے لگے تو آپ اترے اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب سفر میں جلدی ہوتی تو ان دونوں نمازوں کی طرح کچھ رات گزرنے پر جمع فرماتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے عاصم بن محمد نے اپنے بھائی سے اور انہوں نے سالم سے نیز روایت کیا ابن ابی نجیح نے اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن بن ذؤیب سے کہ حضرت ابن عمر نے ان دونوں نمازوں کو شفق غائب ہونے کے بعد جمع فرمایا۔

۱۲۰۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ مَوْهَبٍ الْمَعْنٰى قَالَا نَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو دَاوُدَ كَانَ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نماز ظہر کو نماز عصر تک مؤخر فرما لیتے پھر اترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مفضل مصر کے قاضی تھے اور ان کی دعا مقبول تھی۔ یہی ابن فضالہ ہیں۔

مُفَضَّلٌ قَاضِي مِصْرَ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ وَهُوَ ابْنُ فَضَالَةَ.

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ.

جابر بن اسمٰعیل نے عقیل سے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ شفق غائب ہونے پر اسے عشاء کے ساتھ جمع فرما لیتے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا قُتَيْبَةُ وَحْدَهُ.

ابوالطفیل عامر بن واثلہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے سفر میں تھے جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے یہاں تک کہ عصر کے ساتھ ملا کر دونوں کو اکٹھی پڑھ لیتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرتے تو ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھ لیتے پھر سفر کرتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو مؤخر فرما لیتے، یہاں تک کہ اسے عشاء کے ساتھ پڑھتے اور جب مغرب کے بعد کوچ کرتے تو عشاء میں جلدی کرتے اور اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نہیں روایت کیا اس حدیث کو کسی نے سوائے قتیبہ کے۔

بَابٌ ۲۲۴ قَصْرِ قِرَاءَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ.

سفر میں قرأت کو مختصر کر دینا

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو آپ نے ہمیں نماز عشاء پڑھائی اور اس کی ایک رکعت میں سورہ والتین پڑھائی۔

بَابٌ ۲۲۵ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ.

سفر میں نوافل

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا

بسرہ غفاری سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اٹھارہ سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلنے کے

مَا رَأَيْتُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

بعد ظہر سے پہلے دو رکعتوں کو ترک کیا ہو۔

حفص بن عاصم بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحبت میں تھا تو انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہماری جانب متوجہ ہوئے تو ہم میں سے کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا فرمایا یہ کیا کرتے ہیں؟ میں نے کہا نوافل پڑھتے ہیں۔ فرمایا اے بھتیجے! اگر میں بھی نوافل پڑھتا تو اپنی نماز کو پوری کر لیتا۔ میں دوران سفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا لیکن انہیں دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت ابوبکر کی صحبت میں رہا لیکن انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عمر کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عثمان کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک رسول اللہ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

ف ۔ سفر میں سنت و نوافل پڑھنے کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں ان کے پیش نظر حضرات ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے بعض روایات میں ہے کہ سنت و نوافل سفر میں نہ پڑھے جائیں بعض روایات میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر سے پہلی دو سنتوں، ظہر سے پہلی دو سنتوں اور نماز تہجد کو سفر میں بھی ترک نہ کرتے۔ تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ رو ضرور ہوتے پھر دوران نماز میں سواری کا رخ خواہ کسی جانب ہو جاتا۔ حضرت انس بن مالک سواری پر نوافل اور وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ بہر حال اختلاف روایات و اختلاف ائمہ اپنی جگہ لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں سنت و نوافل کو پڑھ لیا جائے کہ ثواب سے خالی نہیں اور دوسرے ایام سفر اس میں حائل نہیں اور رفقاء سے بچھڑنے کا اندیشہ۔ اگر کوئی سفر وقت طلب ہو اور سنت و نوافل کی ادائیگی اس میں دشوار نظر آئے تو رخصت کی احادیث پر عمل کرے ورنہ خواہ مخواہ ثواب کو ضائع نہ کرے اور زاد آخرت میں تساہل کو حائل نہ ہونے دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابــــ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْوِتْرِ

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيَّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ عَلَيْهَا۔

سواری پر نوافل اور وتر پڑھنا

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری پر نوافل پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا اور وتر بھی پڑھ لیتے ہاں اس پر فرض نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ف

ف۔ وتر واجب ہیں جیسا کہ بعض دیگر روایات سے ثابت ہے بعض حضرات نے اس روایت سے دھوکہ کھاتے ہوئے وتر کو نوافل میں شمار کیا ہے۔ ان کا یہ استدلال درست نہیں کیونکہ یہ روایت ان روایات کی دلالت پر اثر انداز ہونے کے قابل نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْجَارُوْدِ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِی الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِی الْجَارُوْدُ بْنُ اَبِیْ سَبْرَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَاَرَادَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰی حَيْثُ وَجَّهَهٗ رِكَابُهٗ۔

جارود بن ابو سبرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سفر میں نوافل پڑھنا چاہتے تو اپنی اونٹنی کو قبلہ رُو کرکے تکبیر تحریمہ کہتے اور نماز پڑھتے رہتے خواہ سواری کا رُخ کسی جانب ہو جاتا۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِی الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ وَّهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰی خَيْبَرَ۔

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ کا رخ خیبر کی جانب تھا۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ قَالَ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا۔ جب میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ مشرق کی جانب منہ کیے سواری پر نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے رکوع سے نیچے کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۲۷ اَلْفَرِيْضَةُ عَلَی الرَّاحِلَةِ مِنْ عُذْرٍ۔

عذر کے باعث فرض اونٹ پر پڑھنا

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ هَلْ رُخِّصَ لِلنِّسَاءِ اَنْ يُّصَلِّيْنَ عَلَی الدَّوَابِّ قَالَتْ لَمْ يُرَخَّصْ لَهُنَّ فِیْ ذٰلِكَ فِیْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ هٰذَا فِی الْمَكْتُوْبَةِ۔

عطا بن ابی رباح نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کو سواری پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟ فرمایا کہ انہیں گرم یا نرم کسی قسم کے حالات میں اس کی اجازت نہیں۔ محمد بن شعیب نے فرمایا کہ یہ فرض نمازوں کے متعلق ہے۔

بَابٌ ۲۲۸ مَتٰی يُتِمُّ الْمُسَافِرُ۔

مسافر کب پوری نماز پڑھے

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین

ح وحدثنا إبراهيم بن موسى أنا ابن علية وهذا لفظه قال أنا علي بن زيد عن أبي نضرة عن عمران بن حصين قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وشهدت معه الفتح فأقام بمكة ثماني عشرة ليلة لا يصلي إلا ركعتين ويقول يا أهل البلد صلوا أربعا فإنا قوم سفر۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا اور فتح مکہ میں بھی شامل ہوا آپ مکہ مکرمہ میں اٹھارہ روز ٹھہرے اور صرف دو دو رکعتیں ہی پڑھا کرتے اور فرماتے اے مکے والو! تم چار رکعتیں پڑھا کرو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔ ف

ف۔ احادیث کے اندر اقامت کی مدت مختلف وارد ہوئی ہے کہ مسافر کتنے دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے کہ وہ پوری نماز پڑھے اس سلسلے میں انیس، اٹھارہ، سترہ، پندرہ اور دس روز وارد ہوئے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک سب سے قابل اعتماد پندرہ روز کی مدت ہے کہ مسافر جب کسی جگہ پر پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو اس جگہ پر پوری نماز مثل مقیم پڑھے اس کے لیے قصر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۱۷۔ حدثنا محمد بن العلاء وعثمان بن أبي شيبة المعنى واحد قالا نا حفص عن عاصم عن عكرمة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقام سبع عشرة بمكة يقصر الصلاة قال ابن عباس ومن أقام سبع عشرة قصر ومن أقام أكثر أتم قال أبو داود قال عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس قال أقام تسع عشرة۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سترہ روز مکہ مکرمہ کے اندر ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو سترہ روز ٹھہرے تو قصر کرے اور جو زیادہ ٹھہرے تو پوری نماز پڑھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عباد بن منصور عکرمہ، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ انیس روز ٹھہرے۔

۱۲۱۸۔ حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال أقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة عام الفتح خمس عشرة يقصر الصلاة قال أبو داود روى هذا الحديث عبدة بن سليمان وأحمد بن خالد الوهبي وسلمة بن الفضل عن ابن إسحق لم يذكروا فيه ابن عباس۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں پندرہ روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے۔ اس حدیث کو عبدہ بن سلیمان اور احمد بن خالد وہبی اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے اور اس میں انہوں نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۱۹۔ حدثنا نصر بن علي أخبرني أبي نا شريك عن ابن الأصبهاني عن عكرمة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں سترہ روز ٹھہرے اور دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔

أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

١٢٢٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقُلْنَا هَلْ أَقَمْتُمْ بِهَا شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا.

یحیٰی بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے نکلے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ ہم نے کہا کہ آپ اس میں کتنے دن ٹھہرے؟ فرمایا کہ دس روز۔

١٢٢١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ حَتَّى تَكَادَ أَنْ تُظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْعُو بِعَشَائِهِ فَيَتَعَشَّى ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْتَحِلُ وَيَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ وَرَوَى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَيَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَرِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ.

عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب سے اپنے والد ماجد اور اپنے جد امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی جب سورج غروب ہونے کے بعد سفر کرتے تو اندھیرا چھا جانے پر ٹھہرتے اور مغرب کی نماز پڑھتے۔ پھر اپنا رات کا کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر نماز عشاء پڑھ کر کوچ کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ عثمان نے عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابو داؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسامہ بن زید نے حفص بن عبید اللہ یعنی ابن انس بن مالک سے روایت کی کہ شفق غائب ہونے پر حضرت انس ان دونوں نمازوں کو جمع کر لیا کرتے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے زہری نے حضرت انس سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔ ف

ف - یہ دو نمازیں جمع کر کے پڑھنے کا بیان ہے جبکہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات سے ہر فرض نماز کا ایک خاص وقت علیحدہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت اور نہ اس میں تاخیر کی اجازت۔ عرفہ کی ظہر و عصر اور مزدلفہ کی مغرب و عشاء کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً اور حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآن عظیم و احادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کی ممانعت پر شاہد عادل ہیں یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم و حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص احد العشرۃ المبشرۃ و حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ و حضرت سیدنا و ابن سیدنا عبداللہ

بن عمر فاروق و حضرت سیدتنا ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق امام صحابہ کرام و خلیفہ راشد امیر المومنین عمر بن عبد العزیز و امام سالم بن عبد اللہ بن عمر و امام علقمہ بن قیس و امام اسود بن یزید نخعی و امام حسن بصری و امام ابن سیرین و امام ابراہیم نخعی و امام مکحول شامی و امام جابر بن زید و امام عمرو بن دینار و امام حماد ابن ابی سلیمان و امام اجل ابو حنیفہ اجلۂ ائمہ تابعین و امام سفیان ثوری و امام لیث بن سعد امام مفتی المشرق و المغرب ابو یوسف و امام ابو عبد اللہ محمد شیبانی و امام زفر بن الہذیل و امام حسن بن زیاد و امام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین و امام عبد الرحمن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک و امام عیسی بن ابان و امام ابو جعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم ائمہ دین کا، رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ دو نمازیں ملا کر پڑھنے کی دو قسمیں ہیں ایک جمع فعلی کہ جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ حقیقت میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع ہو اور ایسی ملا کر پڑھی جائیں جیسے ظہر اپنے وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقت عصر آگیا۔ اب فورا عصر اول وقت میں پڑھ لی۔ یوں ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت میں لیکن فعلا اور صورۃ مل گئیں اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی تو عشاء کا وقت ہوگیا اور وہ پڑھ لی۔ ایسے ملانا بعذر مرض و ضرورت سفر بلاشبہ جائز ہے۔ ہمارے علمائے کرام رضی اللہ تعالی عنہم بھی اس کی رخصت دیتے ہیں۔ جمع صوری صرف مرض و سفر پر مقصود نہیں بلکہ بصورت شدت بارش بھی اجازت ہے۔ مثلا ظہر کے وقت بارش برستی ہو تو انتظار کرکے آخر وقت مسجد میں حاضر ہوں جماعت ظہر ادا کریں اور وقت عصر کا یقین ہوتے ہی جماعت عصر کرلیں کہ شاید شدت مطر بڑھ جائے اور مسجد کی حاضری سے مانع آئے۔ شدید بارش میں تنہا گھر پڑھ لینے کی بھی اجازت ہے مگر اس صورت میں تو دونوں نمازوں کے لیے جماعت اور حاضری مسجد کی ہلاکت ہے واللہ تعالی اعلم۔

دوسری قسم جمع وقتی ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع ان کا مذہب ہے وہ حقیقۃ اسی صورت میں ہے ورنہ جمع اپنے اصلی معنی پر دونوں بلکہ حقیقۃ ہے کما لا یخفی اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہیں ورنہ حقیقۃ یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے۔ ان میں تماثل محال تو جب ملیں گے صورۃ ملیں گے اور معنا جدا۔ فافہم فانہ نفیس جدا۔ اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک جمع تقدیم کہ وقت کی نماز مثلا ظہر پڑھ کر اس کے ساتھ ہی متصلا بلا فصل عصر پیشگی پڑھ لیں اور جمع تاخیر کہ پہلی نماز مثلا مغرب کو باوصف قدرت و اختیار قصدا اٹھا رکھیں کہ جب اس کا وقت نکل جائے گا تو اگلی نماز یعنی عشاء کے وقت میں جمع کرکے پھر متصلا خواہ منفصلا نماز عشاء ادا کریں گے۔ یہ دونوں صورتیں ہمارے اتباعا صرف حجاج کو صرف حج میں صرف عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ میں جائز ہیں۔ اول میں جمع تقدیم اور دوم میں جمع تاخیر عام ازیں کہ وہ مسافر یا خاص ساکنان مکہ و منی وغیرہا مواضع قریبہ کہ وہ اسی نسک سے ہے نہ کہ بوجہ سفر اور بحالت اضطرار و عدم قدرت تو سفر و حضر اور ظہر و عصر کسی شے کی تخصیص نہیں۔ جتنی نمازیں بحالت مشغولی بیمار یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت شرطیہ نہ پانے کے سبب فوت ہوں گی اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کی جائیں گی جس طرح معرکہ پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے غزوہ خندق میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء سب عشاء کے وقت پڑھیں۔ ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی سفر میں جمع وقتی کی اصلا اجازت نہیں۔ اگر جمع تقدیم کرے گا تو آخری نماز محض باطل و ضائع اور نا کارہ جائے گی جب اس کا وقت آئے گا فرض ہوگی۔ اس وقت نہ پڑھے گا تو ذمے پر رہے گی اور جمع تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا کہ جان بوجھ کر نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر دلائل قرآن و حدیث ناطق بلکہ توقیت صلوۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ

نماز کو دانستہ قضا کر دینا بلاشبہ حرام ہے تو جس طرح صبح یا عشاء قصداً نہ پڑھی کہ اگلی ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے یہ حرام قطعی ہے یونہی ظہر یا مغرب عمداً نہ پڑھی کہ عصر یا عشاء کے وقت ادا کر لیں گے اس کا حرام ہونا لازم ہے اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار ہے جیسے کوئی آدمی رات کے وقت صبح کی نماز اور آٹھ بجے ظہر پڑھ سکے تو قطعاً نہ ہوگی یونہی جو ظہر کے وقت عصر اور مغرب کے وقت عشاء پڑھ لے تو اس کا رد ہونا بھی واجب ہے۔

احادیث میں حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے جو جمع منقول اس میں صراحۃً وہی جمع صوری مذکور یا مجمل و محتمل اسی صریح مفصل پر محمول۔ جمع حقیقی کے باب میں اصلاً کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہیں اور جمع تقدیم تو اس قابل ہی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔ جمع تاخیر میں احادیث صحیحہ کثیرہ کے خلاف وہ حدیثیں البتہ آئیں جن سے بادی النظر میں دھوکا ہو مگر بعونہ التحقیق جب احادیث متنوعہ جمع کر کے نظرِ انصاف کی جائے تو فوراً حق ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ بھی وجوباً یا امکاناً اسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہیں۔ غرض جمع وقتی پر شرع مطہر سے کوئی دلیل واجب القبول اصلاً قائم نہیں بلکہ بکثرت صحیح حدیثیں اور قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اور اصول شرع کی واضح دلیلیں اس کی نفی پر حجت مبین۔ یہ اجمال کلام و دلائل مذہب ہے ملخصاً (فتاویٰ رضویہ، جلد دوم)۔

باب ۲۲۹ إِذَا أَقَامَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ يَقْصُرُ

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ غَيْرُ مَعْمَرٍ لَا يُسْنِدُهُ۔

دشمن کی سرزمین میں ہو تو قصر پڑھے

محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تبوک کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے معمر کے سوا کسی نے مسند نہیں کیا۔

باب ۲۳۰ صَلٰوةُ الْخَوْفِ

مَنْ رَأَى أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَهُمْ صَفَّانِ فَيُكَبِّرُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ فَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيرُ إِلَى مَقَامِهِمْ ثُمَّ يَرْكَعُ الْإِمَامُ وَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا قَوْلُ

نماز خوف کا بیان

جو دیکھے کہ مل جل کر نماز پڑھیں اور ان کی دو صفیں ہوں تو سارے اکٹھے تکبیر تحریمہ کہیں پھر سب اکٹھے رکوع کریں، پھر امام سجدہ کرے اور امام کے نزدیک صف والے اور دوسرے کھڑے ہوئے حفاظت کرتے رہیں جب یہ کھڑے ہو جائیں تو دوسرے سجدہ کر لیں جو ان کے پیچھے ہیں پھر اگلی صف والے پچھلی صف والوں کی جگہ چلے جائیں اور پچھلی صف والے پہلی صف والوں کی جگہ آ جائیں۔ پھر امام رکوع کرے تو سب رکوع کریں۔ پھر وہ سجدے کرے تو جو وہ پہلی صف والے سجدہ کریں اور دوسرے حفاظت کرتے رہیں جب امام اور پہلی صف والے بیٹھ جائیں تو دوسرے سجدہ کر لیں پھر سارے بیٹھ جائیں۔ پھر سب مل جل کر سلام پھیریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سفیان کا قول ہے۔

سُفْيَانَ۔

۱۲۳۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا غِرَّةً لَقَدْ أَصَبْنَا غَفْلَةً لَوْ كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْقَصْرِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالْمُشْرِكُونَ أَمَامَهُ فَصَفَّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفٌّ وَصَفَّ بَعْدَ ذَلِكَ الصَّفِّ صَفٌّ آخَرُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا صَلَّى هَؤُلَاءِ السَّجْدَتَيْنِ وَقَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيرُ إِلَى مَقَامِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّاهَا بِعُسْفَانَ وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا الْمَعْنَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَكَذَلِكَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم عسفان کے مقام پر تھے اور مشرکوں کے سردار خالد بن ولید تھے پس ہم نے نماز ظہر پڑھی تو مشرکوں نے کہا کہ ہم چوک گئے ہم غفلت کا شکار ہو گئے کہ جب وہ نماز میں تھے تو ہم نے ان پر حملہ کیوں نہ کیا پس ظہر اور عصر کے درمیان قصر کی آیت نازل ہوئی جب نماز عصر کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے اور مشرکین آپ کے سامنے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے مسلمان دو صفوں میں کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے رکوع کیا تو سارے رکوع میں گئے پھر سجدہ کیا تو آپ کے نزدیک والی صف نے سجدہ کیا اور دوسرے کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے جب یہ حضرات دونوں سجدے کر چکے تو کھڑے ہو گئے اور پیچھے والوں نے سجدہ کیا پھر پہلی صف والے حضرات دوسروں کی جگہ جا کھڑے ہوئے اور پچھلی صف والے حضرات پہلی صف والوں کی جگہ آ کھڑے ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سب رکوع میں گئے پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ پہلی صف والوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے حضرات کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے اور آپ کے قریب والی صف والے تو دوسرے حضرات نے سجدہ کیا اور وہ بھی سب کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر سب نے مل کر سلام پھیرا۔ یہ نماز آپ نے عسفان کے مقام پر بنی سلیم کے روز پڑھائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ایوب اور ہشام، ابو الزبیر، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً اور اسی طرح روایت کیا اسے داؤد بن حصین، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے اور اسی طرح عبد الملک، عطاء نے حضرت جابر سے اور اسی طرح قتادہ، حسن، حطان نے حضرت ابو موسیٰ سے اور اسی طرح عکرمہ بن خالد نے مجاہد سے مرفوعاً اور اسی طرح ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور یہ سفیان ثوری کا

عَنْ أَبِي مُوسَى فَعَلَهُ وَكَذَلِكَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ۔

قول ہے۔

باب [illegible] مَنْ قَالَ يَقُومُ صَفٌّ مَعَ الْإِمَامِ وَصَفٌّ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُ قَائِمًا حَتَّى يُصَلِّيَ الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يَنْصَرِفُوا فَيَصُفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَتَجِيءُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَيَثْبُتُ جَالِسًا فَيُتِمُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ جَمِيعًا

امام کے ساتھ ایک صف کھڑی ہو

ایک صف امام کے مقابلے پر کھڑی ہو اور دوسری دشمن کے مقابلے پر ہے پس امام اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھا کر کھڑا رہے یہاں تک کہ اس کے یہ ساتھی دوسری رکعت پڑھ لیں پھر یہ حضرات دشمن کے مقابلے پر چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے تو ایک رکعت امام ان کے ساتھ پڑھ کر بیٹھا رہے تاکہ وہ

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي خَوْفٍ فَجَعَلَهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ۔

صالح بن خوات نے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوف کے وقت اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تو ان حضرات نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ آپ کے نزدیک والے حضرات نے ایک رکعت پڑھی اور کھڑے رہے یہاں تک کہ دوسری صف والوں نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر اگلے پیچھے اور پچھلے آگے ہو گئے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موجودہ اگلے حضرات کو ایک رکعت پڑھائی اور قعدہ کیا یہاں تک کہ پچھلے حضرات نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر سلام پھیر دیا۔

باب [illegible] مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى رَكْعَةً وَثَبَتَ قَائِمًا أَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَاخْتُلِفَ فِي السَّلَامِ۔

جب مقتدی ایک رکعت پڑھ لیں

جب اگلے ایک پڑھ لیں تو امام کھڑا رہے اور وہ دوسری رکعت پڑھ کر سلام پھیریں اور دشمن کے مقابلے پر چلے جائیں سلام

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا

صالح بن خوات نے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے روز نماز خوف پڑھی تھی کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ صف میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل رہا۔ پس ساتھ والوں نے ایک رکعت پڑھی پھر کھڑے رہے اور باقی نماز خود پوری کی پھر وہ دشمن کے مقابلے پر چلے گئے اور دوسرا گروہ آیا تو ان کے

صَلُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. قَالَ مَالِكٌ وَحَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ.

ساتھ امام نے باقی نماز پڑھی۔ پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کی پھر ان کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نے جو سنا ان میں سے مجھے یزید بن رومان کی حدیث زیادہ پسند ہے۔

١٢٣٦ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِالَّذِينَ مَعَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا اسْتَوَى قَائِمًا ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمُوا وَانْصَرَفُوا وَالْإِمَامُ قَائِمٌ فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يُقْبِلُ الْآخَرُونَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُكَبِّرُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُونَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَمَّا رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ نَحْوُ رِوَايَةِ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ إِلَّا أَنَّهُ خَالَفَهُ فِي السَّلَامِ وَرِوَايَةُ عُبَيْدِ اللهِ نَحْوُ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ وَيَثْبُتُ قَائِمًا.

صالح بن خوات انصاری نے حضرت سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز خوف روایت کی ہے کہ امام اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے۔ یعنی امام ایک رکعت پڑھے اور اپنے ساتھیوں سمیت سجدہ کرے پھر کھڑا ہو جائے اور کھڑا ہی رہے یہاں تک کہ وہ اپنی باقی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں اور دشمن کے مقابلے پہ چلے جائیں اور امام کھڑا رہے۔ پھر دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی پس وہ امام کے پیچھے تکبیر تحریمہ کہیں اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے اور سجدہ کرے پھر سلام پھیر دے وہ کھڑے ہو کر رکوع کریں اور باقی رکعت خود پڑھیں، پھر سلام پھیر دیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم سے یزید بن رومان کی طرح روایت کی ہے البتہ سلام میں اختلاف ہے اور عبید اللہ نے یحییٰ بن سعید کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ امام کھڑا رہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُكَبِّرُونَ جَمِيعًا وَإِنْ كَانُوا مُسْتَدْبِرِي الْقِبْلَةِ ثُمَّ يُصَلِّي بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَأْتُونَ مَصَافَّ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ الْآخَرُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ تُقْبِلُ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ كُلِّهِمْ.

جس نے کہا کہ تکبیر تحریمہ اکٹھے کہیں

تکبیر تحریمہ سب اکٹھے کہیں خواہ قبلے کی جانب کسی کی پیٹھ ہو پھر امام اپنے ساتھ والوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھے پھر اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے جائیں اور دوسرے آ کر خود ایک رکعت پڑھ لیں، پھر امام ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ پھر وہ گروہ آگے آئے جو دشمن کے بالمقابل ہے اور وہ ایک رکعت پڑھیں امام بیٹھا رہے پھر سب کے ساتھ سلام پھیر دے۔

١٢٣٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ...

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے

أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا نَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ فَقَالَ مَرْوَانُ مَتَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا ہاں۔ مروان نے پوچھا کب؟ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ غزوہ نجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ تھا جبکہ دوسرا دشمن کے بالمقابل تھا۔ قبلے کی جانب ان کی پشت تھی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی تو جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کے مقابلے پر تھے سب نے تکبیر تحریمہ کہی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی اور اس گروہ نے بھی جو آپ کے ساتھ تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو ساتھ والے گروہ نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے حضرات دشمن کے مقابلے پر کھڑے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ والے بھی کھڑے ہو گئے۔ پس یہ حضرات دشمن کے مقابلے پر چلے گئے اور وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے مقابلے پر تھا پس انہوں نے رکوع و سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے۔ پھر وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسری رکعت پڑھائی اور انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا۔ پھر وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے مقابل تھا پس انہوں نے رکوع و سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے پاس والوں سمیت قعدے میں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو سب نے سلام پھیر دیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور دونوں میں سے ہر گروہ نے ایک ایک رکعت۔

۱۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ نَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف نکلے یہاں تک کہ جب ذات الرقاع کے نخلستان میں

الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْدٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ لَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَفْظُهُ عَلَى غَيْرِ لَفْظِ حَيْوَةَ وَقَالَ فِيهِ حِينَ رَكَعَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ قَالَ فَلَمَّا قَامُوا مَشَوُا الْقَهْقَرَى إِلَى مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْتِدْبَارَ الْقِبْلَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَمَّا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَفُّوا مَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ثُمَّ سَجَدُوا هُمْ لِأَنْفُسِهِمُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامُوا فَنَكَصُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرَى حَتَّى قَامُوا مِنْ وَرَائِهِمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَقَامُوا فَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا فَصَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيعًا ثُمَّ عَادَ فَسَجَدَ الثَّانِيَةَ وَسَجَدُوا مَعَهُ سَرِيعًا كَأَسْرَعِ الْإِسْرَاعِ جَاهِدًا لَا يَأْلُونَ سِرَاعًا ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَارَكَهُ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا۔

پہنچے تو غطفانیوں کا ایک گروہ ملا۔ پس معناً ذکر کیا اور ان کے الفاظ حیوٰۃ کے الفاظ سے مختلف ہیں اور اس میں کہا کہ جب آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا۔ فرمایا کہ جب وہ کھڑے ہوئے تو اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹ گئے اور قبلہ کی جانب پیٹھ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبید اللہ بن سعد ان کے چچا جان، ان کے والد ماجد، ابن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی اور اس گروہ نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ صف بستہ تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی پھر آپ اٹھے اور وہ بھی اٹھے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور دوسرا سجدہ انہوں نے خود کیا۔ پھر کھڑے ہو کر الٹے پیر پھرے اور سب سے پیچھے جا کھڑے ہوئے اور دوسرا گروہ آیا تو اس نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور خود رکوع کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان حضرات نے دوسرا سجدہ خود کیا پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ چنانچہ سب نے آپ کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا۔ پھر آپ نے دوسرا سجدہ کیا اور انہوں نے بھی کمال پھرتی سے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور آپ کھڑے ہو گئے یوں لوگ پوری نماز میں آپ کے ساتھ رہے۔

باب ۲۸۳ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ كُلُّ صَفٍّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ نَافِعٌ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ قَوْلُ مَسْرُوقٍ وَيُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذٰلِكَ رَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ فَعَلَهُ۔

باب ۲۸۴ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ الَّذِينَ خَلْفَهُ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً ثُمَّ يَجِيءُ الْآخَرُونَ إِلَى مَقَامِ هٰؤُلَاءِ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ نَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفًّا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هٰؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ

جس نے کہا کہ امام ہر گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے پھر سلام پھیر دے اور ہر صف کھڑی ہو کر ایک ایک رکعت خود پڑھے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے پر رہا۔ پھر یہ ان کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آ گئے تو آپ نے دوسری رکعت ان کے ساتھ پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی رکعت پوری کر لی اور وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنی رکعت پوری کر لی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح نافع اور خالد بن معدان نے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے اور اسی طرح قول ہے مسروق اور یوسف بن مہران کا حضرت ابن عباس سے اور اسی طرح یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے ایسا ہی کیا۔

جس نے کہا کہ ہر گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے پھر امام سلام پھیر دے۔ پس جو امام کے پیچھے ہیں وہ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر دوسرے ان کی جگہ پر آئیں اور وہ ایک رکعت پڑھ لیں۔

ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھائی۔ پس لوگ دو صفوں میں کھڑے ہوئے ایک صف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور دوسری دشمن کے بالمقابل۔ پس ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر دوسرے حضرات آ کر ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور یہ دشمن کے مقابلے پر چلے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ پس ان حضرات نے ایک رکعت خود پڑھ کر سلام پھیرا اور پیچھے چلے گئے تو ان لوگوں کی جگہ پر جا کھڑے

أو كانت مستقبلي العدو ورجع أولئك إلى مقامهم فصلوا لأنفسهم ركعة ثم سلموا.

ہوئے جو دشمن کے بالمقابل تھے اور وہ اپنی پہلی جگہ پر لوٹ آئے اور ایک رکعت خود پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ ف

ف - نمازِ خوف کے احادیث میں مختلف طریقے وارد ہوئے ہیں جن کے باعث اس کی صورت میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب وہی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہوا ہے اور اسی کو سب سے زیادہ تقویت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

١٢٣١ - حدثنا تميم بن المنتصر نا إسحاق يعني ابن يوسف عن شريك عن خصيف بإسناده ومعناه قال فكبر نبي الله صلى الله عليه وسلم وكبر الصفان جميعا قال أبو داود رواه الثوري بهذا المعنى عن خصيف وصلى عبد الرحمن بن سمرة هكذا إلا أن الطائفة التي صلى بهم ركعة ثم سلم مضوا إلى مقام أصحابهم وجاء هؤلاء فصلوا لأنفسهم ركعة ثم رجعوا إلى مقام أولئك فصلوا لأنفسهم ركعة قال أبو داود حدثنا بذلك مسلم بن إبراهيم نا عبد الصمد بن حبيب أخبرني أبي أنهم غزوا مع عبد الرحمن بن سمرة كابل فصلى بنا صلاة الخوف.

شریک نے خصیف سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی تو دونوں صفوں نے تکبیر کہی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے ثوری نے خصیف سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عبد الرحمٰن بن سمرہ نے اسی طرح نماز پڑھائی تھی مگر جس گروہ کو انہوں نے ایک رکعت پڑھائی تھی، پھر سلام پھیرا تھا تو وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آئے تو انہوں نے ایک رکعت خود پڑھی پھر ان کی جگہ پر لوٹ گئے اور انہوں نے ایک رکعت خود پڑھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی مسلم بن ابراہیم نے، عبد الصمد بن حبیب کو ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ انہوں نے عبد الرحمٰن بن سمرہ کے ہمراہ کابل میں جہاد کیا تو انہوں نے ہمیں نمازِ خوف پڑھائی تھی۔

باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون.

جس نے کہا کہ ہر گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسری نہ پڑھے

١٢٣٢ - حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان حدثني الأشعث بن سليم عن الأسود بن هلال عن ثعلبة بن زهدم قال كنا مع سعيد بن العاص بطبرستان فقام فقال أيكم صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف فقال حذيفة أنا فصلى بهؤلاء ركعة وبهؤلاء ركعة ولم يقضوا قال أبو داود وكذا رواه عبيد الله بن عبد الله ومجاهد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبد الله بن شقيق عن أبي هريرة عن النبي

ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ ہم طبرستان میں حضرت سعید بن العاص کے ساتھ تھے تو انہوں نے کھڑے ہو کر فرمایا: آپ میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے۔ پس انہوں نے اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور اس گروہ کو بھی ایک رکعت اور دوسری کسی نے نہ پڑھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے عبید اللہ بن عبد اللہ اور مجاہد نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً اور عبد اللہ بن شقیق نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً اور یزید الفقیر و ابو موسیٰ نے حضرت جابر سے مرفوعاً اور بعض نے یزید الفقیر کی حدیث میں کہا ہے کہ انہوں

صلی اللہ علیہ وسلم ویزید الفقیر وابو موسٰی جمیعا عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال بعضہم فی حدیث یزید الفقیر انہم قضوا رکعۃ وکذلک رواہ سماک الحنفی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک رواہ زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فکانت للقوم رکعۃ وللنبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین۔

نے ایک رکعت قضا کی اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے سماک حنفی نے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً اور حضرت زید بن ثابت نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کی ایک ایک رکعت ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دو۲ رکعتیں۔

۱۲۳۳۔ حدثنا مسدد وسعید بن منصور قالا نا ابو عوانۃ عن بکیر بن الاخنس عن مجاہد عن ابن عباس قال فرض اللہ عز وجل الصلوۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ۔

بکیر بن اخنس نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زبانی نماز فرض فرمائی یعنی حالت حضر میں چار رکعتیں سفر میں دو۲ رکعتیں اور خوف کے وقت ایک رکعت۔

باب [illegible] من قال یصلی بکل طائفۃ رکعتین

جس نے کہا کہ ہر گروہ کے ساتھ امام دو۲ رکعتیں پڑھے

۱۲۳۴۔ حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا الاشعث عن الحسن عن ابی بکرۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خوف الظہر فصف بعضہم خلفہ وبعضہم بازاء العدو فصلی بہم رکعتین ثم سلم فانطلق الذین صلوا معہ فوقفوا موقف اصحابہم ثم جاء اولئک فصلوا خلفہ فصلی بہم رکعتین ثم سلم فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعا ولاصحابہ رکعتین رکعتین وبذلک کان یفتی الحسن قال ابو داود وکذلک فی المغرب یکون للامام ست رکعات وللقوم ثلاثا ثلاثا قال ابو داود وکذلک رواہ یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک قال سلیمان الیشکری عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

حسن نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خوف کے وقت نماز ظہر پڑھی تو بعض حضرات نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بعض دشمن کے مقابلے پر رہے پس انہوں نے دو۲ رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آگئے تو انہوں نے آپ کے پیچھے دو۲ رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ یوں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی چار اور آپ کے اصحاب کی دو۲ دو۲ رکعتیں ہوئیں اور حسن اسی پر فتوٰی دیتے تھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس طرح نماز مغرب میں امام کی چھ اور لوگوں کی تین تین رکعتیں ہوں گی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے یحیٰی بن ابو کثیر، ابو سلمہ نے حضرت جابر سے مرفوعاً اور اسی طرح سلیمان یشکری نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

باب ۲۳۸ صلوۃ الطالب۔

کفار کو تلاش کرنے والے کی نماز

۱۲۳۵۔ حدثنا ابو معمر عبد اللہ بن عمرو ثنا عبد الوارث ثنا محمد بن اسحٰق عن محمد بن جعفر عن ابن عبد اللہ بن انیس عن ابیہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خالد بن سفیان الھذلی وکان نحو عرنۃ وعرفات فقال اذھب فاقتلہ قال فرایتہ وحضرت صلوۃ العصر فقلت انی لاخاف ان یکون بینی وبینہ ما ان اؤخر الصلوۃ فانطلقت امشی وانا اصلی اومی ایماء نحوہ فلما دنوت منہ قال لی من انت قلت رجل من العرب بلغنی انک تجمع لھذا الرجل فجئتک فی ذلک قال انی لفی ذاک فمشیت معہ ساعۃ حتی اذا امکننی علوتہ بسیفی حتی برد۔

ابن عبد اللہ بن انیس سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرنہ اور عرفات کی جانب مجھے خالد بن سفیان ہذلی کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جا کر اسے قتل کر دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اسے دیکھا اور نماز عصر کا وقت ہو گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نماز کے باعث تاخیر کروں گا تو میرے اور اس کے درمیان بہت فاصلہ ہو جائے گا۔ لہٰذا میں چلتا رہا اور اشارے سے نماز پڑھتا رہا۔ جب میں اس کے نزدیک پہنچا تو اس نے مجھ سے کہا آپ کون ہیں۔ میں نے کہا ایک عربی ہوں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس آدمی کے لیے فوج جمع کر رہے ہیں لہٰذا میں بھی اسی ارادہ سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس نے کہا میں اسی فکر میں ہوں۔ پس میں کچھ دیر اس کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ جب مجھے موقع ملا تو میں نے اس پر تلوار کا وار کر دیا اور وہ ٹھنڈا ہو کر رہ گیا۔

نوافل کا بیان

باب ۲۳۹ تفریع ابواب التطوع ورکعات السنۃ۔

نوافل کے احکام اور سنتوں کی رکعتیں

۱۲۳۶۔ حدثنا محمد بن عیسٰی ثنا ابن علیۃ ثنا داود بن ابی ھند حدثنی النعمان بن سالم عن عمرو بن اوس عن عنبسۃ بن ابی سفیان عن ام حبیبۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا بنی لہ بھن بیت فی الجنۃ۔

عنبسہ بن ابو سفیان نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزانہ بارہ رکعت نوافل پڑھا کرے تو ان کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ف

ف۔ ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یوں ہے۔ دو رکعت فجر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے فرضوں کے بعد۔ دو رکعت مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعت عشاء کے فرضوں کے بعد۔ یہ مؤکدہ سنتوں کی تعداد بارہ ہے اگر عصر کے فرضوں سے پہلی چار رکعت اور عشاء کے فرضوں سے پہلی چار رکعت غیر مؤکدہ سنتوں کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو روزانہ

مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سنتیں بیس پڑھی جائیں گی جو بیس فرائض و واجبات کی تکمیل کے لیے ہیں جنہیں روزانہ ادا کیا جاتا ہے یعنی دو فرض فجر کے، چار ظہر کے، چار عصر کے، تین مغرب کے اور چار عشاء کے مجموعہ سترہ ہوا اور روزانہ تین وتر۔ یوں روزانہ فرائض و واجبات کی تعداد بیس ہے جن کی کمی پوری کرنے کے لیے روزانہ بیس مؤکدہ و غیر مؤکدہ سنتیں پڑھی جاتی ہے اور سال بھر اگر اب بھی کمی رہی تو رمضان المبارک میں ہر سال روزانہ بیس رکعت تراویح پڑھی جاتی ہے۔ یہ سنتوں کا روزانہ اور سالانہ پروگرام حقیقت میں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرائض و واجبات کی تکمیل کروانے اور اپنی امت کو بخشوانے کی غرض سے طے فرمایا ہے، ورنہ بارگاہ خداوندی میں حساب تو صرف فرائض و واجبات کا ہوتا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۳۷۔ حدثنا احمد بن حنبل نا هشيم نا خالد ح وحدثنا مسدد نا يزيد بن زريع نا خالد المعنى عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصلي قبل الظهر اربعا في بيتي ثم يخرج الى بيتي فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس المغرب ثم يرجع الى بيتي فيصلي ركعتين وكان يصلي بهم العشاء ثم يدخل بيتي فيصلي ركعتين وكان يصلي من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا جالسا فاذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم واذا قرأ وهو قاعد ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى ركعتين ثم يخرج فيصلي بالناس صلوة الفجر صلى الله عليه وسلم۔

احمد بن حنبل، ہشیم، خالد، مسدد، یزید بن زریع، خالد، عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ آپ ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعتیں پڑھتے۔ پھر نکل کر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر میرے غریب خانے میں تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے پھر میرے حجرے میں تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے اور آپ لوگوں کو نماز عشاء پڑھاتے تو میرے غریب خانے میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھتے اور آپ رات کو وتر سمیت نو رکعتیں پڑھا کرتے اور آپ کسی رات کو بہت دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور کسی رات بہت دیر تک بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجدہ بھی بیٹھے ہوئے کرتے اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز فجر پڑھاتے۔

۱۲۳۸۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها ركعتين وبعد المغرب ركعتين في بيته وبعد صلوة العشاء ركعتين وكان لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلي ركعتين۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے کاشانۂ اقدس میں اور نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔ آپ جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس آ کر دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۲۳۹۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة

ابراہیم بن محمد بن منتشر کے والد ماجد نے حضرت ...

عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يدع أربعا قبل الظهر وركعتين قبل صلاة الغداة۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے۔

باب ۲۲۲ ركعتي الفجر۔

فجر کی دو رکعتیں

۱۲۴۰۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن جريج حدثني عطاء عن عبيد بن عمير عن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن على شيء من النوافل أشد معاهدة منه على الركعتين قبل الصبح۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیگر نوافل کی اتنی پابندی نہیں کیا کرتے تھے جتنی نماز فجر سے پہلے دو رکعتوں کی فرمایا کرتے۔ ف

ف۔ فجر کی سنتیں تاکید کے لحاظ سے تمام سنتوں میں سرفہرست ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر فقہائے احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم انہیں واجب کے قریب شمار کرتے اور زوال سے پہلے ان کی قضا پڑھنے کو جائز ٹھہراتے ہیں جبکہ دوسری سنتوں کی وقت گزر جانے کے بعد قضا نہیں پڑھی جاتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۲۳ في تخفيفهما

دونوں رکعتوں کو ہلکی پھلکی پڑھنا

۱۲۴۱۔ حدثنا أحمد بن أبي شعيب الحراني نا زهير بن معاوية نا يحيى بن سعيد عن محمد بن عبد الرحمن عن عمرة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يخفف الركعتين قبل صلاة الفجر حتى إني لأقول هل قرأ فيهما بأم القرآن۔

محمد بن عبد الرحمن نے عمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر سے پہلی دو رکعتیں اتنی ہلکی پھلکی پڑھا کرتے کہ میں کہتی کہ معلوم نہیں ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

۱۲۴۲۔ حدثنا يحيى بن معين نا مروان بن معاوية نا يزيد بن كيسان عن أبي حازم عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ في ركعتي الفجر قل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد۔

ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی ان دو رکعتوں میں سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھی۔

۱۲۴۳۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا أبو المغيرة نا عبد الله بن العلاء حدثني أبو زيادة عبيد الله بن زياد الكندي عن بلال أنه حدثه أنه أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤذنه

عبید اللہ بن زیاد کندی نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ نماز فجر کی اطلاع کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت بلال کو مشغول رکھا اور ان سے ایک بات پوچھی یہاں

بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا بِاَمْرٍ سَاَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى فَضَحَهُ الصُّبْحُ فَاَصْبَحَ جِدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ وَتَابَعَ اَذَانَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِاَمْرٍ سَاَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ جِدًّا وَاَنَّهُ اَبْطَاَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوْجِ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ اَصْبَحْتُ اَكْثَرَ مِمَّا اَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَاَحْسَنْتُهُمَا وَاَجْمَلْتُهُمَا۔

یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہو گئی۔ پس حضرت بلال نے بار بار نماز کی اطلاع کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے۔ جب تشریف لائے تو لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ نے ان سے ایک بات پوچھ کر مشغول کر لیا تھا جس کے باعث صبح خوب روشن ہو گئی اور آپ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی۔ فرمایا کہ میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے صبح روشن کر لی۔ فرمایا کہ اگر صبح اس سے بھی زیادہ روشن ہو جاتی تب بھی میں ان دونوں رکعتوں کو خوب حسین و جمیل کر کے پڑھتا۔

ف۔ معلوم ہوا کہ صبح روشن ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ از روئے احادیث جتنا اجالا زیادہ اتنا ثواب زیادہ ہوگا۔ امام الائمہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے۔ احادیث کی رُو سے اسی مذہب کو تقویت و فوقیت زیادہ ہے اور ابنائے زمانہ کے تساہل کی وجہ سے آئمہ مساجد کو اسی پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ نماز فجر کی جماعت میں شامل ہو کر جماعت کا ثواب حاصل کر سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا خَالِدٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ الْمَدَنِيَّ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعُوْهُمَا وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ۔

ابن سیلان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں رکعتوں کو نہ چھوڑا کرو خواہ تمہیں گھوڑے کیوں نہ روند ڈالیں۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ كَثِيْرًا مِمَّا كَانَ يَقْرَاُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِاٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ قَالَ هٰذِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ بِاٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

سعید بن یسار نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی ان دو رکعتوں کے دوران پہلی رکعت میں اکثر اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا ... (۲:۱۳۶) والی آیت اور دوسری رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (۳:۵۲) والی آیت پڑھا کرتے۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

ابی الغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فجر کی ان دو رکعتوں کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلی رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا ... اور دوسری رکعت میں

قُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى بِهٰذِهِ الْآيَةِ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِينَ أَوْ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيمِ شَكَّ الدَّرَاوَرْدِيُّ۔

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ (آل عمران: ۵۳) یا إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيمِ ... (۲:۱۱۹) پڑھتے سنا ہے۔ دراوردی نے شک کیا ہے۔

بَابُ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَهَا۔

ان کے بعد لیٹنا

۱۲۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالُوا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِينِهِ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَمَا يُجْزِئُ أَحَدَنَا مَمْشَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَضْطَجِعَ عَلٰى يَمِينِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لَا قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلٰى نَفْسِهِ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِمَّا يَقُولُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَمَا ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوا۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی فجر سے پہلے کی دو رکعتیں پڑھ لے تو اپنی دائیں کروٹ لیٹ جائے۔ مروان بن حکم نے ان سے کہا کہ کیا اس کے لیے مسجد تک جانا کافی نہیں ہے کہ دائیں کروٹ پہ لیٹے؟ عبیداللہ نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ جب یہ بات حضرت ابن عمر تک پہنچی تو انہوں نے کہا ابوہریرہ نے اپنی جان پر بوجھ ڈالا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر سے کہا گیا کہ کیا آپ ان کی بات کا انکار کرتے ہیں؟ کہا ایسا نہیں ہے بلکہ انہوں نے جرأت کی اور ہم ڈرے۔ جب یہ بات حضرت ابوہریرہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ اس میں میرا کیا گناہ ہے جبکہ میں نے یاد رکھا اور دوسرے حضرات بھول گئے۔

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً أَيْقَظَنِي وَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی رات کی نماز پوری کر لیتے تو دیکھتے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو جگا دیتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آ کر آپ کو نماز فجر کی اطلاع کرتا۔ پس آپ ہلکی دو رکعتیں پڑھتے پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ أَوْ غَيْرُهُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي۔

علیہ وسلم جب فجر کی ان دو رکعتوں کو پڑھ لیتے اس وقت میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے اور اگر جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي مَكِينٍ نَا أَبُو الْفَضْلِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ زِيَادٌ قَالَ نَا أَبُو الْفَضْلِ۔

مسلم بن ابو بکرہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر کے لیے نکلا۔ آپ جس آدمی کے پاس سے بھی گزرتے اسے نماز کے لیے بلاتے یا اس کے پیر کو ہلا دیتے۔ زیاد کا بیان ہے کہ ابو الفضل نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔

بَابٌ إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

جماعت ہو رہی ہے تو فجر کی سنتیں نہ پڑھے

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا۔

عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر پڑھا رہے تھے اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا۔ فارغ ہونے پر آپ نے فرمایا کہ اے فلاں! ان دونوں میں سے تمہاری نماز کونسی ہے، جو تنہا پڑھی یا جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ورقاء، حسن بن علی، یزید بن ہارون، حماد بن زید، ایوب، محمد بن متوکل، عبد الرزاق، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز نہیں پڑھی جاتی۔

فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

بَابٌ مَنْ فَاتَتْهُ مَتٰى يَقْضِيْهَا۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان کی قضا کب پڑھے

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز فجر کی دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ جو دو رکعتیں اس سے پہلے ہوتی ہیں وہ میں نے نہیں پڑھی تھیں لہٰذا اب وہ پڑھی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوٰى عَبْدُ رَبِّهٖ وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُرْسَلًا اَنَّ جَدَّهُمْ زَيْدًا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حامد بن یحییٰ بلخی، سفیان، عطاء بن ابی رباح اس حدیث کو سعد بن سعید سے نقل کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عبد ربہ اور یحییٰ یعنی سعید کے دونوں بیٹے اس حدیث کو مرسلاً روایت کرتے کہ ان کے جدِّ امجد حضرت زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

بَابُ الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا۔

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرُمَ عَلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ظہر کے پہلے اور بعد چار رکعتیں پڑھنا

عنبسہ بن ابو سفیان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کرے وہ آگ پر حرام فرما دیا جائے گا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے علاء بن حارث اور سلیمان بن موسیٰ نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ

قرثع نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے

النبي صلى الله عليه وسلم قال اربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن ابواب السماء قال ابوداود بلغني عن يحيى بن سعيد القطان قال لو حدثت عن عبيدة بشيء لحدثت عنه بهذا الحديث قال ابوداود عبيدة ضعيف قال ابوداود بن منجاب هو سهم۔

ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں امام ابوداؤد نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یحییٰ بن سعید القطان فرمایا کرتے کہ اگر میں عبیدہ سے روایت کرتا تو اس حدیث کو روایت کرتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبیدہ ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن منجاب کا نام سہم ہے۔

باب ۲۲۷ الصلوة قبل العصر۔

نمازِ عصر سے پہلے نفلی نماز پڑھنا

۱۲۵۷۔ حدثنا احمد بن ابراهيم نا ابوداود نا محمد بن مهران القرشي حدثني جدي ابوالمثنى عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله امرأ صلى قبل العصر اربعا۔

ابوالمثنیٰ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔

۱۲۵۸۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن ابي اسحق عن عاصم بن ضمرة عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي قبل العصر ركعتين۔

عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

باب ۲۲۸ الصلوة بعد العصر۔

عصر کے بعد نماز پڑھنا

۱۲۵۹۔ حدثنا احمد بن صالح نا عبد الله بن وهب اخبرني عمرو بن الحارث عن بكير بن الاشج عن كريب مولى ابن عباس ان عبد الله بن عباس وعبد الرحمن بن ازهر والمسور بن مخرمة ارسلوه الى عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد العصر وقل انا اخبرنا انك تصلينهما وقد بلغنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنهما فدخلت عليها فبلغتها ما ارسلوني به فقالت سل ام سلمة فخرجت عليهم فاخبرتهم بقولها فردوني الى ام سلمة بمثل ما ارسلوني به الى عائشة فقالت

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ نے یہ کہہ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ان سے ہم سب کا سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے منع فرمایا ہے۔ پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور جس بات کے لیے مجھے بھیجا تھا وہ عرض کر دی فرمایا کہ حضرت ام سلمہ سے پوچھو۔ پس میں نکل کر ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے حضور جواب عرض کر دیا انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں بھیجا اور وہی پیغام دے کر

أُمَّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

حضرت عائشہ کے لیے بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے سُنا۔ پھر میں نے آپ کو انہیں پڑھتے دیکھا جبکہ آپ نے نماز عصر پڑھ لی تھی تو میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام کی کچھ عورتیں تھیں تو آپ انہیں پڑھنے لگے پس میں نے ایک لڑکی کو یہ کہہ کر بھیجا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر کہنا کہ یا رسول اللہ! ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان دو رکعتوں سے منع فرماتے سُنا ہے اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ آنا لڑکی نے ایسا ہی کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے مجھ سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے تو میرے پاس عبد القیس کے کچھ آدمی اپنی قوم کے اسلام کی خبر دینے آئے تھے جن کے باعث میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا یہ دونوں وہی ہیں۔

بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِيهِمَا إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً۔

جب سورج بلند ہو تو اس کی اجازت

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

وہب بن الاجدع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اس کے کہ سورج بلند ہو۔

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي إِثْرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ماسوائے فجر اور عصر کے۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے پاس کتنے ہی بزرگوں نے شہادت دی

شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

جن میں حضرت عمر بھی تھے اور ان میں حضرت عمر میرے نزدیک سب سے بزرگ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُهَاجِرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتَرْتَفِعَ قِيسَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتّٰى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهُ ثُمَّ أَقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ وَقَصَّ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ الْعَبَّاسُ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئًا لَا أُرِيدُهُ فَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! رات کے کون سے حصے میں زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ پیش کی جاتی اور لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے پھر جب سورج طلوع ہو کر ایک یا دو نیزوں کے برابر بلند ہو جائے اس وقت تک نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور آفتاب پرست اس کی پوجا کرتے ہیں پھر جتنی چاہو نماز پڑھو وہ پیش کی جاتی اور لکھی جاتی ہے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے اس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ جہنم بھڑکائی جاتی اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جب سورج ڈھل جائے تو جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ پیش کی جاتی ہے یہاں تک کہ تم نماز عصر پڑھو پھر غروب آفتاب تک نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کفار اس کی پوجا کرتے ہیں اور کافی طویل حدیث بیان کرتے ہوئے عباس بن سالم نے کہا ابو سلام نے ابو امامہ کے واسطے سے اسی طرح حدیث بیان کی مگر غیر ارادی طور پر مجھ سے اگر غلطی ہوئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا وُهَيْبٌ نَا قُدَامَةُ بْنُ مُوسٰى عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ۔

ابو علقمہ سے یسار مولیٰ ابن عمر نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے طلوع فجر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ اے یسار! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہی نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا حاضرین یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں کہ طلوع فجر کے بعد دو رکعتوں کے سوا نماز نہ پڑھا کریں۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمِّي نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهَى عَنْهَا وَيُوَاصِلُ وَيَنْهَى عَنِ الْوِصَالِ۔

اسود اور مسروق دونوں گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ کوئی دن ایسا نہیں آیا جس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔

ذکوان مولیٰ عائشہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور دوسروں کو ان سے منع کرتے اور وصال کے روزے رکھتے اور دوسروں کو ان سے روکتے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب سے پہلے نفل پڑھنا

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرو پھر فرمایا۔ اگر چاہو تو نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرو تاکہ لوگ انہیں سنت نہ سمجھنے لگیں۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ أَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَآكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔

مختار بن فلفل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ راوی حضرت انس کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا؟ فرمایا ہم نے دیکھا لیکن آپ نے نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔

اِذَا نَتَبِّيْنَ صَلٰوةً لِّمَنْ شَآءَ۔

۱۲۷۰ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ شُعَيْبٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا وَرَخَّصَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ هُوَ شُعَيْبٌ يَعْنِيْ وَهِمَ شُعْبَةُ فِي اسْمِهٖ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا نماز مغرب سے پہلے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں انہیں پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کا نام شعیب ہے اور شعبہ کو اس کے نام میں وہم ہوا۔

بَابُ ۲۵۰ صَلٰوةِ الضُّحٰى۔

چاشت کی نماز

۱۲۷۱ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ عَبَّادٍ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمَعْنٰى عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنِ ابْنِ اٰدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيْمُهٗ عَلٰى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَةُ اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحٰى قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَحَدِيْثُ عَبَّادٍ اَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْاَمْرَ وَالنَّهْيَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ ابْنُ مَنِيْعٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدُنَا يَقْضِيْ شَهْوَتَهٗ وَتَكُوْنُ لَهٗ صَدَقَةٌ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ غَيْرِ حِلِّهَا اَلَمْ يَكُنْ يَاْثَمُ۔

احمد بن منیع، عباد بن عباد، مسدد، حماد بن زید، واصل، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح ہوتے ہی آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہو جاتا ہے کسی سے ملنے پر سلام کرنا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی کا حق ادا کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا کفایت کرتا ہے عباد کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور مسدد نے امر و نہی کا ذکر نہیں کیا اور علاوہ ازیں یہ باتیں کہیں۔ ابن منیع نے اپنی حدیث میں کہا کہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی شہوت کے تحت ایسا کرے تو وہ صدقہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ اگر وہ حرام جگہ ایسا کرتا تو گنہگار نہ ہو جاتا؟

۱۲۷۲ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ فَلَهٗ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَدَقَةٌ وَصِيَامٍ صَدَقَةٌ وَحَجٍّ صَدَقَةٌ وَتَسْبِيْحٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِيْرٍ

ابوالاسود دیلی نے فرمایا کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا۔ صبح کے وقت تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ و بدن پر صدقہ لازم ہو جاتا ہے۔ ہر نماز صدقہ ہے روزے کا صدقہ ہے، حج صدقہ ہے تسبیح، تکبیر اور تحمید ہر ایک صدقہ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سارے اعمال صالحہ کو شمار کر کے فرمایا

صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدُهُ صَدَقَةٌ فَعَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ثُمَّ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَي

کہ ان سب کی طرف سے جو تم میں سے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھے گا تو اسے کفایت کریں گی۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ

سہل بن معاذ بن انس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز فجر پڑھ کر اپنے مصلے پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت دو رکعتیں پڑھ لے۔ اس دوران اچھی بات کے سوا کچھ نہ کہے اس کی خطائیں معاف فرما دی جائیں گی اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي إِثْرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

قاسم ابو عبد الرحمٰن نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نماز سے دوسری نماز تک اگر کوئی لغو کام نہ کیا تو ایسا عمل علیین میں لکھا ہوگا۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ نَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تُعْجِزْنِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ۔

کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! تو دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھنا نہ چھوڑ وہ تجھے اس دن کے آخر تک کفایت کریں گی۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلّٰى سُبْحَةَ الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ

کریب مولیٰ ابن عباس سے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے رہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا ہے کہ احمد بن صالح نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز نماز چاشت پڑھی۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔ ابن السرح سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

سُبْحَةَ الضُّحٰى فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ اِنَّ اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ سُبْحَةَ الضُّحٰى بِمَعْنَاهُ۔

میں حاضر ہوئی اور نماز چاشت کا اس میں کوئی ذکر نہ کیا۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحٰى غَيْرُ اُمِّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِيْ بَيْتِهَا وَصَلّٰى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَلَمْ يَرَهُ اَحَدٌ صَلَّاهُنَّ بَعْدُ۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہمیں کسی نے نہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کیونکہ انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اپنے کاشانۂ اقدس میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے کسی نے

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَقَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّوَرِ قَالَتْ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر سفر سے واپس آنے پر۔ میں نے عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو سورتوں کو ملایا کرتے تھے؟ فرمایا مفصل کو۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ہرگز نہیں پڑھی لیکن میں اسے پڑھتی ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کو پسند فرماتے ہوئے بھی چھوڑ دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل کریں اور وہ ان پر فرض نہ فرما دیا جائے۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَا نَا زُهَيْرٌ نَا سِمَاكٌ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا فَكَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْغَدَاةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلَمَّا طَلَعَتْ قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجالس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا؟ فرمایا ہاں بارہا۔ آپ اس مصلے سے نہ اٹھتے جس پر نماز فجر پڑھی ہوتی یہاں تک کہ سورج نکل آتا جب آفتاب طلوع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے۔

پارہ — ۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ فِيْ صَلٰوةِ النَّهَارِ۔

دن کی نماز کا بیان

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

علی بن عبداللہ بارقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نفلی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ ف

ف۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ نوافل کا ہر دوگانہ جدا ہے لہٰذا ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھنا چاہیے نیز درود ابراہیمی اور دعا بھی خواہ اس کے بعد سلام پھیرے یا نہ پھیرے۔ یہ روایت اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ نوافل کی ایک سلام کے ساتھ دو سے زیادہ رکعتیں نہ پڑھی جائیں بلکہ دیگر روایات کے مطابق نوافل کی دن میں چار اور رات میں آٹھ رکعت تک ایک سلام سے پڑھی جا سکتی ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ نوافل میں غیر مؤکدہ سنتوں کا معاملہ بھی نوافل جیسا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى اَنْ تَشَهَّدَ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاَنْ تَبَاْسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْكَ وَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ سُئِلَ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ مَثْنٰى قَالَ اِنْ شِئْتَ مَثْنٰى وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا۔

عبداللہ بن حارث نے حضرت مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی دو دو رکعتیں ہیں تاکہ ہر دو رکعت پر تم تشہد پڑھو اور اپنی مصیبت و غربت کا حال عرض کرتے ہوئے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہو اے اللہ اے اللہ جو ایسا نہ کرے اس کی نماز ناقص ہے۔ امام ابوداؤد سے پوچھا گیا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے فرمایا کہ چاہے دو دو پڑھو اور چاہے چار چار۔ ف

ف۔ اس روایت سے بھی معلوم ہو رہا ہے کہ نوافل کا ہر دوگانہ مستقل اور جدا ہے خواہ اس کے بعد سلام پھیرا جائے یا نہ پھیرا جائے نیز یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا ضروری نہیں جیسا کہ یہاں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ کی رائے سے واضح ہو رہا ہے۔ نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ابتدائی دور کی بات ہے بعد میں سکون و اطمینان کو ترجیح دی گئی۔ دعا نہ مانگنے کے باعث نماز کا ناقص رہنا ظاہر ہے کہ اس میں خدا کی بزرگی و برتری کے حضور اظہار عجز و نیاز کرنا اور بندہ اپنی عبودیت پیش کرتا ہے دعا کو چھوڑنا گویا مقصود نماز

سے فرمایا کہ بات ''ان'' آیات میں ہے اَلدُّعَاءُ ہُوَ الْعِبَادَۃُ اس آیت کے مطابق ہے تمہارے رب تبارک وتعالیٰ

نے فرمایا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا، تو بندہ کیوں انحراف کرے اور بھاگے جبکہ رحمت الٰہیہ کے بادل

برسنے اور سیراب کرنے کے لیے تلے بیٹھے ہیں اور اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔

باب ۲۷۵ صَلٰوۃُ التَّسْبِیْحِ

۱۲۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً ۔

صلوٰۃ التسبیح کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے فرمایا، اے چچا جان! کیا میں تمہیں نہ دوں؟ کیا تمہیں فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا تمہیں نہ سکھاؤں؟ کیا تمہیں ایسے دس کام نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، نادانستہ یا دانستہ کیے ہوئے، چھوٹے یا بڑے، پوشیدہ یا ظاہر۔ دس کام یہ ہیں کہ تم چار رکعت پڑھو ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھو جب بحالت قیام پہلی رکعت کی قرأت سے فارغ ہو جاؤ تو کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پندرہ دفعہ۔ پھر رکوع میں اسے دس دفعہ کہو پھر رکوع سے سر اٹھا کر اسے دس دفعہ کہو پھر سجدے میں جھک جاؤ اور دس دفعہ اسے کہو، پھر سجدے سے سر اٹھا کر اسے دس دفعہ کہو۔ پھر دوسرے سجدے میں اسے دس دفعہ کہو۔ پھر اپنا سر اٹھا کر دس دفعہ کہو۔ اس طرح ہر رکعت میں پچھتر ہوں اور چاروں رکعتوں میں ایسا ہی کرو۔ اگر تم سے ہو سکے تو روزانہ ایسا ایک مرتبہ کر لیا کرو۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو ہفتے میں ایک بار سہی۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار سہی یہ بھی نہ ہو سکے تو سالانہ ایک بار سہی اور یہ بھی نہ کر سکو تو عمر میں ایک بار سہی۔ ف۔

ف۔ اس حدیث کو ابوداؤد کے علاوہ ابن ماجہ، بیہقی، حاکم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا۔ امام بخاری نے اسے القراءۃ خلف الامام میں نقل کیا۔ بعض حضرات نے اس کی اسناد میں کلام کیا ہے کیونکہ موسیٰ بن عبد العزیز کو مجہول قرار دیا ہے جبکہ یحییٰ بن معین

اور نسائی نے اس کی توثیق کی ہے روایت کے مطابق ان کی تسبیحات کے مواقع میں اختلاف ہے لیکن یہ بات متفقہ ہے کہ ہر رکعت میں پچھتر اور چاروں رکعت میں یہ تسبیح تین سو بار پڑھی جائے گی۔ یہ نماز گناہوں کی مغفرت کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے اور اسے پڑھنا لغو سے خالی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأَبُلِّيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ نَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُرَوْنَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِنِي غَدًا أَحْبُوكَ وَأُثِيبُكَ وَأُعْطِيكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِينِي عَطِيَّةً قَالَ إِذَا زَالَ النَّهَارُ فَقُمْ فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ يَعْنِي مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَوِ جَالِسًا وَلَا تَقُمْ حَتَّى تُسَبِّحَ عَشْرًا وَتَحْمَدَ عَشْرًا وَتُكَبِّرَ عَشْرًا وَتُهَلِّلَ عَشْرًا ثُمَّ تَصْنَعُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَالَ فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ خَالُ هِلَالٍ الرَّائِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ فَقَالَ حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو الجوزاء کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک صحابی نے حدیث بیان کی جو لوگوں کے خیال میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل میرے پاس آنا میں تمہیں کچھ عنایت کروں گا رحمت کروں گا عطا فرماؤں گا۔ میں سمجھا کہ آپ مجھے مال عطا فرمائیں گے فرمایا کہ جب دن ڈھل جائے تو چار رکعتیں پڑھنے کھڑے ہو پھر گزشتہ حدیث کی طرح ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر سیدھے بیٹھ جانا اور کھڑے نہ ہونا جب تک دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ، دس دفعہ اللہ اکبر اور دس دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھ لو۔ پھر چاروں رکعتوں میں ایسا ہی کرو۔ فرمایا کہ اگر تمہارے تمام اہل زمین سے زیادہ گناہ ہوں تب بھی اس کے باعث معاف فرما دیئے جائیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر اس وقت نہ پڑھ سکوں؟ فرمایا کہ رات دن میں جب بھی پڑھ سکو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حبان بن ہلال، ہلال رائی کے ماموں ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے مستمر بن ریان، ابو الجوزاء سے حضرت عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً اور روح بن مسیب اور جعفر بن سلیمان نے عمرو بن مالک نکری، ابو الجوزاء، حضرت ابن عباس سے اسے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ روح کی حدیث میں حدیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الفاظ بھی ہیں۔

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَذَكَرَ نَحْوَهُمْ قَالَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى كَمَا

عروہ بن رویم کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک انصاری نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر سے فرمایا پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ فرمایا کہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں، جیسے مہدی بن میمون کی حدیث میں کہا ہے۔

قَالَ فِيْ حَدِيْثِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ۔

بَابٌ ۳۰۵ رَكْعَتَيِ الْمَغْرِبِ أَيْنَ تُصَلَّيَانِ۔

مغرب کے بعد دو رکعتیں کہاں پڑھی جائیں

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ مُطَرِّفٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوْتِ۔

سعد بن اسحاق، اسحاق بن کعب نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عبد الاشہل کی مسجد میں جلوہ افروز ہوئے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو اس کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ یہ نماز تو گھروں میں پڑھنے والی ہے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ نَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوْبَ مِثْلَهُ۔

حسین بن عبد الرحمٰن جرجانی، طلق بن غنام، یعقوب بن عبد اللہ، جعفر بن ابو مغیرہ، سعید بن جبیر سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں اتنی طویل قرأت پڑھا کرتے تھے کہ جو لوگ مسجد میں ہوتے وہ چلے جاتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے نصر مجدر نے یعقوب سے اسی کے مانند۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا يَعْقُوْبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ مُرْسَلًا قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ كُلُّ شَيْءٍ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مُسْنَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

احمد بن یونس اور سلیمان بن داؤد عتکی، یعقوب، جعفر، سعید بن جبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے معنًا اور مرسلًا روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن حمید کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے یعقوب کو ارشاد فرماتے سنا کہ میں جعفر عن سعید بن جبیر کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمہیں حدیث سناؤں وہ مسند ہوگی کہ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

بَابٌ ۳۰۶ صَلَاةِ الْعِشَاءِ۔

عشاء کی سنتیں

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنِيْ مُقَاتِلُ بْنُ بَشِيْرٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

شریح بن ہانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی نماز عشاء پڑھ کر میرے پاس تشریف لاتے تو

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَلَقَدْ مُطِرْنَا مَرَّةً بِاللَّيْلِ فَطَرَحْنَا لَهُ نِطْعًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ثُقْبٍ فِيهِ يَنْبُعُ الْمَاءُ مِنْهُ وَمَا رَأَيْتُهُ مُتَّقِيًا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ مِنْ ثِيَابِهِ قَطُّ۔

چار یا چھ رکعتیں ضرور پڑھے اور ایک دفعہ رات کے وقت بارش ہوئی تو ہم نے آپ کے لیے چمڑا بچھا دیا اور گویا میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ اس کے سوراخ سے پانی نکل کر بہہ رہا ہے اور میں نے کبھی آپ کو نہیں دیکھا کہ مٹی سے اپنے کپڑے بچاتے ہوں۔ ف

ف۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانا کہ اس سوراخ کو گویا میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ پانی اس کے اندر سے بہہ رہا ہے۔ یہی تو سچی محبت کی نشانی ہے کہ محب صادق کے دل و دماغ میں محبوب کی یادوں کا چراغاں رہتا ہے اور پھر یاد بھی کس محبوب کی ہے جو مخلوق ہی کا محبوب نہیں بلکہ خالق و مالک کا بھی محبوب ہے جس کی پیروی پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کو موقوف رکھتے ہوئے فرمایا قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ (۳:۳۱) کائنات کا ہر فرد پروردگار عالم کی رضا چاہتا ہے لیکن پروردگار عالم اپنے محبوب کی رضا چاہتا ہے۔ اسی لیے تو فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (۹۳:۵) نیز فرمایا فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا (۲:۱۴۴) ایسے محبوب کی یادوں کا محب صادق کے ذہن میں ہر وقت کھلا چراغاں نہ رہے گا تو نہ اس حال سے ہر وقت ہی کیسا ہوگا۔ ؎

ان کی دھن ان کی لگن ان کی تمنا ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامان حیات

ابواب قیام اللیل

باب نسخ قیام اللیل والتیسیر فیہ

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ابْنُ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْمُزَّمِّلِ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِيهَا عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَنَاشِئَةُ اللَّيْلِ أَوَّلُهُ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ لِأَوَّلِ اللَّيْلِ يَقُولُ هُوَ أَجْدَرُ أَنْ تُحْصُوا مَا فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا نَامَ لَمْ يَدْرِ مَتَى يَسْتَيْقِظُ وَقَوْلُهُ أَقْوَمُ قِيلًا هُوَ أَجْدَرُ أَنْ يَفْقَهَ فِي الْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا

رات کی نماز کا بیان

تہجد کی فرضیت کا منسوخ ہونا اور اس میں آسانی

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورۃ المزمل میں فرمایا گیا۔ "رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے" (۷۳:۲) یہ حکم آیت "اسے معلوم ہے اے مسلمانو! تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنے کرم سے تم پر رجوع فرمائی۔ اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو" (۷۳:۲۰) سے منسوخ فرما دیا۔ رات کا اٹھنا ابتدا میں ہے اور صحابہ کرام رات کے پہلے حصے میں نماز پڑھتے تھے۔ فرمایا ہے کہ اس کا شمار کرنا زیادہ آسان ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر رات کا قیام فرض فرمایا ہے کیونکہ انسان جب سو جاتا ہے تو معلوم نہیں کب جاگے اور ارشاد ربانی اقوم قیلا سے مراد ہے کہ یہ وقت قرآن مجید سمجھنے کے لیے زیادہ مناسب

يَقُولُ قُمْ إِلَّا قَلِيلًا -

١٢٩١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ أَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوا يَقُومُونَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى نَزَلَ آخِرُهَا وَكَانَ بَيْنَ أَوَّلِهَا وَآخِرِهَا سَنَةٌ -

ہے اور ارشاد باری تعالیٰ اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ... سماک حنفی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کہ جب سورۂ المزمل کا پہلا حصہ نازل ہوا تو صحابۂ کرام رمضان المبارک کے بار قیام کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آخری حصہ نازل ہو گیا۔ پہلے اور آخری حصے کے درمیان ایک سال کا وقفہ ہے۔

بَابٌ ٢٥٦ قِيَامِ اللَّيْلِ -

راتوں کو قیام کرنا

١٢٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے سوئے ہوئے آدمی کی گردن میں شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہ بات دل نشین کرتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے لہٰذا سو جاؤ پس اگر وہ جاگ کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پس وہ صبح کرتا ہے خوش و خرم اور ہشاش بشاش ورنہ پریشان حال اور پژمردہ رہتا ہے۔

١٢٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي قَيْسٍ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهُ وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا -

عبد اللہ بن ابو قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رات کے قیام کو ترک نہ کیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے نہیں چھوڑا تھا اور آپ جب بیماری یا سستی کی حالت میں ہوتے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

١٢٩٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو جگاتا ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو جگاتی ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکتی ہے۔ ف

ف۔ رات کو اٹھنا اور اپنے پروردگار کی عبادت کرنا بڑی سعادت ہے۔ جس کو یہ سعادت بخشی گئی یا جو خاوند اس دولت سے مشرف ہوا اور اپنی بیوی کو بھی اس میں شریک کرے وہ اور بھی خوش نصیب ہے۔ اسی طرح خاوند کو جگانے والی بیوی ایسے سعادت مند جوڑے کو دونوں جہان میں حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوں گے۔ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے شیدائیوں کو شب بیداری پر حریص دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَّأَقْوَمُ قِيلًا (۷۳ : ۶) یہ نفس پر گراں ہے لیکن بات کو سیدھا کرنے کے لیے موثر کیا ہے کیونکہ

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی!

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ كَثِيرٍ وَلَا ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَعَلَهُ كَلَامَ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَأُرَاهُ ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ سُفْيَانَ مَوْقُوفٌ۔

ابن کثیر، سفیان، مسعر، علی بن اقمر، محمد بن حاتم بن بزیع، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، علی بن اقمر، اغر، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کے وقت آدمی اپنی بیوی کو جگائے اور دونوں نماز پڑھیں یا دونوں دو رکعتیں پڑھیں تو وہ ذکر کرنے والوں میں لکھے جاتے ہیں۔ ابن کثیر نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا اور نہ حضرت ابوہریرہ کا ذکر کیا اور اسے حضرت ابو سعید کا کلام بتایا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن مہدی نے اسے سفیان سے روایت کیا ہے اور میرے خیال میں حضرت ابوہریرہ کا ذکر کیا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ سفیان کی حدیث موقوف ہے۔

بَابُ النُّعَاسِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں نیند آنا

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں نیند آئے تو اسے سو جانا چاہیے یہاں تک کہ نیند دور ہو جائے کیونکہ جب تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ہو سکتا ہے کہ وہ بخشش مانگنے کی جگہ اپنے آپ کو گالی دے رہا ہو۔

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کے وقت قیام کرے اور قرآن مجید اس کی زبان پر دشوار ہونے لگے اور معلوم نہ ہو کہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے سو جانا

عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ حَمْنَةُ ابْنَةُ جَحْشٍ تُصَلِّي فَإِذَا أَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُصَلِّ مَا أَطَاقَتْ فَإِذَا أَعْيَتْ فَلْتَجْلِسْ قَالَ زِيَادٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ حُلُّوهُ فَقَالَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

بَابٌ ۷۵۸ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ الْمَعْنَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ قَالَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

بَابٌ ۷۵۹ مَنْ نَوَى الْقِيَامَ فَنَامَ۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رِضًى أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

چاہیے۔

عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو دو ستونوں سے رسی بندھی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ حمنہ بنت جحش نماز پڑھتی ہے جب تھک جاتی ہے تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بساط کے مطابق نماز پڑھے جب تھک جائے تو بیٹھ جانا چاہیے۔ زیاد کی حدیث میں ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ زینب کی ہے جو نماز پڑھتی ہے جب سست پڑ جائے یا تھک جائے تو اسے تھام لیتی ہے فرمایا کہ اسے کھول دو۔ فرمایا تم اپنی بساط کے مطابق نماز پڑھا کرو جب سست پڑ جاؤ یا تھک جاؤ تو بیٹھ جانا چاہیے۔

جس کا سونے کے باعث وظیفہ رہ جائے

قتیبہ بن سعید، ابو صفوان عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان، سلیمان بن داؤد اور محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سائب بن یزید اور عبید اللہ، عبدالرحمن بن عبد، ابن وہب بن عبد القاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو اپنے ورد وظیفے کو چھوڑ کر سو جائے تو اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان میں پڑھ لے ایسا کرنے پر اس کے لیے یہی لکھا جائے گا کہ گویا اس نے رات میں ہی پڑھا ہے۔

جس کا قیام کرنے کا ارادہ تھا لیکن سوتا رہا

سعید بن جبیر نے اپنے ایک معتمد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

سَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ يَغْلِبُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رات کے وقت نماز پڑھنی تھی لیکن اس پر نیند غالب آگئی تو اس کے لیے نماز کا ثواب لکھا جائے گا اور نیند اس کے لیے صدقہ ہوگی۔

بَابٌ ۲۶۱ أَيُّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ۔

رات کا افضل حصہ

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور عبد اللہ اغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب عزوجل ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہو اور فرماتا ہے کہ جو مجھ سے دعا کرے گا تو میں دعا قبول فرماؤں گا۔ جو مجھ سے سوال کرے گا تو میں عطا کروں گا۔ جو مجھ سے بخشش چاہے گا تو میں اسے بخش دوں گا۔

ف۔ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مؤطا امام مالک کی مرویات سے ہے۔ اس حدیث میں يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا کے الفاظ سے جن عیں نے دھوکا کھایا اور فرقِ باطلہ سے مشبہ و مجسمہ کی ضلالتوں سے حصہ پایا ہے وہ خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو گمراہ کرنے میں کوشاں رہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ خدائے سبوح و قدوس عرش پر رہتا ہے اور پچھلی رات پہلے آسمان پر اتر آتا ہے یہ خدا کی ذات و صفات سے ناآشنا ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ اترنا چڑھنا اور آنا جانا اس کے افعال ہیں جو جسم ہو۔ جب باری تعالیٰ عزشانہ جسم سے پاک اور بے نیاز ہے تو ایسے افعال کے مواقع پر اس کے لائق یہی عقیدہ رکھا جا سکتا ہے کہ اس کے ظاہر پر ایمان لائیں اور حقیقی مفہوم کو خدا کے سپرد کریں کیونکہ جب خدا کی ذات و صفات کسی عقل میں آ نہیں سکتیں، سما نہیں سکتیں تو اپنی قدرت کو آپ ہی جانے اور کیوں نہ ایسا کہیں کہ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى (۱۶: ۶۰) اگر خدا کے لیے انسانوں یا کسی اور جسم مخلوق کی طرح چلنا پھرنا اور اترنا چڑھنا مانا جائے تو اس کے پیر ہوں گے جن سے چلتا ہوگا اور جسم ہوا کہ پیر تو جسم کا حصہ ہوتے ہیں [illegible] فرقہ مشبہ کے سامنے یہ چلنا اور حق و صداقت سے مچلنا ہی ہے کیونکہ جو جسم رکھتا اور چلنے کے لیے پیروں کا محتاج ہے اسے اللّٰهُ الصَّمَدُ (۱۱۲: ۲) کس منہ سے کہا جائے گا؟ جیسے ان کا مجسم خدا چل کر آسمان دنیا پر اتر آیا، آسمان میں سما گیا۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (۵۵: ۲۶) پڑھ کر بتائیں کہ اس طرح انہوں نے خدا کو فانی بنایا یا نہیں؟ کیونکہ دنیا کے پردے پر جو چیز کسی جگہ بھی ہے یا ہوگی [illegible] تحت الثریٰ تک یا آسمان میں عرش معلی تک سب وہ فانی ہے۔ قرآن کریم میں مخلوق کے اس ذکر فنا کے ساتھ ہی یہ استثناء موجود ہے۔ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (۵۵: ۲۷) یہ اسی وجہ سے ہے کہ باری تعالیٰ عزشانہ اس کائنات ارضی و سماوی کی کسی جگہ میں نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی چیز اسے اپنے اندر سما سکتی ہے کیونکہ اس کی ذات کریم باقی ہے اور فانی چیز باقی کا احاطہ نہیں کر سکتی اور نہ ذات باقی کسی بڑی سے بڑی فانی چیز میں سما سکتی ہے خواہ وہ آسمان دنیا ہو یا عرش و کرسی بلکہ اس کی ذات کریم تو نہ کسی کے علم و ادراک میں آئے اور نہ کسی کے وہم و گمان میں سمائے کیونکہ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ (۴۱: ۵۴)

جب ہم مخلوق کے ہر فرد کا احاطہ کر رہے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد ذات باری تعالیٰ کا احاطہ کر لے اور اپنے اندر سمو سکے اور خدا اس کے اندر سما سکے۔ لہٰذا اللہ اور اللہ و قدوس کی ذات تو علم و ادراک میں بھی نہیں سما سکتی یہ جائیکہ زمان و مکان میں سما سکے اسی لیے عارف حقانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ رضی ۱۶۲۴ء) نے حقیقت کے چہرے سے پردہ ہٹاتے ہوئے اس اسلامی عقیدے کو یوں بیان کیا ہے۔ ہم ایسے خدا کی ہرگز پرستش نہیں کرتے جو احاطۂ شہود میں آ سکے یا دیکھا جا سکے۔ دائرہ معلومات میں آ سکے اور وہم و گمان میں سما سکے۔ کیونکہ مشہود، مرئی، معلوم، موہوم اور متخیل بھی مشاہدہ کرنے والے دیکھنے والے، جاننے والے اور خیال دوڑانے والے کی طرح مخلوق و حادث ہے (مبدا و معاد مترجم، مطبوعہ کراچی ص ۴۶) واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۴ وقت قيام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو کس وقت قیام فرمایا کرتے تھے

۱۳۰۲ - حدثنا حسين بن يزيد الكوفي نا حفص عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليوقظه الله عز وجل بالليل فما يجيء السحر حتى يفرغ من جزئه.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب رات کے وقت اللہ تعالیٰ جگا دیتا تو صبح ہونے سے پہلے اپنے ورد و وظائف سے فارغ ہو جایا کرتے تھے۔

۱۳۰۳ - حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا أبو الأحوص ح وحدثنا هناد عن أبي الأحوص وهذا حديث إبراهيم عن أشعث عن أبيه عن مسروق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لها أي حين كان يصلي قالت كان إذا سمع الصراخ قام فصلى.

ابراہیم بن موسیٰ، ابو الاحوص، ہناد، ابو الاحوص، ابراہیم، اشعث ان کے والد ماجد، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا کہ کس وقت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنتے تو نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے۔

۱۳۰۴ - حدثنا أبو توبة عن إبراهيم بن سعد عن أبيه عن أبي سلمة عن عائشة قالت ما ألفاه السحر عندي إلا نائما تعني النبي صلى الله عليه وسلم.

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس صبح کے وقت سوتے رہتے تھے۔

۱۳۰۵ - حدثنا محمد بن عيسى نا يحيى ابن زكريا عن عكرمة بن عمار عن محمد بن عبد الله الدؤلي عن عبد العزيز ابن أخي حذيفة عن حذيفة قال كان النبي صلى

حضرت حذیفہ کے بھتیجے عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی حادثہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے

اللہ علیہ وسلم اذا حزبہ امر صلی۔

١٣٠٦ - حدثنا ہشام بن عمار نا الہقل بن زیاد السکسکی نا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ قال سمعت ربیعۃ بن کعب الاسلمی یقول کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتیہ بوضوئہ وبحاجتہ فقال سلنی فقلت مرافقتک فی الجنۃ قال او غیر ذلک قلت ہو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گزاری اور آپ کے لیے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے مانگ لو۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ جنت میں آپ کی رفاقت۔ فرمایا کہ اس کے سوا اور کچھ؟ عرض کی کہ یہی کافی ہے۔ فرمایا کہ زیادہ سجدے کرکے میری مدد کرتے رہنا۔ ف

ف۔ یہ روایت سنن ابوداؤد کے علاوہ صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ اور معجم کبیر طبرانی میں بھی موجود ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ پروردگار عالم کے خلیفۂ اعظم محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریائے کرم جوش میں آیا تو حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا سل۔ سنن ابوداؤد میں سلنی ہے یعنی مجھ سے مانگ لو۔ طبرانی میں ہے۔ سلنی فاعطیک مجھ سے مانگ لو میں عطا فرما دوں گا۔ موجودہ دور کے [illegible] فروش ٹولے کے بقول تو یہ فرمانا تھا کہ جو کچھ مانگنا ہو خدا سے مانگو اور ہم بھی دعا کریں گے بلکہ اس کے برعکس فرمایا کہ ہم سے مانگو ہم عطا فرمائیں گے۔ گویا یہ خوبصورت عملی کا اظہار فرمایا جا رہا ہے اور یہ بھی [illegible] فرمایا کہ جو کچھ ہمارے کاشانۂ اقدس میں نظر آئے اس میں سے کچھ نہیں چاہیے مانگ لو۔ بلکہ فرمایا کہ جو جی میں آئے ہم سے مانگو۔ صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ معلوم ہوتا ہے کہ باری تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم اور ماذون و مختار ہیں لہٰذا دنیا و آخرت کی ہر چیز دے سکتے ہیں اسی لیے حضرت ربیعہ نے صرف جنت نہ مانگی بلکہ حضور سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگی۔ اگر حضور سے مانگنا شرک ہوتا تو حضور خود ایسا کیوں فرماتے؟ حضرت ربیعہ کیوں حضور سے مانگتے؟ محدثین کرام کیوں ایسی حدیثوں کو کتب احادیث میں درج کرتے؟ کیا حضور نے حضرت ربیعہ کو شرک کی تعلیم دی؟ کیا حضرت ربیعہ نے حضور سے جنت میں رفاقت مانگ کر شرک کیا؟ کیا محدثین کرام نے ایسی حدیثوں کو اپنی کتابوں میں جگہ دے کر شرک کی نشر و اشاعت کی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ مگر توحید کے نام نہاد علمبرداروں کے نزدیک یہ شرک نہیں تو [illegible] قربانیوں کو چھوڑ جائے مسلمانوں پر ترس کھاتے ہوئے توحید اور شرک کی تعریفوں پر نظر ثانی کر لینی چاہیے جبکہ ایسا کرنے سے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرا کر ان کے خرمن اتحاد میں آگ لگانے کا ناپاک منصوبہ برد ہو جائے گا اور بڑی حد تک اتفاق و اتحاد کی جانب راہیں چلنے لگیں گی۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کے اندر اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ١٠٥٢ھ نے اہل حق کی ترجمانی کا فریضہ یوں ادا کیا ہے۔

از اطلاق سوال کہ فرمود سل بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرچہ خواہد ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد۔

مطلق سوال کرنے کے لیے فرمانا کہ مانگ لو اور کسی خاص مطلوب چیز کی تخصیص نہ کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام کام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دست مبارک کی ہمت و کرامت سے وابستہ ہیں کہ جو چیز چاہیں اور جس کے لیے چاہیں اپنے پروردگار

کے حکم سے عطا فرمائیں۔

اسی حدیث کی شرح لکھتے ہوئے گیارہویں صدی کے مجدد برحق اور اہلسنت وجماعت کے مایۂ ناز محقق و محدث علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری (م ۱۰۱۴ھ) نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حقیقت کے چہرے سے یوں نقاب ہٹائی ہے۔

يُؤْخَذُ مِنْ إِطْلَاقِهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَكَّنَهُ مِنْ إِعْطَاءِ كُلِّ مَا أَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس مطلق حکم فرمانے سے معلوم ہورہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے جس کو جو چیز چاہیں عطا فرمائیں۔

اس لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے مسلمانوں کو یوں فہمائش کی ہے۔ ؎

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ می خواہی تمنا کن

امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف میں اس عقیدے کو یوں نظم فرمایا۔ ؎

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ماضی قریب کے ایک عاشقِ صادق نے یہ عقیدہ یوں بیان فرمایا ہے۔ ؎

مانگیں گے مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے!

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ قَالَ كَانُوا يَتَيَقَّظُونَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّونَ قَالَ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ قِيَامُ اللَّيْلِ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت "ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں" (۳۲: ۱۶) کے متعلق فرمایا کہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے۔ حسن بصری کہا کرتے کہ رات کو قیام کیا کرتے تھے۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ فِي قَوْلِهِ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ قَالَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيٰى وَكَذٰلِكَ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس نے آیت "وہ رات میں کم سویا کرتے" (۵۱: ۱۷) کے متعلق فرمایا کہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے۔ یحییٰ بن سعید کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اسی طرح آیت تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ کے متعلق فرمایا۔

بَابُ افْتِتَاحِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ۔

رات کی نماز میں پہلے دو رکعتیں پڑھے

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ

ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کے وقت نماز پڑھے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھ لے۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ لْيُطَوِّلْ بَعْدُ مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فِيهِمَا تَجَوَّزْ۔

مخلد بن خالد، ابراہیم بن خالد، رباح، معمر، ایوب، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معناً روایت کی اور یہ بھی فرمایا۔ پھر اس کے بعد جتنی چاہے طویل پڑھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حماد بن سلمہ، زہیر بن معاویہ اور ایک جماعت نے ہشام سے اور اسے حضرت ابوہریرہ پر موقوف کیا اور اسی طرح ایوب اور ابن عون نے حضرت ابوہریرہ سے اسے موقوفاً روایت کیا اور اسے روایت کیا ابن عون نے محمد بن سیرین سے اور ان دونوں میں فیہما تجوز فرمایا۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ يَعْنِي أَحْمَدَ نَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ۔

احمد بن حنبل، حجاج، ابن جریج، عثمان بن ابو سلیمان، ازدی، عبید بن عمیر، حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ طویل قیام کرنا۔

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى۔

نمازِ شب کی دو دو رکعتیں ہیں

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نمازِ شب کی دو دو رکعتیں ہیں جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے اپنی پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا لے۔

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ۔

رات کی نماز میں قراءت کا آواز سے پڑھنا

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ

محمد بن جعفر ورکانی، ابن ابی الزناد، عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب

ثنا ابن أبي الزناد عن عمرو بن أبي عمرو مولى المطلب عن عكرمة عن ابن عباس قال كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم على قدر ما يسمعه من في الحجرة وهو في البيت.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قراءت ایسی ہوتی کہ جو حجرے میں ہوتا وہ سن لیتا جبکہ آپ کاشانۂ اقدس میں ہوتے۔

۱۳۱۴ - حدثنا محمد بن بكار بن الريان ثنا عبد الله بن المبارك عن عمران بن زائدة عن أبيه عن أبي خالد الوالبي عن أبي هريرة أنه قال كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل يرفع طورا ويخفض طورا قال أبو داود أبو خالد الوالبي اسمه هرمز.

ابو خالد والبی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قراءت ایسی ہوتی کہ کبھی بلند آواز سے پڑھتے اور کبھی آہستہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو خالد والبی کا نام گرامی ہرمز ہے۔

۱۳۱۵ - حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد عن ثابت البناني عن النبي صلى الله عليه وسلم وحدثنا الحسن بن الصباح ثنا يحيى بن إسحاق ثنا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن عبد الله بن رباح عن أبي قتادة أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج ليلة فإذا هو بأبي بكر يصلي يخفض من صوته قال ومر بعمر بن الخطاب وهو يصلي رافعا صوته قال فلما اجتمعا عند النبي صلى الله عليه وسلم قال النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا بكر مررت بك وأنت تصلي تخفض صوتك قال قد أسمعت من ناجيت يا رسول الله قال وقال لعمر مررت بك وأنت تصلي رافعا صوتك قال فقال يا رسول الله أوقظ الوسنان وأطرد الشيطان زاد الحسن في حديثه فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا بكر ارفع من صوتك شيئا وقال لعمر اخفض من صوتك شيئا.

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت بنانی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ حسن بن صباح، یحییٰ بن اسحٰق، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، عبداللہ بن رباح نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات باہر نکلے تو حضرت ابوبکر آہستہ آواز سے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اسے سنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا۔ فرمایا کہ اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر! تم اپنی آواز تھوڑی سی بلند کر لو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ تم اپنی آواز تھوڑی سی پست کر لیا کرو۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ ورد کا عالم کو سنانا اور ریاء سے بچنا ہو تو آہستہ ذکر کرنا افضل ہے اور مقصود اگر سوتے ہوئے لوگوں کو جگانا، دور دور تک کی چیزوں کو گواہ بنانا اور ہر قسم کے شیطانوں کو بھگانا ہو تو بلند آواز سے ذکر کرنا افضل

ہے۔ دونوں کا معاملہ نیت سے وابستہ ہے اور کسی فریق پر اعتراض کرنا مناسب نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۱۶ حدثنا أبو حصين بن يحيى الرازي ثنا أسباط بن محمد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذه القصة لم يذكر فقال لأبي بكر ارفع من صوتك شيئا ولعمر اخفض شيئا زاد وقد سمعتك يا بلال وأنت تقرأ من هذه السورة ومن هذه السورة قال كلام طيب يجمع الله بعضه إلى بعض فقال النبي صلى الله عليه وسلم كلكم قد أصاب۔

ابو حصین بن یحییٰ رازی، اسباط بن محمد، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ واقعہ روایت کیا لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا کہ آواز کچھ بلند کرو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ آواز کچھ پست کرو بلکہ یہ فرمایا کہ اے بلال! میں نے سنا کہ تم نے اس سورت سے پڑھا اور اس سورت سے بھی۔ عرض گزار ہوئے کہ پاکیزہ کلام ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ایک حصے کو دوسرے سے ملا دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نے درست کیا۔

۱۳۱۷ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد عن هشام بن عروة عن عروة عن عائشة أن رجلا قام من الليل فقرأ فرفع صوته بالقرآن فلما أصبح قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحم الله فلانا كأين من آية أذكرنيها الليلة كنت قد أسقطتها قال أبو داود رواه هارون النحوي عن حماد بن سلمة في سورة آل عمران في الحروف وكأين من نبي۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رات کے وقت قیام کیا اور قرأت قرآن کے وقت آواز کو بلند رکھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر رحم فرمائے کہ رات اس نے کاین من نبی (۳:۱۴۶) والی آیت مجھے یاد کروا دی جسے میں بھولنے لگا تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہارون نحوی نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت سورۂ آل عمران کی ہے۔

۱۳۱۸ حدثنا الحسن بن علي ثنا عبد الرزاق أنا معمر عن إسماعيل بن أمية عن أبي سلمة عن أبي سعيد قال اعتكف رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فسمعهم يجهرون بالقراءة فكشف الستر وقال ألا إن كلكم مناج ربه فلا يؤذين بعضكم بعضا ولا يرفع بعضكم على بعض في القراءة أو قال في الصلاة۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف بیٹھے کہ لوگوں کی آواز سے قرأت پڑھتے سنا۔ آپ نے پردہ ہٹا کر فرمایا۔ دیکھو! تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے لہٰذا کوئی دوسرے کے کام میں رکاوٹ نہ ڈالے اور قرأت میں کوئی دوسرے سے اپنی آواز کو بلند نہ کرے یعنی نماز کے دوران۔

۱۳۱۹ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا إسماعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن عقبة

کثیر بن مرہ حضرمی نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظاہر کر کے قرآن مجید پڑھنے والا ایسا ہے جیسے ظاہر

ابن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن كالمسر بالصدقة۔

...کرکے صدقہ دینے والا اور چھپا کر قرآن کریم پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔ ف

ف۔ جس طرح بعض مواقع پر لوگوں کے سامنے خیرات کرنا افضل ہے کہ دوسروں لوگوں کو ترغیب ہو اور بعض مواقع پر چھپا کر دینا افضل ہے کہ ریا سے محفوظ رہ سکے۔ اسی طرح قرآن کریم بھی بعض موقع پر آہستہ اور بعض مقام پر آواز سے پڑھنا افضل ہے۔ یہ بات نیت پر موقوف ہے کہ مقصود دوسرے لوگوں کو رغبت دلانا ہے یا اپنی للہیت دکھانا۔ نیتوں کا جاننے والا پروردگار عالم ہے لہٰذا خواہ مخواہ کسی پر فتویٰ نہیں جڑنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب في صلاة الليل۔

تہجد کی رکعتیں

۱۳۲۰۔ حدثنا ابن المثنى نا ابن أبي عدي عن حنظلة عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل عشر ركعات ويوتر بسجدة ويسجد سجدتي الفجر فذلك ثلاث عشرة ركعة۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کی دس رکعتیں پڑھتے۔ ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں فجر کی پڑھتے یہ کل تیرہ رکعتیں ہیں۔

۱۳۲۱۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل إحدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فإذا فرغ منها اضطجع على شقه الأيمن۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے ان میں سے ایک کے ساتھ وتر بنا لیتے۔ جب اس نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

۱۳۲۲۔ حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم ونصر بن عاصم وهذا لفظه قالا نا الوليد نا الأوزاعي وقال نصر عن ابن أبي ذئب والأوزاعي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى أن ينصدع الفجر إحدى عشرة ركعة يسلم من كل ثنتين ويوتر بواحدة ويمكث في سجوده قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية قبل أن يرفع رأسه فإذا سكت المؤذن بالأولى من صلاة الفجر قام

عبدالرحمن بن ابراہیم اور نصر بن عاصم، ولید، اوزاعی، نصر، ابن ابی ذئب، اوزاعی، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہونے اور فجر طلوع ہونے کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور سجدے میں اتنی دیر رہتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے اور سر مبارک کو پھر اٹھاتے۔ جب نماز فجر سے پہلے مؤذن اذان پڑھ کر خاموش ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی

ثم ركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الأيمن حتى يأتيه المؤذن۔

خدمت میں حاضر ہو جاتا۔

۱۳۲۳۔ حدثنا سليمان بن داود المهري نا ابن وهب أخبرني ابن أبي ذئب وعمرو بن الحارث ويونس بن يزيد أن ابن شهاب أخبرهم بإسناده ومعناه قال ويوتر بواحدة ويسجد سجدة قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية قبل أن يرفع رأسه فإذا سكت المؤذن من صلاة الفجر وتبين له الفجر وساق معناه قال وبعضهم يزيد على بعض۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، ابن ابی ذئب اور عمرو بن حارث اور یونس بن یزید نے ابن شہاب سے اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کو معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور ایسا سجدہ کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے۔ اپنا سر اٹھانے سے پہلے جب مؤذن فجر کی اذان سے فارغ ہوتا اور فجر ظاہر ہو جاتی باقی حدیث معناً بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک کی حدیث میں دوسرے سے کچھ زیادہ ہے۔

۱۳۲۴۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا وهيب نا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة يوتر منها بخمس لا يجلس في شيء من الخمس حتى يجلس في الآخرة فيسلم قال أبو داود رواه ابن نمير عن هشام نحوه۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑھا کرتے جن میں وتر کی پانچ رکعتیں ہوتیں ان پانچوں میں نہ بیٹھتے یہاں تک کہ آخری میں بیٹھ کر سلام پھیر دیتے امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن نمیر نے ہشام سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

۱۳۲۵۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة ثم يصلي إذا سمع النداء بالصبح ركعتين خفيفتين۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر جب صبح کی اذان سنتے تو نماز پڑھتے یعنی ہلکی پھلکی دو رکعتیں۔

۱۳۲۶۔ حدثنا موسى بن إسماعيل ومسلم بن إبراهيم قالا نا أبان عن يحيى عن أبي سلمة عن عائشة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة كان يصلي ثماني ركعات ويوتر بركعة ثم يصلي قال مسلم بعد الوتر ركعتين وهو قاعد فإذا أراد أن يركع قام فركع ويصلي بين أذان الفجر والإقامة

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے اور وتر کی ایک رکعت پڑھ کر اور نماز پڑھتے۔ مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

رَكْعَتَيْنِ۔

۱۳۴۷ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کے حسن و طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے حسن و طوالت کے بارے میں کیا پوچھتے ہو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ! بیشک میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ ف

ف۔ یہ حدیث بھی موطا امام مالک کی مرویات سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی یَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي کہ اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ سبحان اللہ! جس کے سر پر خلافت عظمیٰ کا تاج ہو وہ باذن اللہ ملک خدا کا نگران و شاہد ہے۔ کسی حالت میں غافل کیوں رہے۔ بعض حضرات کے نزدیک ہر نبی کی یہی حالت ہوتی تھی کہ وہ اپنی امت کے شاہد تھے کیونکہ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ (۴ : ۴۱) ان کے حق میں شاہد ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (۴ : ۴۱) نیز فرمایا رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُولًا (۷۳ : ۱۵) نیز ارشاد ہوا إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا (۴۸ : ۸) لہٰذا کائنات ارضی و سماوی کا وہ شاہد ایسا خبردار بنایا گیا کہ بحالت خواب بھی خلافت عظمیٰ کی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور کون و مکان سے بے خبر نہیں ہوتا تھا۔

بعض لوگ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی خلافت کو تسلیم کرتے ہوئے بھی ان کی اس خداداد صلاحیت کا انکار کرنا ضروری سمجھتے اور ان مقدس ہستیوں کو بے خبر ٹھہرانے میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ لوگ نبوت کے منکر اور خصائص نبوت سے بے خبر ہونے کا ثبوت دیتے ہیں ان کی زبانوں پر نبوت و رسالت کا اقرار تو ہوتا ہے لیکن منصب نبوت کی عظمت اور خصائص کو انہوں نے اپنے دلوں میں جگہ دی ہی نہیں ہوتی اس لیے ان کی زبانوں پر خصائص نبوت کا انکار ہی آتا ہے جس سے ایمان بالرسالت کی نفی ہو جاتی ہے۔ ان مہربانوں کی نظر میں نبی بھی محض ایک مولانا صاحب کی طرح ہوتا ہے جو دینی مسائل میں ماہر ہوتا ہے انہیں صرف یہی فرق نظر آتا ہے کہ مولوی صاحب نے علوم دینیہ کسی استاد سے سیکھے اور کتابوں سے پڑھے ہوتے اور نبی کے پاس بذریعہ وحی آتے ہیں۔ اس کے سوا نبی کا اور کوئی تصور سرے سے ان حضرات کے ذہنوں میں ہوتا ہی

نہیں۔ بایں وجہ وہ نبی کو کائناتِ ارضی و سماوی سے اپنے مولوی صاحبان کی طرح بے خبر ماننے پر اصرار کرتے اور دوسروں سے ایسا ہی منوانے پر زور لگاتے رہتے ہیں حالانکہ جو بے خبر ہو وہ نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ بے خبر نہیں ہوتا کیونکہ وہ منصب نبوت پر فائز ہونے کے باعث زمین میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محرم راز و صاحب اسرار نے منصب نبوت کی خصوصیت کے چہرے سے پردہ ہٹا کر اس حدیث کے بارے میں یوں تصریح فرمائی ہے۔

حدیث تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي کہ تحریر یافتہ بود اشارت بدوام آگاہی نیست بلکہ اخبار است از عدم غفلت از جریان احوال خویش و امت خویش۔ لہذا نوم در حق آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناقض طہارت نگشت و چوں نبی در رنگ شبان است در محافظت امت غفلت شایان منصب نبوت او نباشد (دفتر اول، مکتوب ۹۹)۔

حدیث تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي جو تحریر کی تو اس میں دوام آگاہی کی جانب اشارہ نہیں ہے بلکہ اس میں اپنے اور اپنی امت کے حالات سے باخبر رہنے کی خبر ہے۔ لہٰذا سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں نیند ناقض وضو نہیں ہے کیونکہ نبی امت کے لیے نگران کے رنگ میں ہوتا ہے جس کے باعث غفلت اس کے منصب نبوت کے شایانِ شان نہیں ہوتی۔

نبی کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہوتا ہے، اس لیے نبی کو خالق اور مخلوق کا ساری مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا جاتا ہے۔ احادیث مطہرہ کے اندر یہ بات امر یہ ہے بعض فرشتوں کا مخلوق کے بارے میں اتنا وسیع علم فرمایا گیا ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے لیکن قرآن کریم شاہد ہے کہ مخلوق خدا کے بارے میں تمام فرشتوں کے مجموعی علم سے حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کا علم بڑھ کر رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا پہلا خلیفہ بنا کر زمین پر بھیجنا تھا۔ جملہ فرشتوں نے اپنے عجز کا اظہار ان لفظوں میں کیا لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (۲: ۳۲) ہمیں سارا علم نہیں جو تم نے سکھایا اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہمہ دانی کا یوں ذکر فرمایا گیا فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ (۲: ۳۳) جب اس نے انہیں ان سب چیزوں کے نام بتا دیے۔ اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش حضرات کو منصب نبوت پر فائز کر کے ان کے سروں پر تاج خلافت سجایا اور اسی طرح انہیں بھی زیور علم سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا جو ان کے خلیفۃ اللہ ہونے پر دلالت کرتا ہے اور ساری مخلوق میں وہ علم و عرفان کے لحاظ سے اسی طرح ممتاز نظر آتے ہیں جیسے آسمان میں شمس و قمر نظر آتے ہیں۔

تمام فرشتوں سے بڑھ کر اکیلے حضرت آدم علیہ السلام کو علم دیا گیا اور اسی طرح ہر نبی کو سارے گروہ انبیاء سے بڑھ کر اپنے علم اعظم، محبوب اکرم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم مرحمت فرمایا گیا اور اتنا کثیر و وافر مقدار مرحمت فرمایا گیا کہ بڑے سے بڑا اس کی وسعتوں اور رفعتوں کا اندازہ و احاطہ کرنے سے قاصر رہ گیا۔ پس اپنے علم کو یا وہ خود جانتے ہیں کہ کتنا عطا فرمایا گیا یا ان کا عطا فرمانے والا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ اس نے کتنا عطا فرمایا ہے، جس کا ارشاد ہے وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ (۴: ۱۱۳) یعنی اللہ تعالیٰ کا تم پر عظیم فضل ہے۔ ساری دنیا کے بارے میں خدا نے یوں فرمایا ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ (۴: ۷۷) یعنی فرما دو کہ دنیا کا ساز و سامان قلیل ہے۔ دریں حالات عظیم اگر قلیل کا احاطہ نہ کر سکے یا قلیل عظیم کا احاطہ کر لے، یہ دونوں باتیں ہی ناممکن نظر آتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٣٢٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ لِأَبِيعَ عَقَارًا كَانَ لِي بِهَا فَأَشْتَرِيَ بِهِ السِّلَاحَ وَأَغْزُوَ فَلَقِيتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَدْ أَرَادَ نَفَرٌ مِنَّا سِتَّةٌ أَنْ يَفْعَلُوا ذٰلِكَ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ النَّاسِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأْتِ عَائِشَةَ فَأَتَيْتُهَا فَاسْتَتْبَعْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحَ فَأَبَى فَنَاشَدْتُهُ فَانْطَلَقَ مَعِي فَاسْتَأْذَنَّا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَنْ هٰذَا قَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحَ قَالَتْ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الَّذِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَإِنَّ خُلُقَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ أَوَّلَ هٰذِهِ السُّورَةِ نَزَلَتْ فَقَامَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ خَاتِمَتُهَا فِي السَّمَاءِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ نَزَلَ آخِرُهَا فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ وَالتَّاسِعَةِ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً

سعد بن ہشام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی کر مدینہ منورہ حاضر ہوا تا کہ اپنی مملوکہ زمین کو فروخت کر کے ہتھیار خریدوں اور جہاد کروں۔ پس مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے بھی چھ افراد نے ایسا ہی کرنے کا ارادہ کیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا "تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے" (۳۳ : ۲۱) پس میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ شخص بتاتا ہوں جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کا تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے۔ تم حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ۔ میں ان کی طرف چل دیا اور حکیم بن افلح سے اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہا۔ انہوں نے انکار کیا تو میں نے انہیں قسم دی۔ پس وہ میرے ساتھ چل دیئے اور ہم دونوں نے حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی فرمایا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ حکیم بن افلح۔ فرمایا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا سعد بن ہشام۔ فرمایا کہ ہشام بن عامر وہ ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ عامر بہت اچھے آدمی تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق بتائیے۔ فرمایا کیا تم قرآن مجید نہیں پڑھتے ہو؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق قرآن کریم تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے رات کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کیا تم سورۂ المزمل نہیں پڑھتے۔ عرض گزار ہوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اس سورت کا پہلا حصہ نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب اتنا قیام کرتے کہ ان کے قدموں پر ورم آجاتا اور اس کا آخری حصہ آسمان میں بارہ مہینے رکا رہا۔ پھر جب آخری حصہ نازل ہوا تو فرض ہونے کے بعد رات کا قیام مستحب فرما دیا گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق بتائیے

يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَجْلِسْ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَلَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي السَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ يُتِمُّهَا إِلَى الصَّبَاحِ وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَطُّ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا يُتِمُّهُ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مِنَ اللَّيْلِ بِنَوْمٍ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الْحَدِيثُ وَلَوْ كُنْتُ أُكَلِّمُهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى أُشَافِهَهَا بِهِ مُشَافَهَةً قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تُكَلِّمُهَا مَا حَدَّثْتُكَ۔

فرمایا کہ آپ آٹھ رکعت وتر پڑھا کرتے تھے نہ بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت میں پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھتے نہ بیٹھتے مگر آٹھویں اور نویں رکعت میں اور سلام نہ پھیرتے مگر نویں رکعت پر پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تو اے بیٹے! یہ کل گیارہ رکعتیں ہیں۔ پھر جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور وزن بڑھ گیا اور سات رکعت وتر پڑھنے لگے نہ بیٹھتے مگر چھٹی اور ساتویں رکعت میں اور ساتویں رکعت پر سلام پھیرتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے اور اے بیٹے یہ نو رکعتیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح تک کبھی پوری رات قیام نہ فرماتے اور ایک رات میں ہرگز پورا قرآن مجید ختم نہ فرماتے اور رمضان المبارک کے سوا کسی مہینے کے پورے روزے نہ رکھتے اور جب کسی نماز کو پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے اور جب رات کو نیند کا غلبہ ہوتا تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرتے پھر میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ ارشادات عالیہ بتائے تو انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم بات تو یہی ہے اور اگر میں ان سے کلام کرتا تو ان کی خدمت میں حاضر ہو کر خود ان کی زبان مبارک سے سنتا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ ان سے کلام نہیں فرماتے تو میں آپ سے حدیث بیان نہ کرتا۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ ثُمَّ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ بِمَعْنَاهُ إِلَى مُشَافَهَةً۔

یحییٰ بن سعید، سعید نے اپنی اسناد کے ساتھ قتادہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے جن میں صرف آٹھویں رکعت پر بیٹھتے۔ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے پھر دعا کرتے اور سلام پھیر دیتے جسے ہم سنتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے سلام پھیرنے کے بعد اے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور وزن بڑھ گیا تو وتر کی سات رکعتیں پڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے بیٹھ کر سلام پھیرنے کے بعد آگے معناً بیان کیا۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يُسَلِّمُ

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن بشر نے سعید سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح سلام پھیرتے جسے ہم

تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ۔

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا۔

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ نَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ وَيَنَامُ وَطَهُورُهُ مُغَطًّى عِنْدَ رَأْسِهِ وَسِوَاكُهُ مَوْضُوعٌ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ سَاعَتَهُ الَّتِي يَبْعَثُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا يَقْعُدُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى يَقْعُدَ فِي الثَّامِنَةِ وَلَا يُسَلِّمُ وَيَقْرَأُ فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدْعُو بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَهُ وَيَسْأَلَهُ وَيَرْغَبَ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً شَدِيدَةً يَكَادُ يُوقِظُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ شِدَّةِ تَسْلِيمِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَرْكَعُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الثَّانِيَةَ فَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَدْعُو مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدُنَ فَنَقَصَ مِنَ التِّسْعِ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَهَا إِلَى السِّتِّ وَالسَّبْعِ وَرَكْعَتَيْهِ وَهُوَ قَاعِدٌ حَتَّى قُبِضَ عَلَى ذٰلِكَ۔

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ

سنتے جیسا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا ہے۔

محمد بن بشار، ابن ابی عدی نے سعید سے اس حدیث کو روایت کیا۔ ابن بشار نے یحییٰ بن سعید کے مطابق روایت کی ہے سوائے اس کے کہ کہا سلام اس طرح پھیرتے جسے ہم سنتے۔

زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ آپ عشاء کی نماز جماعت سے ادا کر کے کاشانۂ اقدس میں تشریف لے آتے اور چار رکعتیں ادا کرتے پھر اپنے بستر پر جلوہ افروز ہو کر سو جاتے۔ وضو کا پانی آپ کے سر مبارک کے پاس ڈھکا ہوتا اور مسواک رکھی ہوتی۔ رات کی جس ساعت میں اللہ تعالیٰ آپ کو بیدار فرما دیتا تو مسواک کرتے اور اچھی طرح وضو فرماتے۔ پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھتے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا۔ ان کے دوران مطلقاً نہ بیٹھتے بلکہ آٹھویں رکعت پر بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے بلکہ نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور دعا کرتے جو اللہ تعالیٰ چاہتا کہ اس سے دعا کریں مانگیں اور اس کی جانب راغب ہوں۔ پھر ایک سلام کافی آواز کے ساتھ پھیرتے گویا اتنی آواز سے سلام پھیر کر گھر والوں کو جگاتے ہیں پھر بیٹھ کر سورۂ فاتحہ پڑھتے اور بیٹھے بیٹھے رکوع کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع و سجدے کرتے پھر جو اللہ تعالیٰ چاہتا دعا کرتے اور سلام پھیر کر فارغ ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز متواتر یہی رہی یہاں تک کہ آپ کا وزن بڑھ گیا تو آپ نے نو میں سے دو رکعتیں گھٹا دیں۔ پس انہیں چھ اور سات بنا لیا اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ بارگاہ خداوندی میں ۲

یزید بن ہارون نے بہز بن حکیم سے یہی حدیث اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھتے پھر

بِإسْنَادِهِ قَالَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَمْ يَذْكُرِ الْأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَإِنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي رَكْعَةً يُوتِرُ بِهَا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ حَتَّى يُوقِظَنَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے اور چار رکعتوں کا ذکر نہیں کیا اور باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آٹھ رکعتیں پڑھتے ہیں کے دوران قرأت، رکوع اور سجود برابر ہوتے اور ان میں کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتے مگر آٹھویں پر بیٹھتے۔ پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور ایک رکعت پڑھ کر ان کے ساتھ وتر بنا لیتے۔ پھر ایک سلام بلند آواز سے پھیرتے کہ ہمیں جگا دیتے پھر باقی حدیث معناً بیان فرمائی۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ بَهْزٍ نَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ لَمْ يَذْكُرْ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي التَّسْلِيمِ حَتَّى يُوقِظَنَا۔

زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ آپ لوگوں کو نماز عشاء پڑھا کر اپنے کاشانۂ اقدس میں تشریف لے آتے اور چار رکعتیں پڑھتے پھر اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے۔ پھر طوالت کے ساتھ باقی حدیث بیان کی اور یہ ذکر نہیں کیا کہ ان میں قرأت، رکوع اور سجود مساوی ہوتے اور سلام کے متعلق حتیٰ یوقظنا کا ذکر بھی نہیں کیا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمْ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، بہز بن حکیم، زرارہ بن اوفیٰ، سعد بن ہشام سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا اور یہ دوسری حدیثوں کی طرح مکمل نہیں ہے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ بِتِسْعٍ أَوْ كَمَا قَالَتْ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ وتر کی نو رکعتیں یا جو فرمایا اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ فجر کی دو رکعتیں اذان و اقامت کے درمیان۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھا کرتے پھر وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ مِثْلَهُ قَالَ فِيْهِ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ يَا أُمَّتَاهُ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے جن میں قرأت پڑھتے جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع و سجود کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ان دونوں حدیثوں کو خالد بن عبد اللہ واسطی نے روایت کیا اور اسی طرح وہ روایت ہے جس میں علقمہ بن وقاص عرض گزار ہوئے کہ اے اماں جان! دو رکعتیں کیسے پڑھا کرتے تھے؟ پس معنیٰ ذکر کیا۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى نَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِيْ إِلٰى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلٰى حَاجَتِهِ وَإِلٰى طَهُوْرِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ يُغْفِيْ وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفٰى أَوْ لَا حَتّٰى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتَهُ حَتّٰى أَسَنَّ أَوْ لَحُمَ فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

وہب بن بقیہ، خالد۔ ابن المثنیٰ، عبد الاعلیٰ، ہشام، حسن، سعد بن ہشام نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ پہنچا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز عشاء پڑھا کر اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے اور سو جاتے جب کچھ رات رہتی تو قضائے حاجت سے فارغ ہو کر طہارت اور وضو کرتے اور مسجد میں تشریف لے جا کر آٹھ رکعتیں پڑھتے جن کے اندر میرے خیال میں قرأت، رکوع اور سجود برابر ہوتے پھر ایک رکعت وتر پڑھتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے اور آرام فرما ہو جاتے۔ کبھی حضرت بلال حاضر ہو کر آپ کو نماز کے لیے بلاتے تو کبھی آپ کی نیند سو جاتے اور کبھی مجھے شک گزرتا کہ سوئے بھی ہیں یا نہیں یہاں تک کہ آپ کو نماز کی اطلاع کی جاتی۔ یہی آپ کی نماز رہی جب تک عمر رسیدہ ہوئے اور وزن بڑھا پھر انہوں نے وزن بڑھنے کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور باقی حدیث بیان فرمائی۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن عیسیٰ، ہشیم، حصین، حبیب بن ابی ثابت، عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، حبیب بن ابو ثابت، محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس، علی بن عبد اللہ بن عباس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ نے بیدار ہو کر مسواک کی اور وضو کیا اور کہہ رہے تھے بیشک آسمانوں

فرآه استیقظ فتسوک وتوضأ ویقول إن في خلق السموات والأرض حتی ختم السورة ثم قام فصلی رکعتین أطال فیهما القیام والرکوع والسجود ثم انصرف فنام حتی نفخ ثم فعل ذلک ثلاث مرات ست رکعات کل ذلک یستاک ثم یتوضأ ویقرأ هؤلاء الآیات ثم أوتر قال عثمان بثلاث رکعات فأتاه المؤذن فخرج إلی الصلوٰة وقال ابن عیسی ثم أوتر فأتاه بلال فآذنه بالصلوٰة حین طلع الفجر فصلی رکعتي الفجر ثم خرج إلی الصلوٰة ثم اتفقا وهو یقول اللهم اجعل في قلبي نورا واجعل في لساني نورا واجعل في سمعي نورا واجعل في بصري نورا واجعل خلفي نورا وأمامي نورا واجعل من فوقي نورا ومن تحتي نورا اللهم وأعظم لي نورا۔

اور زمین کی پیدائش میں" (۳: ۱۹۰) آخر سورت تک۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں جن میں طویل قیام و رکوع اور سجود کیے پھر فارغ ہو کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر تین مرتبہ ایسا ہی کر کے چھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر دفعہ مسواک اور وضو کرتے اور یہی آیتیں پڑھتے۔ پھر وتر پڑھے۔ عثمان نے کہا کہ وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ اب موذن حاضر ہوا اور آپ نماز کے لیے نکلے۔ محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ پھر وتر پڑھے۔ پس فجر طلوع ہونے پر حضرت بلال نے حاضر خدمت ہو کر نماز کی اطلاع کی۔ پس آپ نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز کے لیے نکلے اور آپ یوں عرض گزار تھے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما، میری زبان میں نور بھر دے، میری سماعت میں نور ڈال دے، میری بصارت میں نور عطا دے، میرے پیچھے آگے اور اوپر نیچے نور کر دے۔ اے اللہ! مجھے نور کے ساتھ عظمت عطا فرما۔

۱۳۴۵۔ حدثنا وهب بن بقیة عن خالد عن حصین نحوه قال وأعظم لي نورا قال أبو داؤد وکذلک قال أبو خالد الدالاني عن حبیب في هذا وکذلک قال في هذا قال سلمة بن کهیل عن أبي رشدین عن ابن عباس۔

وہب بن بقیہ، خالد نے حصین سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا: اور مجھ کو نور کے ساتھ عظمت دے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابو خالد الدالانی نے حبیب سے اور اسی طرح سلمہ بن کہیل، ابو رشدین نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

۱۳۴۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عاصم نا زهیر بن محمد عن شریک بن عبد الله بن أبي نمر عن کریب عن الفضل بن عباس قال بت لیلة عند النبي صلی الله علیه وسلم لأنظر کیف یصلي فقام فتوضأ فصلی رکعتین قیامه مثل رکوعه ورکوعه مثل سجوده ثم نام ثم استیقظ فتوضأ واستن ثم قرأ بخمس آیات من آل عمران إن في خلق السموات والأرض

کریب سے روایت ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے یہ دیکھنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات گزاری کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں۔ پس آپ کھڑے ہوئے، وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام رکوع جتنا اور رکوع سجود جتنا تھا۔ پھر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو وضو کیا اور مسواک کی پھر سورۂ آل عمران کی پانچ آیتیں: "بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور شب و روز کے بدلنے میں" (۳: ۱۹۰) پڑھیں۔ پھر کھڑے ہوئے اور دو رک

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَلَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ هٰذَا حَتّٰى صَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى سَجْدَةً وَاحِدَةً فَأَوْتَرَ بِهَا وَنَادَى الْمُنَادِي عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ خَفِيَ عَلَيَّ مِنِ ابْنِ بَشَّارٍ بَعْضُهُ۔

ایک رکعت پڑھی اور مؤذن نے اذان کہہ دی اس کے قریب ہی مؤذن کے خاموش ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ نماز فجر پڑھائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن بشار کی حدیث کا کچھ حصہ مجھ پر مخفی رہا۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَمْسٰى فَقَالَ أَصَلَّى الْغُلَامُ قَالُوا نَعَمْ فَاضْطَجَعَ حَتّٰى إِذَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى سَبْعًا أَوْ خَمْسًا أَوْتَرَ بِهِنَّ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری تو شام ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکے نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پس آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ کچھ رات گزر گئی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی تو آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر سات یا پانچ رکعت وتر پڑھے اور سلام نہ پھیرا مگر آخر میں۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى أَرْبَعًا ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَدَارَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلّٰى خَمْسًا ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ کر تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے گھما کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا آپ پانچ رکعتیں پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر باہر نکلے اور نماز فجر ادا فرمائی۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ لَمْ يَجْلِسْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو دو دو رکعتیں کر کے کل آٹھ رکعتیں پڑھیں، پھر وتر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان نہ بیٹھے۔

بَيْنَهُنَّ۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيْهِ قَبْلَ الصُّبْحِ يُصَلِّي سِتًّا مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے فجر کی دو رکعتوں سمیت چھ رکعتیں تو دو دو کرکے پڑھتے اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھا کرتے جن کے درمیان میں نہ بیٹھتے مگر آخری رکعت میں۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

عروہ بن زبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں فجر کی دو رکعتوں سمیت کل تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْمُقْرِئَ أَخْبَرَهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ فِي حَدِيثِهِ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ زَادَ جَالِسًا۔

نصر بن علی اور جعفر بن مسافر، عبداللہ بن یزید مقری، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی پھر آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں اذان و اقامت کے درمیان پڑھیں اور ان دونوں کو کبھی ترک نہ فرمایا۔ جعفر بن مسافر نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ اذان و اقامت کی درمیانی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَ

عبداللہ بن ابو قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنے وتر پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ وتر پڑھا کرتے چار اور تین، کبھی چھ اور تین کبھی آٹھ اور تین اور کبھی دس اور تین۔ آپ نے سات رکعت سے کم وتر نہیں پڑھے اور تیرہ رکعت سے زیادہ۔ احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فجر

لم يكن يوتر بأنقص من سبع ولا بأكثر من ثلاث عشرة زاد احمد ولم يكن يوتر بركعتين قبل الفجر قلت ما يوتر قالت لم يكن يدع ذلك ولم يذكر احمد وست وثلاث۔

کی پہلی دو دو رکعتوں کو وتر نہیں بنایا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا وتر بناتے۔ فرمایا کہ انہیں ترک نہ فرماتے اور احمد نے چھ اور تین (نو) رکعتوں کا ذکر کیا۔

۱۳۴۹۔ حدثنا مؤمل بن هشام نا اسمعيل ابن ابراهيم عن منصور بن عبد الرحمن عن ابي اسحق الهمداني عن الاسود بن يزيد انه دخل على عائشة فسألها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كان يصلي ثلث عشرة ركعة من الليل ثم انه صلى احدى عشرة ركعة وترك ركعتين ثم قبض حين قبض وهو يصلي من الليل تسع ركعات وكان آخر صلوته من الليل الوتر۔

ابو اسحاق ہمدانی نے اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ گیارہ رکعتیں پڑھنے لگے اور دو رکعتیں چھوڑ دیں۔ پھر جب وصال ہوا تو آپ نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور رات میں آپ کی آخری نماز وتر ہوا کرتی تھی۔

۱۳۵۰۔ حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث حدثني ابي عن جدي عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن مخرمة بن سليمان ان كريبا مولى ابن عباس اخبره انه قال سألت ابن عباس كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل قال بت عنده ليلة وهو عند ميمونة فنام حتى اذا ذهب ثلث الليل او نصفه استيقظ فقام الى شن فيه ماء فتوضأ وتوضأت معه ثم قام فقمت الى جنبه على يساره فجعلني عن يمينه ثم وضع يده على رأسي كأنه يمس اذني كأنه يوقظني فصلى ركعتين خفيفتين قلت فقرأ فيهما بأم القرآن في كل ركعة ثم سلم ثم صلى حتى صلى احدى عشرة ركعة بالوتر ثم نام فاتاه بلال فقال الصلوة يا رسول الله فقام فركع ركعتين ثم صلى للناس۔

مخرمہ بن سلیمان کو کریب مولیٰ ابن عباس نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ کے پاس رات گزاری جبکہ آپ کی باری حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی۔ آپ سو گئے یہاں تک کہ جب تہائی یا نصف رات گزر گئی تو آپ بیدار ہوئے اور ایک مشک کی طرف اٹھے جس میں پانی تھا۔ آپ نے وضو کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا۔ پھر اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا گویا مجھے ہوشیار کرنے کے لیے میرا کان ملتے ہیں۔ پس آپ نے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھی۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پھر نماز پڑھی یہاں تک کہ وتر کے ساتھ گیارہ رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے تو حضرت بلال حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوئے الصلوٰۃ یا رسول اللہ پس آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ حَزَرْتُ قِيَامَهُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِقَدْرِ يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ لَمْ يَقُلْ نُوحٌ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک رات گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو تیرہ رکعتیں پڑھیں جن میں فجر کی دو رکعتیں بھی شامل ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ مزمل کے برابر پڑھتے۔ نوح بن حبیب نے فجر کی دو رکعتوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ کو بتاتے ہوئے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آج رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ پس میں حضور کے دولت کدہ یا خیمہ کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ رہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو طویل رکعتیں پڑھیں جو بہت ہی طویل تھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے کم طویل تھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلی والی دو رکعتوں سے کم طویل تھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے والی رکعتوں سے کم طویل تھیں پھر وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعتیں تھیں۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ

کریب مولیٰ ابن عباس کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں تکیے کے عرض میں لیٹا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی زوجۂ مطہرہ طول میں لیٹے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی تو اس سے تھوڑا سا پہلے یا تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے آپ بیٹھ گئے اور چہرۂ انور پر دست مبارک مل کر نیند کے آثار مٹانے لگے پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر لٹکی ہوئی مشک کے پاس تشریف لے گئے۔ اس سے خوب اچھی

مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ الْقَعْنَبِيُّ سِتَّ مِرَارٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

طرح وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ کی طرح کیا پھر حضور کے پہلو میں جا کھڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر اسے ملا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں۔ قعنبی نے چھ دفعہ کہا۔ پھر وتر پڑھ کر لیٹ رہے، یہاں تک کہ مؤذن حاضر خدمت ہوا تو آپ نے کھڑے ہو کر دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور نماز فجر پڑھائی۔

بَابٌ ٢٧٢ مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ الْقَصْدِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہے

١٣٥٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَإِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهٗ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهٗ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت ہی پسند ہے جس کی پابندی کی جائے خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور آپ جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے۔

١٣٥٥۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمِّيْ نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فَجَاءَهٗ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِيْ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّيْ أَنَامُ وَأُصَلِّيْ وَأَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللّٰهَ يَا عُثْمَانُ فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو بلایا تو وہ حاضر خدمت ہو گئے۔ فرمایا اے عثمان کیا تم میری سنت کو ناپسند کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ ایسا نہیں ہے بلکہ میں تو آپ کی سنت کا طالب ہوں۔ فرمایا میں تو سوتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا ہوں نیز عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ اے عثمان! اللہ سے ڈرو کیونکہ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا تم پر حق ہے پس روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ نماز پڑھو اور سویا بھی کرو۔

ف۔ فرشتوں کی ذمہ داری صرف حقوق اللہ کا ادا کرنا ہے جبکہ انسانی کمال یہ ہے کہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی پوری طرح ادا کیے جائیں اور انفرادی لحاظ سے حقوق العباد کا معاملہ حقوق اللہ سے بھی زیادہ نازک ہے۔ حقوق العباد میں اپنی جان، اپنے بیوی بچے اور زیر کفالت افراد اور مہمان وغیرہ سرفہرست ہیں۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ تمام حق داروں کے حقوق ادا کرنے بھی ضروری ہیں اور انہیں نظر انداز کرکے صرف عبادت میں مصروف رہنا ہی کمال نہیں ہے۔ عبادت کے ساتھ حقوق بھی ادا کیے جائیں کیونکہ ان کا ادا کرنا بھی عین عبادت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٣٥٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیا ہوتا تھا یعنی کیا آپ کسی کام کو دنوں کے ساتھ مخصوص فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ حضور کا عمل دائمی ہوا کرتا تھا اور تم میں سے اتنی استطاعت کون رکھتا ہے جتنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں استطاعت تھی۔

بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

رمضان المبارک کے احکام

بَابٌ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

تراویح کا بیان

١٣٥٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَأَبُو أُوَيْسٍ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ۔

حسن بن علی اور محمد بن متوکل، عبد الرزاق، معمر، حسن اور مالک بن انس، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دیا کرتے تھے لیکن صاف لفظوں میں حکم نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جائیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور صورت حال یہی رہی۔ حضرت ابو بکر کے دور خلافت میں بھی یہی معاملہ رہا اور حضرت عمر کے ابتدائی دور میں ایسا ہی ہوتا رہا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا اسے عقیل، یونس اور ابو اویس نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس میں قیام کیا۔

١٣٥٨ - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہنچی کہ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو شب قدر میں ایمان اور ثواب کی غرض سے قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

جائیں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسی طرح اسے یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ سے اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اگلی رات آپ نے نماز پڑھی تو لوگ زیادہ ہو گئے۔ تیسری رات اور زیادہ اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ میں نے دیکھ لیا جو تم نے کیا تھا لیکن تمہارے پاس آنے سے مجھے صرف اس خدشے نے روکا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ ہو جائے اور یہ رمضان المبارک کی بات ہے۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ أَوْزَاعًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبْتُ لَهُ حَصِيرًا فَصَلَّى عَلَيْهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فِيهِ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِتُّ لَيْلَتِي هَذِهِ بِحَمْدِ اللَّهِ غَافِلًا وَلَا خَفِيَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے مہینے میں لوگ مسجد کے اندر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھا کرتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے آپ کے لیے ایک بوریا بچھا دیا تو آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کر کے اس میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا۔ لوگو! خدا کی قسم میں نے یہ رات اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے غفلت میں نہیں گزاری اور نہ تمہارا حال مجھ سے مخفی رہا۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے تو آپ نے اس مہینے میں کسی روز ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا یہاں تک کہ سات روز باقی رہ گئے۔ لیکن چھٹے روز بھی آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔ لیکن پانچویں روز آپ نے آدھی رات تک ہمارے ساتھ قیام فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش اس رات آپ ہمیں اور بھی نفل پڑھاتے۔ فرمایا کہ آدمی جب امام کے

اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ۔

ساتھ نماز پڑھتا ہے تو فارغ ہونے تک اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب شمار فرمایا جاتا ہے۔ جب بقیہ چوتھی رات آئی تو آپ نے قیام نہ فرمایا۔ جب بقیہ تیسری رات آئی تو آپ کی ازواج مطہرات، دیگر عورتیں اور لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہم فلاح کے فوت ہو جانے سے ڈرے۔ جبیر نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے؟ حضرت ابوذر نے فرمایا

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَدَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ سُفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ۔

نصر بن علی اور داؤد بن امیہ، سفیان نے ابو یعفور سے روایت کی۔ امام ابوداؤد، ابن عبید بن نسطاس، ابوالضحیٰ، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راتوں کو جاگا کرتے، تہبند مضبوط باندھ لیا کرتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو یعفور کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيِّ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ضَعِيفٌ۔

علاء بن عبدالرحمن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے تو رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی گئی کہ ایسے حضرات ہیں جنہیں قرآن مجید یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب نماز پڑھ رہے تھے تو یہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے درست کیا اور انہوں نے اچھا کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے کیونکہ مسلم بن خالد ضعیف ہے۔

بَابٌ ۳۲۳ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ فَإِنَّ صَاحِبَنَا سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

زر نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ اے ابو المنذر! مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ جب ہمارے بزرگ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ جو سارا سال قیام کرے وہ اسے پالے گا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن (حضرت عبداللہ بن مسعود) پر رحم فرمائے وہ تو جانتے ہیں کہ شب قدر

والله لقد علم انها في رمضان، زاد مسدد ولكن كره ان يتكلوا، ثم اتفقا والله انها في رمضان ليلة سبع وعشرين لا يستثني، قلت يا ابا المنذر انّى علمت ذلك؟ قال بالآية التي اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم، قلت لزر ما الآية؟ قال تصبح الشمس صبيحة تلك الليلة مثل الطست ليس لها شعاع حتى ترتفع۔

١٣٦٥ حدثنا احمد بن حفص حدثني ابي حدثني ابراهيم بن طهمان عن عباد بن اسحق عن محمد بن مسلم الزهري عن ضمرة بن عبد الله بن انيس عن ابيه قال كنت في مجلس بني سلمة وانا اصغرهم فقالوا من يسأل لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ليلة القدر وذلك صبيحة احدى وعشرين من رمضان فخرجت فوافيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة المغرب ثم قمت بباب بيته فمر بي فقال ادخل فدخلت فأتي بعشائه فرأيتني اكف عنه من قلته فلما فرغ قال ناولني نعلي فقام وقمت معه فقال كأن لك حاجة قلت اجل ارسلني اليك رهط من بني سلمة يسألونك عن ليلة القدر فقال كم الليلة فقلت اثنتان وعشرون قال هي الليلة ثم رجع فقال او القابلة يريد ليلة ثلاث وعشرين۔

١٣٦٦ حدثنا احمد بن يونس نا زهير نا محمد بن اسحق حدثني محمد بن ابراهيم عن ابن عبد الله بن انيس الجهني عن ابيه قال قلت يا رسول الله ان لي بادية اكون فيها وانا اصلي فيها بحمد الله فمرني بليلة انزلها الى هذا المسجد

رمضان میں ہے۔ مسدد کی روایت میں یہ بھی ہے لیکن انہوں نے ناپسند فرمایا کہ لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں۔ حالانکہ ان کے نزدیک وہ رمضان المبارک کی صرف ستائیسویں رات ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو منذر میں اسے نشانی کے ذریعے جانتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔ میں نے زر سے کہا کہ نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اس رات کی صبح کو سورج تھالی کی طرح نکلتا ہے اور کچھ بلند ہونے تک اس کی

ضمرہ بن عبداللہ بن انیس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں بنی سلمہ کی مجلس میں تھا اور میں ان میں سب سے چھوٹا تھا تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون شب قدر کے متعلق دریافت کرے گا اور وہ رمضان المبارک کا اکیسواں روز تھا۔ پس میں باہر نکل گیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھی پھر میں آپ کے کاشانۂ اقدس کے دروازے پر کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا کہ اندر آ جاؤ تو میں اندر داخل ہوا اور مجھے شام کا کھانا عنایت فرمایا گیا۔ کھانا کم ہونے کے باعث میں نے آہستہ آہستہ کھایا۔ جب میں فارغ ہوا تو فرمایا میرا جوتا لاؤ۔ آپ کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہاری کوئی حاجت معلوم ہوتی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں مجھے بنی سلمہ کے کچھ لوگوں نے آپ سے شب قدر کے متعلق پوچھنے کو بھیجا ہے۔ فرمایا کہ آج کونسی رات ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ بائیسویں رات ہے۔ فرمایا کہ یہی رات ہے پھر لوٹنے لگے تو فرمایا یا آنے والی رات ہے یعنی تیئسویں۔

ضمرہ بن عبداللہ بن انیس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں جنگل میں رہتا ہوں اور وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں آپ ایسی رات بتائیں جس کے اندر اس مسجد میں حاضر ہوا کروں فرمایا کہ تیئسویں رات کو آیا کرو۔ محمد بن ابراہیم نے ان کے

فقال انزل ليلة ثلاث وعشرين فقلت لابنه كيف كان ابوك يصنع قال كان يدخل المسجد اذا صلى العصر فلا يخرج منه لحاجة حتى يصلي الصبح فاذا صلى الصبح وجد دابته على باب المسجد فجلس عليها فلحق ببادية.

١٣٦٧ - حدثنا موسى بن اسمعيل نا وهيب نا ايوب عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التمسوها في العشر الاواخر من رمضان في تاسعة تبقى وفي سابعة تبقى وفي خامسة تبقى.

باب ٢٦٩ فيمن قال ليلة احدى وعشرين.

١٣٦٨ - حدثنا القعنبي عن مالك عن يزيد بن عبد الله بن الهاد عن محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمي عن ابي سلمة ابن عبد الرحمن عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتكف العشر الاوسط من رمضان فاعتكف عاما حتى اذا كانت ليلة احدى وعشرين وهي الليلة التي يخرج فيها من اعتكافه قال من كان اعتكف معي فليعتكف العشر الاواخر وقد رايت هذه الليلة ثم انسيتها وقد رايتني اسجد من صبيحتها في ماء وطين فالتمسوها في العشر الاواخر والتمسوها في كل وتر قال ابو سعيد فمطرت السماء من تلك الليلة وكان المسجد على عريش فوكف المسجد فقال ابو سعيد فابصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى جبهته وانفه اثر الماء والطين من صبيحة احدى وعشرين.

صاحبزادے سے پوچھا کہ آپ کے والد محترم کیسے کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے جب نماز عصر پڑھ لی جاتی اور نماز فجر تک کسی کام کے لیے باہر نہ نکلتے جب نماز فجر پڑھ لیتے تو اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر پاتے اور اس پر سوار ہو کر جنگل کی طرف روانہ ہو جاتے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں تلاش کیا کرو جب کہ نو راتیں، سات راتیں یا پانچ راتیں باقی ہوں (یعنی اکیسویں، تیئیسویں اور پچیسویں رات کو)۔

جس نے کہا کہ وہ اکیسویں رات ہے

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف کیا تو اکیسویں رات ہو گئی، جس رات کو آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے تھے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو وہ آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرے۔ میں نے شب قدر دیکھی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی اور میں نے دیکھا کہ اس کی صبح کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرو یعنی اس کی طاق راتوں میں۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ اس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت ٹہنیوں کی تھی۔ لہٰذا وہ ٹپکی۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اکیسویں کی صبح کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔

بابٌ آخَر

۱۳۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا عَبْدُ الْأَعْلٰی نَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ قُلْتُ التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا التَّاسِعَةُ وَإِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ وَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَا أَدْرِي أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا۔

شب قدر کو تلاش کرو

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو اور اسے اکیسویں، تیئیسویں اور پچیسویں رات میں ڈھونڈو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابو سعید! آپ اس شمار کو ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا ہاں، میں نے نویں، ساتویں اور پانچویں کہا ہے یعنی جب اکیسویں رات گزر جائے تو اس کے ساتھ والی نویں ہے اور جب تیئیسویں گزر جائے تو اس کے ساتھ والی ساتویں ہے اور جب پچیسویں گزر جائے تو اس کے ساتھ والی پانچویں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ اس میں سے کوئی بات مجھ پر مخفی رہ گئی یا نہیں۔

بابٌ مَنْ رَوٰى أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ

۱۳۷۰- حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوهَا لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ سَكَتَ۔

جس نے روایت کی کہ وہ سترھویں رات ہے

حکیم بن سیف رقی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، ابو اسحاق، عبد اللہ بن اسود ان کے والد ماجد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اسے رمضان کی سترھویں، اکیسویں اور تیئیسویں رات میں تلاش کیا کرو۔ آگے آپ خاموش ہو گئے۔

بابٌ مَنْ رَوٰى فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

۱۳۷۱- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

جس نے روایت کی کہ وہ آخری سات راتوں میں ہے

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

بابٌ مَنْ قَالَ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ

۱۳۷۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُطَرِّفًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس نے کہا ستائیسویں رات ہے

عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، قتادہ، مطرف، معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر ستائیسویں

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ۔

رات کو ہوتی ہے۔

بَابٌ ۲۷ مَنْ قَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ۔

جس نے کہا وہ سارے رمضان میں ہے

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ النَّسَائِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حمید بن زنجویہ نسائی، سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر بن ابو کثیر، موسیٰ بن عقبہ، ابو اسحاق، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا گیا اور میں سن رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ پورے رمضان میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے سفیان اور شعبہ نے ابو اسحاق سے موقوفاً اور حضرت ابن عمر نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا۔ ف

ف۔ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصریح فرما دی تھی کہ مجھے وہ رات بھلا دی گئی ہے لہٰذا اسے تم خود تلاش کیا کرو۔ دریں حالات یہ حتمی تعین نہیں کیا جا سکتا کہ شب قدر فلاں رات کو ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ ہر سال ایک ہی رات میں ہوتی بھی نہیں۔ اختلاف روایات کے باعث شب قدر کے بارے میں اختلاف ہے لیکن تمام روایتوں کو سامنے رکھ کر غور کرنے سے سر فہرست چار باتیں سامنے آتی ہیں اولاً یہ کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہوتی ہے ثانیاً یہ کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوتی ہے ثالثاً یہ کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے یعنی اکیسویں یا تیئسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں۔ رابعاً یہ کہ وہ اکثر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۸ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ۔

قرآن مجید کتنے دنوں میں پڑھے

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ابْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا نَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عِشْرِينَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عَشْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِيدَنَّ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ مُسْلِمٍ أَتَمُّ۔

(مسلم بن ابراہیم، موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحییٰ، محمد بن ابراہیم،) ابو سلمہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا قرآن مجید کو پورے مہینے میں ختم کیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا کہ بیس روز میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی قوت ہے فرمایا تو پندرہ روز میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا تو دس روز میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا تو سات دن میں پڑھ لیا کرو اور اس پر اضافہ نہ کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي الشَّهْرِ فَنَاقَصَنِي وَنَاقَصْتُهُ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ عَطَاءٌ وَاخْتَلَفْنَا عَنْ أَبِي فَقَالَ بَعْضُنَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ بَعْضُنَا خَمْسًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو اور قرآن مجید پورے مہینے میں ختم کیا کرو۔ میں اس سلسلے میں عرض کرتا رہا اور آپ ارشاد فرماتے رہے آخرکار فرمایا کہ ایک روز روزہ رکھا کرو اور ایک روز چھوڑ دیا کرو۔ عطاء کا بیان ہے کہ لوگوں نے میرے والد ماجد سے اختلاف کیا تو بعض نے سات روز کہا اور بعض نے پانچ روز۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ يُرَدِّدُ الْكَلَامَ أَبُو مُوسٰى وَتَنَاقَصَهُ قَالَ اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ قَالَ إِنِّي أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

یزید بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں کتنے دنوں میں قرآن کریم پڑھا کروں؟ فرمایا کہ ایک مہینے میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ ابو موسیٰ کی روایت میں ہے کہ کم کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سات دن میں ختم کر لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا جو اسے تین دن سے کم میں پڑھے وہ اسے سمجھ نہ سکے گا۔ ف

ف۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی ہی سعادت مندی ہے جو انسانوں کو مرحمت فرمائی گئی۔ پڑھ کر سمجھنا اور بھی ضروری۔ پھر جو کچھ پڑھا اور سمجھا ہے اس کے مطابق عمل کرنا سب سے ضروری اور منزل مقصود ہے۔ عمل نہ کیا تو پڑھنا اور سمجھنا سب بیکار گیا بلکہ قرآن حکیم کو بھی اپنی بدعملی پر گواہ بنالیا۔ اگر پڑھا لیکن سمجھا نہیں تو عمل کس پر کرے گا اور راہ مستقیم پر کیسے چلے گا؟ بالتدبر پڑھنے کے ساتھ سمجھنا اس سے بھی ضروری ہے۔ تین دن سے کم میں قرآن کریم کو پڑھنے والے نے کلام الٰہی کو پڑھ تو لیا لیکن جو کام اس سے ضروری تھا یعنی قرآن مجید کا سمجھنا اسے نظر انداز کر دیا کیونکہ اتنی جلدی سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ اسی ضروری پہلو کو نظر انداز کرنے سے روکنے کی خاطر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَطَّانُ خَالُ عِيسَى بْنِ شَاذَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا الْحَرِيشُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ اقْرَأْهُ فِي ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ عِيسَى بْنُ شَاذَانَ كَيِّسٌ۔

محمد بن حفص ابو عبدالرحمٰن قطان یعنی عیسیٰ بن شاذان کے ماموں، ابو داؤد، حریش بن سلیم، طلحہ بن مصرف، خیثمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کریم کو ایک مہینے میں پڑھا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا کہ تین دن میں پڑھ لیا کرو۔ ابو علی نے امام ابو داؤد کو اور انہوں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ عیسیٰ بن شاذان دانش مند تھے۔

باب ۳۲۷ تَحْزِيبُ الْقُرْآنِ۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ سَأَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَقَالَ لِي فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ مَا أُحَزِّبُهُ فَقَالَ لِي نَافِعٌ لَا تَقُلْ مَا أُحَزِّبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَرَأْتُ جُزْءًا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ۔

قرآن کریم کے حصے مقرر کرنا

ابن الہاد کا بیان ہے کہ مجھ سے نافع بن جبیر بن مطعم نے دریافت کیا کہ آپ قرآن مجید کتنا پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا میں اس کے حصے نہیں کرتا۔ نافع نے مجھ سے کہا۔ یہ نہ کہیے کہ میں اس کے حصے نہیں کرتا کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے قرآن کریم کا ایک حصہ تلاوت کیا۔ ابن الہاد نے کہا میرے خیال میں انہوں نے اسے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو خَالِدٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ قَالَ فَنَزَلَتِ الْأَحْلَافُ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَنْزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ كَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ يَأْتِينَا بَعْدَ الْعِشَاءِ يُحَدِّثُنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ حَتَّى يُرَاوِحَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَأَكْثَرُ مَا يُحَدِّثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ قَالَ مُسَدَّدٌ بِمَكَّةَ فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةٌ أَبْطَأَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْنَا لَقَدْ أَبْطَأْتَ عَنَّا اللَّيْلَةَ قَالَ إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ جُزْئِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيءَ حَتَّى أُتِمَّهُ قَالَ أَوْسٌ سَأَلْتُ أَصْحَابَ

مسدد، قران بن تمام۔ عبد اللہ بن سعید، ابو خالد، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن یعلیٰ، عثمان بن عبد اللہ بن اوس نے اپنے جد امجد سے روایت کی۔ عبد اللہ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا کہ حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ثقیف کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو معاہدے والے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس اترے اور بنی مالک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک خیمے میں اتارا۔ مسدد نے کہا کہ ثقیف کے وفد میں جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ حضور روزانہ عشاء کے بعد ہمارے پاس تشریف لا کر گفتگو فرمایا کرتے۔ ابو سعید نے کہا کہ کھڑے رہتے یہاں تک کہ زیادہ کھڑے رہنے کے باعث باری باری قدموں پر زور دیتے اور اکثر آپ اپنی قوم قریش سے پہنچنے والے مصائب کو بیان کرتے پھر فرماتے کہ ہم اور وہ برابر نہ تھے بلکہ ہم کمزور اور بے سروسامان تھے۔ مسدد نے کہا کہ جب ہم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف نکلے تو لڑائی ہمارے اور ان کے درمیان ڈول کی طرح تھی کبھی ہم ان پر غالب رہتے اور کبھی وہ ہم پر۔ ایک رات آپ خلاف معمول دیر سے تشریف لائے تو ہم عرض گزار ہوئے کہ آج آپ نے دیر کر دی۔ فرمایا کہ قرآن مجید کا ایک حصہ پڑھنے سے رہ گیا تھا تو میں نے اسے پڑھے بغیر آنا ناپسند کیا۔ اوس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا کہ آپ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَزِّبُونَ الْقُرْآنَ قَالَ ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهٗ قَالَ أَبُوْدَاؤدَ وَحَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَتَمُّ۔

قرآن کریم کے حصے کیسے کرتے ہیں؟ فرمایا کہ تین، پانچ، سات، نو، گیارہ، تیرہ سورتیں اور ایک منزل مفصل سورتوں کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوسعید کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ ف

ف۔ بعض بزرگوں نے پڑھنے کے لیے قرآن مجید کی سات منزلیں مقرر فرمائی ہیں تاکہ تلاوت میں آسانی رہے اور سات روز میں قرآن مجید ختم ہو جائے۔ وہ منزلیں حسب ذیل ہیں۔

پہلی منزل۔ تین سورتوں پر مشتمل ہے جو یہ ہیں۔ البقرہ، آل عمران، النساء۔

دوسری منزل۔ ان پانچ سورتوں پر مشتمل ہے۔ المائدہ، الانعام، اعراف، انفال، التوبہ۔

تیسری منزل۔ یہ سات سورتیں ہیں۔ یونس، ہود، یوسف، رعد، ابراہیم، حجر، النحل۔

چوتھی منزل۔ اس منزل کی نو سورتیں ہیں۔ یعنی سورۂ بنی اسرائیل تا سورۂ الفرقان۔

پانچویں منزل۔ اس منزل میں سورۂ الشعراء سے سورۂ یٰسین تک گیارہ سورتیں ہیں۔

چھٹی منزل۔ یہ منزل سورۂ والصافات سے سورۂ الحجرات تک تیرہ سورتوں پر مشتمل ہے۔

ساتویں منزل۔ یہ منزل سورۂ ق سے سورۂ والناس تک ہے۔

١٣٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

یزید بن عبداللہ بن شخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کیا اس نے سمجھا کچھ نہیں۔

١٣٨١۔ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ قَالَ فِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ فِيْ شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ فِيْ عِشْرِيْنَ ثُمَّ قَالَ فِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ فِيْ عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ فِيْ سَبْعٍ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ سَبْعٍ۔

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن کریم کتنے دنوں میں پڑھنا چاہیے؟ فرمایا کہ چالیس روز میں۔ پھر فرمایا ایک مہینے میں۔ پھر فرمایا بیس روز میں۔ پھر فرمایا پندرہ روز میں، پھر فرمایا دس روز میں۔ پھر فرمایا سات روز میں۔ سات روز سے کمی نہ فرمائی۔

١٣٨٢۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى نَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّيْ أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ أَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَ

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص عرض گزار ہوا میں مفصل سورتوں (سورۂ ق تا آخر) کو ایک ہی رکعت میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا جیسے شعر پڑھتے ہیں یا جیسے درخت سے سوکھی کھجوریں

ثُمَّ أَكْثَرُ الدَّخْلِ لَكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ النَّجْمَ وَالرَّحْمٰنَ فِي رَكْعَةٍ وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةَ فِي رَكْعَةٍ وَالطُّورَ وَالذَّارِيَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَإِذَا وَقَعَتْ وَنُونٌ فِي رَكْعَةٍ وَسَأَلَ سَائِلٌ وَالنَّازِعَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ وَعَبَسَ فِي رَكْعَةٍ وَالْمُدَّثِّرَ وَالْمُزَّمِّلَ فِي رَكْعَةٍ وَهَلْ أَتٰى وَلَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي رَكْعَةٍ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَالْمُرْسَلَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَالدُّخَانَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فِي رَكْعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا تَأْلِيفُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

بھرتی ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساتھ والی دو سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتے جیسے النجم اور الرحمٰن کو ایک رکعت میں القمر اور الحاقہ کو ایک رکعت میں الطور اور الذاریات کو ایک رکعت میں الواقعہ اور ن والقلم کو ایک رکعت میں المعارج اور النازعات کو ایک رکعت میں المطففین اور عبس کو ایک رکعت میں المدثر اور المزمل کو ایک رکعت میں الدھر اور القیامہ کو ایک رکعت میں النبا اور المرسلات کو ایک رکعت میں الدخان اور تکویر کو ایک رکعت میں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ترتیب حضرت ابن مسعود کی ہے۔

١٣٨٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے رات میں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں تو یہ اسے کفایت کریں گی۔

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا سَوِيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ ابْنُ حُجَيْرَةَ الْأَصْغَرُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُجَيْرَةَ۔

ابن حجیرہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ عبادت گزاروں میں لکھا جائے گا اور جس نے ہزار آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ ثواب سمیٹنے والوں میں لکھا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن حجیرہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ ہے۔

١٣٨٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ

عیسیٰ بن ہلال صدفی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:- ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے قرآن مجید سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ الرا والی تین سورتیں پڑھ لو۔ عرض گزار ہوا کہ میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں، میرا دل سخت ہو گیا اور زبان موٹی ہو گئی ہے۔ فرمایا تو حم والی

ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الرَّاءِ فَقَالَ كَبِرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ۔

تین سورتیں پڑھ لو اس سے بھی وہ عرض دہرائی فرمایا تو مسبحات میں سے تین سورتیں پڑھ لو۔ اس سے بھی وہی گزارش دہرائی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی جامع سورت سکھا دیجیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اذا زلزلت الارض والی سورت سکھا دی۔ اس سے فارغ ہونے پر وہ شخص عرض گزار ہوا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا، میں کبھی اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ یہ چھوٹا سا آدمی نجات پا گیا۔

بَابٌ ۳۲۶ فِي عَدَدِ الْآيِ۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

آیات کی گنتی

عباس جشمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا اور وہ سورۃ الملک ہے۔

بَابٌ ۳۲۷ تَفْرِيعُ أَبْوَابِ السُّجُودِ وَكَمْ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرْقِيُّ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كُلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً وَإِسْنَادُهُ وَاهٍ۔

سجدۂ تلاوت کا بیان اور قرآن کریم میں کتنے سجدے ہیں

بنی کلال کے عبد اللہ بن منین نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ سجدے بتائے جن میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں اور دو سورۂ حج میں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت ابو درداء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گیارہ سجدے روایت کیے ہیں لیکن اس کی اسناد ناقابل یقین ہے۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ أَبَا الْمُصْعَبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ

ابو مصعب نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟ فرمایا ہاں

حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا۔

اور جو یہ دونوں سجدے نہ کرے وہ انہیں نہ پڑھا کرے۔ ف

ف۔ سجدۂ تلاوت امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سنت ہے۔ امام احمد کے متعلق ایک روایت واجب کی بھی منقول ہے۔ ہمارے احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک ہر قاری و سامع پر سجدۂ تلاوت واجب ہے خواہ نماز میں پڑھا سنا ہو یا نماز سے باہر۔ اختلاف روایات کے باعث اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ سارے قرآن مجید میں تلاوت کے کتنے سجدے ہیں جناب عالم مدینہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے نزدیک گیارہ اور تینوں باقی آئمہ کے نزدیک چودہ ہیں جبکہ ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پندرہ ہیں۔ سجدے کی آیتوں کے بارے میں بھی آئمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک حسب ذیل چودہ آیتیں پڑھنے اور سننے سے سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

۱۔ پارہ ۹، سورۂ الاعراف، آیت ۲۰۶ یعنی آخری
۲۔ پارہ ۱۳، سورۂ الرعد، آیت ۱۵
۳۔ پارہ ۱۴، سورۂ النحل، آیت ۵۰
۴۔ پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۰۹
۵۔ پارہ ۱۶، سورۂ مریم، آیت ۵۸
۶۔ پارہ ۱۷، سورۂ الحج، آیت ۱۸
۷۔ پارہ ۱۹، سورۂ الفرقان، آیت ۶۰
۸۔ پارہ ۲۱، سورۂ السجدہ، آیت ۱۵
۹۔ پارہ ۲۳، سورۂ ص، آیت ۲۴
۱۰۔ پارہ ۲۴، سورۂ حم سجدہ، آیت ۳۸
۱۱۔ پارہ ۲۷، سورۂ والنجم، آیت ۶۲ یعنی آخری
۱۲۔ پارہ ۳۰، سورۂ الانشقاق، آیت ۲۱
۱۳۔ پارہ ۳۰، سورۂ العلق، آیت ۱۹ یعنی آخری

بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ السُّجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ۔

جس کے نزدیک مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں ہے

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَأَيْتُهُ بِمَكَّةَ نَا أَبُوْ قُدَامَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

محمد بن رافع، ازہر بن قاسم، محمد، ابو قدامہ، مطر الوراق، عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب سے مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مفصل سورت میں سجدہ نہیں کیا۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں سورۂ والنجم پڑھی تو اس میں آپ نے سجدہ نہ کیا۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ نَا أَبُوْ صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ

ابن قسیط نے خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ زَيْدٌ الْإِمَامَ فَلَمْ يَسْجُدْ.

بَابُ ۲۸۰ مَنْ رَأَى فِيهَا سُجُودًا.

۱۳۹۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا.

بَابُ ۲۸۱ السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ.

۱۳۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ.

۱۳۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ نَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ.

بَابُ ۲۸۲ السُّجُودِ فِي صٓ.

۱۳۹۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا.

۱۳۹۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ

سے اسے معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت زید امام تھے لیکن سجدہ نہ کیا۔

جس کے نزدیک سورۂ والنجم میں سجدہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھ کر سجدہ کیا تو حاضرین میں سے کوئی باقی نہیں رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو لیکن ایک آدمی نے کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی پیشانی تک اٹھا کر کہا کہ میرے لیے یہ کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں مارا گیا تھا۔

سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ

عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ کیا۔

ابورافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو انہوں نے سورۂ انشقاق پڑھتے ہوئے سجدہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ سجدہ کیسا ہے؟ فرمایا کہ میں نے حضرت ابوالقاسم کے پیچھے یہ سجدہ کیا تھا لہٰذا یہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان کی بارگاہ میں حاضری میسر آئے۔

سورۂ ص میں سجدہ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سورۂ ص کا سجدہ ضروری سجدوں میں سے نہیں ہے لیکن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے روایت ہے کہ حضرت

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ص فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ آخَرُ قَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر سورہ ص پڑھی۔ جب سجدہ تک پہنچے تو نیچے اترے اور سجدہ کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا دوسرے روز جب آپ نے اسے پڑھا تو لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک نبی کی توبہ کا ذکر ہے لیکن میں نے تمہیں سجدے کے لیے تیار دیکھ لیا لہٰذا آپ نے نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ رَاكِبٌ۔

سوار اگر آیت سجدہ سنے

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى إِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ۔

محمد بن عثمان دمشقی ابو الجماہر، عبد العزیز بن محمد، مصعب بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی تو سب نے سجدہ کیا جن میں سوار بھی تھے۔ ہر ایک زمین پر سجدہ کر رہا تھا اور ہر سوار نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ الْمَعْنَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى لَا يَجِدَ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید۔ احمد بن ابو شعیب، ابن نمیر، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کوئی سورت پڑھ کر سناتے۔ ابن نمیر نے فرمایا کہ نماز کے علاوہ تو آپ سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے کسی ایک کو بھی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے پاس قرآن مجید پڑھتے اور آیت سجدہ سے گزرتے تو تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے۔ عبد الرزاق نے فرمایا کہ

كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهُ هٰذَا الْحَدِيثُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُعْجِبُهُ لِأَنَّهُ كَبَّرَ۔

بَابُ ۲۸۴ مَا يَقُولُ إِذَا سَجَدَ۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَاعِيلُ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ يَقُولُ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

بَابُ ۲۸۵ فِي مَنْ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ نَا أَبُو بَحْرٍ نَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ نَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ لَمَّا بَعَثْنَا الرَّكْبَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ كُنْتُ أَقُصُّ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَسْجُدُ فِيهَا فَنَهَانِي ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ أَنْتَهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَسْجُدُوا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْوِتْرِ۔

بَابُ ۲۸۶ اسْتِحْبَابِ الْوِتْرِ۔

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عِيسَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سفیان ثوری اس حدیث کو بہت پسند فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ پسند اس لیے فرماتے کہ اس میں تکبیر کا ذکر ہے۔

سجدہ کے وقت کیا کہے

ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت سجدہ تلاوت کرتے ہوئے سجدے میں ایک دفعہ کہا کرتے میرا سجدہ اس ذات کے لیے ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت و قوت سے جس نے اسے سماعت و بصارت عطا فرمائی۔

جو نماز فجر کے بعد آیت سجدہ پڑھے

ابوتمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ جب ہم سوار ہو کر حاضر ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں۔ فرمایا کہ میں نماز فجر کے بعد تقریر کیا کرتا اور اس کے دوران سجدہ کر لیا کرتا مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تین دفعہ منع کیا لیکن میں باز نہ آیا۔ جب میں نے اسی طرح کیا تو فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ تو وہ سجدہ نہیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

وتر کا بیان

وتر کا استحباب

عاصم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

عثمان بن ابوشیبہ، ابوحفص ابار، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ اعرابی عرض گزار

اللہ علیہ وسلم مثلہ زاد قال اعرابی ما تقول قال لیس لک ولا لاصحابک۔

ہوا کہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا تمہارے لیے اور تمہارے صحابیوں کے لیے نہیں ہے۔

۱۴۲۴۔ حدثنا ابو الولید الطیالسی وقتیبۃ ابن سعید المعنی قالا نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عبد اللہ بن راشد الزوفی عن عبد اللہ بن ابی مرۃ الزوفی عن خارجۃ بن حذافۃ قال ابو الولید العدوی قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ تعالیٰ قد امدکم بالصلوۃ ھی خیر لکم من حمر النعم ھی الوتر فجعلھا لکم فیما بین العشاء الی طلوع الفجر۔

خارجہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو الولید عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے واسطے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے وہ نماز وتر ہے جس تمہارے لیے اسے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔

باب ۲۸۷ فی من لم یوتر۔

جو وتر نہ پڑھے

۱۴۲۵۔ حدثنا ابن المثنی نا ابو اسحٰق الطالقانی نا الفضل بن موسیٰ عن عبید اللہ ابن عبد اللہ العتکی عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ عتکی نے عبد اللہ بن بریدہ سے روایت کی کہ ان کے والد ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ف

ف۔ نماز وتر سے متعلق علمائے اہل حق و ائمہ مجتہدین کے درمیان دو باتوں میں اختلاف ہے اولاً یہ کہ وتر سنت ہیں یا واجب۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، قاضی شرق و غرب یعنی امام ابو یوسف اور ناشر حنفیت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سنت ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب۔ عملاً ان کی سب کے نزدیک واجب ہے۔ زیر بحث حدیث میں وارد ہونے والی وعید۔ فمن لم یوتر فلیس منا یعنی جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں اس تعدد سے وجوب وتر کے خیال کی تائید ہوتی ہے۔ ثانیاً وتر کی رکعتوں میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کتنی ہیں یعنی ایک، تین، پانچ یا سات؟ اکثر ائمہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے جبکہ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دونوں جانب احادیث صحیحہ و آثار کثیرہ وارد ہیں جس کے باعث اس باب میں کلام کی بہت گنجائش ہے۔ بعض مجتہدین زمانہ نماز وتر کو مستحب ٹھہرا کر اپنی بے بصری کا ثبوت دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۲۶۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن یحیٰی ابن سعید عن محمد بن یحیٰی بن حبان عن

بنی کنانہ کے مخدجی نامی شخص نے ابو محمد کو شام میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ وتر واجب ہیں۔ مخدجی کا بیان ہے کہ میں

أَبِي مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلاً بِالشَّامِ يُدْعَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے انہیں ادا کیا اور ہلکی سمجھ کر ان میں سے کچھ ضائع نہ کیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے انہیں ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے اسے عذاب دے اور چاہے اسے جنت میں داخل کر دے۔

بَابُ ۴۸۸ كَمِ الْوِتْرُ۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا مَثْنَى مَثْنَى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ۔

وتر کی رکعتیں

عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے وقت پوچھا تو آپ نے دو انگلیوں کے اشارے سے بتایا کہ دو دو رکعتیں اور رات کے آخر میں وتر کی ایک رکعت۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا قُرَيْشُ بْنُ حَيَّانَ الْعِجْلِيُّ نَا بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلاَثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وتر کا پڑھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے لہٰذا جو وتر کی پانچ رکعتیں پڑھنا چاہے تو پڑھ لے اور جو تین رکعتیں پڑھنا چاہے تو پڑھ لے اور جو ایک رکعت پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔

بَابُ ۴۸۹ مَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو حَفْصٍ الأَبَّارُ ح وَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى

وتر میں کونسی سورتیں پڑھے

عثمان بن ابو شیبہ، ابو حفص آبار، ابراہیم بن موسیٰ، محمد بن انس، اعمش، طلحہ اور زبید، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی، عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَاللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ.

نمازِ وتر میں سورۂ الاعلیٰ، سورۂ الکافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا خُصَيْفٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

عبد العزیز بن جریج نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کونسی سورتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے؟ پس مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تیسری میں سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھا کرتے۔ ف

ف ان دونوں روایتوں سے احناف کے مذہب کی واضح تائید ہو رہی ہے کہ نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں کیونکہ دونوں روایتوں میں تین ہی سورتیں پڑھنا وارد ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں قنوت پڑھنا

۱۴۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ قَالَ ابْنُ جَوَّاسٍ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ.

ابو الحوراء نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یہ الفاظ سکھائے ہیں کہ انہیں نمازِ وتر میں کہا کروں۔ ابن جواس نے کہا کہ وتر کی قنوت میں یعنی۔ اے اللہ! مجھے اس کے ساتھ ہدایت دے جس کو تو نے ہدایت دی ہے اور اس کے ساتھ سلامت رکھ جس کو تو نے سلامت رکھا اور اس کے ساتھ دوست رکھ جس کو تو نے دوست رکھا اور جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے اور مجھے اپنے فیصلے کی برائی سے بچا۔ بیشک تو فیصلہ کرتا ہے اور کسی کا فیصلہ تجھ پر لاگو نہیں ہوتا اور جس کو تو دوست رکھے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے اسے

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ هَذَا يَقُولُ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوتِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْحَوْرَاءِ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ.

عبد اللہ بن محمد نفیلی، زہیر نے ابو اسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے اس کے آخر میں کہا کہ اسے وتر میں قنوت کی جگہ کہے اور دونوں نے ان کا قول صرف وتر کے متعلق ذکر نہیں کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو الحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

۱۴۱۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے آخر میں کہا

ابن الحارث بن هشام عن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في اخر وتره اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك قال ابو داود هشام اقدم شيخ لحماد وبلغني عن يحيى بن معين انه قال لم يرو عنه غير حماد بن سلمة قال ابو داود روى عيسى بن يونس عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت في الوتر قبل الركوع قال ابو داود روى عيسى بن يونس هذا الحديث ايضا عن فطر بن خليفة عن زبيد عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وروي عن حفص بن غياث عن مسعر عن زبيد عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت في الوتر قبل الركوع قال ابو داود وحديث سعيد عن قتادة رواه يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم لم يذكر القنوت ولا ذكر ابيا وكذلك رواه عبد الاعلى ومحمد بن بشر العبدي وسماعه بالكوفة مع عيسى بن يونس ولم يذكروا القنوت وقد رواه ايضا هشام الدستوائي وشعبة عن قتادة ولم يذكرا القنوت وحديث زبيد رواه سليمان الاعمش وشعبة وعبد الملك بن ابي سليمان وجرير بن

کرتے۔ اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری ناراضگی کی پناہ پکڑتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی اور تجھ سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ میں تیری تمام ثنائیں بیان نہیں کر سکتا تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنی خود تعریف کی ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حماد کے سب سے پہلے شیخ ہشام ہیں اور مجھے یحییٰ بن معین کا یہ قول پہنچا ہے کہ حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ کے والد ماجد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عیسیٰ بن یونس، فطر بن خلیفہ، زبید، سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ کے والد ماجد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مانند مرفوعاً روایت کی ہے۔ نیز حفص بن غیاث، مسعر، زبید، سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ کے والد ماجد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ جو حدیث سعید نے قتادہ سے روایت کی اسے روایت کیا ہے یزید بن زریع، سعید، قتادہ، عزرہ، سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ، عبد الرحمٰن بن ابزیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اس میں قنوت کا ذکر نہیں کیا اور نہ حضرت ابی بن کعب کا اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے عبد الاعلیٰ اور محمد بن بشر عبدی نے جس کا سماع کوفہ میں عیسیٰ بن یونس سے ہے اور انہوں نے قنوت کا ذکر نہیں کیا اور اسے ہشام دستوائی اور شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے اور قنوت کا ذکر نہیں کیا اور زبید کی حدیث کو روایت کیا ہے سلیمان اعمش اور شعبہ اور عبد الملک بن ابو سلیمان اور جریر بن حازم سب نے زبید سے روایت کی لیکن کسی ایک نے بھی قنوت کا ذکر نہیں کیا ما سوائے اس کے جو روایت کی حفص بن غیاث، مسعر نے زبید سے تو انہوں

حَاتِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْقُنُوتَ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ فَإِنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُورِ مِنْ حَدِيثِ حَفْصٍ نَخَافُ أَنْ يَكُونَ عَنْ حَفْصٍ عَنْ غَيْرِ مِسْعَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَيُرْوَى أَنَّ أُبَيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

حدیث میں کہا کہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مشہور نہیں ہے اور حدیث حفص کے متعلق ہمیں اندیشہ ہے کہ حفص نے مسعر کے سوا کسی اور سے روایت کی ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب نصف رمضان میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

١٤١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَمَّهُمْ يَعْنِي فِي رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

محمد نے اپنے بعض ساتھیوں سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ان کی امامت کرتے اور رمضان کے آخری نصف میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

١٤١٥ - حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَبَقَ أُبَيٌّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الَّذِي ذُكِرَ فِي الْقُنُوتِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَانِ الْحَدِيثَانِ يَدُلَّانِ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ.

یونس بن عبید نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب کے پیچھے جمع کر دیا تو وہ انہیں بیس رکعتیں پڑھایا کرتے تھے اور ان کے ساتھ قنوت نہ پڑھتے مگر باقی نصف میں۔ جب آخری دس روز رہ گئے تو وہ چھوڑ کر اپنے اپنے گھر میں نماز پڑھنے لگے۔ پس لوگ کہتے کہ حضرت ابی دوڑ گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے قنوت کا ذکر کیا ہے وہ قابل اعتبار نہیں اور یہ دونوں حدیثیں حدیث ابی کے ضعف پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں قنوت پڑھی ہے۔

ف۔ اس حدیث کے الفاظ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ انہیں بیس رکعتیں پڑھایا کرتے تھے لیکن مولوی وحید الزمان خان صاحب نے ان لفظوں کا یہ ترجمہ کیا ہے۔ "وہ لوگوں کے ساتھ بیس راتوں تک نماز پڑھا کرتے تھے"۔ عشرین رکعۃ کا "بیس راتوں تک" ترجمہ کرنے سے ممکن ہے علامہ صاحب نے اپنے ہم خیال لوگوں کو مطمئن یا خوش کر لیا ہو لیکن ترجمانی کے پردے میں حدیث کو بازیچۂ اطفال بنا کر جنایت اور بددیانتی کا ایسا ارتکاب کیا ہے جو اہل علم حضرات کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ اختلافی مسائل میں اپنے موقف کو درست منوانے کی خاطر احادیث تک میں تحریف کر جانا اہل علم کا شیوہ نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ٣٤٩ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتر کے بعد دعا

١٤١٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا

سعید بن عبدالرحمن بن ابزی کے والد ماجد سے روایت

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيَامِيِّ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ۔

ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز وتر کا سلام پھیرتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، کہا کرتے۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا عُثْمَانُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا ذَكَرَهُ۔

محمد بن عوف، عثمان بن سعید، ابو غسان محمد بن مطرف مدنی، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز وتر سے سو جائے یا اسے بھول جائے تو یاد آنے پر انہیں پڑھ لے۔

بَابُ ۲۹۴ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ۔

ازد شنوءہ قبیلے کے ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے جنہیں میں سفر میں چھوڑتا ہوں نہ حضر میں یعنی چاشت کی دو رکعتیں، ہر مہینے میں تین روزے اور نہ سویا کروں مگر وتر پڑھ کر۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ السَّكُونِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ لِشَيْءٍ أَوْصَانِي بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَلَا أَنَامُ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَبِسُبْحَةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ۔

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی کہ انہیں نہ چھوڑا کروں کسی وجہ سے مجھے ہر مہینے میں تین دن کے روزوں کی وصیت فرمائی اور نہ سویا کروں مگر وتر پڑھ کر اور حضر و سفر میں نماز چاشت پڑھنے کی

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ نَا أَبُو زَكَرِيَّا السَّيْلَحِينِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عبد اللہ بن رباح نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر سے فرمایا۔ تم وتر کب پڑھا کرتے ہو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ رات کے پہلے حصے میں۔ حضرت عمر سے فرمایا۔ تم وتر کب

لِأَبِي بَكْرٍ مَتَى تُوتِرُ قَالَ أُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوتِرُ قَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخَذَ هَذَا بِالْحَزْمِ وَقَالَ لِعُمَرَ أَخَذَ هَذَا بِالْقُوَّةِ۔

پڑھا کرتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ رات کے آخری حصے میں۔ آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ تم نے احتیاط کی بنا پر ایسا کیا اور حضرت عمر سے فرمایا کہ تم نے طاقت کی بنا پر ایسا کیا۔

بَابُ ٢٩٣ فِي وَقْتِ الْوِتْرِ

وتر کے وقت کا بیان

١٤٢١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَتَى كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَوَسَطَهُ وَآخِرَهُ وَلَكِنِ انْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ إِلَى السَّحَرِ۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کب پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہر وقت آپ نے پڑھے ہیں یعنی رات کے پہلے درمیانی اور پچھلے حصے میں لیکن وصال کے وقت آپ فجر کے نزدیک وتر پڑھا کرتے۔

١٤٢٢۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔

ہارون بن معروف، ابن ابی زائدہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

١٤٢٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ تَعْنِي فِي الْجَنَابَةِ۔

عبداللہ بن ابوقیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ کبھی حضور رات کے پہلے حصے میں پڑھتے اور کبھی رات کے آخری حصے میں پڑھا کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قرأت کیسی ہوتی تھی، سِرّی یا جہری؟ فرمایا کہ آپ ہر طرح کیا کرتے کیونکہ کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی آواز سے پڑھا کرتے۔ کبھی آپ غسل کر کے سوتے اور کبھی صرف وضو کر کے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قتیبہ کے سوا دوسروں نے کہا کہ اس سے مراد غسل جنابت ہے۔

١٤٢٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات میں اپنی آخری نماز وتر کو رکھا کرو۔

پارہ — ۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۴۹۴ فِیْ نَقْضِ الْوِتْرِ۔

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا طَلْقُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ وَاَمْسٰی عِنْدَنَا وَاَفْطَرَ ثُمَّ قَامَ بِنَا تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَاَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰی مَسْجِدِہٖ فَصَلّٰی بِاَصْحَابِہٖ حَتّٰی اِذَا بَقِیَ الْوِتْرُ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ اَوْتِرْ بِاَصْحَابِکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ۔

وتر دو دفعہ نہیں پڑھے جاتے

قیس بن طلق سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں ایک روز حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے شام تک رہے اور روزہ افطار کیا۔ پھر رات ہمارے ساتھ قیام کیا اور نماز وتر پڑھی۔ پھر وہ اپنی مسجد کی طرف چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ جب صرف نماز وتر باقی رہ گئی تو ایک اور آدمی کو آگے کر کے فرمایا کہ تم اپنے ساتھیوں کو نماز وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک رات میں دو دفعہ وتر نہیں ہیں۔

باب ۴۹۵ اَلْقُنُوْتُ فِی الصَّلَوَاتِ۔

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا دَاؤدُ بْنُ اُمَیَّۃَ نَا مُعَاذٌ یَعْنِی ابْنَ ہِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَی بْنِ کَثِیْرٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ وَاللّٰہِ لَاُقَرِّبَنَّ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَکَانَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ یَقْنُتُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ وَصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَیَدْعُوْا لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَلْعَنُ الْکَافِرِیْنَ۔

نمازوں میں قنوت پڑھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے ملتی جلتی نماز پڑھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری رکعت میں قنوت پڑھا کرتے اور نماز فجر میں ایمان والوں کے لیے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت کیا کرتے۔

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالُوْا کُلُّہُمْ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ وَصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ۔

ابو الولید، مسلم بن ابراہیم، حفص بن عمر۔ ابن معاذ ان کے والد ماجد شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے ابن معاذ نے کہا کہ نماز مغرب میں بھی۔

۱۴۲۸۔ حدثنا عبد الرحمٰن بن إبراهيم نا الوليد نا الأوزاعي حدثني يحيى بن أبي كثير حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمٰن عن أبي هريرة قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة شهرًا يقول في قنوته اللّٰهم أنج الوليد بن الوليد اللّٰهم أنج سلمة بن هشام اللّٰهم أنج المستضعفين من المؤمنين اللّٰهم اشدد وطأتك على مضر اللّٰهم اجعلها عليهم سنين كسني يوسف قال أبو هريرة وأصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلم يدع لهم فذكرت ذٰلك له فقال وما تراهم قد قدموا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک نماز عشاء میں قنوت پڑھی۔ آپ اپنی قنوت میں کہا کرتے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرما۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سال بھیج دے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح تک ان کے لیے کوئی دعا نہ کی تو میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ آ گئے ہیں۔

۱۴۲۹۔ حدثنا عبد الله بن معاوية الجمحي نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرًا متتابعًا في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلوة الصبح في دبر كل صلوة إذا قال سمع الله لمن حمده من الركعة الأخيرة يدعو على أحياء من بني سليم على رعل وذكوان وعصية ويؤمن من خلفه۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر ایک مہینہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز میں قنوت پڑھی۔ ہر نماز کی آخری رکعت میں جب سمع اللہ لمن حمدہ کہہ لیتے تو بنی سلیم کے قبائل رعل، ذکوان اور عصیہ کی تباہی کے لیے دعا کرتے اور آپ کے مقتدی آمین کہتے جاتے۔

۱۴۳۰۔ حدثنا سليمان بن حرب ومسدد قالا نا حماد عن أيوب عن محمد عن أنس بن مالك أنه سئل هل قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة الصبح فقال نعم فقيل له قبل الركوع أو بعد الركوع قال بعد الركوع قال مسدد بيسير۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی گئی کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا رکوع کے بعد۔ مسدد نے کہا تھوڑے دنوں تک۔

۱۴۳۱۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي نا حماد بن سلمة عن أنس بن سيرين عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قنت شهرًا ثم تركه۔

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی، پھر چھوڑ دی۔

۱۴۳۲ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيَّةً۔

یونس بن عبید نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھی تھی کہ جب آپ نے دوسری رکعت سے سر اٹھایا تو تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔

باب ۲۹۶ فَضْلِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ۔

گھر میں نوافل پڑھنے کی فضیلت

۱۴۳۳ ـ حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ نَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيْهَا قَالَ فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ يَعْنِي رِجَالًا وَكَانُوْا يَأْتُوْنَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِيْ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحْنَحُوْا وَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوْا بَابَهُ قَالَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ سَتُكْتَبَ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنوایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت باہر تشریف لاتے اور اس میں نماز ادا فرماتے راوی کا بیان ہے کہ لوگ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ لوگ ہر رات حاضر ہو جاتے یہاں تک کہ ایسی رات بھی آئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے تو وہ کھانسے آوازیں بلند کیں اور آپ کے دروازے کو کنکریاں ماریں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے اور فرمایا۔ لوگو! تم یہ کیا کام کیے جا رہے ہو یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ کام تم پر فرض فرما دیا جائے گا۔ لہٰذا گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی بہتر نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے۔

۱۴۳۴ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔ ف

ف۔ فرض نمازوں کا مسجد میں ادا کرنا زیادہ ثواب رکھتا ہے اور فرائض کے علاوہ دیگر نمازیں گھروں میں پڑھی جائیں تو ثواب زیادہ ہے۔ جن گھروں میں نمازیں نہیں پڑھی جاتیں وہ گھر قبرستانوں کی طرح ویران ہیں جو دل یاد الٰہی سے معمور و مخمور نہیں وہ بھی قبرستان کی طرح برباد و ویران ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ جلد جہاد قول سے پہلے قرآن و حدیث کے مطابق عقائد کی اصلاح ضروری ہے جس طرح کہ انہیں اہلسنت و جماعت کے بزرگوں نے سمجھا اور بتایا ہے اگر ایک عقیدہ بھی ان بزرگوں کے خلاف اختیار کیا تو تمام

عبادتیں اکارت جائیں گی، اسی طرح سنن و نوافل کی ادائیگی سے پہلے فرائض کی پابندی ضروری ہے ورنہ نفلی عبادتیں شرف قبولیت سے محروم رہتی ہیں۔ قطب ربانی، غوث صمدانی، سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ / ۱۱۶۶ء) نے اس حقیقت کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَشْتَغِلَ أَوَّلًا بِالْفَرَائِضِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اشْتَغَلَ بِالسُّنَنِ ثُمَّ يَشْتَغِلُ بِالنَّوَافِلِ وَالْفَضَائِلِ فَمَا لَمْ يَفْرُغْ مِنَ الْفَرَائِضِ فَالْاِشْتِغَالُ بِالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ وَأُهِينَ۔

(فتوح الغیب، مقالہ ۴۸)

مومن کے لیے ضروری ہے کہ پہلے فرائض میں مشغول ہو۔ جب ان سے فارغ ہو تو سنتوں میں پھر نوافل و فضائل میں۔ جو فرائض سے فارغ نہ ہوا اور سنن و نوافل میں مشغول ہو جائے فرضوں کی ادائیگی سے پہلے تو اس کی وہ عبادتیں قبول نہیں ہوں گی اور وہ ذلیل و خوار ہوگا۔ ؎

کا شکے اندر تمادم جا شود پہلوئے تو
تا بتقریب سلام افتد نظر بر روئے تو

باب ۲۹۷

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ۔

افضل عمل

عبید بن عمیر نے حضرت عبد اللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ دیر تک قیام کرنا۔ عرض کی گئی کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ کم مال والا جو محنت کر کے دے۔ عرض کی گئی کہ کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا کہ جو ان کاموں کو چھوڑ دے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام فرمائے ہیں۔ عرض کی گئی کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا کہ جو مشرکوں سے اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرے۔ عرض کی گئی کہ کونسا قتل زیادہ شرف والا ہے؟ فرمایا جو اس کا خون بہا دے اور اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دے۔

باب ۲۹۸ الْحَثِّ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى نَا ابْنُ عَجْلَانَ نَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ

رات کے قیام کی ترغیب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو جگائے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے اور اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے۔

۱۴۳۷ ـ حدثنا محمد بن حاتم بن بزیع نا عبید اللہ بن موسیٰ عن شیبان عن الاعمش عن علی بن الاقمر عن الاغر ابی مسلم عن ابی سعید و ابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استیقظ من اللیل وایقظ امرأتہ فصلیا رکعتین جمیعا کتبا من الذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات۔

الاغر ابو مسلم نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو خود جاگے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے پھر دونوں مل کر دو دو رکعتیں پڑھیں تو وہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھے جائیں گے۔

باب ۲۹۹ فی ثواب قراءۃ القرآن

قرآن مجید پڑھنے کا ثواب

۱۴۳۸ ـ حدثنا حفص بن عمر نا شعبۃ عن علقمۃ بن مرثد عن سعد بن عبیدۃ عن ابی عبد الرحمن عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔ ف

ف۔ قرآن مجید کو سیکھنے اور سکھانے والا کیوں بہتر انسان نہ ہو جبکہ یہ کتاب تمام علوم و معارف کی جامع مکمل لائحہ عمل و ضابطہ حیات اور دارین میں کامیابی و کامرانی کی ضمانت ہے۔ جنہوں نے قرآن کریم کو سمجھا اور اپنی زندگیوں کو اس کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالا تو کامیابی و کامرانی نے زندگی کے ہر میدان میں ان حضرات کے قدم چومے اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قوموں اور ملکوں کی تقدیر وہ حضرات اپنی نوک شمشیر سے لکھا کرتے تھے۔ کفر کی بڑی سے بڑی طاقت ان سے کترائی اور پناہ ڈھونڈنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ پہاڑوں کی بلندیاں اور دریاؤں کی طغیانیاں ان کے راستوں میں حائل نہ ہو سکیں اور نہ ان کے حوصلوں کو ذرا بھی پست کر سکیں ان کی جہانداری و جہانبانی اور ترقی و کامرانی کا راز اللہ کے کلام معجز نظام سے وابستہ رہنے اور اس کی مقدس تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں مضمر تھا آج مسلمان ہر ملک میں بیکس و بے بس ہوئے پڑے ہیں اور اللہ و رسول کے دشمنوں، اسلام کے بدخواہوں سے پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں تو اس کی سب سے بڑی وجہ قرآن کریم سے لاتعلق ہو جانا ہے۔ اب کلام الٰہی کے الفاظ تو بعض زبانوں پر آ جاتے ہیں لیکن گفتار و کردار اور اقوال و افعال کا کوئی زاویہ اسلامی و قرآنی نہیں رہا۔ انفرادی و اجتماعی زندگیاں سراسر غیر اسلامی ہو کر رہ گئی ہیں صورت اور سیرت، جذبات و نظریات پر صبغۃ اللہ کی چھاپ نظر نہیں آتی۔ قرآنی تعلیمات کو کیا چھوڑا کہ اقبال کا دامن جھٹک کر ادبار کو اپنا مقدر بنا لیا۔ گویا کل جو زبر تھے آج زیر ہو گئے اور کل جو آسمان تھا آج زمین بن گئی۔ شاعر مشرق، ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے اس زندہ حقیقت کا ان لفظوں میں اظہار کیا ہے۔ ؎

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

۱۴۳۹ ـ حدثنا احمد بن عمرو بن السرح انا ابن وھب اخبرنی یحیی بن ایوب عن زبان بن فائد عن سھل بن معاذ الجھنی عن ابیہ

سہل بن معاذ جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا۔

کے روز تاج پہنایا جائے گا۔ اس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ حسین ہو گی جو دنیا میں تمہارے گھروں کے اندر چمکتا ہے۔ پس خود اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس پر عمل کیا۔

ف۔ قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے کے والدین کو قیامت کے روز ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی تابانی اس مہر درخشاں کو شرمندہ کرتی ہو گی۔ شمع رسالت نے اپنے پروانوں سے دریافت فرمایا کہ دینی حالات اس قرآن مجید پر عمل کرنے والے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ جو واقعی کلام الٰہی پر عمل کرنے والوں کو جس درجہ نوازا جائے گا وہاں تک ہمارا وہم و گمان بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس مقام پر یہ غلام غلامانِ مصطفیٰ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو دعوت غور و فکر دیتا ہے جن کا یہ عقیدہ ہے کہ کونین کی ساری بہار حبیب پر وردگار کے دامن سے وابستہ ہے کہ حاملِ قرآن کے والدین کو اس درجہ نوازا جائے گا تو جس ہستی نے انسانوں کو قرآن مجید جیسا نسخہ کیمیا دیا اور اس پر عمل کرنا سکھایا۔ اس رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو قیامت کے روز کس درجہ نوازا جائے گا؟ اس بارگاہ کے ادنیٰ غلاموں کے والدین کی ایسی تاجپوشی ہو گی تو آقائے کائنات کے محترم والدین کی عزت افزائی کے بارے میں آپ کی عقیدت کا فیصلہ کیا ہے؟

١٤٤٠۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن مجید پڑھے اور اس میں مہارت پیدا کرلے تو وہ معزز ہستیوں کے ساتھ ہو گا اور جو اس میں مشقت اٹھائے اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

١٤٤١۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کو پڑھیں اور اس کا آپس میں دَور کریں تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

١٤٤٢۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ نَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ

موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم ایک سائبان کے اندر تھے اور فرمایا۔ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ

فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْخُذَ نَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ بِغَيْرِ إِثْمٍ بِاللَّهِ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ قَالُوا كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلُ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ۔

وادی بطحان یا وادی عقیق جائے اور وہاں سے کوہان والے دو موٹے تازے اونٹ لے آئے، کوئی گناہ یا قطع رحمی کیے بغیر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ سارے ہی۔ فرمایا کہ ہر روز صبح کو مسجد جائے اور اللہ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے تو یہ دو اونٹوں سے بہتر ہے اور تین تین سے یعنی آیتوں کے برابر اونٹ۔

باب فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

سورۂ فاتحہ کا بیان

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي۔

مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورۂ فاتحہ ہی ام القرآن، ام الکتاب اور سبع مثانی ہے (یعنی سات آیتوں والی سورت)۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا خَالِدٌ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ قَالَ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ فِي الْقُرْآنِ شَكَّ خَالِدٌ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِي أُوتِيتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ۔

حضرت ابوسعید بن المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے پس آپ نے انہیں بلایا ان کا بیان ہے کہ میں نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوا فرمایا کہ میرا حکم ماننے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں فرمایا۔ اے ایمان والو حاضر ہو جایا کرو اللہ اور اس کے رسول کے لیے جبکہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے (۸: ۲۴)، میں تمہیں قرآن کریم کی ایک بہت بڑی سورت سکھاتا ہوں اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر جاؤں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا۔ فرمایا کہ وہ سورۂ فاتحہ ہے۔ یہی سات آیتوں والی ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی اور عظمت والا قرآن ہے۔

باب مَنْ قَالَ هِيَ مِنَ الطُّوَلِ۔

جس نے کہا کہ یہ طوال المفصل سے ہے

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سات آیتیں عطا فرمائی گئیں جو طوالی ہیں (یعنی) مثانی اور حضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي الطُّوَلِ وَأُوتِيَ مُوسٰى سِتًّا فَلَمَّا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ رُفِعَتْ ثِنْتَانِ وَبَقِيَ أَرْبَعٌ۔

موسیٰ کو چھ مرحمت فرمائی گئی تھیں جب انہوں نے تختیاں نیچے ڈالیں تو دو اٹھالی گئیں اور چار باقی رہ گئیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آيَةِ الْكُرْسِيِّ۔

آیۃ الکرسی کا بیان

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى نَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي قَالَ لِيَهْنِ لَكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ الْعِلْمُ۔

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوالمنذر! اللہ کی کتاب سے کونسی آیت تمہارے نزدیک سب سے بڑی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا اے ابوالمنذر! اللہ کی کتاب سے کونسی آیت تمہارے نزدیک سب سے بڑی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ (۲: ۲۵۵) ان کا بیان ہے کہ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ اے ابوالمنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔

بَابٌ فِي سُورَةِ الصَّمَدِ۔

سورۂ اخلاص کا بیان

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ صبح ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور وہ اسے کم سمجھتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ف

ف۔ اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ پر نہایت کرم ہے کہ پڑھے سورۂ اخلاص کے چند کلمات اور ثواب اسے ملے تہائی قرآن مجید یعنی دس پاروں کے پڑھنے کا۔ یہ حبیب پروردگار کا صدقہ ہے کہ محنت اتنی کم اور مزدوری اتنی زیادہ۔ دریں حالات نہیں چاہیے کہ ہر وقت حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے لگے رہیں اور ان کے در سے ہٹنے کا دل میں تصور بھی نہ لائیں اور زبان حال سے کہتے رہیں۔ ؎

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

باب ۵۰ في المعوذتين

۱۴۲۸۔ حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح أنا ابن وهب قال أخبرني معاوية عن العلاء بن الحارث عن القاسم مولى معاوية عن عقبة بن عامر قال كنت أقود برسول الله صلى الله عليه وسلم ناقته في السفر فقال لي يا عقبة ألا أعلمك خير سورتين قرئتا فعلمني قل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس قال فلم يرني سررت بهما جدا فلما نزل لصلاة الصبح صلى بهما صلاة الصبح للناس فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلاة التفت إلي فقال يا عقبة كيف رأيت۔

سورۃ الفلق اور سورۃ والناس کا بیان

قاسم مولیٰ معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں دوران سفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ کو پکڑ کر چل رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے عقبہ! کیا میں تمہیں دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جو پڑھی جاتی ہیں؟ پس آپ نے مجھے سورۃ الفلق اور سورۃ والناس سکھائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان پر میں نے زیادہ اظہار مسرت نہ کیا۔ جب آپ نماز کے لیے اترے تو لوگوں کو ان دونوں سورتوں کے ساتھ ہی نماز فجر پڑھائی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے عقبہ! تم نے کیسا دیکھا؟

۱۴۲۹۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي ثنا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه عن عقبة بن عامر قال بينا أنا أسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الجحفة والأبواء إذ غشيتنا ريح وظلمة شديدة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ بأعوذ برب الفلق وأعوذ برب الناس ويقول يا عقبة تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما قال وسمعته يؤمنا بهما في الصلاة۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان سیر کر رہا تھا کہ ہمیں آندھی اور سخت اندھیرے نے گھیر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ الفلق اور سورۃ والناس کے ذریعے پناہ مانگی اور فرماتے: اے عقبہ! ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو کیونکہ ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگنے والے کی طرح کسی نے پناہ نہیں مانگی اور میں نے سنا کہ آپ نماز میں ان سورتوں کے ساتھ ہماری امامت فرمایا کرتے۔

باب ۵۱ كيف يستحب الترتيل في القراءة

۱۴۵۰۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن سفيان حدثني عاصم بن بهدلة عن زر عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فإن منزلك عند آخر آية تقرؤها۔

قرأت میں ترتیل کس طرح مستحب ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور سیڑھیاں چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا پس تیرا مقام وہی ہوگا جس آیت پر تو پڑھنا ختم کرے گا۔

۱۴۵۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ مد کو ادا فرمایا کرتے تھے۔

ف۔ تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ اچھی آواز کے ساتھ اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید کو پڑھے تاکہ وہ سمجھ سکے کہ پڑھ کیا رہا ہے اور اس کا پروردگار کن کاموں سے خوش ہے اور وہ کونسے کام ہیں جن کے کرنے والے سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ کونسے کام ہیں جو جنت میں لے جاتے ہیں اور کن کاموں کا انجام جہنم میں پہنچانا ہے۔ جب بندہ اس طرح تلاوت کرتا ہے تو قیامت کے روز اسی طرح اس سے پڑھنے اور جنت کے درجات پر چڑھنے کے لیے کہا جائے گا۔ جہاں اس کا پڑھنا تمام ہوگا وہی اس کا مقام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

۱۴۵۲ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتُهُ كَانَ يُصَلِّي وَيَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ وَنَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهُ حَرْفًا حَرْفًا۔

یعلیٰ بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت اور آپ کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔ تمہاری نماز کہاں اور حضور کی نماز کہاں۔ حضور نماز پڑھتے اور اتنی دیر سوتے جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی۔ پھر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے تھے پھر سوتے جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ آپ کی قرأت کا حال بیان فرمایا کہ حضور کی قرأت کا ہر حرف جدا ہوتا تھا۔

۱۴۵۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا فتح مکہ کے وقت کہ اونٹ پر سوار سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے اور دہرا کر پڑھتے۔

۱۴۵۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔

عبد الرحمٰن بن عوسجہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دیا کرو۔

۱۴۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ بِمَعْنَاهُ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ

ابو الولید طیالسی اور قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد بن موہب رملی، لیث، عبد اللہ بن ابی ملیکہ، عبید اللہ بن ابی نہیک نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے۔ یزید: ابن ابی ملیکہ نے حضرت سعید بن ابی سعید سے۔ قتیبہ نے حضرت سعید بن

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ يَزِيدُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ هُوَ فِي كِتَابِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کریم کو اچھی آواز سے نہ پڑھے۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

عبید اللہ بن ابی نہیک نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث مذکورہ کے مانند فرمایا۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ مَرَّ بِنَا أَبُو لُبَابَةَ فَاتَّبَعْنَاهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ رَثُّ الْبَيْتِ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ إِذَا لَمْ يَكُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ قَالَ يُحَسِّنُهُ مَا اسْتَطَاعَ۔

عبید اللہ بن ابو یزید کا بیان ہے کہ ابولبابہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم ان کے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ وہ اپنے دولت خانے میں داخل ہوئے تو ہم بھی داخل ہو گئے۔ وہاں ٹوٹے پھوٹے گھر میں ایک آدمی پھٹے پرانے لباس میں تھا۔ پس میں نے انہیں فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو اچھی آواز سے نہ پڑھے۔ پس میں (عبد الجبار) نے ابن ابی ملیکہ سے کہا کہ اے ابو محمد! اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ جتنا ہو سکے اچھی طرح پڑھے۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ قَالَ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ يَسْتَغْنِي بِهِ۔

محمد بن سلیمان انباری نے فرمایا کہ وکیع اور ابن عیینہ قرآن مجید خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَيْوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، عمر بن مالک اور حیوہ، ابن الہاد، محمد بن ابراہیم بن حارث، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کی اچھی آواز کو سنتا ہے قرآن کریم میں غنا سے مراد آواز سے پڑھنا ہے۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِيمَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ

قرآن مجید یاد کر کے بھولنے پر وعید

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ

عیسیٰ بن فائد نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ

عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو قرآن کریم کو پڑھ کر بھلا دے تو قیامت کے روز بارگاہِ خداوندی میں اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں گے۔

بَابُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

قرآن کریم کا نزول سات قراءتوں میں ہوا ہے

۱۴۶۱ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

عبدالرحمٰن بن عبد القاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سنا کہ حضرت ہشام بن حکیم سورۃ الفرقان اور ہی طریقے سے پڑھ رہے تھے اس کے علاوہ جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر ٹوٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے۔ پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے انہیں سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا اس طریقے کے علاوہ جیسے مجھے پڑھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ پڑھو۔ پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس قرآن مجید کو سات قراءتوں میں نازل کیا گیا ہے پس اسے پڑھو جس طرح کسی کے لیے آسان ہو۔ ن

ف۔ یہ حدیث اکیس صحابہ کرام سے مروی ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ ابی بن کعب، انس، حذیفہ بن الیمان، زید بن ارقم، سمرہ بن جندب، سلمان بن صرد، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن مسعود، عبد الرحمٰن بن عوف، عثمان بن عفان، عمر بن خطاب، عمرو بن ابو سلمہ، عمرو بن العاص، معاذ بن جبل، ہشام بن حکیم، ابوبکرہ، ابوجہم، ابو سعید خدری، ابو طلحہ انصاری، ابو ہریرہ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ابو عبید نے اس کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے اس حدیث میں وارد سبعۃ احرف یعنی سات حرفوں سے کیا مراد ہے جن میں قرآن کریم کو نازل کیا گیا ہے تو اس کے متعلق نویں صدی کے مجدد برحق یعنی خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء نے فرمایا کہ اس حدیث کے معنی میں چالیس کے قریب مختلف اقوال وارد ہوئے ہیں۔ امام سیوطی نے ان میں سے سولہ اقوال کا الاتقان میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ قرطبی اور ابن حبان نے امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۵۲ھ / ۱۴۴۹ء، صاحب فیض الباری کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں وارد سات حرفوں کے معنی میں اہل علم کا اختلاف

اختلاف ہے کہ بات پینتیس اقوال تک پہنچ گئی۔ ابن حبان نے وہ پینتیس اقوال بیان کیے اور ان سے امام سیوطی نے اپنی الاتقان میں نقل فرمائے ہیں۔

حضرت خاتم الحفاظ نے فرمایا کہ امت محمدیہ پر سات حرفوں میں پڑھنا واجب نہ تھا بلکہ ان کی آسانی کی خاطر اجازت مرحمت فرمائی گئی تھی۔ جس وقت صحابۂ کرام نے دیکھا کہ امت میں تفرقہ اور اختلاف بڑھتا جا رہا ہے لہٰذا ایک ہی حرف پر اگر اجماع نہ کیا گیا تو اختلافات کے سیلاب کو روکا نہیں جا سکے گا۔ بایں وجہ ان حضرات نے عام اور مشہور حرف یعنی مصحف عثمان پر اتفاق کر لیا اور ان حضرات کا اس کے صحیح ترین مصحف ہونے پر اجماع ہو گیا۔ امام محمد بن سیرین سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال وصال ہوا اس سال آپ نے دو مرتبہ دور کیا۔ لہٰذا اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ موجودہ قرأت اسی آخری دور کی قرأت کے مطابق ہے۔ امام بغوی نے اپنی کتاب شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اس آخری دور میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر رہے۔ قرآن مجید کا جتنا حصہ منسوخ ہوا وہ ان کے علم میں آیا۔ پھر انہوں نے حضور کے لیے لکھا اور اس کے مطابق آپ کو پڑھ کر سنایا تھا اور صحابۂ کرام کو بھی سناتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اسی کو قابل اعتماد قرار دے کر جمع کروایا اور اسی کو حضرت عثمان نے مصاحف میں لکھ کر جامع القرآن کا لقب پایا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ملخصاً از الاتقان، جلد اول، نوع ١٦، مسئلہ سوم)۔

١٤٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا هٰذِهِ الْأَحْرُفُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ لَيْسَ يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ۔

معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ یہ قرأتیں حکم میں متفق و متحد ہیں یعنی ان سے حلال و حرام میں کوئی اختلاف واقع نہیں ہوتا۔

١٤٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ إِنِّي أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلَى حَرْفَيْنِ قُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلَى ثَلَاثَةٍ قُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا عَزِيزًا حَكِيمًا مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ۔

سلیمان بن صرد خزاعی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابی! مجھے قرآن مجید پڑھایا گیا تو مجھ سے کہا گیا کہ ایک قرأت میں یا دو میں؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا کہ دو فرما دیجیے میں نے دو کہہ دیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ دو قرأتوں میں یا تین میں؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا کہ تین فرما دیجیے۔ میں نے تین کہہ دیا۔ یہاں تک کہ بات سات قرأتوں تک پہنچی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کامل اور کفایت کرنے والی ہے اگر سمیعاً علیماً کو عزیزاً حکیماً کہہ دیا تو کوئی مضائقہ نہیں جب تک عذاب کی آیت کو رحمت کی آیت سے اور رحمت کی آیت کو عذاب کی آیت سے بدلا نہ جائے۔

١٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن جعفر نا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن أبي ليلى عن أبي بن كعب أن النبي صلى الله عليه وسلم كان عند أضاة بني غفار فأتاه جبريل فقال إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك على حرف قال أسأل الله معافاته ومغفرته إن أمتي لا تطيق ذلك ثم أتاه ثانية فذكر نحو هذا حتى بلغ سبعة أحرف قال إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك على سبعة أحرف فأيما حرف قرءوا عليه فقد أصابوا۔

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی غفار کے کنوئیں کے پاس تھے کہ حضرت جبرئیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی امت کو ایک قرأت میں قرآن مجید پڑھائیے۔ آپ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت طلب کرتا ہوں، میری امت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ پھر دوبارہ حاضر ہوئے اور اسی طرح کی گفتگو ہوئی یہاں تک کہ سات قرأتوں تک بات پہنچی۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو سات قرأتوں میں پڑھاؤ۔ جس قرأت میں کوئی پڑھے گا قرأت درست ہوگی۔

باب ۳۵۸ الدعاء

دعا کا بیان

۱۴۷۵۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن منصور عن ذر عن يسيع الحضرمي عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدعاء هو العبادة قال ربكم ادعوني أستجب لكم۔

یسیع حضرمی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا بھی عبادت ہے۔ تمہارے رب نے فرمایا۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا (المومن: ۶۰)۔

۱۴۷۶۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة عن زياد بن مخراق عن أبي نعامة عن ابن لسعد قال سمعني أبي وأنا أقول اللهم إني أسألك الجنة ونعيمها وبهجتها وكذا وكذا وأعوذ بك من النار وسلاسلها وأغلالها وكذا وكذا فقال يا بني إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون قوم يعتدون في الدعاء فإياك أن تكون منهم إنك إن أعطيت الجنة أعطيتها وما فيها من الخير وإن أعذت من النار أعذت منها وما فيها من الشر۔

ابو نعامہ نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ میرے والد ماجد نے سن لیا جبکہ میں کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت اس کی نعمتیں، رونقیں اور فلاں فلاں چیزیں مانگتا ہوں اور تیری پناہ پکڑتا ہوں دوزخ اس کی زنجیروں، طوقوں اور فلاں فلاں چیزوں سے۔ انہوں نے فرمایا۔ اے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ دعا میں چیزوں کو گنا کریں گے تو تم ان میں شامل ہونے سے بچو کیونکہ اگر تمہیں جنت دی گئی تو اس کی ہر بھلائی تمہیں دے دی جائے گی اور اگر تمہیں دوزخ میں عذاب دیا گیا تو اس کی ہر برائی تمہیں پہنچ جائے گی۔

۱۴۷۷۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الله بن يزيد نا حيوة أخبرني أبو هانئ حميد بن هانئ أن أبا علي عمرو بن مالك أنه سمع فضالة بن عبيد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم

عمرو بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا جبکہ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجی۔ رسول اللہ

رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی۔ پھر اسے بلا کر اس سے یا کسی دوسرے سے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے رب کی حمد و ثنا سے ابتدا کرے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے (یعنی اپنے رب سے مانگے)۔

١٤٦٨۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذٰلِكَ۔

ابو نوفل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا میں جامع کلمات کو پسند فرماتے اور جو ایسے نہ ہوتے انہیں چھوڑ دیتے

١٤٦٩۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یوں نہ کہا کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ اس سے حتمی سوال کرے کیونکہ اسے کوئی مجبوری نہیں ہے۔

١٤٧٠۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی کر کے یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی لیکن قبول نہیں ہوئی۔

١٤٧١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْقُوبَ ابْنِ إِسْحَاقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ

محمد بن کعب قرظی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیواروں کو پردوں سے نہ چھپایا کرو۔ جس نے اپنے بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھا اس نے جہنم میں دیکھا اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت اوپر نہ رکھا کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو انہیں چہروں پر مل لیا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ محمد بن کعب سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے جبکہ سب طرق نامعتبر ہیں اور جو اسناد ہم نے بیان کی یہ بھی ضعیف ہے۔

كُلُّهَا وَاهِيَةٌ وَهَذَا الطَّرِيقُ أَمْثَلُهَا وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ قَرَأْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ نَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ أَبَا بَحْرِيَّةَ السَّكُونِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ السَّكُونِيِّ ثُمَّ الْعَوْفِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَهُ عِنْدَنَا صُحْبَةٌ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ يَسَارٍ۔

سلیمان بن عبدالحمید بہرانی، اسمٰعیل بن عیاش، ضمضم، شریح، ابوظبیہ، ابوبحریہ سکونی، حضرت مالک بن یسار سکونی عوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اوپر رکھو اور ہاتھوں کی پشت اوپر کر کے نہ مانگا کرو۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ سلیمان بن عبدالحمید نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حضرت مالک بن یسار کو حضور کی صحبت کا شرف ثابت ہے۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو هَكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے دیکھا اور آپ نے اپنی ہتھیلیوں کے باطن اور ظاہر کو یوں کیا ہوا تھا۔

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ صَاحِبَ الْأَنْمَاطِ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا۔

ابوعثمان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا پروردگار زندہ اور کرم فرمانے والا ہے۔ وہ اپنے بندے سے شرماتا ہے کہ وہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور انہیں خالی پھیر دے۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے یا کندھوں تک اور استغفار ایک انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور التجا یہ کہ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر پھیلانا ہے۔

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا سُفْيَانُ

عمرو بن عثمان، سفیان، عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس سے

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَالِابْتِهَالُ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ۔

اس حدیث میں کہا کہ اظہار عجز اس طرح ہے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ان کی پشت اپنے چہرے کی جانب رکھی۔

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابراہیم بن حمزہ، عبد العزیز بن محمد، عباس بن عبد اللہ بن معبد بن عباس ان کے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔

قتیبہ بن سعید، ابن لہیعہ، حفص بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص، سائب بن یزید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرۂ انور پر مل لیتے۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ بِالِاسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ۔

عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ صرف تو ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اکیلا، بے نیاز، جو نہ کسی کو جنے اور نہ کسی سے جنا گیا اور جس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔ فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ایسے نام کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو دیا جاتا ہے اور جب دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ۔

عبد الرحمن بن خالد رقی، زید بن حباب، مالک بن مغول نے اس حدیث میں کہا کہ تم نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيُّ نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصٍ يَعْنِي ابْنَ أَخِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

حضرت انس کے بھتیجے حفص نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس نے دعا کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تعریف

يَا أَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى۔

تیرے لیے سب تعریف ہے کوئی معبود نہیں مگر تو احسان فرمانے والا۔ آسمانوں اور زمین کا نو پید اکرنے والا۔ اے بزرگی اور بخشش والے اے ہمیشہ زندہ اے ہمیشہ قائم رہنے والے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے عظیم نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جو اس کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہو اور جو مانگا جائے عطا کیا جائے۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔

شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے (۱) وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (۲: ۱۶۳) اور سورۂ آل عمران کی پہلی آیت ۔ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ہ میں۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَتْ مِلْحَفَةٌ لَهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلٰى مَنْ سَرَقَهَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُسَبِّخِيْ عَنْهُ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ لَا تُسَبِّخِيْ لَا تُخَفِّفِيْ عَنْهُ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ان کا لحاف چوری ہو گیا تو وہ چور کو بد دعا دینے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اس کا بار گناہ نہ گھٹاؤ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے عذاب میں تخفیف نہ کرو۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِيْ وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُ عَاصِمًا بَعْدُ بِالْمَدِيْنَةِ فَحَدَّثَنِيْهِ وَقَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عمرہ کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے فرمایا۔ بھیا! اپنی دعاؤں میں ہمیں فراموش نہ کرنا۔ آپ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جس نے مجھے ساری دنیا سے زیادہ مسرت بخشی۔ پھر میں (شعبہ) اس کے بعد مدینہ منورہ میں عاصم سے ملا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا۔ بھیا! اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی شریک کر لینا۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا اخی فرمایا تو یہ انتہائی شفقت کا اظہار اور کرم نوازی ہے انہوں نے جس طرح اور جس کو چاہا نوازا لیکن اس بات کا کوئی ثبوت آج تک نہیں مل سکا کہ صحابہ کرام میں سے کسی نے اس لفظ کو سامنے رکھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھائی کہا ہو۔ بد قسمتی سے متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہوئی تو ان کے زیر سایہ

مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) نے مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کے لیے تقویۃ الایمان نامی کتاب لکھی اور اس میں لکھا۔ "انسان آپس میں سب بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اسی کی چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء، امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم کیا، ہم ان کے چھوٹے ہیں" (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۱۱۱)۔

جب علمائے اسلام نے اس عبارت پر ٹوکا کہ مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کا گستاخ بنا کر کیوں ایمان کی دولت سے محروم کیا جاتا ہے تو اس برطانوی شریعت کی حمایت میں دیوبندی حضرات کے امام ربانی اور قطب الاقطاب کہلانے والے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی یوں تصریح کی: "نفس بشر ہونے میں مساوات ہے اگرچہ آپ کی بشریت ارفع و اطیب ہے اور بڑا بھائی کہنا بھی اس نفس بشریت کی وجہ سے ہے نہ کہ بشریت کی افضلیت ایسی ہے۔ چونکہ حدیث میں آپ نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو اس روایت تقویۃ الایمان میں اس لفظ کو لکھا ہے نہ بایں وجہ کہ آپ کی بشریت کا فضل بڑے بھائی کے فضل کی قدر ہے۔ اس کلمہ پر نافہموں نے غل مچایا اور بعد حق تعالیٰ کے فخرِ عالم کو افضل و اکمل وہ خود لکھتے ہیں۔ فقط" (فتاویٰ رشیدیہ کامل، مطبوعہ محمد سعید کراچی، ص ۸۵)۔

جب موصوف سے پوچھا گیا کہ وہ حدیث بتا دیجیے کون سی کتاب میں ہے جس کے اندر حضور نے فرمایا تھا کہ مجھے بھائی کہا کرو۔ تو وہ آنجہانی ہونے تک ایسی کوئی حدیث نہ دکھا سکا اور نہ انہیں بزرگ جاننے ماننے والے ایسی کوئی حدیث آج تک دکھا سکے ہیں لیکن اپنی اس خلافِ دین و دیانت روش سے باز بھی نہیں آئے جو کسی طرح بھی ان کے لیے مفید نہیں بلکہ اپنے ساتھ اور کتنے ہی مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کا گستاخ بنا کر ایمان کی دولت سے محروم کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیِ اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے اور ہمیں اپنی ایمان جیسی متاعِ عزیز کو ضائع کرنے سے محفوظ رکھے آمین۔ سرمایۂ ملت کے ایک عدیم المثال نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں رقمطراز ہیں۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باوجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ و السلام خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللہِ ... و دیگراں را ایں دولت میسر نشدہ است۔

(مکتوبات، دفتر سوم، مکتوب ۱۰۰)۔

معلوم ہونا چاہیے کہ خلقِ محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افرادِ عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں اور دوسرے افراد کو یہ دولت حاصل نہیں ہوئی ہے۔

دوسرے مقام پر سرمایۂ ملت کے اس نگہبان نے یوں فرمایا ہے۔

محجوباں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بشر گفتند و در رنگ سائر بشر تصور نمودند با او منکر آمدند و صاحب دولتاں کہ او را علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان رسالت و رحمتِ عالمیاں دانستند و از سائر ناس ممتاز دیدند بدولت

بے خبر لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا جس کے نتیجے میں منکر ہو گئے اور خوش قسمت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسالت کے رنگ میں دیکھا اور انہیں تمام

ایمان مشرف گشتند و از اہل نجات آمدند۔
(مکتوبات، دفتر سوم، مکتوب ۴۲)

جہانوں کی رحمت جانا اور تمام انسانوں سے آپ کو ممتاز دیکھا تو ایمان جیسی متاع عزیز سے مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات پانے والوں میں ہو گیا۔

یہ ناچیز جملہ مدعیان اسلام کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ اے کلمہ طیبہ کے پڑھنے والو! ضد کو چھوڑ دیجئے، باطل سے منہ موڑ لیجئے، حق سے رشتہ جوڑ لیجئے۔ کسی کے بڑے وسیع دستار کا بھرم رکھنے اور بے خبر لوگوں کی بھیڑ اپنے ساتھ رکھنے میں اگر آج ایمان جیسی متاع عزیز ضائع کر دی تو سانس کا سلسلہ بند ہونے پر کیا چیز کام آئے گی؟ جب حق و باطل کا امتیاز کھل کر سامنے آ جائے گا تو جہنم کا ایندھن بننے سے کون سا عمل بچائے گا؟ خدارا اپنی جانوں پر ترس کھائیے، اپنے ساتھ اور کتنے ہی مسلمانوں کو دوزخ کا ایندھن نہ بنائیے۔ شیخ المحدثین کی تنقیص و توہین پر کیوں کمر باندھی ہے؟ یہ تو انسانوں کے بدترین دشمن شیطان لعین کی آرزو ہے۔ خدارا اپنے بھلے کے لیے آنکھیں کھولیے۔ اپنے خیالات اور بزرگوں کے نظریات کو میزان انصاف پر تولیے۔ وہ اسی وجہ سے تو بزرگ ہوئے کہ حق و صداقت پر قائم رہے تھے لہٰذا کونوا مع الصادقین پر عمل کرتے ہوئے ان کا دامن تھام لیجیے۔ اے پیارے خدا! تمام مدعیان اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرما اور جہنم کا ایندھن بننے سے بچا۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

١٤٨٥۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَدْعُو بِإِصْبَعَيَّ فَقَالَ أَحِّدْ أَحِّدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں دو انگلیاں اٹھا کر دعا کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ایک سے اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔

بَابُ التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى۔

کنکریوں کے ذریعے تسبیح پڑھنا

١٤٨٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس گئے جس نے اپنے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے وہ چیز بتاتا ہوں جو اس سے بھی آسان یا افضل ہے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ۔ ۔ ۔ اتنی ہی دفعہ کہا کرو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ ۔ اتنی ہی دفعہ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اتنی ہی دفعہ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اتنی ہی دفعہ۔

مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ يُسَيْرَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِيْنَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْؤُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ۔

حمیضہ بنت یاسر نے حضرت یسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اللہ اکبر، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور بولیں گی۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِي آخَرِيْنَ قَالُوْا نَا عَثَّامٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ بِيَمِيْنِهِ۔

عطاء بن سائب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا ابن قدامہ نے فرمایا کہ اپنے دائیں دست مبارک سے۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ اسْمَهَا فَخَرَجَ وَهِيَ فِيْ مُصَلَّاهَا وَرَجَعَ وَهِيَ فِيْ مُصَلَّاهَا فَقَالَ لَمْ تَزَالِيْ فِيْ مُصَلَّاكِ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جویریہ کے پاس سے نکلے جن کا نام برہ تھا اور آپ نے تبدیل فرما دیا تھا۔ جب آپ نکلے تو وہ اپنے مصلے پر تھیں۔ جب واپس تشریف لائے تب بھی اپنے مصلے پر تھیں فرمایا کہ تم اسی وقت سے اپنے مصلے پر ہو؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ میں نے تمہارے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے ہیں جو تم نے کہا اگر انہیں ان کے ساتھ تولا جائے تو بھاری نکلیں گے یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَائِشَةَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فُضُوْلُ أَمْوَالٍ

محمد بن ابو عائشہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ذر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مالدار تو ثواب میں آگے نکل گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں وہ ہماری طرح روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس زائد مال ہے جس سے وہ خیرات کرتے ہیں اور ہمارے پاس خیرات کرنے کے لیے مال نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ نَتَصَدَّقُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكَبِّرُ اللَّهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَخْتِمُهَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

فرمایا کہ اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسے کلمے نہ بتاؤں کہ جن کے باعث تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو جا ملو اور جو تم سے پیچھے ہے وہ تمہیں نہ مل سکے مگر جو تمہاری طرح عمل کرے؟ عرض کی یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اور ان کے آخر میں ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ کہا کرو تو تمہارے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ف

ف۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا نعرہ یہ تھا فاستبقوا الخیرات یعنی نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں رہتے تھے۔ مال سے محروم حضرات نے محسوس کیا کہ نیکیوں میں وہ اپنے مالدار بھائیوں سے پیچھے رہ جائیں گے۔ لہٰذا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اپنی اس محرومی کا مداوا چاہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال سے محروم صحابہ کرام کی ترجمانی کرنے والے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک خاص ذکر کی تلقین فرمائی اور خاص طور پر دو باتیں ارشاد ہوئیں کہ ایسا کہنے والے سے ثواب میں کوئی آگے نہیں نکل سکے گا اور اسے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ذکر اذکار کے جو طریقے اور جو وظائف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے انہیں دیگر وظائف و مشاغل پر ترجیح دی جائے کیونکہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضمانت کے باعث ان میں نفع کثیر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۵۸ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ

جب سلام پھیرے تو کیا کہے

١٤٩١ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَاهَا الْمُغِيرَةُ عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے لیے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو کیا کہا کرتے تھے؟ حضرت مغیرہ نے اس کا جواب دیا اور حضرت معاویہ کے لیے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا فرمائے اور دینے والا نہیں جو تو روکے اور مالدار کو تیرے مقابلے پر مالداری نفع نہیں دے سکتی۔

۱۴۹۲۔ حدثنا محمد بن عیسٰی نا ابن علیۃ عن الحجاج بن ابی عثمان عن ابی الزبیر قال سمعت عبد اللہ بن الزبیر علی المنبر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من الصلوٰۃ یقول لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الٰہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اھل النعمۃ والفضل والثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون۔

ابو الزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو کہتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ ہم اسی کے ہو گئے ہیں خواہ کافر برا منائیں وہ نعمت فضل اور اچھی ثنا والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ ہم اسی کے ہو گئے ہیں خواہ کافر برا منائیں۔

۱۴۹۳۔ حدثنا محمد بن سلیمان الانباری نا عبدۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابی الزبیر قال کان عبد اللہ بن الزبیر یھلل فی دبر کل صلوٰۃ فذکر نحو ھذا الدعاء زاد فیہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الٰہ الا اللہ لا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ وساق بقیۃ الحدیث۔

ہشام بن عروہ نے ابو الزبیر سے روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما ہر نماز کے بعد لا الٰہ الا اللہ کہا کرتے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ یہ دعا زیادہ ہے نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ ہم نہیں عبادت کرتے مگر اسی کی وہ نعمت والا ہے آگے باقی حدیث بیان کی۔

۱۴۹۴۔ حدثنا مسدد وسلیمان بن داؤد العتکی وھذا حدیث مسدد قالا نا المعتمر قال سمعت داؤد الطفاوی قال حدثنی ابو مسلم البجلی عن زید بن ارقم قال سمعت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وقال سلیمان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول دبر صلاتہ اللھم ربنا ورب کل شیء انا شہید انک انت الرب وحدک لا شریک لک اللھم ربنا ورب کل شیء انا شہید ان محمدا عبدک ورسولک اللھم ربنا ورب کل شیء انا شہید ان العباد کلھم اخوۃ اللھم ربنا ورب کل شیء اجعلنی مخلصا لک واھلی فی کل ساعۃ فی الدنیا والاخرۃ یا ذا الجلال والاکرام اسمع واستجب۔

ابو مسلم بجلی کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا سلیمان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے۔ اے اللہ ہمارے اور ہر چیز کے رب میں گواہ ہوں کہ رب صرف تو ہے۔ تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب، میں گواہ ہوں کہ محمد تیرا بندہ اور رسول ہے۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب، میں گواہ ہوں کہ بندے سب بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب مجھے اپنے لیے خاص کر لے اور میرے اہل خانہ کو دنیا اور آخرت میں ہر وقت۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری سن اور قبول فرما اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور۔ سلیمان بن داؤد نے کہا۔ آسمانوں اور زمین کے رب۔ اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ۔

کام بنانے والا۔ اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔

۱۴۹۵ـ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِیْ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَمِّہِ الْمَاجِشُوْنِ ابْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

عبید اللہ بن ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیر دیتے تو کہتے۔ اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو میں نے اسراف کیا جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

۱۴۹۶ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طَلِیْقِ بْنِ قَیْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرْ ھُدَایَ اِلَیَّ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَکَ ذَاکِرًا لَکَ رَاھِبًا لَکَ مِطْوَاعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا اَوْ مُنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ قَلْبِیْ۔

طلیق بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کیا کرتے اے اللہ! میری مدد فرما اور میرے خلاف مدد نہ کر۔ میری مدد فرما اور میرے خلاف مدد نہ کرنا۔ میرے لیے خفیہ تدبیر فرما اور میرے خلاف خفیہ تدبیر نہ کرنا۔ مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دے اور میری مدد فرما اس کے خلاف جو مجھ پر بغاوت کرے۔ اے اللہ! مجھے اپنے لیے شکر گزار، تیرا ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، حکم بجا لانے والا اور رجوع کرنے والا بنا لے۔ اے رب! میری توبہ قبول فرما، میری لغزش دھو دے، میری دعا قبول فرما، میری دلیل پختہ کر دے، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان کو سیدھی رکھ اور میرے دل سے میل نکال دے۔

۱۴۹۷ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّۃَ بِاِسْنَادِہٖ وَمَعْنَاہُ قَالَ وَیَسِّرِ الْھُدٰی اِلَیَّ وَلَمْ یَقُلْ ھُدَایَ۔

مسدد، یحییٰ، سفیان نے عمرو بن مرہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا اور میرے لیے ہدایت آسان کر دے اور لفظ ہُدای نہیں کہا۔

۱۴۹۸ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ

عبد اللہ بن حارث نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب سلام پھیرا تو کہا اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے

النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا سلم قال اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام قال أبو داود سمع سفيان من عمرو ابن مرة قالوا ثمانية عشر حديثا.

ہے۔ تو برکت والا ہے اے بزرگی اور کرم والے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ کہتے ہیں کہ سفیان نے عمرو بن مرہ سے اٹھارہ حدیثیں سنی ہیں۔

۱۴۹۹۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أنا عيسى عن الأوزاعي عن أبي عمار عن أبي أسماء عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن ينصرف من صلاته استغفر ثلاث مرات ثم قال اللهم فذكر معنى حديث عائشة.

ابو اسماء نے ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب اپنی نماز سے لوٹتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے۔ پھر کہتے۔ آگے معنا حدیث عائشہ بیان کی۔

باب في الاستغفار.

استغفار کا بیان

۱۵۰۰۔ حدثنا النفيلي نا مخلد بن يزيد نا عثمان بن واقد العمري عن أبي نصيرة عن مولى لأبي بكر الصديق عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أصر من استغفر وإن عاد في اليوم سبعين مرة.

مولی ابوبکر صدیق نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ استغفار کرنے والا گناہ پر اصرار نہیں کرتا اگرچہ ایک دن میں ستر بار اس کام کا اعادہ کرے۔ ف

ف۔ آدمی کو چاہیے کہ جب گناہوں سے استغفار کرے یعنی اپنے پروردگار سے ان کی بخشش طلب کرے تو دل بھی زبان کا رفیق رہے یعنی جو کچھ کہہ رہا ہے وہ محض زبانی جمع خرچ یا گردان دہرانے کی طرح نہ ہو بلکہ دل ارادہ ان گناہوں کو چھوڑنے اور آئندہ ان سے دور رہنے کا ہو۔ اس کے باوجود اگر نفس کی شامت یا شیطان کے ورغلانے سے ان کا مرتکب ہو جائے تو استغفار کرے اور توبہ سے نہ کترائے کہ خدائے ذوالمنن معاف کرنے سے تھکتا نہیں ہے بلکہ ان اللہ یحب التوابین کا مژدہ سناتا ہے اس کے برعکس اگر استغفار کرنے والا محض زبانی جمع خرچ سے کام لے رہا ہے صرف وظیفے کے طور پر استغفار پڑھ رہا ہے اور دل ارادہ کسی گناہ کو چھوڑنے کا نہیں ہے تو اس طرح استغفار کرنا کسی گناہ کو معاف نہیں کرا سکے گا کیونکہ۔ سہ

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل

دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

۱۵۰۱۔ حدثنا سليمان بن حرب ومسدد قالا نا حماد عن ثابت عن أبي بردة عن الأغر المزني قال مسدد في حديثه وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا۔ مسدد نے اپنی حدیث میں کہا کہ انہیں حضور کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر پردہ آ جاتا ہے اور بیشک میں روزانہ سو مرتبہ

لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

استغفار کرتا ہوں۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم گنا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ایک مجلس کے اندر سو مرتبہ کہا کرتے ۔ اے رب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما ۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُنِيهِ عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔

بلال بن یسار بن زید مولیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے میرے جد امجد سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے یہ کہا ۔ "میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی جانب رجوع ہوا" تو اسے بخش دیا جائے گا خواہ وہ لشکر کفار کے مقابلے سے بھاگ گیا ہو۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو استغفار کو اپنے لیے لازم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور ہر غم سے خلاصی دے گا اور ایسی جگہ سے اسے رزق دے گا جہاں سے گمان میں بھی نہ آئے۔ ف

ف :۔ احادیث مطہرہ کے اندر استغفار کی بہت فضیلت آئی ہے ۔ جو شخص اپنے پروردگار سے طالب مغفرت رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر کے اپنی عنایات بے پایاں سے اسے نوازتا رہے گا ۔ گناہوں سے کنارہ کش رہنے والے کے بارے میں خدائے ذوالمنن نے فرمایا ہے :۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (۶۵ : ۲-۳) یعنی جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو ۔ دوسری جانب جو نفس کی شامت یا شیطان کے بہکانے سے گناہوں کا مرتکب ہو جائے تو در توبہ کو کھٹکھٹائے اور مغفرت کا طلب گار ہو جائے ، ایسے لوگوں یعنی استغفار کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی اعلان کروایا :۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا

كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

(۷۱ : ۱۰ تا ۱۲) یعنی میں نے کہا کہ اپنے رب سے معافی مانگو، وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر موسلا دھار برسنے والی بارش بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا گویا اپنے پروردگار سے مغفرت کے طلب گار رہنے والے دارین کی ترقی و کامیابی سے ہمکنار رہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ الْمَعْنٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا اَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَزَادَ زِيَادٌ وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيْهَا۔

مسدد، عبد الوارث۔ زیاد بن ایوب، اسمٰعیل، عبد العزیز بن صہیب، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا (۲ : ۲۰۱) زیاد بن ایوب نے یہ بھی کہا۔ حضرت انس جب دعا کا ارادہ کرتے تو اسی کے ذریعے دعا کرتے اور جب کوئی اور دعا کرنی ہوتی تو اسے اسی کے ساتھ ملا لیا کرتے۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے تو اللہ عطا ہے شہداء کے درجات تک پہنچا دے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی وفات پائے۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ

اسماء بن حکم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے نفع دیتا جتنا نفع وہ دینا چاہتا اور جب آپ کے اصحاب میں سے کوئی مجھ سے آپ کی حدیث بیان کرتا تو اس سے حلف لیتا۔ جب وہ قسم کھاتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت ابو بکر نے حدیث بیان کی اور حضرت ابو بکر نے سچ کہا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو بندہ گناہ کر بیٹھے پس اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: وہ لوگ جو بے حیائی کا کام کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں (۳ : ۱۳۴)۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَوْصَى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

صنابحی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اے معاذ! خدا کی قسم میں تم سے محبت رکھتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو نہ چھوڑنا۔ اے اللہ! میری مدد فرمائیے ذکر پر اور شکر گزاری پر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر۔ حضرت معاذ نے اس کی صنابحی کو اور صنابحی نے ابوعبدالرحمن کو وصیت فرمائی کہ ہر نماز کے بعد ان لفظوں میں دعا کیا کرنا۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُنَيْنَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

علی بن رباح لخمی سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھا کروں۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ السَّدُوسِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا.

احمد بن علی بن سوید سدوسی، ابوداؤد، اسرائیل، ابواسحٰق عمرو بن میمون سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرمایا کرتے۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْ فِي الْكَرْبِ اللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ

ابن جعفر نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسے کلمے نہ سکھاؤں کہ تم انہیں مصیبت کے وقت یا مصیبت میں کہا کرو۔ اے اللہ، میرا رب میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہلال تو مولیٰ عمر بن عبدالعزیز تھے اور ابن جعفر سے مراد عبداللہ

أَبُو دَاوُدَ هٰذَا أَهْلُ أَنْ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْنُ جَعْفَرٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ۔

بن جعفر ہیں۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ كَبَّرَ النَّاسُ وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَعْنَاقِ رِكَابِكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک سفر کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے جس کو تم پکارتے ہو وہ تمہارے درمیان اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے درمیان ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسیٰ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں میں عرض گزار ہوا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَتَصَعَّدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا الثَّنِيَّةَ نَادَى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے اور لوگ جب کسی گھاٹی پر چڑھتے تو پکارتے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں سناتے۔ پھر فرمایا کہ اے عبد اللہ بن قیس! آگے معناً مذکورہ حدیث بیان کی۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ نَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ

محمد بن رافع، ابو الحسین زید بن حباب، عبد الرحمٰن بن شریح اسکندرانی، ابو ہانی خولانی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کہا کہ میں راضی ہوا اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ف

ف۔ یہی تینوں باتیں ہیں جن کے متعلق قبر میں نکیرین سوال کریں گے پہلا سوال ہوگا۔ مَنْ رَبُّكَ اس کا جواب دینے پر ہی نجات نہ ہوگی۔ دوسرا سوال ہوگا۔ مَا دِينُكَ اس کا درست جواب دے دینے پر بھی کامیابی نصیب نہ ہوگی۔ مَا تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اگر اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو کامیاب ہو جائے گا اور یہ پہچان ایمان اور تعلق بالرسول پر منحصر ہے۔ یہی تینوں باتیں یہاں مذکور ہوئی ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاکر اس کا کسی کو شریک ٹھہرایا یا اسلام کو دین مان کر کسی دوسرے دین کی پیروی کی یا مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائیں یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر ان کی توہین و تنقیص کا ارتکاب کیا تو یہ اس کے ایمان کی نفی ہوگی جس کے باعث جنت کی جگہ اس کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

علاء بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایک دفعہ مجھ پر درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ ف

ف۔ درود شریف کے حدیثوں میں بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہونے کے ساتھ اس کے ذریعے سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت دل میں جاگزیں ہوتی اور رحمت الٰہی کی بارش برستی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ حضرات جن کے اوراد و وظائف میں کثرت سے درود ہی ہوں۔ ہم یہاں اہل ذوق کی خاطر فضائل درود شریف میں چند حدیثیں مشکوٰۃ شریف سے پیش کر دیتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ بھیجتا ہے (مسلم۔ ابوداؤد)۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا، دس خطائیں معاف کرتا اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے (نسائی)۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں وہ شخص مجھ سے زیادہ نزدیک ہوگا جس نے کثرت سے مجھ پر درود پڑھا ہو (ترمذی)۔

۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ پھرنے والے فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (نسائی۔ دارمی)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور اور میری قبر کو عید نہ بنا لینا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی)

خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

مگردانید قبر مرا عیدگاہ کہ اجتماع کنید بر اں بزینت و سرور و لہو و لعب کہ موجب غفلت ست چنانکہ یہود و نصاریٰ بر قبور انبیاء خود کنند و بعض گویند کہ مراد آں ست کہ زیارت مرا مثل عید نسازید کہ در سالے جز یک دو بار حاضر نیائید۔ پس ایں ترغیب و تنبیہ ست بر کثرت زیارت و حاضر آمدن بآں درگاہ عالم پناہ

(اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۴۰۸)

میری قبر کو ایسی عیدگاہ نہ بنا لینا جس میں زینت و باجے اور لہو و لعب کے لیے جمع ہوتے ہیں کہ یہ موجب غفلت ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء کی قبروں پر کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ میری زیارت کو عید کی طرح نہ ٹھہرا لینا کہ سال میں ایک دو مرتبہ ہی حاضر ہوا کرو۔ پس اس میں اس بات کی ترغیب و تنبیہ ہے کہ اس بارگاہ بیکس پناہ میں کثرت سے حاضر ہونا چاہیئے۔

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے اس کی ناک خاک آلودہ ہو جس پر رمضان کا مہینہ آئے اور اپنی بخشش نہ کروا سکے۔ اس کی ناک خاک آلودہ ہو جو اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پائے یا ان میں سے ایک کو اور پھر جنت میں داخل نہ ہو۔ (ترمذی)

۷۔ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو چہرۂ انور پر مسرت کے آثار تھے۔ فرمایا کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے:۔ اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جو تم پر ایک دفعہ درود بھیجے تو میں اس پر دس دفعہ بھیجوں اور جو تم پر ایک دفعہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں۔ (نسائی۔ دارمی)

۸۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجا کرتا ہوں۔ پس میں اپنے وظائف میں درود کا کتنا حصہ رکھوں؟ فرمایا کہ جتنا چاہو لیکن اور بڑھاؤ تو بہتر ہے۔ میں عرض پرداز ہوا کہ دو تہائی؟ فرمایا کہ جتنا چاہو لیکن اور بڑھاؤ تو بہتر ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں سارا وظیفہ درود ہی کو رکھوں گا۔ فرمایا پھر تو یہ تمہارے غموں کے لیے کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو دور کر دے گا۔ (ترمذی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں یہ بھی لکھا ہے:۔

چوں شیخ اجل اکرم عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ ایں مسکین را بزیارت مدینہ طیبہ وداع میکرد فرمود بدانید و آگاہ باشید کہ دریں راہ ہیچ عبادتے بعد از اداے فرائض چوں صلوٰۃ بر حضرت سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیست باید کہ تمام اوقات خود را صرف آں کنید و بچیزے دیگر مشغول نشوید عرض کردہ شد کہ آنرا عددے معین ہم باشد فرمود ایں جا تعیین عدد شرط نیست چنداں بخوانید کہ بداں رطب اللسان شوید

جب میرے شیخ محترم جناب عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مدینہ طیبہ کی زیارت کے لیے رخصت کیا تو فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس مبارک سفر کے اندر فرض نمازوں کی ادائیگی کے سوا کوئی عبادت سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے جیسی نہیں ہے چاہیئے کہ اپنے تمام اوقات کو اسی میں صرف کرو اور کسی دوسرے ورد میں نہ لگنا۔ عرض گزار ہوا کہ اس کے لیے

برنگ اور رنگین شوید و دراں مستغرق گردید (راشحات الاعات جلد اول، ص ۲۰۹)۔

کوئی تعداد مقرر ہونی چاہیئے - فرمایا کہ اس جگہ مقرر تعداد شرط نہیں ہے بلکہ اعتبار حضور کا ہے زبان اسی سے تر رہے اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جاؤ اور اسی کے اندر سراپا غرق رہو۔

۹۔ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی نے آکر نماز پڑھی اور دعا مانگی ۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے نمازی! تم نے جلدی کی - جب نماز پڑھ لو تو بیٹھ جایا کرو - پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود بھیجو، پھر دعا کرو - راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد دوسرے آدمی نے نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجی - نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا - اے نماز پڑھنے والے! دعا کرو کہ قبول ہو جائے گی - (ترمذی، ابو داؤد، نسائی)۔

۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - بخیل وہ ہے کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے - (ترمذی)

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری قبر کے پاس سے مجھ پر درود بھیجے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے بھیجے تو وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے - (بیہقی فی شعب الایمان)۔

۱۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (مسند احمد)

۱۳۔ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - جو محمد مصطفیٰ پر درود بھیجے اور کہے کہ اے اللہ! قیامت کے روز انہیں اپنے خاص قرب کی نشست گاہ پر جگہ دینا تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی (مسند احمد)۔

۱۴۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے یہاں تک کہ کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے پس سجدہ کیا اور اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں ڈر گیا کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس تو نہیں بلا لیا۔ میں دیکھنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے سر مبارک کو اٹھا کر فرمایا - تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے تذکرہ بیان کر دیا تو فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپ کو بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے - جو تم پر درود بھیجے میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے تو میں اس پر سلام بھیجوں (مسند احمد)

۱۵۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان ہی رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو (ترمذی)۔

مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست بر پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

۱۵۱۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

ابو اشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں روز جمعہ سب سے افضل ہے پس اس میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے حضور کس طرح پیش کیا جائے گا جبکہ آپ گل بھی چکے ہوں گے یعنی لوگوں نے کہا کہ آپ کا جسم ختم ہو چکا ہوگا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو حرام فرما دیا ہے۔ ف

ف - حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور ان حضرات کے مقدس اجسام بھی اسی طرح محفوظ ہیں ان حضرات کی موجودہ زندگیاں دنیاوی زندگیوں سے بھی زندہ تر ہیں کیونکہ ان حضرات کا ہر قدم ترقی افزا ہوتا ہے۔ قدرت نے ان میں سے ہر ایک کو ایسی معجزانہ زندگی عطا فرمائی تھی جو اپنی حیات بخش معجزنمائی سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو زندۂ جاوید کر دیا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجود تو دست قدرت کا وہ شہکار ہے کہ ان کے دم قدم ہی سے کونین میں تابندگی اور زندگی کے اندر زندگی ہے۔ اسی لیے ایک سوختہ جان نے کہا ہے :-

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَدْعُوَ الْإِنْسَانُ عَلٰى أَهْلِهِ وَمَالِهِ۔

اپنے گھر والوں اور اپنے مال کے لیے بددعا کرنے کی ممانعت

۱۵۱۸ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُوْ حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً نَيْلٍ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُتَّصِلٌ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَقِيَ جَابِرًا۔

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - اپنی جانوں کو بددعا نہ دو اپنی اولاد کو بددعا نہ دو، اپنے نوکروں کو بددعا نہ دو، اپنے مال کو بددعا نہ دو کہیں وہ ایسا وقت ہو جس میں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ پس تمہارا وہ کہنا پورا ہو جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث متصل ہے کیونکہ عبادہ بن ولید بن عبادہ نے حضرت جابر سے ملاقات کی ہے۔

باب ۳۸۵ الصلاة على غير النبي صلى الله عليه وسلم

۱۵۱۹ - حدثنا محمد بن عيسى نا أبو عوانة عن الأسود بن قيس عن نبيح العنزي عن جابر بن عبد الله أن امرأة قالت للنبي صلى الله عليه وسلم صل علي وعلى زوجي فقال النبي صلى الله عليه وسلم صلى الله عليك وعلى زوجك.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا دوسرے پر درود بھیجنا

نبیح عنزی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ مجھ پر اور میرے خاوند کیلئے دعا فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے خاوند پر رحمت نازل فرمائے۔

باب ۳۸۶ الدعاء بظهر الغيب

۱۵۲۰ - حدثنا رجاء بن المرجى نا النضر بن شميل أنا موسى بن ثروان حدثني طلحة بن عبيد الله بن كريز حدثتني أم الدرداء قالت حدثني سيدي أبو الدرداء أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا دعا الرجل لأخيه بظهر الغيب قالت الملائكة آمين ولك بمثل.

پیٹھ پیچھے کسی کے لیے دعا کرنا

ام درداء سے روایت ہے کہ میرے آقا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ایسا ہی ہو اور اتنا ہی تیرے لیے۔

۱۵۲۱ - حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح نا ابن وهب حدثني عبد الرحمن بن زياد عن أبي عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أسرع الدعاء إجابة دعوة غائب لغائب.

ابو عبد الرحمن نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جب ایک غائب دوسرے غائب کے لیے کرے۔

۱۵۲۲ - حدثنا مسلم بن إبراهيم نا هشام عن يحيى عن أبي جعفر عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاث دعوات مستجابات لا شك فيهن دعوة الوالد ودعوة المسافر ودعوة المظلوم.

ابو جعفر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، ان میں شک نہیں ہے۔ والد کی دعا، مسافر کی دعا، اور مظلوم کی دعا۔

باب ۳۸۷ ما يقول إذا خاف قوما

۱۵۲۳ - حدثنا محمد بن المثنى نا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة عن أبي بردة بن عبد الله أن أباه حدثه أن النبي صلى الله عليه

جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کہے

ابو بردہ بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے خوف ہوتا تو کہتے۔ اے اللہ! ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور

وسلم كان إذا خاف قوما قال اللهم إنا نجعلك في نحورهم ونعوذ بك من شرورهم۔

ان کی شرارتوں سے تیری پناہ پکڑتے ہیں۔

باب في الاستخارة

۱۵۲۴ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي وعبد الرحمن بن مقاتل خال القعنبي ومحمد بن عيسى المعنى واحد قالوا نا عبد الرحمن بن أبي الموال حدثني محمد بن المنكدر أنه سمع جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة كما يعلمنا السورة من القرآن يقول لنا إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة وليقل اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك وأسألك من فضلك العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم فإن كنت تعلم أن هذا الأمر يسميه بعينه الذي يريد خيرا لي في ديني ومعاشي ومعادي وعاقبة أمري فاقدره لي ويسره لي وبارك لي فيه اللهم وإن كنت تعلمه شرا لي مثل الأول فاصرفني عنه واصرفه عني واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به أو قال في عاجل أمري وآجله قال ابن مسلمة وابن عيسى عن محمد بن المنكدر عن جابر۔

نماز استخارہ

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اسی طرح استخارہ سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے۔ فرمایا کرتے کہ جب کسی کو کوئی خاص کام درپیش ہو تو فرض کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے اور کہے: اے اللہ! میں تیرے علم سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت سے طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں۔ تو سب کچھ جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام "یہاں اس کام کا نام لے جس کا ارادہ ہے" میرے لیے بہتر ہے میرے دین میری آخرت اور انجام کار میں تو اسے میرے لیے مقرر فرما دے، میرے لیے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت دے اور اے اللہ اگر تیرے علم میں وہ میرے لیے برا ہے "آگے پہلے کی طرح کہے" تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی مقرر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔ یا یہ کہے کہ وہ اب یا انجام کار میں اچھا ہو۔ ابن مسلمہ اور ابن عیسیٰ نے محمد بن منکدر سے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

باب في الاستعاذة

۱۵۲۵ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا وكيع نا إسرائيل عن أبي إسحق عن عمرو بن ميمون عن عمر بن الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتعوذ من خمس من الجبن والبخل وسوء العمر وفتنة الصدر وعذاب القبر۔

کن چیزوں سے پناہ مانگی جائے

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ بزدلی، بخل، بری عمر، امراض قلب اور عذاب قبر سے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کمزوری، سستی، بزدلی، بخل اور بڑھاپے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَعِيدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَذَكَرَ بَعْضَ مَا ذَكَرَهُ التَّيْمِيُّ۔

عمرو بن ابی عمرو سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا پس میں نے اکثر آپ کو کہتے ہوئے سنا اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں مصیبت، غم، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے قہر سے۔ بعض نے تیمی کی طرح ذکر کیا ہے۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاؤسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا لوگوں کو ایسے سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے، کہتے اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں مسیح الدجال کے فتنے سے اور میں تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ۔

ہشام کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے نیز مالداری اور کنگالی کی برائی سے۔

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ

سعید بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کنگالی، قلت اور ذلت سے اور تیری

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

پناہ پکڑتا ہوں کہ ظالم یا مظلوم بنوں۔

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ نَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيْلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک دعا یہ تھی۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے لوٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگیوں سے۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِيَّةُ نَا ضُبَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّلِيْلِ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ نَا اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

ابو صالح سمان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ضد، نفاق اور برے اخلاق سے۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ برا ساتھی ہے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بری عادت ہے۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَخِيْهِ عَبَّادِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ

عباد بن ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں چار چیزوں سے اس علم سے جو نفع نہ دے اس دل سے جو نہ ڈرے اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ اَبُو الْمُعْتَمِرِ اُرٰى اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ وَذَكَرَ دُعَاءً اٰخَرَ

معتمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس نماز سے جو نفع نہ دے اور دوسری دعا کا ذکر بھی کیا۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

فروہ بن نوفل اشجعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا کہ یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہ کیا۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ نَا وَكِيعٌ الْمَعْنَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي۔

احمد بن حنبل، محمد بن عبداللہ بن زبیر۔ احمد، وکیع، سعد بن اوس، بلال، عبسی، شتیر بن شکل، ان کے والد ماجد حضرت ابو احمد شکل بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھائیے۔ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے کان کی برائی، اپنی آنکھ کی برائی، اپنی زبان کی برائی، اپنے دل کی برائی اور اپنی منی کی برائی سے۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا۔

افلح مولیٰ ابو ایوب سے حضرت ابوالیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے اور اونچی جگہ سے گر کر مرنے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں ڈوبنے، جلنے اور بہت بوڑھا ہونے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے خبطی بنائے اور تیری پناہ لیتا ہوں کہ تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہوا مروں اور تیری پناہ لیتا ہوں کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے مروں۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِأَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ زَادَ فِيهِ وَالْغَمِّ۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن عبداللہ بن سعید، مولیٰ ابو ایوب نے حضرت ابوالیسر سے روایت کرتے ہوئے غم کا ذکر بھی کیا۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں برص، دیوانگی، کوڑھ اور بری بیماریوں سے۔

۱۵۴۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ نَا غَسَّانُ بْنُ عَوْفٍ أَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَامَةَ مَا لِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ قَالَ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللهُ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ هَمِّي وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي۔

(آخر کتاب الصلٰوۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں ایک انصاری کو دیکھا جنہیں ابو امامہ کہا جاتا تھا۔ فرمایا ابو امامہ کیا بات ہے؟ میں تمہیں مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں حالانکہ نماز کا وقت نہیں ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ تفکرات اور قرضوں نے گھیر رکھا ہوں۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسا کلام سکھا دوں کہ جب تم اسے کہو تو اللہ تعالٰی تمہارا غم دور کرے اور تمہارا قرض ادا کروا دے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ صبح و شام یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں فکر اور غم سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کمزوری اور سستی سے اور تیری پناہ لیتا ہوں قرض کے غلبے اور لوگوں کے دبانے سے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالٰی نے میری پریشانی دور کر دی اور میرا قرض ادا کروا دیا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَوَّلُ كِتَابِ الزَّكٰوةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

زکوٰۃ کا بیان

۱۵۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم فرمایا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں۔ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا اس نے اپنا مال اور جان مجھ سے بچا لیا مگر جو اللہ کا حق ہو حساب اس پر ہے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

لَمَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ قَالَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ بَعْضُهُمْ عِقَالًا وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ عَنَاقًا قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ وَمَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا وَرَوَى عَنْبَسَةُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ عَنَاقًا۔

علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر میں ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے رباح بن زید، معمر نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ۔ بعض نے عقالاً کہا ہے اور ابن وہب نے یونس سے اسے روایت کرتے ہوئے عناقاً کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعیب بن ابی حمزہ اور معمر اور زبیدی نے زہری سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے لو منعونی عناقاً کہا ہے اور روایت کیا عنبسہ، یونس نے زہری سے اس حدیث کو اور عناقاً کہا (یعنی بکری کا بچہ)۔

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ حَقُّهُ أَدَاءُ الزَّكٰوةِ وَقَالَ عِقَالًا۔

ابن السرح اور سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے اور عقالاً کہا۔

بَابٌ ۵۔ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ۔

زکوٰۃ کا نصاب

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا إِدْرِيْسُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهٗ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكٰوةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ مَخْتُوْمًا قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ۔

ایوب بن محمد رقی، محمد بن عبید، ادریس بن یزید اودی، عمرو بن مرہ جملی، ابوالبختری طائی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالبختری کا حضرت ابوسعید سے سماع ثابت نہیں ہے۔

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا مَخْتُومًا بِالْحَجَّاجِيِّ -

محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے کہا کہ وسق میں حجاج کے ساٹھ مہری صاع ہوتے ہیں۔

۱۵۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا صُرَدُ بْنُ أَبِي الْمَنَازِلِ سَمِعْتُ حَبِيبًا الْمَالِكِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونَنَا بِأَحَادِيثَ مَا نَجِدُ لَهَا أَصْلًا فِي الْقُرْآنِ فَغَضِبَ عِمْرَانُ وَقَالَ لِلرَّجُلِ أَوَجَدْتُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا شَاةً شَاةٌ وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا بَعِيرًا كَذَا وَكَذَا أَوَجَدْتُمْ هَذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ مَنْ أَخَذْتُمْ هَذَا أَخَذْتُمُوهُ عَنَّا وَأَخَذْنَاهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ نَحْوَ هَذَا -

حبیب مالکی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابو نجید! آپ ہم سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی اصل ہم قرآن مجید میں نہیں پاتے پس حضرت عمران ناراض ہوئے اور اس آدمی سے فرمایا کیا تم نے پایا ہو کہ ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور اتنی بکریوں میں ایک بکری ہے اور اتنے اونٹوں میں ایک اونٹ ہے؟ کیا یہ تم قرآن کریم میں پاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم نے یہ کہاں سے حاصل کیں؟ تم نے یہ ہم سے حاصل کیں اور ہم نے انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا اور اسی طرح کی کئی اور باتیں ارشاد فرمائیں۔

بَابُ ۱۹ فِي الْعُرُوضِ إِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ هَلْ فِيهَا مِنْ زَكَاةٍ -

کیا تجارتی سامان پر زکوٰۃ ہے

۱۵۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ -

محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ ابو داؤد، جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب، خبیب بن سلیمان، سلیمان حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اما بعد، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے کہ ہم تجارتی مال میں سے زکوٰۃ ادا کیا کریں۔

بَابُ ۲۰ الْكَنْزُ مَا هُوَ وَزَكَاةُ الْحُلِيِّ -

کنز کیا ہے اور زیورات کی زکوٰۃ

۱۵۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ نَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بچی تھی جس نے سونے کے دو بہت بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے آپ

لها وفي يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها أتعطين زكاة هذا قالت لا قال أيسرك أن يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتهما فألقتهما إلى النبي صلى الله عليه وسلم وقالت هما لله ولرسوله۔

نے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا کیا یہ تمہیں اچھا لگتا ہے کہ قیامت کے روز ان کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ پس اس نے انہیں اتار کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا اور عرض گزار ہوئی کہ یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

۱۵۵۰۔ حدثنا محمد بن عيسى نا عتاب يعني ابن بشير عن ثابت بن عجلان عن عطاء عن أم سلمة قالت كنت ألبس أوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله أكنز هو فقال ما بلغ أن تؤدى زكاته فزكي فليس بكنز۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے۔ میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی لہٰذا عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ فرمایا جو زکوٰۃ کی حد کو پہنچ جائیں اور ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں ہیں۔

۱۵۵۱۔ حدثنا محمد بن إدريس الرازي نا عمرو بن الربيع بن طارق نا يحيى بن أيوب عن عبيد الله بن أبي جعفر أن محمد بن عمرو بن عطاء أخبره عن عبد الله بن شداد بن الهاد أنه قال دخلنا على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى في يدي فتخات من ورق فقال ما هذا يا عائشة فقلت صنعتهن أتزين لك يا رسول الله قال أتؤدين زكاتهن قلت لا أو ما شاء الله قال هو حسبك من النار۔

محمد بن ادریس رازی، عمرو بن ربیع بن طارق، یحییٰ بن ایوب، عبیداللہ بن ابو جعفر، محمد بن عمرو بن عطاء نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھیاں دیکھ کر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کے لیے سنگار کیا ہے۔ فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں یا جو اللہ نے چاہا۔ فرمایا کہ تمہیں جہنم کے لیے کافی ہیں۔

باب في زكاة السائمة۔

چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ

۱۵۵۲۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد قال أخذت من ثمامة بن عبد الله بن أنس كتابا زعم أن أبا بكر كتبه لأنس وعليه خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بعثه مصدقا وكتبه له فإذا فيه هذه فريضة الصدقة التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين التي أمر الله بها نبيه عليه السلام فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها

حماد کا بیان ہے کہ میں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے ایک تحریر لی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر نے یہ حضرت انس کے لیے لکھی تھی اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر تھی۔ یہ اس وقت لکھوائی جبکہ انہیں مصدق بنا کر بھیجا تھا اور اس میں فرض زکوٰۃ کی شرح تحریر تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم فرمایا تھا کہ جس مسلمان سے اس کے مطابق زکوٰۃ مانگی جائے تو ادا کر دے اور جس سے اس کی نسبت زیادہ مانگی جائے وہ نہ دے لیکن بھیڑ کے

ومن سئل فوقها فلا يعطه فيما دون خمس وعشرين من الإبل الغنم في كل خمس ذود شاة فإذا بلغت خمسا وعشرين ففيها بنت مخاض إلى أن تبلغ خمسا وثلاثين فإن لم تكن فيها بنت مخاض فابن لبون ذكر فإذا بلغت ستا وثلاثين ففيها بنت لبون إلى خمس وأربعين فإذا بلغت ستا وأربعين ففيها حقة طروقة الفحل إلى ستين فإذا بلغت إحدى وستين ففيها جذعة إلى خمس وسبعين فإذا بلغت ستا وسبعين ففيها ابنتا لبون إلى تسعين فإذا بلغت إحدى وتسعين ففيها حقتان طروقتا الفحل إلى عشرين ومائة فإذا زادت على عشرين ومائة ففي كل أربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة فإذا تباين أسنان الإبل في فرائض الصدقات فمن بلغت عنده صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فإنها تقبل منه وأن يجعل معها شاتين إن استيسرتا له أو عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده حقة وعنده جذعة فإنها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما أو شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده حقة وعنده ابنة لبون فإنها تقبل منه قال أبو داود من ههنا لم أضبطه عن موسى كما أحب ويجعل معها شاتين إن استيسرتا له أو عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست عنده إلا حقة فإنها تقبل منه قال أبو داود إلى ههنا ثم أتقنته ويعطيه المصدق عشرين درهما أو شاتين ومن بلغت عنده صدقة ابنة لبون

پاس پچیس۲۵ سے کم اونٹ ہوں تو ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دے۔ جب پچیس۲۵ ہو جائیں تو ان پر ایک سال کی اونٹنی دی جائے گی پینتیس۳۵ تک۔ اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ دے۔ جب یہ چھتیس۳۶ ہو جائیں تو دو سالہ اونٹنی دے پینتالیس تک جب یہ چھیالیس۴۶ ہو جائیں تو ان پر تین سال کی اونٹنی دے جس کے پاس نر جا سکے ساٹھ تک جب یہ اکسٹھ۶۱ ہو جائیں تو ان پر چار برس کی اونٹنی دی جائے پچھتر تک۔ جب یہ چھہتر۷۶ ہو جائیں تو ان پر دو دو سالہ اونٹنیاں نوے تک۔ جب تعداد اکانوے۹۱ ہو تو ان پر دو تین سالہ اونٹنیاں جن کے پاس نر جا سکے ایک سو بیس تک جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر چالیس پر ایک دو سالہ اونٹنی اور ہر پچاس پر ایک تین سالہ اونٹنی۔ جب اونٹ کی وہ قسم موجود نہ ہو جو زکوٰۃ میں لازم آئے مثلاً کسی پر چار سالہ اونٹنی لازم آتی ہے لیکن اس کے پاس چار سالہ نہیں بلکہ تین سالہ ہے تو وہ قبول کر لی جائے گی اور اگر اسے میسر ہوں تو دو بکریاں یا بیس درہم اور لیے جائیں۔ اگر کسی کی طرف تین سالہ اونٹنی بنتی ہو لیکن اس کے پاس تین سالہ نہیں بلکہ چار سالہ ہے تو وہ قبول کر لی جائے گی اور مصدق اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔ زکوٰۃ میں جس کی طرف تین سالہ اونٹنی بنتی ہو لیکن اس کے پاس تین سالہ نہیں بلکہ دو سالہ اونٹنی ہے تو وہ لے لی جائے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس جگہ مجھے موسیٰ بن اسمٰعیل سے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اگر اسے میسر ہوں تو دو بکریاں یا بیس درہم اس سے لیے جائیں۔ جس کی طرف زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی بنے اور اس کے پاس تین سالہ ہے تو قبول کر لی جائے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے لے کر مصدق اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے اور جس کی طرف دو سالہ اونٹنی بنے اور اس کے پاس صرف ایک سالہ ہو تو وہ لے لی جائے نیز دو بکریاں یا بیس درہم بھی۔ زکوٰۃ میں جس کی طرف ایک سالہ اونٹنی بنے اور اس کے پاس صرف دو سالہ اونٹ ہو تو اسے قبول کر کے واپس کچھ نہیں دینا ہوگا۔ جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر کچھ نہیں مگر جو مالک خوشی سے دے۔ چرنے والی بکریوں

وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَشَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ أَرْبَعِينَ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

میں چالیس پر ایک بکری ہے ایک سو بیس تک —— جب یہ ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو سے بڑھ جائیں تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب تین سو سے بڑھ جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ میں بڑھی اور عیب والی بکری نہیں لی جائے گی اور نہ بکرا مگر جبکہ مصدق لینا چاہے۔ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا مال کو اکٹھا اور اکٹھے کو جدا نہیں کیا جائے گا۔ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو وہ حصے کے مطابق آپس میں سمجھوتہ کر لیں اگر کسی کی چالیس تک نہ پہنچیں تو اس پر کچھ نہیں مگر جو مالک خوشی سے دے۔ نقدی پر چالیسواں حصہ ہے اگر یہ مال صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو اس پر کچھ نہیں مگر جو اس کا مالک دے۔

۱۵۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَعَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتَّى قُبِضَ فَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے متعلق ایک تحریر لکھوائی جو عاملوں کے پاس بھیجی بھی نہ پائے تھے کہ وصال فرمایا اسے اپنی تلوار سے لگا رکھا تھا۔ حضرت ابو بکر نے اس کے مطابق عمل کیا یہاں تک وفات پائی۔ پھر اس پر حضرت عمر نے آخری دم تک عمل کیا۔ اس میں تھا کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری دس پر دو بکریاں، پندرہ پر تین بکریاں، بیس پر چار بکریاں اور پچیس پر ایک اونٹنی ایک سالہ پینتیس تک جب اس پر ایک بھی بڑھ جائے تو دو سالہ اونٹنی پینتالیس تک۔ اگر اس تعداد سے ایک بھی بڑھ جائے تو اس پر تین سالہ اونٹنی ساٹھ تک۔ اگر اس میں

خمس وأربعين فإذا زادت واحدة ففيها حقة إلى ستين فإذا زادت واحدة ففيها جذعة إلى خمس وسبعين فإذا زادت واحدة ففيها ابنتا لبون إلى تسعين فإذا زادت واحدة ففيها حقتان إلى عشرين ومائة فإن كانت الإبل أكثر من ذلك ففي كل خمسين حقة وفي كل أربعين ابنة لبون وفي الغنم في كل أربعين شاة شاة إلى عشرين ومائة فإن زادت واحدة فشاتان إلى مائتين فإذا زادت واحدة على المائتين ففيها ثلاث شياه إلى ثلاث مائة فإن كانت الغنم أكثر من ذلك ففي كل مائة شاة شاة وليس فيها شيء حتى تبلغ المائة ولا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة وما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بالسوية ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب قال وقال الزهري إذا جاء المصدق قسمت الشاء أثلاثا ثلثا شرارا وثلثا خيارا وثلثا وسطا فأخذ المصدق من الوسط ولم يذكر الزهري البقر۔

ایک بھی بڑھ جائے تو چار سالہ اونٹنی پچھتر تک ان سے جب ایک بھی بڑھ جائے تو دو دو سالہ اونٹنیاں نوے تک۔ جب یہ ایک بھی بڑھ جائیں تو ان پر دو تین سالہ اونٹنیاں ایک سو بیس تک۔ اگر اونٹ ان سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی اور ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی۔ بکریوں میں ہر چالیس پر ایک بکری ایک سو بیس تک۔ اگر اس سے بڑھ جائیں تو دو سو تک دو بکریاں اگر دو سو سے ایک بھی بڑھ جائے تو تین بکریاں تین سو تک۔ اگر بکریاں ان سے بڑھ جائیں تو ہر سو پر ایک بکری اور جب تک سینکڑہ پورا نہ ہو جائے اس وقت تک ان پر کچھ نہیں۔ زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے مال کو علیحدہ علیحدہ اور علیحدہ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے جو مال دو حصے داروں کا ہو تو حصے کے مطابق سمجھوتہ کرلیں۔ مگر کوئی بوڑھی اور عیب والی بکری نہیں لی جائے گی۔ زہری کا بیان ہے کہ مصدق کے آنے پر بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ گھٹیا، بڑھیا اور درمیانی۔ پس مصدق درمیانی بکریوں سے لے گا اور زہری نے گایوں کا ذکر نہیں کیا۔ ف

ف۔ اونٹ کے بچوں کے مندرجہ ذیل اصطلاحی نام ہیں۔

۱۔ بنت مخاض۔ ایک سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۲۔ بنت لبون۔ دو سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۳۔ ابن لبون۔ دو سال کے اونٹ کو کہتے ہیں۔

۴۔ حقہ۔ تین سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۵۔ جذعہ۔ چار سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۱۵۵۲۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا

عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید واسطی نے سفیان بن حسین

مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَكُنِ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ وَلَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ الزُّهْرِيِّ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَتَبَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَهِيَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَقْرَأَنِيهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَابْنَتَا لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا أَرْبَعُ

سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا اگر ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ اور زہری کے کلام کا ذکر نہیں کیا۔

یونس بن یزید سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا یہ اس تحریر کی نقل ہے جو زکوٰۃ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکھوائی اور وہ حضرت عمر کی اولاد کے پاس تھی ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے وہ سالم بن عبد اللہ بن عمر نے پڑھائی اور میں نے اسے ان کے سامنے ہی یاد کر لیا۔ عمر بن عبد العزیز نے اسے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر اور سالم بن عبد اللہ بن عمر سے نقل کروایا پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا۔ پس جب ایک سو اکیس اونٹ ہو جائیں تو ان پر تین دو سالہ اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو انتیس ہوں۔ جب ایک سو تیس ہو جائیں تو ان پر دو دو سالہ اونٹنیاں اور ایک دو سالہ ایک سو انچاس تک۔ جب ایک سو پچاس ہو جائیں تو ان پر تین سالہ اونٹنیاں تین عدد یہاں تک کہ ایک سو انسٹھ ہوں جب ایک سو ساٹھ ہو جائیں تو ان پر چار دو سالہ اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو انہتر ہوں جب ایک سو ستر ہو جائیں تو ان پر تین دو سالہ اونٹنیاں اور ایک تین سالہ یہاں تک کہ ایک سو اناسی ہوں جب ایک سو اسی ہو جائیں تو ان پر دو تین سالہ اور دو دو سالہ اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو نواسی ہو جائیں۔ جب ایک سو نوے ہو جائیں تو ان پر تین سالہ تین اور دو سالہ ایک اونٹنی یہاں تک کہ ایک سو ننانوے ہو جائیں جب دو سو ہو جائیں تو ان پر تین سالہ چار اونٹنیاں یا دو سالہ پانچ اونٹنیاں جس عمر کی بھی ملیں لے لی جائیں۔ چرنے والی بکریوں کے متعلق حدیث سفیان بن حسین کے مطابق بیان کرتے ہوئے کہا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب والی بکری نہیں لی جائے گی اور نر بھی نہیں لیا جائے گا مگر جبکہ مصدق خود چاہے۔

حِقَاقٍ أَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ أَيَّ السِّنَّيْنِ وُجِدَتْ أُخِذَتْ وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ وَفِيهِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ رَجُلٍ أَرْبَعُونَ شَاةً فَإِذَا أَظَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ جَمَعُوهَا لِئَلَّا يَكُونَ فِيهَا إِلَّا شَاةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ أَنَّ الْخَلِيطَيْنِ إِذَا كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ فَيَكُونُ عَلَيْهِمَا فِيهِمَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا أَظَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ فَرَّقَا غَنَمَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَّا شَاةٌ فَهَذَا الَّذِي سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ۔

امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔ جدا مال کو جمع نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو جدا نہ کیا جائے۔ جیسے دو آدمیوں میں سے ہر ایک کی چالیس بکریاں ہوں اور جب وہ مصدق کو دیکھیں تو دونوں اکٹھی کر لیں تاکہ تمام بکریوں پر ایک ہی دینی پڑے۔ اور اکٹھے مال کو جدا نہ کریں جیسے دو حصے داروں میں سے ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں ہوں تو ان پر تین بکریاں دینا لازم آتا ہے۔ اگر وہ مصدق کو دیکھ کر اپنی اپنی بکریاں جدا کر لیں تو ہر ایک کو ایک بکری دینا ہوگی۔ پس اس سلسلے میں یہی میں نے سنا ہے۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَسَاقَ صَدَقَةَ الْغَنَمِ مِثْلَ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ وَفِي الْإِبِلِ فَذَكَرَ صَدَقَتَهَا كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسَةٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا

حارث اعور نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ زہیر نے کہا کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چالیسواں حصہ زکوٰۃ دیا کرو یعنی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں سے پانچ درہم۔ آگے جتنے بھی زیادہ ہوں تو اسی حساب سے اور بکریوں میں سے ہر چالیس پر ایک بکری۔ اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان پر کچھ بھی نہیں ہے آگے بکریوں کی زکوٰۃ زہری کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ گایوں میں ہر تیس پر ایک سالہ بچھیا اور چالیس پر دو سالہ اور محنتی جانوروں پر کچھ نہیں۔ اونٹوں کی زکوٰۃ اسی طرح بیان کی جیسے زہری نے ذکر کیا۔ کہا کہ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں۔ جب ان سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان پر ایک سالہ اونٹنی۔ اگر ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ پینتیس تک۔ اگر ان پر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان پر دو سالہ اونٹنی پینتالیس تک۔ جب ایک کا اضافہ ہو جائے تو ان پر تین سالہ اونٹنی جس کے پاس اونٹ جا سکے

ابنة مخاض فإن لم تكن ابنة مخاض فابن لبون ذكر إلى خمس وثلاثين فإذا زادت واحدة ففيها بنت لبون إلى خمس وأربعين فإذا زادت واحدة ففيها حقة طروقة الجمل إلى ستين ثم ساق مثل حديث الزهري قال فإذا زادت واحدة يعني واحدة وتسعين ففيها حقتان طروقتا الجمل إلى عشرين ومائة فإن كانت الإبل أكثر من ذلك ففي كل خمسين حقة ولا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس إلا أن يشاء المصدق وفي النبات ما سقته الأنهار أو سقت السماء العشر وما سقي بالغرب ففيه نصف العشر وفي حديث عاصم والحارث الصدقة في كل عام قال زهير أحسبه قال مرة وفي حديث عاصم إذا لم يكن في الإبل ابنة مخاض ولا ابن لبون فعشرة دراهم أو شاتان۔

سال تک - پھر آگے حدیث زہری کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا جب ایک زیادہ ہو جائے یعنی اکانویں ہو جائیں تو ان پر تین سالہ دو اونٹنی قابل جفتی ایک سو بیس تک - اگر اونٹ اس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک تین سالہ اونٹنی اور اکٹھے مال کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے - زکوٰۃ کے ڈر سے اور زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب والا جانور نہیں لیا جائے گا اور نہ نر مگر جب کہ مصدق چاہے - پیداوار میں جو نہر سے سیراب کی گئی یا بارش سے ہوئی تو دسواں حصہ ہے اور جسے چرس سے سیراب کیا گیا تو اس میں بیسواں حصہ ہے۔ عاصم اور حارث کی حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ ہر سال وصول کی جائے گی - زہیر کا قول ہے کہ میرے خیال میں ایک مرتبہ کہا حدیث عاصم میں ہے کہ ایک سالہ اونٹنی اور دو سالہ اونٹ نہ ہو تو دس درہم یا دو بکریاں لی جائیں گی۔

١٥٥٨ - حدثنا سليمان بن داود المهري أنا ابن وهب أخبرني جرير بن حازم وسمى آخر عن أبي إسحق عن عاصم بن ضمرة والحارث الأعور عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم ببعض أول الحديث قال فإذا كانت لك مائتا درهم وحال عليها الحول ففيها خمسة دراهم وليس عليك شيء يعني في الذهب حتى تكون لك عشرون دينارا فإذا كانت لك عشرون دينارا وحال عليها الحول ففيها نصف دينار فما زاد فبحساب ذلك قال فلا أدري أعلي يقول فبحساب ذلك أو رفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم وليس في مال زكوة حتى يحول

عاصم بن ضمرہ اور حارث اعور نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی حدیث کا بعض روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب تمہارے پاس دو سو درہم ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر پانچ درہم ہیں اور سونے میں تم پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ بیس دینار ہو جائیں۔ جب تمہارے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر نصف دینار زکوٰۃ ہے۔ زیادہ ہوں تو اسی حساب سے نہیں معلوم کہ فبحساب ذٰلک حضرت علی کا قول ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور مال میں اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک اس پر سال نہ گزر جائے۔ جریر نے ابن وہب سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مال پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزر جائے۔

عَلَيْهَا الْحَوْلُ إِلَّا أَنَّ جَرِيْرًا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَزِيْدُ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ كَمَا قَالَ أَبُوْ عَوَانَةَ رَوَاهُ شَيْبَانُ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرَوٰى حَدِيْثَ النُّفَيْلِيِّ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ يَرْفَعُوْهُ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے اور لونڈی غلام کی زکوٰۃ میں نے معاف کر دی پس چاندی کی زکوٰۃ لاؤ یعنی ہر چالیس سے ایک درہم اور ایک سو نوّے درہم تک کچھ نہیں۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو اعمش نے ابی اسحاق سے جیسا کہ ابو عوانہ نے کہا ہے اور روایت کیا۔ شیبان ابو معاویہ اور ابراہیم بن طہمان ابی اسحاق، حارث، حضرت علی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نفیلی کی حدیث کو شعبہ اور سفیان وغیرہ نے ابی اسحاق، عاصم، حضرت علی سے روایت کیا اور اسے مرفوع نہیں کیا۔

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِي أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، بہز بن حکیم۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ بہز بن حکیم ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چالیس چرنے والے اونٹوں پر دو سالا اونٹنی ہے۔ اونٹوں کو حساب سے جدا نہ کیا جائے جس نے ثواب کی نیت سے زکوٰۃ دی۔ ابن العلاء نے فرمایا کہ جس کے لیے ثواب ہے اور جس نے روکی تو اس سے وصول کر لی جائے گی اور اس کا آدھا مال تاوان ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے تاوانوں سے ہے اور آل محمد کے لیے اس میں سے کچھ نہیں ہے۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ أَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی طرف روانہ کیا تو حکم فرمایا کہ تیس گایوں میں سے ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا لینا اور ہر چالیس میں سے دو سالہ اور ہر احد بالغ کا فرسے ایک دینار جزیہ

وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ۔

لینا یا اس کے بدلے یمنی کپڑے لینا۔

۵۶۲ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

عثمان بن ابو شیبہ اور نفیلی اور ابن المثنیٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، مسروق، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

۵۶۳ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ ثِيَابًا تَكُونُ بِالْيَمَنِ وَلَا ذَكَرَ يَعْنِي مُحْتَلِمًا أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ جَرِيرٌ وَيَعْلَى وَمَعْمَرٌ وَشُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ يَعْلَى وَمَعْمَرٌ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف روانہ کیا۔ پس پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا لیکن یمنی کپڑے اور بالغ مرد کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے جریر اور یعلیٰ اور معمر اور شعبہ اور ابو عوانہ اور یحییٰ بن سعید، اعمش، ابو وائل نے مسروق سے روایت کی۔ یعلیٰ اور معمر نے حضرت معاذ سے اسی طرح روایت کی۔

۵۶۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سِرْتُ أَوْ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَارَ مَعَ مُصَدِّقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ وَلَا تَجْمَعَ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا تُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَكَانَ إِنَّمَا يَأْتِي الْمِيَاهَ حِينَ تَرِدُ الْغَنَمُ فَيَقُولُ أَدُّوا صَدَقَاتِ أَمْوَالِكُمْ قَالَ فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى نَاقَةٍ كَوْمَاءَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا صَالِحٍ مَا الْكَوْمَاءُ قَالَ عَظِيمَةُ السَّنَامِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ خَيْرَ إِبِلِي قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ فَخَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا ثُمَّ خَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ میں ساتھ گیا یا مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصدق کے ساتھ گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحریر مبارک میں تھا کہ دودھ پلانے والا جانور نہ لیا جائے اور علیحدہ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے اور وہ اس وقت آتا جب بکریاں پانی پینے جاتیں اور کہتا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ راوی کا بیان کہ ایک آدمی نے اپنی کوہان والی اونٹنی دینا چاہی۔ میں نے کہا اے ابو صالح کوہان کیسی ہوتی ہے؟ بتایا کہ اونچے کوہان والی۔ مصدق نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ میرا بہترین اونٹ لیں۔ اس نے لینے سے انکار کیا تو زکوٰۃ دینے والے نے اس سے تھوڑا سا گھٹیا پیش کیا۔ اسے بھی لینے سے انکار کر دیا تو اس سے تھوڑا سا گھٹیا اور پیش کیا۔ اسے قبول کر لیا اور کہا کہ میں نے اسے لے لیا ہے کیونکہ ڈرتا تھا کہ مبادا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو کر

فَقَبِلَهَا وَقَالَ إِنِّي آخُذُهَا وَأَخَافُ أَنْ يَجِدَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِي عَمَدْتَ إِلَى رَجُلٍ فَتَخَيَّرْتَ عَلَيْهِ إِبِلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا يُفَرَّقُ۔

فرمائیں کہ تم نے اس آدمی کا اچھا اونٹ چھانٹ لیا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ہشیم نے ہلال بن خباب سے مگر اس میں لا یُفَرَّق کہا۔

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَاضِعَ لَبَنٍ۔

ابولیلیٰ کندی سے روایت ہے کہ سوید بن غفلہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مصدق ہمارے پاس آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی تحریر کو پڑھا کہ متفرق مال جمع نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے زکوٰۃ کے ڈر سے اور دودھ پلانے والے جانور کا ذکر نہ تھا۔

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ الْحَسَنُ رَوْحٌ يَقُولُ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ نَافِعُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ قَالَ فَبَعَثَنِي أَبِي فِي طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَأَتَيْتُ شَيْخًا كَبِيرًا يُقَالُ لَهُ سَعْرٌ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ يَعْنِي لِأُصَدِّقَكَ قَالَ ابْنَ أَخِي وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا نَتَبَيَّنُ ضُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَنَمٍ لِي فَجَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا لِي إِنَّا رَسُولَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ فَقُلْتُ مَا عَلَيَّ فِيهَا فَقَالَا شَاةٌ فَأَعْمِدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هَذِهِ شَاةُ الشَّافِعِ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَأْخُذَ

روح سے روایت ہے کہ مسلم بن شعبہ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد کو نافع بن علقمہ نے اپنی قوم پر عامل مقرر کیا اور انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ پس انہوں نے ان میں سے ایک جماعت کی طرف بھیجا۔ میں ان میں سے ایک بہت بوڑھے آدمی کے پاس پہنچا جسے سعر کہا جاتا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے آپ کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ فرمایا بھتیجے! تم کیسا مال لیتے ہو؟ میں نے کہا کہ چھانٹ کر جو اچھے تھنوں والے ہوں۔ فرمایا بھتیجے میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر میں بکریاں لے کر ایک گھاٹی میں تھا تو میرے پاس دو آدمی آئے اونٹ پر سوار ہو کر۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ کی بکریوں کی زکوٰۃ وصول کریں میں نے کہا کہ مجھ پر کیا لازم آتا ہے؟ انہوں نے کہا ایک بکری۔ پس میں ان کے پاس ایک جانی پہچانی ایسی بکری نکال لایا جو دودھ اور چربی سے بھرپور تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بکری تو حاملہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حاملہ بکری لینے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ تم کیسی چیز لوگے انہوں نے کہا کہ ایک سال کی یا دو سالہ۔ پس میں نے ایک موٹی بکری کا ارادہ کیا جو بیاہی نہ تھی مگر گابھن ہو گئی تھی۔ وہ پیش کر دی

شَافِعًا قُلْتُ فَاَيُّ شَيْءٍ تَاْخُذَانِ قَالَا عَنَاقًا جَذَعَةً اَوْ ثَنِيَّةً قَالَ فَاَعْمِدُ اِلٰى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِيْ لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَاَخْرَجْتُهَا اِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلٰى بَعِيْرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ اَيْضًا مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ كَمَا قَالَ رَوْحٌ۔

تو انہوں نے اسے لے لیا اور اپنے ساتھ اونٹ پر بٹھا کر لے گئے
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے زکریا نے روایت کیا ہے اور روح کی طرح مسلم بن شعبہ نے بھی۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ النَّسَائِيُّ نَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ بِاِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ فِيْهِ وَالشَّافِعُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا الْوَلَدُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَرَاْتُ فِيْ كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ بِحِمْصَ عِنْدَ اٰلِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْحِمْصِيِّ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْغَاضِرِيِّ مِنْ غَاضِرَةِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَاَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَعْطٰى زَكٰوةَ مَالِهٖ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَا يُعْطِي الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيْضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيْمَةَ وَلٰكِنْ مِنْ وَسَطِ اَمْوَالِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَسْاَلْكُمْ خَيْرَهٗ وَلَمْ يَاْمُرْكُمْ بِشَرِّهٖ۔

زکریا بن اسحاق نے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ مسلم بن شعبہ نے فرمایا۔ الشافع وہ جانور ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن سالم کی کتاب کو حمص میں عمرو بن حارث حمصی کی آل کے پاس پڑھا۔ زبیدی، یحییٰ بن جابر، جبیر بن نفیر، غاضرہ قیس کے حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین کام ایسے ہیں جس نے انہیں کیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا یعنی صرف ایک خدا کی عبادت کرنا اور کہنا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور طیب خاطر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا ہر سال اور نہ دے بوڑھا جانور اور نہ خارشی اور نہ بیمار اور نہ بری قسم کا بلکہ درمیانی مال دے کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے بڑھیا مال مانگتا ہے اور نہ گھٹیا مال کا حکم دیتا ہے۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِيْ مَالَهٗ لَمْ اَجِدْ عَلَيْهِ فِيْهِ اِلَّا ابْنَةَ

عمارہ بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مصدق بنا کر بھیجا اس میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا تو اس نے اپنا مال میرے پاس جمع کیا اس پر میرے نزدیک صرف ایک سالہ اونٹنی لازم آتی تھی میں نے کہا کہ اپنی زکوٰۃ میں ایک سالہ اونٹنی دے دو۔ اس نے کہا کہ وہ کیا کام آئے گی کہ وہ دودھ دے اور نہ سواری کے مطلب کی۔ یہاں یہ جوان اور عمدہ اونٹنی ہے لو جو خوب

مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيمَةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُومَرْ بِهِ وَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةَ مَالِي وَايْمُ اللَّهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ وَلَا رَسُولُهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيمَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبَى عَلَيَّ وَهَا هِيَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الَّذِي عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللَّهُ فِيهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ فَقَالَ فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ۔

موٹی تازی ہے۔ میں نے کہا کہ میں اسے کیسے لے لوں جس کا مجھے حکم نہیں فرمایا گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے قریب ہیں اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو جو مجھ سے کہا ہے حضور کی خدمت میں عرض کر دیجیے۔ ایسا کیجیے، اگر حضور نے قبول فرمائی تو میں لے لوں گا اور انکار فرمایا تو نہیں لوں گا۔ اس نے کہا میں ایسا کرتا ہوں پس وہ اسی اونٹنی کو میرے ساتھ لے کر نکلا جو مجھے دینے لگا تھا۔ یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! آپ کا مصدق میرے پاس آیا میرے مال کی زکوٰۃ لینے اور خدا کی قسم اس سے پہلے میرے مال کو اللہ کے رسول نے دیکھا اور نہ آپ کے مصدق نے پس میں نے اپنے مال کو اس کے سامنے جمع کیا تو اس کے خیال میں مجھ پر ایک سال کی اونٹنی لازم آتی تھی جس کا نہ دودھ ہوتا ہے نہ سواری کے کام آتی ہے میں نے یہ جوان موٹی تازی اونٹنی پیش کی کہ اسے لے لیا جائے تو انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔ یا رسول اللہ! میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں اسے لے لیجیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم پر لازم تو وہی ہے لیکن تم اس سے بہتر کو اپنی خوشی سے دیتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا اور ہم اسے قبول کر لیتے ہیں وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ یہ وہی ہے جسے لے کر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اسے لے لیجیے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو لے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيعٌ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ

ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے فرمایا۔ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جو اہل کتاب ہیں پس انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں اس کا رسول ہوں اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ اگر وہ تمہاری اس بات کو بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے

أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

فریضول کردی جائے گی۔ اگر وہ اسے بھی مان لیں تو ان کا مال چھانٹ کر لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابو حبیب، سعد بن سنان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا اس سے روکنے والے کی طرح ہے۔

بَابُ ۵۲۲ رِضَا الْمُتَصَدِّقِ

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی کرنا

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنٰى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ دَيْسَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ وَمَا كَانَ اسْمُهُ بَشِيرًا وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ بَشِيرًا قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا۔

ابن عبید سے روایت ہے جو کہ سدوس سے تھے کہ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ابن عبید نے اپنی حدیث میں کہا کہ ان کا نام بشیر نہ تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام بشیر رکھ دیا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو جتنا وہ زیادہ لیتے ہیں کیا اس کے مطابق ہم چھپا لیا کریں؟ فرمایا نہیں۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

حسن بن علی اور یحییٰ بن موسیٰ، عبد الرزاق، معمر نے ایوب سے اسے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم سے زیادہ مال لے لیتے ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عبد الرزاق نے معمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْغُصْنِ عَنْ صَخْرِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ

عبد الرحمٰن بن جابر بن عتیک نے اپنے والد ماجد حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تمہارے پاس ایسے آدمی آیا کریں گے جن کو تم ناپسند کرو گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں خوش آمدید کہنا اور جو وہ لینا چاہیں انہیں لینے دینا اگر وہ انصاف کریں گے تو اپنی جانوں کے لیے اور اگر ظلم کریں گے

مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهَا وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْغُصْنِ هُوَ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ غُصْنٍ۔

تو اپنی جانوں کے لیے اور انہیں خوش رکھنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل انہیں خوش رکھنے میں ہے تاکہ وہ تمہارے لیے دعا کریں امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالغصن سے مراد ثابت بن قیس بن غصن ہے۔ ف

ف۔ مصدق کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرے۔ زکوٰۃ کا مال حق و انصاف کے ساتھ لے۔ کمی یا بیشی نہ کرے ورنہ اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور لوگوں کے جانوروں میں سے چھانٹ کر نہ لے بلکہ درمیانی جانوروں میں سے وصول کرے اور زکوٰۃ دینے والوں کے لیے دعائے خیر کرے کیونکہ انصاف کرنے والے مصدق کی دعا مقبول ہے اور لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اس بھائی (مصدق) کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اس سے مال نہ چھپائیں۔ اپنے تعاون اور مہمان نوازی سے اس کے دل کو ایسے موہ لیں کہ اس کے دل سے دعائیں نکلیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا پوری طرح خیال رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَهٰذَا حَدِيثُ أَبِي كَامِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْمٰعِيلَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَا فَيَظْلِمُونَا قَالَ فَقَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ زَادَ عُثْمَانُ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ۔

ابوکامل، عبدالواحد بن زیاد۔ عثمان بن ابوشیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان اور ابوکامل کی یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل، عبدالرحمٰن بن ہلال عبسی سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ بعض مصدق جب ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے مصدق کو راضی رکھا کرو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ ظلم کریں؟ فرمایا کہ اپنے مصدق کو راضی رکھا کرو۔ عثمان کی روایت میں ہے کہ خواہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ابوکامل نے اپنی حدیث میں کہا کہ حضرت جریر نے فرمایا۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے تو کوئی مصدق میرے پاس سے نہیں گیا مگر وہ مجھ سے راضی تھا۔

پارہ ــــ ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۵۲۳ دُعَاءِ الْمُصَدِّقِ لِأَهْلِ الصَّدَقَةِ

۱۵۷۵ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ وَأَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ قَالَ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى۔

مصدق کا زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعا کرنا

عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد بیعت رضوان کرنے والوں میں سے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب لوگ زکوٰۃ پیش کرتے تو کہتے۔ اے اللہ! فلاں کی آل پر رحمت فرما چنانچہ میرے والد ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا۔ اے اللہ! ابو اوفیٰ کی آل پر رحمت نازل فرما۔

بَابُ ۵۲۴ تَفْسِيرِ أَسْنَانِ الْإِبِلِ۔

۱۵۷۶ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُهُ مِنَ الرِّيَاشِيِّ وَأَبِي حَاتِمٍ وَغَيْرِهِمَا مِنْ كِتَابِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ وَمِنْ كِتَابِ أَبِي عُبَيْدٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَ أَحَدُهُمُ الْكَلِمَةَ قَالُوا يُسَمَّى الْحُوَارَ ثُمَّ الْفَصِيلَ إِذَا فَصَلَ ثُمَّ تَكُونُ بِنْتَ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ إِلٰى تَمَامِ سَنَتَيْنِ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ فَهِيَ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِذَا تَمَّتْ لَهُ ثَلَاثُ سِنِينَ فَهُوَ حِقٌّ وَحِقَّةٌ إِلٰى تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ لِأَنَّهَا اسْتَحَقَّتْ أَنْ تُرْكَبَ وَيُحْمَلَ عَلَيْهَا الْفَحْلُ وَهِيَ تَلْقَحُ وَلَا يُلْقِحُ الذَّكَرُ حَتّٰى يُثَنِّيَ وَيُقَالُ لِلْحِقَّةِ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ لِأَنَّ الْفَحْلَ يَطْرُقُهَا إِلٰى تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ فَإِذَا طَعَنَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهِيَ جَذَعَةٌ حَتّٰى يَتِمَّ لَهَا خَمْسُ سِنِينَ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ حِينَئِذٍ ثَنِيٌّ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ سِتًّا فَإِذَا طَعَنَ فِي السَّابِعَةِ

اونٹ کے دانتوں کی تفسیر

ریاشی اور ابو حاتم وغیرہ نے نضر بن شمیل اور ابو عبید کی کتاب سے نقل کیا اور کوئی لفظ ان میں سے ایک کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اونٹ کے بچے کو حُوار کہتے ہیں اور جدا ہو جانے پر فَصِیل۔ پھر ایک سال سے دو سال تک بنت مخاض۔ جب تیسرے سال میں داخل ہو جائے تو وہ بنت لبون ہے۔ جب تین سال پورے ہو جائیں تو وہ حق اور حقہ ہے چار سال پورے ہونے تک کیونکہ اب وہ سواری اور جفتی کے قابل ہے۔ اب وہ جوان ہو گئی اور نر چھ سال کا جوان ہوتا ہے اور حقہ کو قابل جفتی بھی کہتے ہیں کیونکہ اس پر نر کودتا ہے۔ چار سال کی ہونے تک۔ جب پانچویں سال میں لگے تو وہ جذعہ ہے یہاں تک کہ پانچ سال پورے ہو جائیں۔ جب وہ چھٹے سال میں داخل ہو اور سامنے کے دانت نکالے تو اب وہ ثَنِی ہے یہاں تک کہ چھ سال پورے کرے۔ جب ساتویں سال میں داخل ہو تو نر کو رَباعی اور مادہ کو رَباعِیَہ کہا جاتا ہے ساتواں سال پورا ہونے تک۔ جب وہ آٹھویں سال میں لگے اور رباعی کے ساتھ

سُمِّيَ الذَّكَرُ رَبَاعِيًا وَالْأُنْثَى رَبَاعِيَةً إِلَى تَمَامِ السَّابِعَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ السَّدِيسَ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ إِلَى تَمَامِ الثَّامِنَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي التِّسْعِ طَلَعَ نَابُهُ فَهُوَ بَازِلٌ أَيْ بَزَلَ نَابُهُ يَعْنِي طَلَعَ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الْعَاشِرِ فَهُوَ حِينَئِذٍ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ إِلَى خَمْسِ سِنِينَ وَالْخَلِفَةُ الْحَامِلُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْجَذُوعَةُ وَقْتٌ مِنَ الزَّمَنِ لَيْسَ بِسِنٍّ وَفُصُولُ الْأَسْنَانِ عِنْدَ طُلُوعِ سُهَيْلٍ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْشَدَنَا الرِّيَاشِيُّ ، شعر ؎

إِذَا سُهَيْلٌ أَوَّلَ اللَّيْلِ طَلَعْ
فَابْنُ اللَّبُونِ الْحِقُّ وَالْحِقُّ جَذَعْ
لَمْ يَبْقَ مِنْ أَسْنَانِهَا غَيْرُ الْهُبَعْ
وَالْهُبَعُ الَّذِي يُولَدُ فِي غَيْرِ حِينِهِ

والے دانت نکالے تو وہ سدیس اور سدس ہے آٹھ سال پورے ہونے تک۔ جب وہ نویں سال میں داخل ہو اور اس کی کچلیاں نکل آئیں تو وہ بازل ہے کہ اس کی کچلیاں نکل آئیں یہاں تک کہ دسویں میں داخل ہو تو اب وہ مخلف ہے پھر اس کے لیے کوئی نام نہیں ہے بلکہ اسے ایک سالہ بازل، دو سالہ بازل وغیرہ یا ایک سالہ مخلف دو سالہ مخلف، تین سالہ مخلف پانچ تک اور الخلفۃ حاملہ کو کہتے ہیں ابو حاتم نے فرمایا کہ الجذوعۃ ایک وقت ہے نہ کسی دانت کا نام نہیں اور دانتوں کی فصل سہیل طلوع ہونے تک لگتی ہے۔
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ریاشی نے ہمیں یہ شعر سنائے:

جبکہ پہلی رات چمکا تھا سہیل
حقہ و جذعہ ہوئی بنت لبون
دانت باقی رہ گیا بس اک ہبع
ہبع بچے جب کہ ہو وہ اندر ملاز

باب ۵۲۵ أَيْنَ تُصَدَّقُ الْأَمْوَالُ

مال کی زکوٰۃ کہاں لی جائے گی

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ۔

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کھینچ کر لانا ہے اور نہ ہٹانا اور زکوٰۃ نہ لی جائے مگر لوگوں کے گھروں میں۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فِي قَوْلِهِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ قَالَ أَنْ تُصَدَّقَ الْمَاشِيَةُ فِي مَوَاضِعِهَا وَلَا تُجْلَبَ إِلَى الْمُصَدِّقِ وَالْجَنَبُ عَنْ هَذِهِ الْفَرِيضَةِ أَيْضًا لَا يُجْنَبُ أَصْحَابُهَا يَقُولُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ بِأَقْصَى

محمد بن اسحاق نے لا جلب ولا جنب کے بارے میں فرمایا کہ زکوٰۃ کا جانور اپنی رہائش گاہ پر ہی دے دیا جائے اور کھینچ کر مصدق کے پاس نہ لے جایا جائے۔ اس فرض میں جنب کا بھی یہی حکم ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے دور نہ رہیں۔ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی زکوٰۃ وصول کرنے والوں سے دور رہتا ہو اور اسے مصدق کے پاس جانا پڑے بلکہ اس کے گھر پر زکوٰۃ لی جائے یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والے

ابن وهب اخبرني عمرو عن ابي الزبير عن جابر ابن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فيما سقت الانهار والعيون العشر وما سقي بالسواني ففيه نصف العشر۔

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو نہر یا چشمے سیراب کریں اس میں دسواں اور جس کو رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔

۱۵۸۴ـ حدثنا الهيثم بن خالد الجهني وابن الاسود العجلي قالا قال وكيع البعل الكبوس الذي ينبت من ماء السماء قال ابن الاسود وقال يحيى يعني ابن آدم سألت ابا اياس الاسدي فقال الذي يسقى بماء السماء۔

ہیثم بن خالد جہنی اور ابن الاسود عجلی، وکیع کا قول ہے کہ بارانی کھیتی وہ ہے جو آسمان کے پانی سے اُگے۔ ابن الاسود، یحییٰ بن آدم سے ابو ایاس اسدی سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جس کھیتی کو آسمان کا پانی سیراب کرے۔

۱۵۸۵ـ حدثنا الربيع بن سليمان نا ابن وهب عن سليمان يعني ابن بلال عن شريك ابن ابي نمر عن عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه الى اليمن فقال خذ الحب من الحب والشاة من الغنم والبعير من الابل والبقرة من البقر قال ابوداود شبرت قثاءة بمصر ثلاثة عشر شبرا ورأيت اترجة على بعير بقطعتين قطعت وصيرت على مثل عدلين۔

عطاء بن یسار نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا۔ اناج سے اناج، بکریوں سے بکریاں، اونٹوں سے اونٹ اور گایوں سے گائے لیا کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے مصر میں ایک ککڑی کی پیمائش کی تو تیرہ بالشت تھی اور میں نے اونٹ پر ایک ترنج دیکھا جس کو کاٹ کر دو برابر حصے کر دیئے گئے تھے۔

باب ۱۱۲ـ زكاة العسل

شہد کی زکوٰۃ

۱۵۸۶ـ حدثنا احمد بن ابي شعيب الحراني نا موسى بن اعين عن عمرو بن الحارث المصري عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال جاء هلال احد بني متعان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشور نحل له وكان سأله ان يحمي واديا يقال له سلبة فحمى له رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك الوادي فلما ولي عمر بن الخطاب رضي الله عنه كتب سفيان بن وهب الى عمر بن الخطاب يسأله عن ذلك فكتب عمر ان ادى اليك ما

عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی متعان کے ہلال اپنے شہد کا دسواں حصہ لے کر حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ اس وادی کا ٹھیکہ دے دیا جائے جس کو سلبہ کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وادی کا انہیں ٹھیکہ دے دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب اس بارے میں حضرت عمر سے پوچھتے ہوئے لکھا حضرت عمر نے لکھا کہ اسے ٹھیکے پر رہنے دو جب تک جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دسواں حصہ دیتا تھا: دیتا رہے ورنہ وہ جنگل کی مکھیاں ہیں جو چاہے ان کا شہد کھائے۔

كَانَ يُؤَدِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشُورِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَةَ وَإِلَّا فَإِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ يَشَاءُ۔

١٥٨٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ شَبَابَةَ بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ سُفْيَانُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ وَكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ زَادَ فَأَدَّوْا إِلَيْهِ مَا كَانُوا يُؤَدُّونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمَى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ۔

عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد نے انکے جد امجد سے روایت کی ہے کہ بنی فہم کی ایک شاخ شبابہ۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر دس مشکوں میں سے ایک مشک۔ سفیان بن عبداللہ ثقفی نے فرمایا کہ وہ دو وادیوں کی حفاظت کیا کرتے تھے اور یہ بھی کہا کہ وہ ادا کرتے رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے اور وہ دونوں وادیوں کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

١٥٨٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ بَطْنًا مِنْ فَهْمٍ بِمَعْنَى الْمُغِيرَةِ قَالَ مِنْ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ وَادِيَيْنِ لَهُمْ۔

ربیع بن سلیمان مؤذن، ابن وہب، اسامہ بن زید، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ بنی فہم کی شاخ۔ حسبِ مغیرہ کی طرح کہا کہ دس مشکوں میں سے ایک اور کہا کہ دو وادیوں کی۔

بَابٌ ١٣ فِي خَرْصِ الْعِنَبِ۔

انگوروں کا اندازہ کرنا

١٥٨٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ النَّاقِطُ نَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ وَتُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔

سعید بن مسیب نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ انگوروں کا اسی طرح اندازہ کر لیا کرو جیسے کھجوروں کا اندازہ کرتے ہو اور سوکھنے پر ان کی زکوٰۃ لیا کرو جیسے خشک ہونے پر کھجوروں کی زکوٰۃ لیا کرتے ہو۔

١٥٩٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

محمد بن اسحاق مسیبی، عبداللہ بن نافع، محمد بن صالح تمار نے ابن شہاب سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا۔

بَابٌ ١٤ فِي الْخَرْصِ۔

پھلوں کا اندازہ کرنا

١٥٩١۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ

عبدالرحمٰن بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ

حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَجُذُّوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَّمْ تَدَعُوا أَوْ تَجُذُّوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

بَابُ ۲۲۴ مَتَى يُخْرَصُ التَّمْرُ۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

بَابُ ۲۲۵ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الثَّمَرَةِ فِي الصَّدَقَةِ۔

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ يُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَسْنَدَهُ أَيْضًا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَطَعَنَ بِالْعَصَا فِي ذٰلِكَ الْقِنْوِ وَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا وَقَالَ إِنَّ رَبَّ هٰذِهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جب تم پھلوں کا اندازہ کرو تو لیتے وقت ایک تہائی چھوڑ دیا کرو اگر تم نے نہ چھوڑے اور تہائی بھی وصول کر لیے تو چوتھائی چھوڑ دیا کرو۔

کھجوروں کا اندازہ کب کیا جائے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جبکہ وہ خیبر کے حالات بیان کر رہی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو خیبر کے یہودیوں کے پاس بھیجا کرتے تو وہ ظاہر ہونے پر کھانے سے پہلے کھجوروں کا اندازہ کر آیا کرتے تھے۔

زکوٰۃ میں کون سے پھل جائز نہیں ہیں

ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعرور اور لون الحبیق کھجوروں کو زکوٰۃ میں لینے سے منع فرما دیا تھا۔ زہری کا قول ہے کہ یہ مدینہ منورہ کی خراب کھجوریں تھیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا اس کی اسناد یہ بھی ہے ابو الولید، سلیمان بن کثیر نے زہری سے اسے روایت کیا۔

کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور آپ کے دست مبارک میں ایک لاٹھی تھی اور کسی نے حشف کھجوروں کا ایک گچھا لٹکا رکھا تھا۔ آپ نے اس گچھے میں لاٹھی مارتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس خیرات والا چاہتا تو اس سے بہتر خیرات کر سکتا تھا اور فرمایا کہ اس خیرات والا قیامت کے روز حشف کھجوریں ہی کھائے گا۔ ف

ف۔ صدقہ وخیرات عمدہ چیزوں سے کی جائے گی تو ثواب زیادہ ملے گا اور گھٹیا چیزیں خیرات کی جائیں گی تو ثواب بھی کم ملے گا۔ مال کی محبت انسان کی فطرت میں پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ خیرات سے دلی کیفیت ظاہر ہوتی ہے کہ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ کے تحت آخرت کی تیاری کا کتنا خیال ہے اور مال کی محبت میں دل الجھا ہوا ہے یا نہیں۔ اصل بھلائی اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب خدا کی راہ میں انسان اپنے عمدہ مال کو بخوشی صرف کرنے لگتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۳: ۹۲)

اَلصَّدَقَةُ بِاَكْلِ الْحَشَفِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

بَابٌ زَكٰوةِ الْفِطْرِ۔

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا نَا مَرْوَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْخَوْلَانِيُّ وَكَانَ شَيْخَ صِدْقٍ وَكَانَ ابْنُ وَهْبٍ يَرْوِيْ عَنْهُ نَا سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ الصَّدَفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ زَكٰوةٌ مَقْبُوْلَةٌ وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ۔

صدقۂ فطر

عبد اللہ نے ابو یزید خولانی سے اسے روایت کیا جو سچے بزرگ تھے اور ان سے روایت کیا ابن وہب نے، سیار بن عبد الرحمٰن، محمود صدفی نے عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا جو روزوں کی لغویات اور بیہودہ باتوں سے پاکی ہے اور غریبوں کی پرورش کے لیے ہے جس نے نماز عید سے پہلے اسے ادا کیا تو یہ مقبول زکوٰۃ ہے اور جس نے اسے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ دوسرے صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا۔

بَابٌ مَتٰى تُؤَدّٰى۔

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ۔

صدقۂ فطر کب دیا جائے

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ صدقۂ فطر لوگوں کے نماز عید کو نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر اسے ایک یا دو روز پہلے ادا کر دیا کرتے تھے۔

بَابٌ كَمْ يُؤَدّٰى فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا مَالِكٌ وَقَرَأَهُ عَلٰى مَالِكٍ اَيْضًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ قَالَ فِيْهِ فِيْمَا قَرَأَهُ عَلٰى مَالِكٍ زَكٰوةَ

صدقۂ فطر کتنا دیا جائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا ہے اور اسی میں فرمایا کہ رمضان کا صدقۂ فطر ہر ایک نصاب پہ ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ادا کرے

الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

ہر مسلمان خواہ وہ آزاد ہو یا غلام اور مرد ہو یا عورت۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک از روئے احادیث صدقۂ فطر واجب ہے اور اس کی مقدار ایک صاع عراقی ہے جو آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ گندم نصف صاع دی جائے گی، جس کا وزن انگریزی سیر کے حساب سے دو سیر تین چھٹانک چھ ماشے بنتا ہے اور پاکستان کے موجودہ اوزان رائج الوقت کے حساب سے فی کس دو کلو گرام اور تقریباً ستر گرام گندم دینا ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا فَذَكَرَ بِمَعْنٰى مَالِكٍ زَادَ وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ سَعِيدٌ الْجُمَحِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَشْهُورُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

عمر بن نافع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا ہے ایک صاع پھر مالک کی طرح معناً بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا، چھوٹا اور بڑا اور حکم فرمایا کہ لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا، روایت کیا ہے عبداللہ عمری نے کہ نافع نے فرمایا ہر مسلمان پر۔ اور روایت کیا سعید جمحی نے اسے نافع سے اور اس میں کہا کہ مسلمانوں میں سے۔ عبیداللہ سے روایت مشہور ہے اور من المسلمین کا لفظ اس میں نہیں ہے۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ زَادَ مُوسٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ فِيهِ أَيُّوبُ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي الْعُمَرِيَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ نَافِعٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى۔

مسدد، یحییٰ بن سعید اور بشر بن مفضل، عبیداللہ۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا۔ ایک صاع جو یا کھجوریں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اور آزاد ہو یا غلام۔ موسیٰ نے یہ بھی کہا کہ مرد ہو یا عورت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایوب اور عبداللہ عمری دونوں نے اپنی حدیثوں میں نافع سے روایت کی کہ مرد ہو یا عورت۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں لوگ صدقۂ فطر نکالا کرتے ایک صاع جو یا کھجوریں یا سلت یا کشمش۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا اور گندم کی فراوانی

أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ۔

ہوئی تو حضرت عمر نے مذکورہ چیزوں کے ایک صاع کے بدلے نصف صاع گندم مقرر فرمادی۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَدَلَ النَّاسُ بَعْدُ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ التَّمْرُ عَامًا فَأَعْطَى الشَّعِيرَ۔

ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس کے بعد لوگ نصف صاع گندم دینے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ کھجوریں دیا کرتے تھے ایک سال مدینہ منورہ میں کھجوروں کی کمی رہی تو انہوں نے جو دیئے۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدَةُ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَذَكَرَ رَجُلٌ وَاحِدٌ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَوْ صَاعَ حِنْطَةٍ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ۔

عیاض بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے تو صدقۂ فطر کا ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع اناج یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع انگور نکالا کرتے تھے۔ ہم اسی طرح نکالتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ حج یا عمرہ کرنے آئے تو انہوں نے منبر پر لوگوں سے خطاب کیا اور اس میں لوگوں سے کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے خیال میں شام کی دو مُد گندم ایک صاع کھجوروں کے برابر ہے۔ پس لوگ اس پر عمل کرنے لگے حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں تو زندگی بھر ہمیشہ اسی طرح دیتا رہا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن علیہ اور عبدہ وغیرہ نے ابن اسحاق، عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام، عیاض، حضرت ابو سعید سے معناً اور ان میں سے ایک آدمی نے ابن علیہ سے اَوْ صَاعَ حِنْطَةٍ نقل کیا لیکن یہ محفوظ نہیں ہے۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَاعِيلُ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْحِنْطَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ ذَكَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِصْفَ صَاعٍ

مسدد نے اسمٰعیل سے روایت کی اور اس میں گندم کا ذکر نہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ذکر کیا اس حدیث میں معاویہ بن ہشام نے ثوری، زید بن اسلم، عیاض، حضرت ابو سعید سے نصف صاع گندم کا اور یہ معاویہ بن ہشام یا ان سے روایت

مِنْ بُرٍّ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْهُ۔

کرنے والے کا وہم ہے۔

١٦٠٤ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى أَنَا سُفْيَانُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَاضًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ لَا أُخْرِجُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا إِنَّا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ أَوْ زَبِيبٍ هٰذَا حَدِيثُ يَحْيَى زَادَ سُفْيَانُ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ قَالَ حَامِدٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهُ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

حامد بن یحییٰ، سفیان، مسدد، یحییٰ، ابن عجلان، عیاض نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ہمیشہ ایک صاع ہی نکالا کروں گا کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک صاع کھجوریں یا جو یا پنیر یا منقّٰی نکالا کرتے تھے۔ یہ حدیث یحییٰ ہے۔ سفیان نے یہ بھی کہا کہ ایک صاع آٹا۔ حامد کا قول ہے کہ اس کا انکار کیا گیا تو سفیان نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ زیادتی ابن عیینہ کی ہے۔

بَابٌ ٣٥ مَنْ رَوَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ۔

جس نے نصف صاع گندم روایت کی

١٦٠٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ زَادَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ۔

مسدد اور سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، نعمان بن راشد، زہری، مسدد نے کہا کہ ثعلبہ بن عبداللہ بن ابو صعیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ سلیمان بن داؤد نے کہا عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابو صعیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع گندم یا گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے ہے خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورت۔ جو تمہارے مالدار ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک کر دے گا اور جو تمہارے غریب ہیں تو جو انہیں دیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دے گا۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ خواہ کوئی مالدار ہو یا غریب۔

١٦٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الدَّرَابَجِرْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ نَا هَمَّامٌ نَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا هَمَّامٌ عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

علی بن حسین درابجردی، عبداللہ بن یزید، ہمام، بکر بن وائل، زہری، ثعلبہ بن عبداللہ یا عبداللہ بن ثعلبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری، موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، بکر کوفی، محمد بن یحییٰ بکر بن وائل بن داؤد، زہری، عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو

يحيى هو يحيى بن وائل بن داود أن الزهري حدثهم عن عبد الله بن ثعلبة بن صعير عن أبيه قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فأمر بصدقة الفطر صاع تمر أو صاع شعير عن كل رأس زاد علي في حديثه أو صاع بر أو قمح بين اثنين ثم اتفقا عن الصغير والكبير والحر والعبد۔

صدقۂ فطر کا حکم فرمایا یعنی ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر فرد کی طرف سے علی نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ ایک صاع گندم یا گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے پھر دونوں متفق ہو گئے کہ خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا اور آزاد ہو یا غلام۔

۱۶۰۷۔ حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الرزاق أنا ابن جريج قال وقال ابن شهاب قال عبد الله بن ثعلبة قال ابن صالح قال العدوي وإنما هو العذري خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس قبل الفطر بيومين بمعنى حديث المقرئ۔

احمد بن صالح، عبدالرزاق، ابن جریج نے کہا کہ ابن شہاب نے عبد اللہ بن ثعلبہ کہا۔ ابن صالح نے انہیں عدوی کہا جبکہ وہ عذری ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر سے دو روز پہلے لوگوں کو خطبہ دیا یعنی آگے معناً حدیث مقری کی طرح

باب ۵۳۸

صدقۂ فطر کس پر ہے

۱۶۰۸۔ حدثنا محمد بن المثنى نا سهل بن يوسف قال حميد أخبرنا عن الحسن قال خطب ابن عباس في آخر رمضان على منبر البصرة فقال أخرجوا صدقة صومكم فكأن الناس لم يعلموا فقال من ههنا من أهل المدينة قوموا إلى إخوانكم فعلموهم فإنهم لا يعلمون فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر أو شعير أو نصف صاع من قمح على كل حر أو مملوك ذكر أو أنثى صغير أو كبير فلما قدم علي رأى رخص السعر قال قد أوسع الله عليكم فلو جعلتموه صاعا من كل شيء قال حميد وكان الحسن يرى صدقة رمضان على من صام۔

حمید نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رمضان کے آخر میں بصرے کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔ لوگ کچھ نہ سمجھے تو انہوں نے فرمایا کہ جو یہاں مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں وہ اپنے بھائیوں کے پاس جائیں اور انہیں بتائیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا جو اور نصف صاع گندم ہر آزاد اور غلام، مرد، عورت چھوٹے اور بڑے کی طرف سے۔ جب حضرت علی تشریف لائے اور سستے کی فراوانی دیکھی تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت دی ہے لہٰذا ہر چیز کا ایک صاع رکھ لو۔ حمید کا قول ہے کہ حسن صدقۂ فطر کو اس پر لازم جانتے جس نے روزے رکھے ہوں۔

ف۔ مختار قول یہ ہے کہ ہر صاحب نصاب صدقۂ فطر ادا کرے خواہ اس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے ہوں یا کسی وجہ سے نہ رکھے ہوں۔ واللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم۔

باب [illegible] تعجیل الزکوٰۃ۔

۱۶۰۹۔ حدثنا الحسن الصباح نا شبابۃ عن ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی الصدقۃ فمنع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا ان کان فقیرا فاغناہ اللہ واما خالد بن الولید فانکم تظلمون خالدا فقد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ عزوجل واما العباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہی علی ومثلہا ثم قال اما شعرت ان عم الرجل صنو الاب او صنو ابیہ۔

زکوٰۃ جلدی دینا

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو حضرت ابن جمیل حضرت خالد بن ولید اور حضرت عباس نے انکار کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کو یہی بات بری لگی کہ وہ فقیر تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کر دیا اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو کیونکہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں دے رکھے ہیں۔ رہے عباس یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا تو ان کی زکوٰۃ مجھ پر ہے اور اتنی ہی اور پھر فرمایا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ آدمی کا چچا باپ کی طرح یا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

۱۶۱۰۔ حدثنا سعید بن منصور نا اسمعیل بن زکریا عن الحجاج بن دینار عن الحکم عن حجیۃ عن علی ان العباس سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل الصدقۃ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک قال ابوداؤد روی ہذا الحدیث ہشیم عن منصور بن زاذان عن الحکم عن الحسن بن مسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ہشیم اصح۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو ہشیم، منصور بن زاذان، حکم، حسن بن مسلم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور ہشیم کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

باب [illegible] فی الزکوٰۃ تحمل من بلد الی بلد۔

۱۶۱۱۔ حدثنا نصر بن علی انا ابی انا ابراہیم بن عطاء مولی عمران بن حصین عن ابیہ ان زیادا او بعض الامراء بعث عمران بن حصین علی الصدقۃ فلما رجع قال لعمران این المال قال وللمال ارسلتنی اخذناہا من حیث کنا ناخذہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضعناہا حیث کنا نضعہا علی عہد

زکوٰۃ کا مال ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا

ابراہیم بن عطاء مولیٰ عمران بن حصین نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ زیاد یا کسی دوسرے حاکم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا جب وہ واپس آ گئے تو عمران سے کہا گیا کہ مال کہاں ہے؟ فرمایا کہ کیا مجھے مال لانے کے لیے بھیجا تھا؟ ہم نے اسے لیا جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں لیا کرتے تھے اور خرچ کر دیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خرچ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَنْ يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ وَحَدِّ الْغِنَى

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ فِي وَجْهِهِ فَقِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغِنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ يَحْيَى فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ لِسُفْيَانَ حِفْظِي أَنَّ شُعْبَةَ لَا يَرْوِي عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ سُفْيَانُ فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّهُ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي اذْهَبْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ فَجَعَلُوا يَذْكُرُونَ مِنْ حَاجَتِهِمْ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَتَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلَقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا کرتے تھے۔

زکوٰۃ کس کو دی جائے اور غنی کون ہے

محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس سے سوال کیا جائے اور وہ غنی ہو تو روز قیامت اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے چہرے پر مختلف قسم کے زخم ہوں گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مالداری کیا ہے؟ فرمایا کہ پچاس درہم یا ان کی قیمت کا سونا۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عثمان نے سفیان سے کہا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شعبہ تو حکیم بن جبیر سے روایت نہیں کرتے۔ سفیان نے کہا کہ ہم نے اسے زبید سے اور انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کیا ہے۔

عطاء بن یسار نے بنی اسد کے ایک فرد سے روایت کی ہے کہ میں اور میری بیوی بقیع غرقد میں اترے تو میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیے اور ہمارے لیے کھانے کی کوئی چیز مانگ لائیے اور اپنی حاجت بیان کیجیے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور آپ کے پاس ایک آدمی کو پایا جو سوال کر رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے جو تمہیں دوں۔ وہ آپ کے پاس سے لوٹ گیا اور غصے میں کہہ رہا تھا میری عمر کی قسم آپ جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ مجھ پر ناراض ہو رہا ہے کہ میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں۔ جو تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اتنی مالیت ہے تو اس نے لپٹ کر سوال کیا۔ اسدی کا بیان ہے کہ میں نے دل میں کہا ہمارے پاس تو اوقیہ چاندی سے بڑھ کر اونٹنی ہے جبکہ اوقیہ تو صرف چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پس میں لوٹ آیا اور آپ سے سوال نہ کیا۔ پس اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

بعد ذلك شعير وزبيب فقسم لنا منه أو كما قال حتى أغنانا الله عز وجل. قال أبو داود: هكذا رواه الثوري كما قال مالك.

میں جو اور خشک انگور آئے اور آپ نے ان میں سے ہمیں مرحمت فرمائے یا جس طرح فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے سفیان ثوری نے روایت کیا جیسے امام مالک نے فرمایا ہے۔

۱۶۱۴۔ حدثنا قتيبة بن سعيد وهشام بن عمار قالا نا عبد الرحمن بن أبي الرجال عن عمارة بن غزية عن عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري عن أبيه أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وله قيمة أوقية فقد ألحف فقلت ناقتي الياقوتة هي خير من أوقية قال هشام خير من أربعين درهما فرجعت فلم أسأله شيئا زاد هشام في حديثه وكانت الأوقية على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعين درهما.

عبدالرحمن بن ابو سعید نے اپنے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ کی مالیت کا مال ہو تو اس نے گڑگڑا کر مانگا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری یاقوتہ نامی اونٹنی ایک اوقیہ سے بڑھ کر ہے۔ ہشام نے کہا کہ چالیس درہم سے بڑھ کر ہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور آپ سے کسی چیز کا سوال نہ کیا۔ ہشام نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تھا۔

۱۶۱۵۔ حدثنا عبد الله بن سعيد النفيلي نا مسكين نا محمد بن المهاجر عن ربيعة بن يزيد عن أبي كبشة السلولي نا سهل بن الحنظلية قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم عيينة بن حصن والأقرع بن حابس فسألاه فأمر لهما بما سألا وأمر معاوية فكتب لهما بما سألا فأما الأقرع فأخذ كتابه فلفه في عمامته وانطلق وأما عيينة فأخذ كتابه وأتى النبي صلى الله عليه وسلم مكانه فقال يا محمد أتراني حاملا إلى قومي كتابا لا أدري ما فيه كصحيفة المتلمس فأخبر معاوية بقوله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما يغنيه فإنما يستكثر من النار وقال النفيلي في موضع آخر من جمر جهنم فقالوا يا رسول الله وما يغنيه وقال النفيلي في موضع آخر وما الغنى الذي

ابوکبشہ سلولی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس حاضر ہوئے اور سوال کیا پس آپ نے ان کے سوال کے مطابق دینے کا حکم فرمایا اور حضرت معاویہ کو حکم دیا کہ ان کے سوال کے مطابق تحریر لکھ دیں۔ اقرع نے تحریر لے کر اپنے عمامے میں لپیٹ لی اور چلے گئے لیکن عیینہ تحریر لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے محمد! کیا میں ایسی تحریر اپنی قوم کے پاس لے کر جاؤں جس کے مندرجات سے ناواقف ہوں جیسے صحیفۂ متلمس ہے۔ پس حضرت معاویہ نے ان کی بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے غنی ہونے کے باوجود سوال کیا اس نے جہنم کی آگ جمع کی۔ نفیلی نے دوسرے مقام پر جہنم کی چنگاریاں کہا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! غنی کون ہے؟ نفیلی نے دوسرے مقام پر کہا کہ غنا کیا ہے جس کے ساتھ سوال مناسب نہیں؟ فرمایا کہ جس کے پاس صبح اور شام کا پیٹ بھر کھانا

لَا يَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَكَانَ حَدَّثَنَا مُخْتَصَرًا عَلَى هٰذِهِ الْأَلْفَاظِ الَّتِي ذَكَرْتُ۔

موجود ہو۔ نفیلی نے دوسرے مقام پر کہا کہ ایک دن رات کا پیٹ بھر کھانا ہو یا ایک رات دن کا اور یہ حدیث جو ہم نے بیان کی یہ نفیلی نے ہم سے اختصار کے ساتھ بیان کی ہے۔

۱۶۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ۔

زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت ہوا اور طویل حدیث بیان کی۔ پس ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے مال زکوٰۃ سے کچھ عطا فرمایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مال زکوٰۃ کے بارے میں کسی نبی وغیرہ کے حکم پر راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ اس کے متعلق خود حکم فرمایا اور اسے آٹھ قسم کے آدمیوں پر تقسیم فرمایا اگر تم ان آٹھ قسموں میں سے ہو تو میں تمہیں تمہارا حق دے دیتا ہوں۔

۱۶۱۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَالْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَا يَفْطِنُونَ بِهِ فَيُعْطُونَهُ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے لیے در بدر پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا اور لوگ اس کی حالت کو جانتے نہیں کہ اسے کچھ دیں۔ ف

ف- بغیر ضرورت محض آسان ترین پیشہ جان کر سوال کرتے پھرنا حرام ہے اور اس طرح حاصل کیا ہوا مال حلال نہیں ہے جانتے ہوئے ایسے لوگوں کو دینا ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے کیونکہ معصیت پر مدد کرنا ہے جبکہ ارشاد باری تعالیٰ تو یہ ہے۔ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۵ : ۲) یعنی اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرنا۔ جب غیر ضرورت مند کا سوال کرنا گناہ ہے تو اسے دینا گناہ پر اس کی مدد کرنا ہوا۔ ثواب ان لوگوں کو دینے میں ہے جو واقعی ضرورت مند ہوں اور جو لوگ ضرورت مند ہونے کے باوجود سوال نہیں کرتے ان کی مدد کرنا اور انہیں دینا بڑا کار ثواب اور موجب رضائے الٰہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۱۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ الْمَعْنٰى قَالُوا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح مگر

نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَعَفِّفُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيْثِهِ لَيْسَ لَهُ مَا يَسْتَغْنِيْ بِهِ الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ وَلَا يُعْلَمُ بِحَاجَتِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَذَاكَ الْمَحْرُوْمُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمُتَعَفِّفَ الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوٰى هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ جَعَلَا الْمَحْرُوْمَ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْبَارِيُّ الْخُتَّلِيُّ نَا إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لِذِيْ مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَالْأَحَادِيْثُ الْأُخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهَا لِذِيْ مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَبَعْضُهَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ إِنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِقَوِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

مسکین وہ ہے جو سوال کرنے سے بچے۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ اس کے پاس اتنا مال نہیں کہ لوگوں سے اسے سوال نہ کرنا پڑے اور نہ اپنی احتیاج ظاہر کرتا ہے کہ لوگ اسے صدقہ دیں یہی محروم ہوتا ہے اور مسدد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ المتعفف وہ ہے جو سوال نہ کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے محمد بن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے اور دونوں نے کہا کہ المحروم کا لفظ زہری کا قول ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صدقے کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ پس انہوں نے اس میں سے مانگا۔ آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا پھر نگاہیں جھکا لیں۔ ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں موٹے تازے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دوں ورنہ اس میں غنی اور کمانے کے قابل طاقتور کا حق نہیں ہے۔

ریحان بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ غنی اور طاقتور تندرست کے لیے حلال نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے جیسا کہ ابراہیم بن سعد نے کہا ہے اور شعبہ نے اسے سعد سے روایت کرتے ہوئے لِذِیْ مِرَّۃٍ قَوِیٍّ کہا ہے اور دوسری احادیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے کہ بعض میں لِذِیْ مِرَّۃٍ قَوِیٍّ اور بعض میں لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ۔ عطاء بن زہیر کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے ملے تو انہوں نے فرمایا کہ صدقہ حلال نہیں ہے طاقتور اور کمانے کے قابل تندرست کے لیے۔

باب ۲۴ من يجوز له أخذ الصدقة وهو غني.

۱۶۲۱ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغني إلا لخمسة لغاز في سبيل الله أو لعامل عليها أو لغارم أو لرجل اشتراها بماله أو لرجل كان له جار مسكين فتصدق على المسكين فأهداها المسكين للغني.

۱۶۲۲ - حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق أنا معمر عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعناه قال أبو داود ورواه ابن عيينة عن زيد كما قال مالك ورواه الثوري عن زيد قال حدثني الثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۶۲۳ - حدثنا محمد بن عوف الطائي نا الفريابي نا سفيان عن عمران البارقي عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحل الصدقة لغني إلا في سبيل الله أو ابن السبيل أو جار فقير يتصدق عليه فيهدي لك أو يدعوك قال أبو داود ورواه فراس وابن أبي ليلى عن عطية عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

باب ۲۵ كم يعطى الرجل الواحد من الزكوة.

۱۶۲۴ - حدثنا الحسن بن محمد بن الصباح نا أبو نعيم حدثني سعيد بن عبيد الطائي عن بشير بن يسار زعم أن رجلا من الأنصار يقال له سهل بن أبي حثمة أخبره أن النبي صلى الله عليه

جس کو غنی ہونے کے باوجود صدقہ لینا جائز ہے

زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مالدار کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے مگر پانچ کے لیے: ۱۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو۔ ۲۔ زکوٰۃ کا عامل ہو۔ ۳۔ مقروض ہو۔ ۴۔ مالِ زکوٰۃ کو اپنے مال سے خریدے۔ ۵۔ وہ آدمی جس کا ہمسایہ غریب آدمی ہے اس نے مسکین کو صدقہ دیا اور مسکین نے غنی کو ہدیہ دیا۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معناً وہی روایت۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن عیینہ نے زید سے جیسے امام مالک نے روایت کی اور روایت کیا اسے سفیان ثوری نے زید سے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے ایک ثقہ راوی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

...

عطیہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ حلال نہیں ہوتا غنی کے لیے مگر جبکہ جہاد کرے یا مسافر ہو یا غریب ہمسائے کو صدقہ دو اور وہ تمہیں ہدیہ دے یا تمہاری دعوت کر دے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے فراس اور ابن ابی لیلیٰ، عطیہ، حضرت ابو سعید خدری سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔

ایک ہی شخص کو زکوٰۃ کا کتنا مال دیا جا سکتا ہے

بشیر بن یسار کو ان کے گمان میں انصار میں سے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامی نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹوں میں سے انہیں دیت کے سو اونٹ ادا کیے یعنی اس انصاری کی دیت جسے خیبر میں شہید کر دیا گیا تھا۔

وَسَلَّمَ وَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِي دِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي قُتِلَ بِخَيْبَرَ.

بَاب [illegible] مَا تَجُوزُ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ.

سوال کرنا کب جائز ہے

۱۶۲۵ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا.

زید بن عقبہ فزاری نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوال کرنا زخم ہے جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ پس جو چاہے اسے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے ایسا کرنا چھوڑ دے مگر یہ کہ کوئی آدمی بادشاہ سے مانگے یا ایسے وقت جب اس کے سوا چارۂ کار نہ ہو۔

۱۶۲۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا.

کنانہ بن نعیم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک قرضے کی ضمانت کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ اے قبیصہ! ٹھہرے رہو جب تک ہمارے پاس صدقے کا مال آئے تو ہم اس میں سے تمہارے لیے حکم دے دیں گے۔ پھر فرمایا اے قبیصہ! سوال کرنا کسی کے لیے حلال نہیں ہے مگر تین آدمیوں کے لیے۔ ایک وہ آدمی جس پر ضمانت کا بوجھ پڑا تو اس کے لیے سوال حلال ہے۔ پس سوال کیا کہ اتنا مال پالیا پھر رک جائے۔ دوسرے اس آدمی کے لیے جس پر کوئی مصیبت پڑی کہ اس کا مال تباہ ہو گیا تو اس کے لیے سوال حلال ہے یہاں تک کہ اتنا پالے کہ گزارے کے لیے کافی ہو۔ تیسرے اس آدمی کے لیے جس پر کوئی مصیبت آپڑے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند آدمی کہہ دیں کہ فلاں پر بڑی مصیبت پڑی ہے تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے۔ پس اس نے سوال کیا یہاں تک کہ اتنا پالے جو گزارے کے لیے کافی ہو، پھر رک جائے اے قبیصہ! ان کے سوا دوسروں کو سوال کرنا حرام ہے اور جو اس کے ذریعے کھائے وہ حرام ہے۔ ف

ف۔ جو انصاری بارگاہِ رسالت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا تھا، اس کے لیے سوال کرنا گناہ نہیں تھا کیونکہ اس کی کل کائنات ایک پیالہ اور کمبل تھا۔ کھانے کے لیے گھر میں کچھ بھی نہ تھا۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سوال کی ذلت سے

بچا کر مزدوری کے راستے پر لگا دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حتی الامکان سوال سے بچنا چاہیے اور محنت مزدوری کر کے اپنی ضروریات پوری کرنا بہت فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی (حدیث) دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اسلامی حکومتوں کا فرض ہے کہ جو لوگ کمانے کے قابل ہیں انہیں کسی کام پر لگائیں اور مسلمانوں کو حتی الامکان سوال کرنے کی ذلت سے بچائیں جیسا کہ خود دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انصاری کو محنت کے راستے پر لگا کر سوال کرنے کی ذلت و رسوائی سے بچایا۔ نیز ہمارے حکمرانوں کو بھی خدا عقل اور اسلامی غیرت دے تاکہ وہ بغیر ضرورت دوسرے ملکوں سے قرضے مانگنے اور اللہ و رسول کے دشمنوں، اسلام دشمن طاقتوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی عادت بد سے اجتناب و احتراز کیا کریں۔ خود تو فرمائیں کہ کافروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے کہیں اسلامی غیرت کا جنازہ تو نہیں نکل رہا؟ اپنے وسائل کو بروئے کار لائیں اور بیکار کاموں میں ملکی خزانے کو ضائع نہ کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں کسی کا دست نگر ہونا پڑے۔ دوستو! کیا خدا سے بڑھ کر کوئی ہمارا خیر خواہ اور مددگار ہے؟

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ قَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِيْ بِهِمَا قَالَ فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلٰى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُوْمًا فَأْتِنِيْ بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ

ابوبکر حنفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ فرمایا کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھتے اور کچھ حصہ بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے پانی پیتے ہیں۔ فرمایا کہ دونوں چیزیں لے آؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں چیزیں لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا۔ ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں انہیں ایک درہم میں لیتا ہوں۔ پھر دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا کہ میں ان دونوں کو دو درہم میں لیتا ہوں۔ آپ نے دونوں چیزیں اسے دے دیں اور دو درہم لے لیے۔ وہ دونوں انصاری کو دے کر فرمایا کہ ان میں سے ایک کا اناج خرید کر اپنے گھر والوں کو دے دو اور دوسرے درہم کی کلہاڑی لا کر میرے پاس لے آؤ۔ پس وہ لے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنے دست مبارک سے دستہ ڈالا پھر اس سے فرمایا کہ جاؤ لکڑیاں کاٹ کر لاؤ اور بیچو اور پندرہ روز تک تمہیں نہ دیکھوں۔ وہ آدمی گیا

اللهِ صلى الله عليه وسلم هٰذا خير لك من ان تجيء المسألة نكتة في وجهك يوم القيامة ان المسألة لا تصلح الا لثلاثة لذي فقر مدقع او لذي غرم مفظع او لذي دم موجع۔

لکڑیاں کاٹتا اور بیچتا۔ وہ حاضرِ بارگاہ ہوا تو اس کے پاس دس درہم تھے۔ بعض کا کپڑا اور بعض کا اناج خرید لیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ روزِ قیامت تمہارے چہرے پر سوال کرنے کا داغ ہو۔ سوال کرنا درست نہیں مگر تین کے لیے۔ ایک وہ جو خاک پر لٹا دینے والی محتاجی میں ہو۔ دوسرا وہ جو سخت تاوان دینے والے قرضے میں گھر گیا ہو۔ تیسرا وہ جو مجبور کر دینے والے خون میں پھنس گیا ہو۔ ف

باب ٢٥ كراهية المسألة

بھیک مانگنے کی کراہیت

١٦٢٨۔ حدثنا هشام بن عمار نا الوليد نا سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة يعني ابن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن ابي مسلم الخولاني حدثني الحبيب الامين اما هو الي فحبيب واما هو عندي فامين عوف بن مالك قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة او ثمانية او تسعة فقال الا تبايعون رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنا حديث عهد ببيعة قلنا قد بايعناك حتى قالها ثلاثا فبسطنا ايدينا فبايعناه فقال قائل يا رسول الله انا قد بايعناك فعلى ما نبايعك قال ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وتصلوا الصلوات الخمس وتسمعوا وتطيعوا واسر كلمة خفية قال ولا تسألوا الناس شيئا قال فلقد كان بعض اولئك النفر يسقط سوطه فما يسأل احدا ان يناوله اياه قال ابو داود حديث هشام لم يروه الا سعيد۔

ابو مسلم خولانی سے روایت ہے کہ مجھ سے امانتدار دوست نے حدیث بیان کی۔ وہ میرے دوست ہیں اور میرے نزدیک امانتدار بھی یعنی حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم سات یا آٹھ یا نو افراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے۔ فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ہو؟ ہم تھوڑا ہی عرصہ پہلے بیعت کر چکے تھے لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ سے بیعت کر لیں۔ کہنے والے نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم تو پہلے ہی بیعت کر چکے ہیں لہٰذا اب حضور کس چیز پر بیعت فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور پانچ نمازیں پڑھا کرو اور سن کر اطاعت کرو اور ایک بات آہستہ فرمائی یعنی لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے بعض حضرات کا یہ حال تھا اگر ان کا کوڑا گر جاتا تو کسی سے یہ سوال نہ کرتے کہ اسے پکڑا دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث ہشام کو سعید کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

١٦٢٩۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا ابي نا شعبة عن عاصم عن ابي العالية عن ثوبان قال وكان ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه

ابو العالیہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھے اس بات کا

وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْفُلُ لِیْ اَنْ لَّا یَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا فَاَتَکَفَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَکَانَ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا۔

اطمینان دلادے کہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کا اطمینان دلا رہا ہوں۔ حضرت ثوبان عرض گزار ہوئے کہ میں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔

ف ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے کہ مجھے سوال نہ کرنے کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں! سے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ماذون و مختار کر دیا ہے کہ خزائن الٰہیہ سے جو چیز جس کو چاہیں عطا فرما دیں۔ جس کو اجازت نہ دی ہو وہ ضمانت کیسے دے گا اور کس طرح کسی کو کوئی چیز دے گا۔ حالانکہ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا۔ سَلْنِیْ مجھ سے مانگو۔ حضرت ربیعہ عرض گزار ہوئے تھے ۔ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، طبرانی) اگر ماذون و مختار نہ ہوتے تو فرماتے کہ میرے گھر سے کوئی چیز مانگ لو۔ لیکن آپ حقیقی مالک جل جلالہ کے ماذون و مختار حبیب ہیں اس لیے مزید فرمایا۔ اَوْغَیْرَ ذٰلِکَ کیا اس کے سوا بھی کچھ چاہیے؟ سبحان اللہ ۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں، دُر بے بہا دیئے ہیں

بَابٌ ۵۲۲ فِی الْاِسْتِعْفَافِ

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاہُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاہُمْ حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ قَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دَاوٗدَ وَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ حَبِیْبٍ اَبُوْ مَرْوَانَ نَا ابْنُ الْمُبَارَکِ وَھٰذَا حَدِیْثُہٗ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ سَیَّارٍ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ فَاَنْزَلَہَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُہٗ وَمَنْ اَنْزَلَہَا بِاللّٰہِ اَوْشَکَ اللّٰہُ لَہٗ بِالْغِنٰی اِمَّا بِمَوْ

سوال سے بچنے کا بیان

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کچھ انصاری لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انہیں عطا فرما دیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسے بچا نہیں رکھتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو استغنا اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا اور جو صبر کرنا چاہے تو اسے صبر دیا جائے گا اور صبر سے بہتر کسی کو کوئی عطا نہیں دی گئی۔

مسدد، عبد اللہ بن داؤد، عبد الملک بن حبیب ابو مروان، ابن مبارک، بشیر بن سلمان، سیار ابو حمزہ، طارق نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں کو بتاتا پھرے تو اس کا فاقہ دور نہیں ہوگا اور جو اسے اللہ کے سپرد کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے غنا سے بدل دے گا خواہ جلدی موت بھیج کر یا جلدی امیر کر کے۔

عَاجِلٍ اَوْ غِنًى عَاجِلٍ۔

١٦٣٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِينَ۔

مسلم بن مخشی سے روایت ہے کہ حضرت ابن الفراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں سوال کر لیا کروں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اور اگر سوال کرتے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کرنا۔

١٦٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابن الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت عمر نے صدقات کا عامل بنایا جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور مال ان کے سپرد کر دیا تو انہوں نے مجھے محنت کا صلہ دینے کا حکم فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے یہ کام اللہ کے لیے کیا ہے اور میرا اجر اللہ پر ہے۔ فرمایا کہ جو میں تمہیں دیتا ہوں لے لو کیونکہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عامل رہا تھا۔ آپ مجھے محنت کا صلہ دینے لگے تو میں بھی تمہاری طرح عرض گزار ہوا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ جب بغیر مانگے تمہیں کچھ دیا جائے تو اسے کھا لو اور صدقہ کرو۔ ف

١٦٣٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ وَقَالَ أَكْثَرُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَقَالَ وَاحِدٌ عَنْ حَمَّادٍ الْمُتَعَفِّفَةُ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر صدقہ لینے اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والے کا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایوب کی نافع سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے عبدالوارث نے اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ .. کہا ہے اور اکثر نے حماد بن زید بواسطہ ایوب میں اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ کہا ہے اور ایک راوی نے حماد سے الْمُتَعَفِّفَةُ روایت کیا ہے۔

١٦٣٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبِيدَةُ ابْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ

ابوالاحوص نے اپنے والد ماجد حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِي ثَلَاثَةٌ فَيَدُ اللَّهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَأَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ

علیہ وسلم نے فرمایا - ہاتھ تین ہیں - ایک اللہ کا ہاتھ ہے جو سب سے اوپر ہے اور دوسرا دینے والے کا ہاتھ ہے جو اس کے نزدیک ہے اور تیسرا مانگنے والے کا ہاتھ ہے جو سب سے نیچے ہے پس زائد از ضرورت چیز کو دے دیا کرو اور اپنے نفس کا کہنا نہ مانا کرو۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا

۱۶۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا قَالَ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَإِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

ابو رافع سے حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بنی مخزوم سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے ابو رافع سے کہا کہ میرے ساتھ چلیے، آپ کو بھی اس میں سے کچھ مل جائے گا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے پوچھ لوں۔ پس میں نے حاضر بارگاہ ہو کر آپ سے عرض کیا تو فرمایا۔ قوم کا مولیٰ اسی قوم میں شمار ہوتا ہے اور صدقہ لینا ہمارے لیے جائز نہیں۔

۱۶۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَخْذِهَا إِلَّا مَخَافَةُ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی پڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گزرتے تو بس یہی بات کہ معلوم نہ ہوتا تو اسے اس ڈر سے نہ اٹھاتے کہ یہ صدقے کی ہو۔

۱۶۳۸- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ هَكَذَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کھجور ملی تو فرمایا۔ اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں یہ صدقے کی نہ ہو تو میں اسے کھا لیتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے ہشام نے قتادہ سے اسی طرح۔

۱۶۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلٍ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے میرے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ اونٹ لینے کے لیے بھیجا جو آپ نے انہیں صدقے سے عطا فرمائے تھے۔

۱۶۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ

محمد بن علاء اور عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن ابو عبیدہ، ابو عبیدہ، اعمش، سالم۔ کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس سے اسی

أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ سَوَاءً إِذَا أَبَى يَبْذُلُهَا.

بَابٌ ۴٨ الْفَقِيرُ يُهْدِي لِلْغَنِيِّ مِنَ الصَّدَقَةِ.

١٦٤١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ قَالَ مَا هَذَا قَالُوا شَيْءٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

بَابٌ ۴٩ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا.

١٦٤٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ.

بَابٌ ۵٠ حُقُوقِ الْمَالِ.

١٦٤٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْمَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارِيَةَ الدَّلْوِ وَالْقِدْرِ.

١٦٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جَبْهَتُهُ وَجَنْبُهُ وَظَهْرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يُرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا

طرح روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ میرے والد ماجد نے ان کے بدلے۔

فقیر کا غنی کو صدقے سے ہدیہ دینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو فرمایا یہ کیسا ہے؟ عرض کی گئی کہ بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جس نے صدقہ دیا پھر اس کا وارث ہو گیا

عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے ایک لونڈی اپنی والدہ ماجدہ کو صدقہ دی تھی۔ اب ان کا انتقال ہو گیا اور لونڈی پیچھے چھوڑی ہے۔ فرمایا کہ تمہارا ثواب واجب ہو گیا اور وہ میراث میں تمہاری طرف لوٹ آئی۔

مال کے حقوق

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم ڈول اور ہانڈی ادھار دینے کو ماعون شمار کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالدار آدمی مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز اس مال کو جہنم کی آگ میں گرم کرے گا اور اس کے ساتھ اس کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ لگائے گا یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے اس روز جس کی مقدار آج کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف۔ جو بکریوں والا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں ڈالا جائے گا جو اسے سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے کچلیں گی اور ان میں کوئی ٹیڑھے سینگوں والی یا بغیر سینگوں

بقاع قرقر فتنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها ليس فيها عقصاء ولا جلحاء كلما مضت أخراها ردت عليه أولاها حتى يحكم الله بين عباده في يوم كان مقداره خمسين ألف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار وما من صاحب إبل لا يؤدي حقها إلا أتي بها يوم القيامة أوفر ما كانت فيبطح لها بقاع قرقر فتطؤه بأخفافها كلما مضت أخراها ردت عليه أولاها حتى يحكم الله بين عباده في يوم كان مقداره خمسين ألف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار۔

۱۶۲۵۔ حدثنا جعفر بن مسافر نا ابن أبي فديك عن هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال في قصة الإبل بعد قوله لا يؤدي حقها قال ومن حقها حلبها يوم وردها۔

۱۶۲۶۔ حدثنا الحسن بن علي نا يزيد بن هارون أنا شعبة عن قتادة عن أبي عمر الغداني عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم نحو هذه القصة فقال له يعني لأبي هريرة فما حق الإبل قال تعطي الكريمة وتمنح الغزيرة وتفقر الظهر وتطرق الفحل وتسقي اللبن۔

۱۶۲۷۔ حدثنا يحيى بن خلف نا أبو عاصم عن ابن جريج قال قال أبو الزبير سمعت عبيد بن عمير قال قال رجل يا رسول الله ما حق الإبل فذكر نحوه زاد وإعارة دلوها۔

۱۶۲۸۔ حدثنا عبد العزيز بن يحيى الحرا

کے روندیں گی۔ جب ایک دفعہ سب باری باری مار چکی ہوں گی تو دوبارہ شروع ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے اس روز جس کی مقدار آج کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف جو اونٹوں والا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز سارے اونٹ جمع ہو کر آئیں گے اور وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں ڈالا جائے گا جسے وہ اپنے پیروں سے روندیں گے۔ جب ایک دفعہ سب گزر جائیں گے تو دوبارہ شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے اس روز جس کی مقدار آج کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی کے مطابق روایت کرتے ہوئے اونٹ کے واقعے میں لا یؤدی حقہا کے بعد کہا کہ یہ بھی ان کے حقوق سے ہے کہ پانی پلانے کے روز انہیں دوہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے حضرت ابوہریرہ سے فرمایا کہ اونٹوں کا حق کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ عمدہ اونٹ دینا، زیادہ دودھ والی اونٹنی دینا، سواری کے لیے دینا، جفتی کے لیے دینا اور دودھ پلانا۔

ابو الزبیر نے حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! اونٹ کا حق کیا ہے؟ پھر اسی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ڈول عاریۃً دینا۔

عبد العزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَادٍّ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ بِقِنْوٍ يُعَلَّقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ۔

بن یحییٰ بن حبان ان کے چچا واسع بن حبان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ جو دس وسق کھجوریں اتارے وہ ایک خوشہ مسجد میں مساکین کے لیے لٹکا دے۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا نَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يَصْرِفُهَا يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي الْفَضْلِ۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اسے دائیں بائیں پھیرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس کوئی زائد سواری ہے تو وہ اسے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد زادِ راہ ہے وہ اسے دے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے یہاں تک کہ ہم گمان کرنے لگے کہ ہم میں سے کسی کو زائد چیز رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى ابْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ نَا أَبِي نَا غَيْلَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب آیت۔ جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی (۹ : ۳۴) تو مسلمانوں کو یہ بات بہت مشکل نظر آئی۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ حضرات کی مشکل میں حل کرتا ہوں۔ پس یہ جاکر عرض گزار ہوئے۔ یا نبی اللہ! اس آیت پر عمل کرنا آپ کے اصحاب کو بڑا مشکل نظر آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو فرض نہیں فرمایا مگر باقی مال کو پاک کرنے کے لیے اور میراث کو فرض فرمایا ہے تاکہ وہ بعد والوں کے لیے ہو جائے۔ پس حضرت عمر نے تکبیر کہی پھر فرمایا کیا میں تمہیں آدمی کا بہترین خزانہ نہ بتاؤں؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب آدمی اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور جب اسے حکم دے تو تعمیل کرے اور جب وہ غائب ہو تو حفاظت کرے۔

ف۔ یہ بات ضرور خاطر رکھنی چاہیے کہ حلال ذرائع سے کمایا ہوا مال بھی اس وقت تک حلال نہیں ہوتا جب تک شریعت مطہرہ کے

مطابق اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ زکوٰۃ ادا کر دینے سے باقی مال پاک ہو جاتا ہے۔ مال بیشک باعث راحت ہے لیکن سب سے زیادہ راحت جان نیک بیوی ہے۔ نیک بیوی کے باعث ایک غریب کا گھر بھی جنت نظیر بن جاتا ہے جبکہ بے شعور عورت اچھے بھلے خوشحال گھر کو جہنم کدہ بنائے رکھتی ہے۔ جس کے حصے میں جنت نصیب اور سلیقہ شعار بیوی آئے وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ والدین کو اپنی بیٹیوں کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہیئے کیونکہ مستقبل میں دوسرے گھر کی آبادی یا بربادی کا انحصار کافی ان کی بیٹی پر بھی ہوگا۔ بیٹی کو اللہ کچھ بتایا جائے یا نہ بتایا جائے لیکن یہ ضرور ذہن نشین کرا دیا جائے کہ بیٹی، بیوی اور ماں کی صورت میں اس پر کیا فرائض عائد ہوں گے اور ان سے اسے کس طرح عہدہ برآ ہونا ہوگا۔

بابُ ۱۱۵ حَقِّ السَّائِلِ۔

سائل کا حق

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ۔

محمد بن کثیر، سفیان، مصعب بن محمد بن شرحبیل، یعلی بن ابو یحیی، فاطمہ بنت حسین نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر آئے۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ شَيْخٍ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ عِنْدَهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

محمد بن رافع، یحیی بن آدم، زہیر ان کے شیخ، سفیان، فاطمہ بنت حسین ان کے والد ماجد حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ۔

عبد الرحمن بن بجید نے اپنی دادی جان حضرت ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے یہ ان میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ایک مسکین میرے دروازے پر آ کھڑا ہوتا ہے اور میں اسے دینے کے لیے کوئی بھی چیز نہ پاؤں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تمہیں کوئی چیز دینے کے لیے نہ ملے تو ایک جلا ہوا کھر ہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔ ف

ف۔ پیشہ ور اور غیر ضرورت مند سائلوں کو ہرگز نہیں دینا چاہیئے لیکن جو ضرورت مند ہو تو اسے ضرور کچھ نہ کچھ دیا جائے اس کی ضرورت رفع کرنے کی کوشش کی جائے ورنہ جو کچھ میسر آسکے اسی کے ساتھ اس کے کھانے پینے کی ضرورت میں مدد کر دی جائے۔ ضرورت مند سائل کو حتی الامکان خالی ہاتھ واپس نہ بھیجا جائے اور جو ضرورت مند سوال ہی نہ کرے اور نہ اپنی حالت ظاہر کرے اس کی امکان بھر مدد کرنا اپنی عاقبت آباد کرنا اور بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٥٥٢ الصَّدَقَةُ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ۔

١٦٥٤۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ رَاغِبَةً فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُّشْرِكَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُّشْرِكَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ فَصِلِيْ اُمَّكِ۔

ذمی کافر کو صدقہ دینا

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میری والدہ میرے پاس آئی جو قریش کے دین پر قائم اور شرک سے محبت رکھتی تھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہے جو مشرکہ ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ فرمایا ہاں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

باب ٥٥٣ مَا لَا يَجُوْزُ مَنْعُهٗ۔

١٦٥٥۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُوْرٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ امْرَاَةٍ يُّقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ اِسْتَاْذَنَ اَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَمِيْصِهٖ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ۔

جس چیز کا روکنا جائز نہیں

بہیسہ نامی عورت کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ اندر داخل ہوئے تو آپ کی قمیص مبارک کو اٹھا کر حضور کے جسم اطہر کو چومنے لگے اور لپٹنے لگے پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں؟ فرمایا کہ پانی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا جائز نہیں فرمایا کہ نمک۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا مناسب نہیں؟ فرمایا کہ جتنی تم بھلائی کرو اتنا ہی تمہارا بھلا ہے۔

باب ٥٥٤ الْمَسْاَلَةُ فِي الْمَسَاجِدِ۔

١٦٥٦۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ نَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا اَنَا بِسَائِلٍ يَّسْاَلُ فَوَجَدْتُّ كِسْرَةَ خُبْزٍ فِيْ يَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاَخَذْتُهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهِ۔

مسجدوں میں سوال کرنا

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی ہے جس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہو؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک سائل سوال کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ عبد الرحمٰن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس میں نے لے کر وہ اسے سائل کو دے دیا۔

باب ٥٥٥ كَرَاهِيَةُ الْمَسْاَلَةِ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

اللہ کے نام پر مانگنے کی کراہیت

١٦٥٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْقِلَّوْرِيُّ نَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ نَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

ابو العباس قلوری، یعقوب بن اسحٰق حضرمی، سلیمان بن معاذ تیمی ابن المنکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نام پر نہ مانگی جائے مگر جنت۔

بَابُ ٥٥ عَطِيَّةِ مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

اللہ کے نام پر مانگنے والے کو دینا

١٦٥٨۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ۔

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دے دو۔ جو اللہ کے نام پر سوال کرے اسے عطا کر دو۔ جو تمہیں بلائے اس کی دعوت قبول کرو۔ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو اس کو بدلہ دو۔ اگر تم اس کی نیکی کا بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کیا کرو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا۔ ف

ف۔ اگر آپ پر کسی نے احسان کیا ہو تو اس کے احسان کا بدلہ دینا چاہیے۔ احسان فراموش اور طوطا چشم ہو جانا بہت بری عادت ہے۔ احسان کا بدلہ اتارنے اور مزید احسان کرنے کی نیت ہونی چاہیے۔ اگر اس کے باوجود بھی بے بضاعتی کے باعث کوئی احسان کا بدلہ نہ اتار سکے تو اتنا ضرور کرے کہ اپنے محسن کے لیے دعائے خیر ہی کرتا رہے۔ ایسا کرنے سے محسن کا بھلا ہوگا اور آپ کا احسان ادا رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ٥٥ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ مَالِهِ۔

جو اپنا سارا مال صدقہ دے

١٦٥٩۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ بِمِثْلِ بَيْضَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ هٰذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ فَخُذْهَا فَهِيَ صَدَقَةٌ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْسَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک آدمی انڈے کے برابر سونا لے کر آیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے کان سے حاصل ہوا ہے آپ اسے لے لیجئے یہ صدقہ ہے اس کے سوا میرے پاس اور مال نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر وہ دائیں جانب سے آکر حسب سابق عرض گزار ہوا۔ آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ بائیں جانب سے آکر عرض گزار ہوا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ پیچھے سے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لے کر اسے پھینک دیا۔ اگر اسے لگ جاتا تو زخمی کر دیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

فَحَذَفَهُ بِهَا فَلَوْ أَصَابَتْهُ لَأَوْجَعَتْهُ أَوْ لَعَقَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ بِمَا يَمْلِكُ فَيَقُولُ هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى۔

اپنا سارا مال لے کر میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ صدقہ ہے تاکہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے لیے بیٹھ رہے۔ بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے۔

١٦٦٠- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِإِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ زَادَ خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهٖ۔

عثمان بن ابو شیبہ، ابن ادریس، ابن اسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا اپنا مال ہم سے لے لو ہمیں اس کی حاجت نہیں۔

١٦٦١- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ أَنْ يَطْرَحُوا ثِيَابًا فَطَرَحُوا فَأَمَرَ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ حَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَطَرَحَ أَحَدَ الثَّوْبَيْنِ فَصَاحَ بِهٖ فَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ۔

عیاض بن عبداللہ بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اپنے زائد کپڑے جمع کروا دو۔ لوگوں نے جمع کروا دیئے۔ آپ نے ان میں سے دو کپڑے اسے دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے صدقے کی فضیلت بیان کی تو اس نے آکر دونوں میں سے ایک کپڑا جمع کر دیا۔ آپ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ اپنا کپڑا لے لو۔

١٦٦٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى أَوْ تُصُدِّقَ بِهٖ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو مالداری چھوڑے یا صدقہ دینے کے بعد مالدار رہے اور ابتداء اپنے عیال سے کرے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

اس کی اجازت

١٦٦٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ کم مال والا جو تکلیف اٹھا کر دے اور ابتدا اپنے عیال سے کرنی چاہیے۔

١٦٦٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهٰذَا حَدِيثُهُ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ بحسن اتفاق

أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا۔

کہ اس وقت میرے پاس مال تھا۔ اُس روز میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں حضرت ابوبکر سے سبقت لے سکا تو آج لے جا سکتا ہوں۔ پس میں اپنا نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اتنا ہی۔ اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر اپنا سارا مال لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنے اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اُن کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے دل میں کہا کہ میں کبھی اُن سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔ ف

ف حدیث نمبر ۱۶۵۵ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سارا مال خیرات کر دینے سے منع فرمایا ہے لیکن عاشقوں کے احکام ہی اور ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال ہی اللہ کے حبیب پر قربان کر دیا اور جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اپنے بال بچوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ تو عرض گزار ہوئے :۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان و مال قربان کرنے میں حضرت ابوبکر صدیق اپنی مثال آپ تھے۔ شمع رسالت کے ان عدیم المثال پروانوں میں سے اس میدان کے اندر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے فنا فی الرسول کو بھی جب حضرت صدیق اکبر کے مقابلے پر اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑا تو کسی اور کا کیا ذکر۔ جس طرح رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گروہ انبیاء میں کوئی نظیر نہیں اسی طرح انبیائے کرام کے علاوہ باقی انسانوں میں حضرت ابوبکر صدیق کا کوئی ثانی و مقابل نہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

بَابٌ ۴۵۵ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ۔

پانی پلانے کی فضیلت

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ قَالَ الْمَاءُ۔

سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ آپ کو کون سا صدقہ زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ پانی۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

محمد بن عبدالرحیم، محمد بن عرعرہ، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب اور حسن، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ۔

ابو اسحٰق نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حضرت امّ سعد کا انتقال ہو گیا ہے، پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی۔ پس انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ امّ سعد کی طرف سے ہے۔ ف

ف۔ یہ حدیث ایصال ثواب کا بہت بڑا ثبوت ہے یعنی زندوں کی نیکیوں اور صدقہ و خیرات وغیرہ کا ثواب مردوں کو بھیجا جاتا ہے لہٰذا جس طرح اپنے لواحقین کے ساتھ دنیا میں حسن سلوک کیا جاتا تھا مرنے کے بعد ایصال ثواب کے ذریعے ان کی امداد جاری رکھنی چاہیے۔ آج اگر ہم انہیں بھلائیں گے تو ہمارے مرنے کے بعد ہمارے لواحقین بھی ہمیں فراموش کر دیں گے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے اور مسلمانوں کی ضروریات کے لیے پانی کا بندوبست کر دینا بڑی فضیلت رکھتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي دَالَانَ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔

نبیح نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑے پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی مہر لگی ہوئی شراب میں سے پلائے گا۔ ف

ف۔ آپس میں حسن سلوک کرنا بڑی اچھی بات ہے کہ دیا اگر کسی سے اچھا سلوک کر رہا ہے تو کبھی دیتے اچھا سلوک کرے گا لیکن غریب، نادار اور بیکس مسلمان کی مدد کرنے کا درجہ ہی اور ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اور اس احسان کو باری تعالیٰ اپنے اوپر لیتا ہے یعنی جو ننگے مسلمان کو کپڑے پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا اور جو بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنتی شراب پلائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الْمَنِيحَةِ۔

مستعار کا بیان

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسٰى وَهٰذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

ابراہیم بن موسیٰ، اسرائیل، مسدد، عیسیٰ اور یہ مسدد کی حدیث زیادہ مکمل ہے یعنی اوزاعی، حسان بن عطیہ، ابو کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار نیک کاموں میں سے سب سے اعلیٰ دودھ کی بکری کا مستعار دینا ہے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أربعون خصلة أعلاهن منيحة العنز ما يعمل رجل بخصلة منها رجاء ثوابها وتصديق موعودها إلا أدخله الله بها الجنة قال أبو داود في حديث مسدد قال حسان فعددنا ما دون منيحة العنز من رد السلام وتشميت العاطس وإماطة الأذى عن الطريق ونحوه فما استطعنا أن نبلغ خمسة عشر خصلة۔

باب ۵۵ أجر الخازن۔

۱۶۷۱ – حدثنا عثمان بن أبي شيبة ومحمد بن العلاء المعنى نا أبو أسامة عن بريد بن عبد الله بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الخازن الأمين الذي يعطي ما أمر به كاملا موفرا طيبة به نفسه حتى يدفعه إلى الذي أمر له به أحد المتصدقين۔

باب ۵۶ المرأة تصدق من بيت زوجها۔

۱۶۷۲ – حدثنا مسدد نا أبو عوانة عن منصور عن شقيق عن مسروق قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أنفقت المرأة من بيت زوجها غير مفسدة كان لها أجر ما أنفقت ولزوجها أجر ما اكتسب ولخازنه مثل ذلك لا ينقص بعضهم أجر بعض۔

۱۶۷۳ – حدثنا محمد بن سوار المصري نا عبد السلام بن حرب عن يونس بن عبيد عن زياد بن جبير عن سعد قال لما بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم النساء قامت امرأة جليلة كأنها من نساء مضر فقالت يا نبي الله إنا كل على آبائنا وأبنائنا قال أبو داود وأرى فيه

جو ان میں سے کوئی خصلت نیک کام ثواب کی امید اور اس کے وعدے کو سچا جان کر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ امام ابو داؤد نے حدیث مسدد میں کہا کہ حسان نے فرمایا۔ ہم نے گنا دودھ کی بکری مستعار دینے کے سوا تو سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا اور تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹانا ہے اور اسی طرح کے پندرہ نیک کاموں کو ہم شمار نہ کر سکے۔

خازن کا ثواب

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امانتدار خازن وہ ہے جو وہی مال دے جس کے دینے کا حکم دیا گیا ہے، پورا پورا دے، دلی خوشی سے دے یہاں تک کہ اسی شخص کو دے جس کے لیے حکم دیا گیا ہے تو وہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

عورت کا خاوند کے مال سے صدقہ دینا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت فساد کی نیت کے بغیر خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اسے خرچ کرنے کا اجر اور اس کے خاوند کو کمانے کا اجر اور ان کے خازن کو بھی اتنا ہی۔ ان میں سے کوئی کسی کے اجر کو کم نہیں کرے گا۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو بیعت کیا تو ایک بھاری بھرکم عورت گویا وہ قبیلہ مضر کی عورتوں سے تھی، کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا نبی اللہ ہم اپنے باپ اور بھائیوں کے تابع ہوتی ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میرے خیال میں خاوند بھی کہا۔ پس ہمارے لیے ان کے مال میں سے

وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الرَّطْبُ الْخُبْزُ وَالْبَقْلُ وَالرُّطَبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يُونُسَ۔

کیا حلال ہے؟ فرمایا کہ تر چیزیں کھاؤ اور ہدیہ دو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ تر سے مراد روٹی، سبزی اور تر کھجوریں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح سفیان ثوری نے یونس سے روایت کی ہے۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرے تو اسے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ملتا ہے۔

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَرْأَةِ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا قَالَ لَا إِلَّا مِنْ قُوتِهَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے؟ فرمایا نہیں مگر کھانے خوراک سے اور ثواب دونوں کو ملے گا اور خاوند کے مال سے صدقہ دینا اسے جائز نہیں ہے مگر اس کی اجازت سے۔

بَابُ ۵۴۳ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا:

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بِأَرِيحَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبَلَغَنِي عَنِ الْأَنْصَارِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ يَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَتِيكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت:- تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ وہ چیز خرچ کرو جو تمہیں پسند ہے (۳ : ۹۲) نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے خیال میں ہم سے اللہ تعالیٰ ہمارے مال کا سوال کرتا ہے۔ پس میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی اریحا کی زمین اس کے لیے کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ پس انہوں نے حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب کو تقسیم کر دی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت محمد بن عبد اللہ انصاری سے مجھے یہ بات پہنچی کہ انہوں نے فرمایا۔ ابو طلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حضرت حسان بن ثابت بن منذر بن حرام۔ یعنی حرام میں دونوں مل جاتے ہیں جو ان کے تیسرے دادا ہیں اور حضرت ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔ پس

فَقَسَمَهُ وَيَعْتَمُو حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَيْنَ أُبَيٍّ وَأَبِي طَلْحَةَ سِتَّةُ آبَاءٍ۔

کر حضرت حسان، حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی کو اکٹھا کر دیتے ہیں انصاری نے فرمایا کہ حضرت ابی اور حضرت ابو طلحہ کے درمیان چھ پشتیں ہیں۔

١٦٧٧۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ فَعَتَقْتُهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ آجَرَكِ اللَّهُ أَمَا إِنَّكِ لَوْ كُنْتِ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میری ایک لونڈی تھی تو میں نے اسے آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بات بتائی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا لیکن تم اگر اسے اپنی ننھیال والوں کو دیتیں تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔

١٦٧٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنے اوپر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنے بیٹے پر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنی بیوی پر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنے خادم پر خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ جیسے تم مناسب دیکھو۔

١٦٧٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ۔

وہب بن جابر خیوانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ اپنی روزی کو ضائع کرے۔

١٦٨٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

ابن صالح، یعقوب بن کعب، ابن وہب، یونس، زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ آدمی کی روزی فراخ اور عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرے۔

١٦٨٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا الرَّحْمٰنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِيْ مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ۔

ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :- میرا نام رحمٰن ہے جو رحم سے ہے میں نے اس (صلہ رحمی) کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ پس جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا میں اسے توڑ دوں گا۔

۱۶۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ الرَّدَّادَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

ابوسلمہ نے رداد لیثی سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ پھر حسبِ سابق مذکورہ حدیث کو روایت کیا۔

۱۶۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۶۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُلَيْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ فِطْرٌ وَالْحَسَنُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سفیان کا قول ہے کہ سلیمان نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نہیں کیا جبکہ فطر اور حسن نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا ٹوٹے ہوئے رشتے کو جوڑنے والا ہے۔

بَابٌ فِي الشُّحِّ۔

حرص کا بیان

۱۶۸۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوْا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا۔

ابوکثیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ حرص سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اس نے انہیں بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا، قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی اور بدکرداری کا حکم دیا تو انہوں نے بدکرداری اختیار کیا۔

۱۶۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيْلُ نَا أَيُّوْبُ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ بَيْتَهُ أَفَأُعْطِي مِنْهُ قَالَ أَعْطِي وَلَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ عِدَّةً مِنْ مَسَاكِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ غَيْرُهُ أَوْ عِدَّةً مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ۔

میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں مگر جو حضرت زبیر میرے پاس گھر میں لاتے ہیں۔ کیا میں اس میں سے دے دیا کروں؟ فرمایا دے دیا کرو اور نہ روکو ورنہ تمہارا رزق روک لیا جائے گا۔

عبد اللہ بن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مساکین کو گنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا: دوسرے راویوں نے کہا کہ صدقات کو گنا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیتی رہو اور حساب نہ کیا کرو ورنہ تمہیں بھی حساب سے ملے گا۔

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِي اطْرَحْهُ فَقُلْتُ لَا وَلٰكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ فَحَجَجْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى الْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا وَقَالَ لَا أَدْرِي أَثَلَاثًا قَالَ عَرِّفْهَا أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا وَقَالَ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ فَلَا أَدْرِي قَالَ لَهُ ذٰلِكَ فِي سَنَةٍ أَوْ فِي ثَلٰثِ سِنِينَ۔

گری پڑی چیز کا بیان

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ میں نے زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ کے ساتھ جہاد کیا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ اس سے خود فائدہ حاصل کروں گا ان کا بیان ہے کہ میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ میں حاضری ہوئی تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔ پھر حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا ایک سال تشہیر کرو۔ پس میں نے ایک سال تشہیر کی اور حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی نہیں ملا جو اسے پہچانتا ہو۔ فرمایا اس کی گنتی یاد رکھنا تھیلی اور اس کا تسمہ محفوظ رکھنا۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو دے دینا ورنہ خود فائدہ اٹھانا۔ محمد بن کثیر کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ شعبہ نے تین دفعہ تشہیر کے لیے فرمایا یا ایک دفعہ۔

مسدد و یحییٰ نے شعبہ سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ ایک سال تشہیر کرو اور تین دفعہ کہا۔ کہا مجھے معلوم نہیں کہ ایک سال کہا یا تین سال۔

۱۶۹۰۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد نا سلمة بن كهيل بإسناده ومعناه قال في التعريف قال عامين أو ثلاثة قال واعرف عددها ووعاءها ووكاءها زاد فإن جاء صاحبها فعرف عددها ووكاءها فادفعها إليه۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد نے سلمہ بن کہیل سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ دو یا تین سال تشہیر کرے پھر اس کی گنتی، تھیلی اور سربند ھن کو پہچان لے۔ اگر اس کا مالک آ کر گنتی اور سربندھن بتا دے تو اس کے سپرد کر دے۔

۱۶۹۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا إسماعيل بن جعفر عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فإن جاء ربها فأدها إليه فقال يا رسول الله فضالة الغنم فقال خذها فإنما هي لك أو لأخيك أو للذئب قال يا رسول الله فضالة الإبل فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه أو احمر وجهه وقال ما لك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتى يأتيها ربها۔

یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ایک سال اس کی تشہیر کرو پھر اس کا سربندھن اور تھیلی پہچان لو اور اسے کو خرچ کر لو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے ادا کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ گمشدہ بکری؟ فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے کہ مبارک رخسار سرخ ہو گئے اور پرنور چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کا موزہ اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک آ پہنچے گا۔

۱۶۹۲۔ حدثنا ابن السرح نا ابن وهب أخبرني مالك بإسناده ومعناه زاد سقاؤها ترد الماء وتأكل الشجر ولم يقل خذها في ضالة الشاء وقال في اللقطة عرفها سنة فإن جاء صاحبها وإلا فشأنك بها ولم يذكر استنفق قال أبو داود رواه الثوري وسليمان بن بلال وحماد بن سلمة عن ربيعة مثله لم يقولوا خذها۔

ابن سرح، ابن وہب، مالک نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ پانی پیتا اور درخت کھاتا ہے۔ گمشدہ بکری کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور گری پڑی چیز کے متعلق فرمایا کہ اس کی ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ تم جانو اور خرچ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری اور سلیمان بن بلال اور حماد بن سلمہ نے ربیعہ سے اسی طرح لیکن اسے پکڑ لو نہیں کہا۔

۱۶۹۳۔ حدثنا محمد بن رافع وهارون بن عبد الله المعنى قالا نا ابن أبي فديك عن الضحاك يعني ابن عثمان عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن اللقطة فقال عرفها سنة فإن

ضحاک بن عثمان نے بسر بن سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آ جائے تو اس کے سپرد کر دو ورنہ اس کی تھیلی اور سربندھن پہچان لو پھر

جاء باغيها فأدها إليه وإلا فاعرف عفاصها ووكاءها ثم كلها فإن جاء باغيها فأدها إليه۔

تکالو۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اسے ادا کر دینا۔

۱۷۰۴۔ حدثنا أحمد بن حفص حدثني أبي حدثني إبراهيم بن طهمان عن عباد بن إسحاق عن عبد الله بن يزيد عن أبيه يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني أنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحو حديث ربيعة قال وسئل عن اللقطة فقال تعرفها حولا فإن جاء صاحبها دفعتها إليه وإلا عرفت وكاءها وعفاصها ثم أفضها في مالك فإن جاء صاحبها فادفعها إليه۔

یزید مولیٰ منبعث نے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ پھر حدیث ربیعہ کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دو ورنہ اس کا سر بندھن اور تھیلی پہچان لو اور اپنے مال میں شامل کر لو۔ اگر مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دو۔

۱۷۰۵۔ حدثنا موسى بن إسماعيل عن حماد ابن سلمة عن يحيى بن سعيد وربيعة بإسناد قتيبة ومعناه وزاد فيه فإن جاء باغيها فعرفت عفاصها وعددها فادفعها إليه وقال حماد أيضا عن عبيد الله بن عمر عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال أبو داود وهذه الزيادة التي زاد حماد بن سلمة في حديث سلمة بن كهيل ويحيى بن سعيد وعبيد الله بن عمر وربيعة إن جاء صاحبها فعرفت عفاصها ووكاءها فادفعها إليه ليست بمحفوظة فعرفت عفاصها ووكاءها وحديث عقبة بن سويد عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أيضا قال عرفها سنة وحديث عمر بن الخطاب أيضا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عرفها سنة۔

یحییٰ بن سعید اور ربیعہ نے قتیبہ کی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے اور اس کی تھیلی اور گنتی بتائے تو اس کے سپرد کر دو۔ حماد نے بھی عبید اللہ بن عمر و عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ زیادتی جو حماد بن سلمہ بن کہیل اور یحییٰ بن سعید اور عبید اللہ بن عمر اور ربیعہ نے کی کہ اگر اس کا مالک آجائے۔ اس کی تھیلی اور سر بندھن بتائے تو اس کے سپرد کر دو۔ یہ محفوظ نہیں ہے کہ اس کی تھیلی اور سر بندھن بتائے کیونکہ عقبہ بن سوید کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک سال تشہیر کرو اور حضرت عمر بن خطاب کی مرفوعاً روایت میں بھی یہی ہے کہ ایک سال تشہیر کرو۔

۱۷۰۶۔ حدثنا مسدد حدثنا خالد يعني الطحان ح وحدثنا موسى يعني ابن إسماعيل حدثنا وهيب يعني ابن خالد المعنى عن خالد الحذاء عن أبي العلاء

مسدد، خالد طحان۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب ابن خالد، خالد، ابو العلاء، مطرف ابن عبد اللہ، حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

عن مطرف يعني ابن عبد الله عن عياض بن حمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجد لقطة فليشهد ذا عدل أو ذوي عدل ولا يكتم ولا يغيب فإن وجد صاحبها فليردها عليه وإلا فهو مال الله يؤتيه من يشاء۔

علیہ وسلم نے فرمایا جو گری پڑی چیز پائے تو ایک یا دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنالے اور نہ چھپائے اور نہ غائب کرے۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جس کو چاہے دیتا ہے۔

۱۶۹۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سئل عن الثمر المعلق فقال من أصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ خبنة فلا شيء عليه ومن خرج بشيء منه فعليه غرامة مثليه والعقوبة ومن سرق منه شيئا بعد أن يؤويه الجرين فبلغ ثمن المجن فعليه القطع وذكر في ضالة الغنم والإبل كما ذكره غيره قال وسئل عن اللقطة فقال ما كان منها في طريق الميتاء والقرية الجامعة فعرفها سنة فإن جاء طالبها فادفعها إليه فإن لم يأت فهي لك وما كان في الخراب يعني ففيها وفي الركاز الخمس۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ضرورت مند اگر کھالے جبکہ چھپا کر نہ لے جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جس کے پاس سے کچھ نکلے تو وہ دو گنا جرمانہ دے اور سزا اس کے علاوہ ہوگی جس نے اس وقت چوری کی جبکہ پکے ہوئے پھلوں کو سوکھنے کے لیے کھلیان میں ڈال دیا گیا اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر ہاتھ کاٹا جائے گا نیز گم شدہ بکری اور اونٹ کا ذکر بھی کیا جیسے دوسرے حضرات نے کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا جو بڑی بستیوں کی عام گزرگاہ سے ملے تو اس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اس کے سپرد کر دو اور اگر نہ آئے تو تمہارا ہے اور جو غیر آباد جگہ سے ملے تو اس میں اور دفینہ میں پانچواں حصہ حکومت کا ہے۔

۱۶۹۸۔ حدثنا محمد بن العلاء نا أبو أسامة عن الوليد يعني ابن كثير حدثني عمرو بن شعيب بإسناده بهذا قال في ضالة الشاء قال فاجمعها۔

ولید بن کثیر نے عمرو بن شعیب سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ اسے پکڑ لو۔

۱۶۹۹۔ حدثنا مسدد نا أبو عوانة عن عبيد الله بن الأخنس عن عمرو بن شعيب بهذا بإسناده وقال في ضالة الغنم لك أو لأخيك أو للذئب خذها قط وكذا قال فيه أيوب ويعقوب بن عطاء عن عمرو بن شعيب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فخذها۔

عبیداللہ بن اخنس نے عمرو بن شعیب سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے لہٰذا اسے پکڑ لو۔ اسی طرح ایوب، یعقوب بن عطاء، عمرو بن شعیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اسے پکڑ لو۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ فَاجْمَعْهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا بَاغِيهَا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد۔ ابن العلاء، ابن ادریس، ابن اسحاق، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔ گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ اسے روک رکھو یہاں تک کہ اس کا تلاش کرنے والا آ جائے۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَتْ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ رِزْقُ اللّٰهِ فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَدِّ الدِّينَارَ۔

محمد بن علاء، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، عبید اللہ بن مقسم، ایک آدمی ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دینار ملا تو اسے لے کر حضرت فاطمہ کے پاس آئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا: یہ اللہ کا رزق ہے۔ پس اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھایا اور حضرت علی و حضرت فاطمہ نے بھی۔ جب اس کے بعد ایک عورت دینار کو تلاش کرتی ہوئی آئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی! اسے دینار ادا کرو۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْتَقَطَ دِينَارًا فَاشْتَرَى بِهِ دَقِيقًا فَعَرَفَهُ صَاحِبُ الدَّقِيقِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الدِّينَارَ فَأَخَذَهُ عَلِيٌّ فَقَطَعَ مِنْهُ قِيرَاطَيْنِ فَاشْتَرَى بِهِ لَحْمًا۔

بلال بن یحییٰ عبسی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پڑا ہوا ایک دینار ملا۔ انہوں نے اس کا آٹا خریدا تو آٹے والے نے پہچان کر دینار واپس کر دیا۔ چنانچہ اسے لے کر اس میں سے دو قیراط کاٹ لیے اور ان کا گوشت خرید لیا۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ نَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ يَبْكِيَانِ فَقَالَ مَا يُبْكِيهِمَا قَالَتِ الْجُوعُ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَوَجَدَ دِينَارًا بِالسُّوقِ فَجَاءَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتِ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَخُذْ لَنَا دَقِيقًا فَجَاءَ الْيَهُودِيَّ فَاشْتَرَى بِهِ دَقِيقًا فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَنْتَ خَتَنُ هٰذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ دِينَارَكَ وَلَكَ الدَّقِيقُ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی حضرت فاطمہ کے پاس گئے تو حضرت حسن اور حضرت حسین رو رہے تھے۔ پوچھا کیوں رو رہے ہیں؟ بتایا کہ بھوک سے۔ حضرت علی باہر نکلے تو بازار میں ایک دینار پایا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ فلاں یہودی کے پاس جا کر ہمارے لیے آٹا لے آیئے۔ چنانچہ یہودی کے پاس آٹا خریدنے کے لیے گئے۔ یہودی نے کہا۔ آپ ہی اس شخص کے داماد ہیں جو اللہ کے رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ کہا کہ اپنا دینار لے جایئے اور آٹا لے لیجیے۔ حضرت علی وہاں سے نکلے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور انہیں

فَخَرَجَ عَلِيٌّ حَتّٰى جَاءَ بِهٖ فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ اذْهَبْ إِلٰى فُلَانٍ الْجَزَّارِ فَخُذْ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَذَهَبَ فَرَهَنَ الدِّينَارَ بِدِرْهَمِ لَحْمٍ فَجَاءَ بِهٖ فَعَجَنَتْ وَنَصَبَتْ وَخَبَزَتْ وَأَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيهَا فَجَاءَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَذْكُرُ لَكَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ لَنَا حَلَالًا أَكَلْنَاهُ وَأَكَلْتَ مَعَنَا مِنْ شَأْنِهٖ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللّٰهِ فَأَكَلُوا فَبَيْنَا هُمْ مَكَانَهُمْ إِذَا غُلَامٌ يَنْشُدُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ الدِّينَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُعِيَ لَهٗ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ سَقَطَ مِنِّي فِي السُّوقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ إِلَى الْجَزَّارِ فَقُلْ لَهٗ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِالدِّينَارِ وَدِرْهَمُكَ عَلَيَّ فَأَرْسَلَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ۔

بتایا حضرت فاطمہ نے کہا کہ فلاں قصائی کے پاس جاکر ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت لے آیئے۔ وہ گئے اور دینار کو رہن رکھ کر ایک درہم کا گوشت لے آئے۔ انہوں نے آٹا گوندھا گوشت پکایا اور روٹیاں پکائیں اور اپنے والد ماجد کے لیے پیغام بھیجا تو حضور تشریف لے آئے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں سارا واقعہ بیان کرتی ہوں۔ اگر آپ ہمارے لیے حلال سمجھیں تو ہم کھائیں اور آپ بھی ہمارے ساتھ تناول فرمائیں۔ فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھا لو۔ ابھی ہم کھا ہی رہے تھے کہ ایک لڑکا دینار کے لیے اللہ اور اسلام کی قسمیں دے رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اسے بلایا گیا۔ اس سے پوچھا گیا تو بتایا کہ مجھ سے بازار میں گر گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دینار میرے پاس بھیج دو اور تمہارا درہم مجھ پر ہے۔ اس نے بھیج دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینار لڑکے کو دے دیا۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالْحَبْلِ وَالسَّوْطِ وَأَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَبِي سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهٖ وَرَوَاهُ شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا لَمْ يَذْكُرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت مرحمت فرمائی کہ آدمی اگر لاٹھی، رسی یا کوڑا وغیرہ ایسی چیز پائے تو اس سے فائدہ اٹھائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے نعمان بن عبدالسلام نے مغیرہ بن ابو سلمہ سے اپنی اسناد کے ساتھ اور روایت کیا اسے شبابہ نے مغیرہ بن مسلم، ابوالزبیر نے حضرت جابر سے۔ فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسِبُهٗ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةُ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

عکرمہ نے میرے خیال میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گم شدہ اونٹ کو چھپانے کا تاوان یہ ہے کہ اونٹ اس کے ساتھ اور دے۔

۱۷۰۶- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ يَتْرُكُهَا حَتَّى يَجِدَهَا صَاحِبُهَا قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرٍو۔

۱۷۰۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ جَرِيرٍ بِالْبَوَازِيجِ فَجَاءَ الرَّاعِي بِالْبَقَرِ وَفِيهَا بَقَرَةٌ لَيْسَتْ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ جَرِيرٌ مَا هَذِهِ قَالَ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا نَدْرِي لِمَنْ هِيَ فَقَالَ جَرِيرٌ أَخْرِجُوهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ آخِرُ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب نے حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام احمد نے ابن وہب کا قول نقل کیا کہ حاجیوں کی گری ہوئی چیز کو چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے۔ ابن موہب نے عمرو سے اسے روایت کیا۔

منذر بن جریر کا بیان ہے کہ میں بوازیج کے مقام پر حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ پس گائیوں کا ایک چرواہا آیا جس کی گائیوں میں ایک گائے ایسی تھی جو اس کی نہ تھی۔ حضرت جریر نے فرمایا یہ کیسی ہے؟ کہا یہ آملی، معلوم نہیں کس کی ہے۔ حضرت جریر نے فرمایا کہ اسے نکال دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گم شدہ جانور کو نہیں ملاتا مگر گمراہ۔ زکوٰۃ کا بیان ختم ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَوَّلُ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ

۱۷۰۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ أَبُو سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ كَذَا قَالَ عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنْ سِنَانٍ۔

۱۷۰۹- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

ارکانِ حج کا بیان

ابو سنان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! حج ہر سال فرض ہے یا زندگی میں ایک دفعہ؟ فرمایا کہ زندگی میں ایک دفعہ فرض ہے اور جو زیادہ کرے تو وہ نفلی ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ سنان الدؤلی ہیں۔ اسی طرح عبد الجلیل بن حمید اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے روایت کی ہے اور عقیل نے اسے سنان سے نقل کیا ہے۔

ابن ابو واقد لیثی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے

مُعْتَمِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنٍ لِأَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَذِهِ ثُمَّ ظُهُورَ الْحُصْرِ۔

کہ انہوں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا کہ اس حج کے بعد گھروں میں ٹک کر بیٹھنا ہے۔

بَابٌ ۵۷۶ فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ۔

عورت کا بغیر محرم کے حج کرنا

۱۷۲۰ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا۔

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لیے ایک رات کا سفر کرنا بھی جائز نہیں ہے مگر جبکہ اس کے ساتھ کوئی مرد اس کا محرم ہو۔ ف

ف: مخلوق میں ہمارے سب سے بڑے ہمدرد و خیرخواہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ جب انہوں نے فرمایا کہ کسی مسلمان عورت کے لیے بغیر محرم مرد کی معیت کے ایک رات دن کا سفر جائز نہیں ہے تو یقیناً اسی میں ہماری بہتری ہوگی۔ مگر ایام ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کا پورے ملک میں بغیر محرم کے کبڈی کھیلتے پھرنا بلکہ بیرونی ممالک تک کے دورے کرنا کہیں سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کی ناموس پر عدم اعتماد کے باعث تو نہیں۔ اس بے راہ روی کے حیا سوز مناظر سب کے سامنے ہیں۔ مرض یہ ہے کہ دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے اور ایسا امر ہے جسے کوئی دیکھنا نصیب نہیں ہو رہا ہو جاتا گری کے اور ملت اسلامیہ کے اس پھٹے ہوئے دامن کو رفو کر سکے۔ غیرت کہلانے والوں کے یہی خواہوں سے حالات حاضرہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں: ؎

الجھا نہ ہو یہ درد بے درد لادوا
الجھا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

۱۷۲۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

عبداللہ بن مسلمہ نفیلی، مالک۔ حسن بن علی، بشر بن عمر، مالک، سعید بن ابو سعید۔ حسن نے حدیث اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے پھر دونوں متفق ہو جاتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک دن رات سفر کرے۔ پھر معناً حدیث بیان کی۔

۱۷۲۲ — حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى عَنْ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ

سعید بن ابو سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اسی طرح بیان کرتے ہوئے بریداً کہا ہے۔

نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بَرِيدًا.

١٧٢٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعًا حَدَّثَاهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا.

ابو صالح نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن یا اس سے زیادہ سفر کرے مگر جبکہ اس کے ساتھ اس کا باپ، بھائی، خاوند، بیٹا یا کوئی اور محرم ہو۔

١٧٢٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلٰثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت تین دن سفر نہ کرے مگر جبکہ کوئی محرم مرد ساتھ ہو۔

١٧٢٥ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُرْدِفُ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا صَفِيَّةُ تُسَافِرُ مَعَهُ إِلَى مَكَّةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی صفیہ نامی مولاۃ کو اپنے پیچھے بٹھا کر مکہ مکرمہ کو سفر کیا کرتے تھے۔

باب لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ.

اسلام میں کوئی صرورت نہیں

١٧٢٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ.

عثمان بن ابو شیبہ، ابو خالد سلیمان بن حیان الاحمر، ابن جریج، عمر بن عطاء، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام میں صرورت نہیں ہے۔

باب التِّجَارَةِ فِي الْحَجِّ.

حج میں تجارت کرنا

١٧٢٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ يَعْنِي أَبَا مَسْعُودٍ الرَّازِيَّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا نَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ أَوْ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ

احمد بن فرات ابو مسعود رازی اور محمد بن عبد اللہ مخرمی، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگ حج کرتے اور زادِ راہ ساتھ نہ رکھتے۔ حضرت ابو مسعود نے فرمایا کہ اہلِ یمن یا یمن کے کچھ لوگ حج کرتے اور زادِ راہ ساتھ نہ رکھتے اور کہتے کہ ہم خدا پر توکل کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا

وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

اور زادِ راہ ساتھ لے لیا کرو جبکہ بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے (۲: ۱۹۷)۔

۱۷۱۸- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى نَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُرِئَ هٰذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ قَالَ كَانُوا لَا يَتَّجِرُونَ بِمِنًى فَأُمِرُوا بِالتِّجَارَةِ إِذَا أَفَاضُوا مِنْ عَرَفَاتٍ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا - اس آیت کو پڑھو کہ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (۲: ۱۹۸) فرمایا کہ لوگ منیٰ میں تجارت نہیں کرتے تھے لہٰذا تجارت کا حکم فرمایا گیا جبکہ عرفات سے لوٹیں۔

بَابٌ ۵۷۸

حج کرنے میں جلدی کرے

۱۷۱۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِهْرَانَ أَبِي صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ۔

حسن ابن عمرو اور مہران بن ابی صفوان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - جو حج کا ارادہ کرے تو اسے جلدی کرنی چاہیے۔

بَابُ ۵۷۹ الْكَرِيِّ۔

کرائے کے جانور

۱۷۲۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ نَا أَبُو أُمَامَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا أُكْرِي فِي هٰذَا الْوَجْهِ وَكَانَ نَاسٌ يَقُولُونَ إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي رَجُلٌ أُكْرِي فِي هٰذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَإِنَّ لَكَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ

ابو امامہ تیمی کا بیان ہے کہ میں حج کے لیے جانور کرائے پر دیا کرتا تھا۔ لوگ کہا کرتے کہ تمہارا حج نہیں ہوتا۔ پس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبد الرحمٰن! میں حج کے لیے جانور کرائے پر دیتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا حج نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا - کیا تم احرام نہیں باندھتے؟ تلبیہ نہیں کہتے؟ بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے؟ عرفات سے نہیں لوٹتے؟ کنکریاں نہیں مارتے؟ میں عرض گزار ہوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارا حج ہے کیونکہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہی پوچھا تھا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور اسے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (۲: ۱۹۸) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

النبي صلى الله عليه وسلم وقرأ عليه هذه الآية قال لك حج.

اسے بتایا اور یہی آیت پڑھ کر فرمایا کہ تمہارا حج ہے۔

١٧٢١۔ حدثنا محمد بن بشار نا حماد بن مسعدة نا ابن أبي ذئب عن عطاء بن أبي رباح عن عبيد بن عمير عن عبد الله بن عباس أن الناس في أول الحج كانوا يتبايعون بمنى وعرفة وسوق ذي المجاز ومواسم الحج فخافوا البيع وهم حرم فأنزل الله سبحانه ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من ربكم في مواسم الحج قال فحدثني عبيد بن عمير أنه كان يقرؤها في المصحف.

عبید بن عمیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ لوگ حج کے دوران پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ منیٰ، عرفات، ذی مجاز بازار اور حج کے موسموں میں۔ پھر احرام کی حالت میں تجارت سے ڈرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو حج کے موسموں میں۔ عطاء کا بیان ہے کہ عبید بن عمیر اسے قرآن مجید میں پڑھا کرتے تھے۔

١٧٢٢۔ حدثنا أحمد بن صالح نا ابن أبي فديك أخبرني ابن أبي ذئب عن عبيد بن عمير قال أحمد بن صالح كلاما معناه أنه مولى ابن عباس عن عبد الله بن عباس أن الناس في أول ما كان الحج كانوا يبيعون فذكر معناه إلى قوله مواسم الحج.

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ احمد بن صالح نے معناً ایک کلام کیا جو یہ ہے۔ مولیٰ ابن عباس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج کے دوران لوگ پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ پھر مواسم الحج تک معناً اس حدیث کا ذکر کیا۔

باب في الصبي يحج

بچے کا حج کرنا

١٧٢٣۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا سفيان بن عيينة عن إبراهيم بن عقبة عن كريب عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بالروحاء فلقي ركبا فسلم عليهم فقال من القوم فقالوا المسلمون فقالوا فمن أنتم قالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ففزعت امرأة فأخذت بعضد صبي فأخرجته من محفتها فقالت يا رسول الله هل لهذا حج قال نعم ولك أجر.

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر تھے تو کچھ سوار ملے۔ فرمایا کونسی قوم سے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ مسلمان ہیں۔ انہوں نے کہا۔ آپ کون ہیں؟ صحابہ کرام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ایک عورت گھبرا گئی کہ بچے کا بازو پکڑے ہوئے اسے اپنی پالکی سے نکال کر لائی اور عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا ہاں اور تمہیں بھی ثواب ملے گا۔

باب في المواقيت

میقات کا بیان

١٧٢٤۔ حدثنا القعنبي عن مالك ح وحدثنا

قعنبی، مالک، احمد بن یونس، مالک، نافع سے روایت

أحمد بن يونس ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لأهل المدينة ذا الحليفة ولأهل الشام الجحفة ولأهل نجد القرن وبلغني أنه وقت لأهل اليمن يلملم۔

ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ اہل شام کا جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن مقرر فرمایا اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اہل یمن کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا۔

۱۷۲۵۔ حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد عن عمرو عن طاوس عن ابن عباس وعن ابن طاوس عن أبيه قالا وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعناه وقال أحدهما ولأهل اليمن يلملم وقال أحدهما ألملم قال فهن لهن ولمن أتى عليهن من غير أهلهن ممن كان يريد الحج والعمرة ومن كان دون ذلك قال ابن طاوس من حيث أنشأ قال وكذلك حتى أهل مكة يهلون منها۔

سلیمان بن حرب، حماد، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس اور ابن طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے۔ معناً روایت کرتے ہوئے ایک نے کہا کہ اہل یمن کے لیے یلملم اور ان میں سے دوسرے نے الملم کہا۔ فرمایا یہ ان کے لیے ہیں اور جو یہاں سے گزریں اور یہاں کے رہنے والے نہ ہوں جبکہ حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان کے علاوہ ہوں۔ ابن طاؤس نے کہا کہ خواہ کہیں کے ہوں اور اسی طرح اہل مکہ یہاں سے احرام باندھیں گے۔

۱۷۲۶۔ حدثنا هشام بن بهرام المدائني ثنا المعافى بن عمران عن أفلح يعني ابن حميد عن القاسم بن محمد عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لأهل العراق ذات عرق۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا تھا۔

۱۷۲۷۔ حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل ثنا وكيع ثنا سفيان عن يزيد بن أبي زياد عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن ابن عباس قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لأهل المشرق العقيق۔

احمد بن محمد بن حنبل، وکیع، سفیان، یزید بن ابو زیاد، محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرق والوں کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۷۲۸۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن أبي فديك عن عبد الله بن عبد الرحمن بن يحنس عن يحيى بن أبي سفيان الأخنسي عن جدته حكيمة عن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

ابن ابی سفیان اخنسی اپنی دادی جان حکیمہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو حج یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں اور اس

مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ شَكَّ عَبْدُ اللهِ أَيَّتَهُمَا قَالَ۔

کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ عبداللہ راوی کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کونسی بات ارشاد فرمائی۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي زُرَارَةُ بْنُ كُرَيْمٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ أَطَافَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَتَجِيءُ الْأَعْرَابُ فَإِذَا رَأَوْا وَجْهَهُ قَالُوا هٰذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ قَالَ وَوَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ۔

زرارہ بن کریم سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ منیٰ یا عرفات میں تھے اور لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔ پس اعرابی آتے اور جب آپ کے چہرۂ انور کو دیکھتے تو کہتے۔ یہ تو مبارک چہرہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے عراق والوں کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر فرمایا۔

بَابُ الْحَائِضِ تُهِلُّ بِالْحَجِّ

حائضہ حج کا احرام باندھے

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت اسماء بنت عمیس سے شجرہ کے مقام پر حضرت محمد بن ابوبکر کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ إِذَا أَتَتَا عَلَى الْوَقْتِ تَغْتَسِلَانِ وَتُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ فِي حَدِيثِهِ حَتَّى تَطْهُرَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيسَى عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدًا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عِيسَى كُلَّهَا۔

عکرمہ اور مجاہد اور عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیض اور نفاس والی عورتیں جب مقام میقات پر آئیں تو غسل کر کے احرام باندھ لیں اور حج کے تمام ارکان ادا کریں ماسوائے طوافِ بیت اللہ کے۔ ابو معمر نے اپنی حدیث میں کہا۔ یہاں تک کہ پاک ہو جائے اور ابن عیسیٰ نے عکرمہ اور مجاہد کا ذکر نہیں کیا بلکہ عطاء کے واسطے سے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اور ابن عیسیٰ نے لفظ کُلّہا نہیں کہا۔

بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

١٧٣٢ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِإِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

١٧٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا نَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں احرام باندھنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی اور احرام کھولنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ کی تابانی کا اب بھی نظارہ کر رہی ہوں جبکہ آپ حالت احرام میں تھے۔

بَابُ التَّلْبِيدِ

١٧٣٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

١٧٣٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْعَسَلِ۔

سر کے بال جمانا

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لبیک کہتے سنا سر کے بال جمائے ہوئے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک کے بال شہد سے جمائے۔

بَابٌ فِي الْهَدْيِ

١٧٣٦ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ الْمَعْنَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدَايَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَةٌ فِضَّةٍ قَالَ ابْنُ مِنْهَالٍ بُرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ زَادَ النُّفَيْلِيُّ يَغِيظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِينَ۔

ہدی کا بیان

نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن منہال، یزید بن زریع، ابن اسحاق، عبداللہ بن ابو نجیح، مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کے کئی جانور لے گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان جانوروں میں ابوجہل کا ایک اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں چاندی کا چھلا تھا۔ ابن منہال نے کہا کہ سونے کا چھلا۔ نفیلی نے یہ بھی کہا کہ یہ مشرکین کو جلانے کے لیے کیا تھا۔ ف

ف۔ کافروں اور مشرکوں کی شان و شوکت کا جنازہ نکالنا ان کے غرور کو خاک میں ملانا اور پھر انہیں جلانا اللہ تعالیٰ کو بہت ہی محبوب و مرغوب ہے کیونکہ کفر کی سربلندی میں اسلام کی پستی اور اسلام کی سربلندی میں کفر کی پستی ہے۔ ایمان اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ یہ دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے کہ اجتماع ضدین محال ہے اور ایک کی ترقی میں دوسرے کا تنزل ہے۔ حالات کی ستم ظریفی اور بے غیرتی کا جنازہ نکلتا دیکھیے کہ مسلمان ملکوں کے سربراہ اپنے اپنے ملک کو ترقی و کامرانی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں تو شان میں لیکن کافر ملکوں کے زیر سایہ رہ کر ان کی ہدایات کی روشنی میں اور ان کی امداد و اعانت کے سہارے۔ خدا کے بندو! جب برضا و رغبت کافروں کی غلامی قبول کر لی۔ انہیں اپنا یار و غمخوار ہی نہیں بلکہ آقا و مولیٰ بنا لیا، اللہ اور رسول کو چھوڑ کر انہی کی رسی سے چوبیس گھنٹے اپنے اوپر مسلط کر لیا تو غور فرمائیے کہ اسلام کے فیوض و برکات سے تہی دامنی کے سوا ہمارے پلے کیا رہ گیا؟ پروردگار عالم تو یہ فرماتا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

(سورۂ ہود، آیت ۱۱۳)

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔

جب ظالموں یعنی کافروں اور مشرکوں کی طرف جھکنے یعنی تھوڑا سا قلبی میلان رکھنے پر بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جہنم کی آگ میں جلانے کی وعید سنائی تو جنہوں نے کافروں کو اپنا ملجا و ماویٰ اور نجات دہندہ بنا لیا ہو ان کا ٹھکانا کیا ہوگا۔ آئیے قرآن کریم ہی سے پوچھتے ہیں کہ کافروں کو کون دوست بنایا کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا

(سورۂ النساء، آیت ۱۳۸)

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کافروں کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت ساری تو اللہ کے لیے ہے۔

اس آیت میں کافروں سے دوستی رکھنے والوں کو منافق بتایا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں قرآن مجید کا یہ فیصلہ بھی سامنے رکھ لیا جائے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(سورۂ المائدہ، آیت ۵۱)۔

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

اس آیت میں بتایا کہ ایسے لوگ ظالم ہیں اور جن کافروں سے دوستی رکھیں گے خدا کے نزدیک وہ ان ہی میں شمار ہوں گے یعنی ہندوؤں سے دوستی رکھنے والا ہندو، کمیونسٹوں سے دوستی رکھنے والا کمیونسٹ، یہودیوں سے دوستی رکھنے والا یہودی اور نصاریٰ سے دوستی رکھنے والا نصرانی شمار کیا جائے گا۔ اب مزید اپنے پروردگار کا فیصلہ سنیے اور آنکھیں کھول کر دیکھیے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ

(سورۂ آل عمران، آیت ۲۸)۔

مسلمان کافروں کو دوست نہ بنا لیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ (تعلق) نہ رہا۔

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں کی امداد سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور جن کے رحم و کرم پر جینا انہوں نے پسند کر لیا ہوتا ہے ان کے رحم و کرم پر ٹھوکریں کھانے کے لیے چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ کیا ابھی یہ بات ہمارے ذہنوں میں نہیں سمائے گی کہ موجودہ مسلمانوں

کی ذلت وخواری کا رونا کیا ہے اور وہ غیروں کے دست نگر ہو کر کیوں پڑے ہیں۔ قرآن کریم نے تو مسلمانوں کی شان اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (۴۸: ۲۹) بتائی ہے کہ وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحمدل ہوتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم آپس میں آج ایک دوسرے کے لیے عذاب بنے ہوئے ہیں اور کافروں کے سامنے صرف بھیگی بلی ہیں بلکہ برضا ورغبت ان کے ہاتھوں میں کھلونے بن کر اقوام عالم کے سامنے سامان تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ شاعر مشرق اسی لیے تو نوحہ کناں ہوئے تھے۔ ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا!

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

بَابٌ فِي هَدْيِ الْبَقَرِ۔

١٧٣٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً۔

گائے کی ہدی

عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آل کی طرف سے ایک ہی گائے کی قربانی دی۔

١٧٣٨۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَا نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ان ازواج مطہرات کی طرف سے ایک ہی گائے ذبح کی جنہوں نے عمرہ کیا تھا۔

بَابٌ فِي الْإِشْعَارِ۔

١٧٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَأَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ وَقَلَّدَهَا بِنَعْلَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

اشعار کا بیان

ابو حسان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی۔ پھر اپنے اونٹ کو منگوایا اور اس کے کوہان کے دائیں جانب سے اشعار کیا، پھر اس کو دبا کر خون نکال دیا اور دو جوتیاں اس کے گلے میں لٹکا دیں پھر اپنی سواری کے پاس آئے۔ جب اس پر سوار ہو کر بیداء کے مقام پر آئے تو حج کا تلبیہ پکارنے لگے۔ ف

ف۔ جمہور ائمہ کے نزدیک ہدی کی تقلید کرنا یعنی اسے قلادہ پہنانا مستحب اور اشعار کرنا یعنی کوہان کو ایک جانب سے چیر دینا تاکہ ہدی کا امتیاز ہو جائے یہ چاروں ائمہ مجتہدین کے نزدیک سنت ہے یہ صرف اونٹ کا کیا جاتا ہے باقی جانوروں کے لیے قلادہ پہنانا کافی ہے بعض

حضرات نے امام ابوحنیفہ کی جانب اشعار کی کراہیت منسوب کی ہے یہ امام اعظم پر افتراء ہے کیونکہ انہوں نے اشعار کو مکروہ نہیں کہا بلکہ ان کے زمانے میں قرب و جوار کے بعض لوگ اشعار میں مبالغہ کیا کرتے تھے تو آپ نے جانور کی تکلیف کے باعث اشعار میں مبالغہ کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٧٤٠- حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة بهذا الحديث بمعنى ابي الوليد قال ثم سلت الدم بيده قال ابوداود رواه همام قال سلت عنها الدم باصبعه قال ابوداود هذا من سنن اهل البصرة الذي تفردوا به.

مسدد، یحییٰ، شعبہ سے اسی حدیث کو اسی طرح معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ پھر خون بہا دیا اپنے ہاتھ سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمام نے اسے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ خون بہا دیا اپنی انگلی کے ساتھ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث صرف بصرہ والوں کی روایت سے ہے۔

١٧٤١- حدثنا عبد الاعلى بن حماد نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عروة عن المسور بن مخرمة ومروان انهما قالا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية فلما كان بذي الحليفة قلد الهدي واشعره واحرم.

عروہ نے مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو ہدی کی تقلید فرمائی، اس کا اشعار کیا اور احرام باندھ لیا۔

١٧٤٢- حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن منصور والاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدى غنما مقلدة.

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقلید کی ہوئی بکریوں کو قربانی پیش کی۔

باب تبديل الهدي

ہدی کا تبدیل ہو جانا

١٧٤٣- حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن ابي عبد الرحيم قال ابوداود ابو عبد الرحيم خالد بن ابي يزيد خال محمد يعني ابن سلمة روى عنه حجاج بن محمد عن جهم بن الجارود عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال اهدى عمر بن الخطاب بختيا فاعطي بها ثلاث مائة دينار فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني اهديت بختيا فاعطيت بها ثلاث مائة دينار افابيعها واشتري بثمنها بدنا قال لا انحرها اياها قال ابوداود هذا لانه كان اشعرها.

نفیلی، محمد بن سلمہ، ابو عبدالرحیم یعنی خالد بن ابو یزید جو ابن سلمہ کے ماموں تھے، حجاج بن محمد، جہم بن جارود، سالم بن عبداللہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بختی اونٹ کو ہدی کیا۔ پھر کوئی اس کے تین سو دینار دینے لگا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نے ایک بختی اونٹ ہدی کیا ہے اور مجھے اس کے تین سو دینار ملتے ہیں تو کیا میں اسے بیچ دوں اور اس کی قیمت میں دوسرا اونٹ خرید لوں؟ فرمایا کہ اسی کو نحر کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ یہ اس لیے کہ اس کا اشعار کر دیا گیا تھا۔

باب ۹۶۵ مَنْ بَعَثَ بِهَدْيِهِ وَأَقَامَ۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَلَمْ يَحْفَظْ حَدِيثَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا وَلَا حَدِيثَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا قَالَا قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَدْيِ فَأَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ۔

باب ۹۶۶ فِي رُكُوبِ الْبُدْنِ۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ

جو ہدی بھیجے اور خود بیٹھا رہے

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ کے لیے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر آپ نے اس کا اشعار کیا اور اس کو ہار پہنا کر بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور خود مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے۔ اس کے باعث کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی جو کہ آپ کے لیے حلال تھی۔

عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی بھیجتے تو اس ہدی کے لیے ہار میں بٹتی۔ پھر آپ ان میں سے کسی چیز سے اجتناب نہ فرماتے جن سے احرام باندھنے والا اجتناب کیا کرتا ہے۔

ابن عون نے قاسم بن محمد اور ابراہیم سے روایت کی دونوں سے سنا لیکن یہ یاد نہیں رہا کہ اس حدیث کا کونسا حصہ ان کا ہے اور کونسا ان کا۔ دونوں حضرات نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو اس کے لیے روئی کے ہار میں نے اپنے ہاتھ سے بٹے جو کہ ہمارے پاس تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں اسی طرح حلال کام میں رات گزارتے جیسے آدمی اپنی بیوی کے پاس گزارتا ہے۔

ہدی کے جانور پر سوار ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ آپ نے فرمایا۔ تم پر افسوس ہے، سوار ہو جاؤ۔

ابوالزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا تو

سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔ مجبوری کے وقت اس پر سوار ہو جاؤ جب دیکھو کہ اس کے سوا اور کوئی سواری میسر نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ

جب ہدی اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائے

۱۷۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيٍ فَقَالَ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَانْحَرْهُ ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ۔

حضرت ناجیہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ہدی کے جانور بھیجے اور فرمایا کہ ان میں سے اگر کوئی مرنے لگے تو اسے نحر کر دینا۔ پھر اس کے خون میں جوتا رنگ لینا۔ پھر لوگوں کے کھانے کے لیے اسے چھوڑ دینا۔

۱۷۵۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَهٰذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا الْأَسْلَمِيَّ وَبَعَثَ مَعَهُ بِثَمَانِ عَشْرَةَ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ تَنْحَرُهَا ثُمَّ تَصْبُغُ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ وَقَالَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا مَكَانَ اضْرِبْهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الْإِسْنَادَ وَالْمَعْنَى كَفَاكَ۔

موسیٰ بن ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں اسلمی کو بھیجا اور اس کے ساتھ قربانی کے اٹھارہ اونٹ روانہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر ان میں سے تم کسی کو کم ہوتا ہوا دیکھو تو نحر کر دینا۔ پھر اس کی جوتی اس کے خون میں رنگ کر اس کی گردن پر چھاپا لگا دینا۔ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی اس کا گوشت نہ کھائے یا فرمایا کہ تمہارے رفیقوں میں سے۔ عبدالوارث کی حدیث میں فرمایا پھر اس کے پہلو پر چھاپا یا رو چھاپا مارنے کی جگہ پر۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے ابو سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم نے اسناد اور معنی کو درست کر لیا تو تمہارے لیے کافی

سنن ابوداؤد۔ جلد اوّل

جدول

(پاروں کے لحاظ سے)

نام پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث	کیفیت
پارہ ۱	۱ تا ۷۵	۷۵	۱ تا ۱۸۶	۱۸۶	
۲ 〃	۷۶ تا ۱۳۱	۵۶	۱۸۷ تا ۳۵۴	۱۶۸	
۳ 〃	۱۳۲ تا ۱۸۸	۵۷	۳۵۵ تا ۵۲۷	۱۷۳	
۴ 〃	۱۸۹ تا ۲۶۳	۷۵	۵۲۸ تا ۷۱۵	۱۸۸	
۵ 〃	۲۶۴ تا ۳۲۰	۵۷	۷۱۶ تا ۹۲۱	۲۰۶	
۶ 〃	۳۲۱ تا ۴۰۲	۸۲	۹۲۲ تا ۱۱۴۳	۲۲۲	
۷ 〃	۴۰۵ تا ۴۵۰	۴۶	۱۱۴۴ تا ۱۲۸۰	۱۳۷	
۸ 〃	۴۵۱ تا ۴۹۳	۴۳	۱۲۸۱ تا ۱۴۲۴	۱۴۴	
۹ 〃	۴۹۴ تا ۵۲۲	۲۹	۱۴۲۵ تا ۱۵۷۴	۱۵۰	
۱۰ 〃	۵۲۳ تا ۵۸۱	۵۹	۱۵۷۵ تا ۱۷۵۰	۱۷۶	
	میزان	۵۸۱	×	۱۷۵۰	